پاکستان سنی کانفرنس

سنی کانفرنس کراچی ۱۹۵۰ء

سنی کانفرنس کراچی ۱۹۷۰ء

سنی کانفرنس لاہور ۱۹۶۴ء

سنی کانفرنس ٹنڈو آدم ۱۹۷۰ء

سنی کانفرنس گجرانوالہ ۱۹۶۸ء

سنی کانفرنس سکھر ۱۹۷۰ء

سنی کانفرنس دارالسلام ۱۹۷۰ء

سنی کانفرنس ملتان ۱۹۷۸ء

مرتبہ: سید عالم ناظم نشر و اشاعت جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن

ناشر: انجمن تاجدار حرم (رجسٹرڈ) کراچی؛

Marfat.com

جہانِ سنی کانفرنس

پاکستان کی سرزمین پر

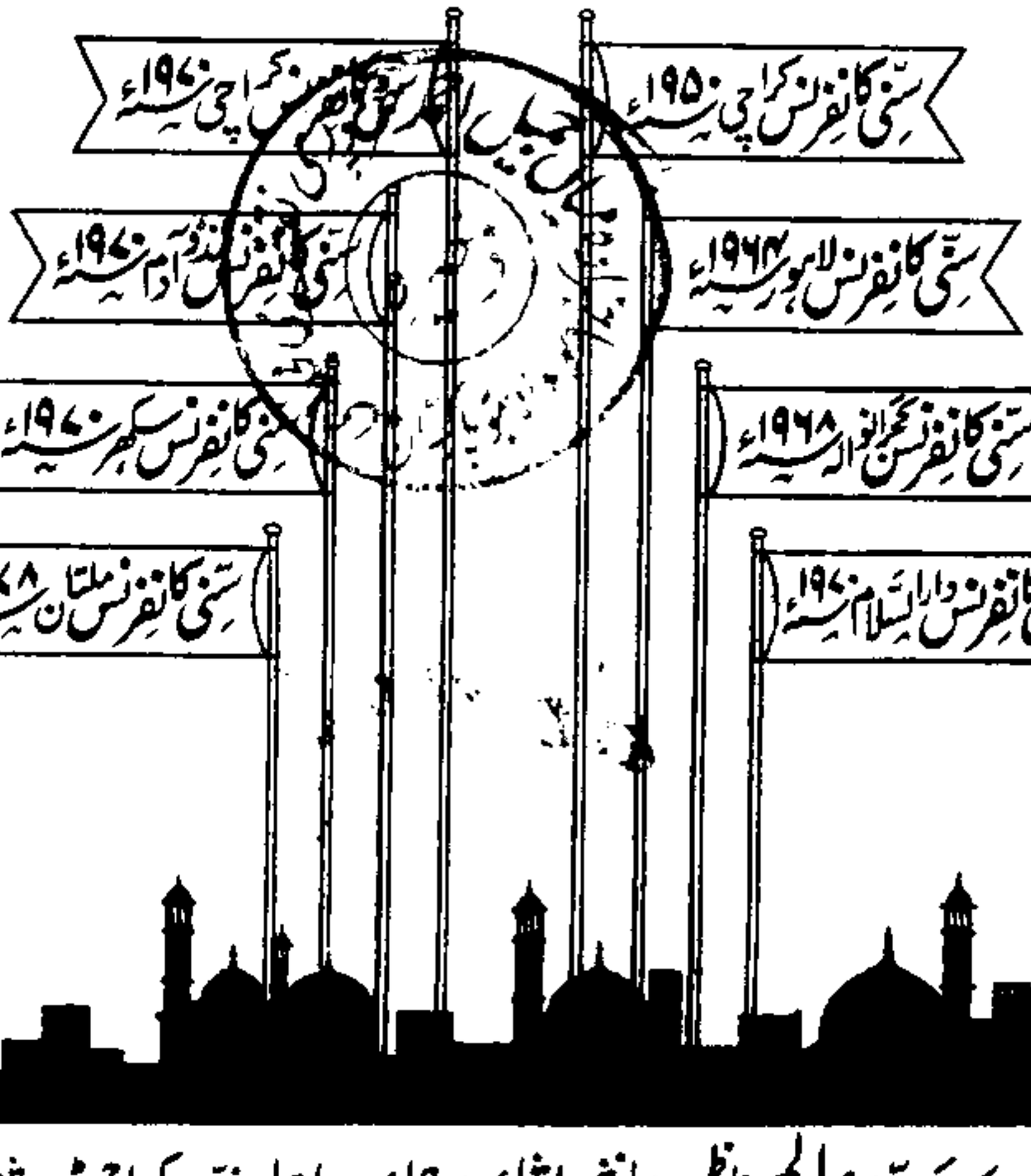

مرتبہ: سید عالم ناظم نشرواشاعت جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن

ناشر: انجمن تاجدارِ حرم (رجسٹرڈ) کراچی

Marfat.com

نام کتاب ——— کل پاکستان سنی کانفرنس

مرتبہ ——— سید عالم ناظم نشر و اشاعت

——— جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن

ناشر ——— انجمن تاجدار حرم رجسٹرڈ کراچی

سائز ——— ۲۳×۳۶ / ۱۶

صفحات ——— ۳۸۸

کتابت ——— منشی محمد رفیق

ٹائیٹل ڈیزائن ——— پروفیسر غازی

پروف ریڈنگ ——— جناب مولانا جمیل احمد نعیمی صاحب

——— جناب محمد حنیف حاجی طیب صاحب

60803

ملنے کا پتہ

A-172 ۔ وحید آباد ۔ گلبہار ۔ کراچی ۱۸ پاکستان

Marfat.com

فہرست مضامین

عنوان مضمون	صفحہ نمبر
پیش لفظ از پروفیسر شاہ فرید الحق	۴
عرض مرتب	۷
سنی کانفرنس کراچی ۱۹۵۰ء	۱۳
سنی کانفرنس لاہور ۱۹۶۴ء	۱۵
سنی کانفرنس گوجرانوالہ ۱۹۶۸ء	۲۳
سنی کانفرنس دارالسلام ۱۹۷۰ء	۲۵
سنی کانفرنس کراچی ۱۹۷۰ء	۵۳
سنی کانفرنس ٹنڈو آدم ۱۹۷۰ء	۸۳
سنی کانفرنس سکھر ۱۹۷۰ء	۸۵
سنی کانفرنس ملتان ۱۹۷۸ء	۸۷
سنی کانفرنس ملتان کا خطبۂ استقبالیہ	۱۰۵
〃 کا اعلان ملتان	۲۱۰
〃 کے اعداد و شمار	۲۷۵
〃 کے خیر مقدم کے اشتہارات	۲۷۶
〃 کے نمبر	۲۷۸
〃 کے خلاف سازش	۲۷۹
〃 کا لائحہ عمل و ہدایات	۲۸۸
سنی کانفرنس ملتان میں شرکت کرنے والے امیروں کے نام	
صوبہ پنجاب	۲۹۵
صوبہ سندھ	۳۱۱
صوبہ سرحد	۳۱۸
صوبہ بلوچستان	۳۱۹
آزاد کشمیر	۳۲۱
سنی کانفرنس ملتان اخبارات کی نظر میں	
روزنامہ آفتاب ملتان	۳۲۲
روزنامہ سنگ میل ملتان	۳۲۵
روزنامہ امروز ملتان	۳۳۷
روزنامہ نوائے وقت ملتان	۳۴۱
روزنامہ نوائے ملتان	۳۴۴
روزنامہ حریت کراچی	۳۴۵
〃 روزنامہ مشرق کراچی	۳۴۹
روزنامہ جنگ کراچی	۳۴۹
ہفت روزہ اخبار جہاں کراچی	۳۵۲
روزنامہ مشرق لاہور	۳۵۴
ماہنامہ سواد اعظم لاہور	۳۵۸
سنی کانفرنس ملتان کی کمیٹیاں	۳۵۹
سنی کانفرنس ملتان اور رائے ونڈ	۳۶۷
جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن	۳۶۹

Marfat.com

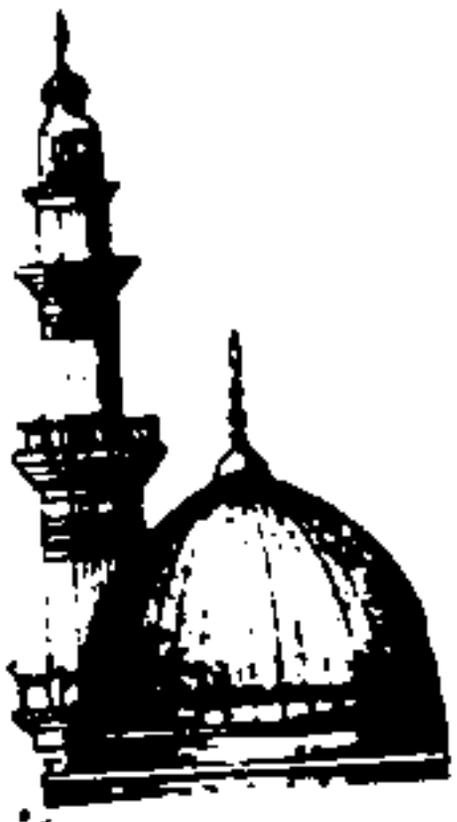

پیشِ لفظ

برصغیر پاک و ہند کی سیاسی اور مذہبی تاریخ میں مسلمانوں کے سوادِ عظم اہل سنّت وجماعت کا کارنامہ اہلِ علم وفکر سے پوشیدہ نہیں ہے۔ برصغیر میں دینِ اسلام کی تبلیغ واشاعت میں سوادِ اعظم اہلِ سنّت کے اولیائے کرام مثلاً حضرت خواجہ معین الدین اجمیری رحمۃ اللہ علیہ خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ! بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ۔ ان کے سب کے پیش رو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ حضرت سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت شہباز قلندر رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر متعدد اولیائے عظام نے جو کارنامے انجام دیئے ہیں ان پر کوئی بد باطن اور بدمذہب ہی پردہ ڈال سکتا ہے۔ آج بھی پورے برصغیر پاک وہند میں انھیں کا طوطی بول رہا ہے باوجودیکہ نام نہاد مسلمان ان کی بیخ کنی میں لگے ہوئے ہیں۔

فقہ حنفی کو فتویٰ عالمگیری کی شکل میں یکجا کرنے کا مسئلہ ہو یا ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں مسلمانوں کی بقا کے لئے جہاد کرنے کا سلسلہ ہو۔ علمائے اہلِ سنت ہی پیش پیش نظر آئے۔ کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ فتویٰ عالمگیری کے مرتبین علماء میں کوئی غیر مقلد۔ یا وہابی نظریات رکھنے والا شامل تھا یا ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں علامہ فضل حق خیر آبادی۔ علامہ کفایت اللہ کاکوروی اور حافظ رحمت علی روہیلہ کے مقابلہ میں کوئی بدمذہب نام نہاد مولوی پیش کیا جا سکتا ہے۔

Marfat.com

انیسویں صدی کے آخر میں جب بد مذہبی اور وہابیت کا زور بڑھنے لگا تو علمائے اہل سنت ہی نے خواہ مولانا عبدالقادر بدایونی ہوں یا مولانا عبدالسمیع میرٹھی ہوں یا مولانا احمد رضا خاں بریلوی ہوں یا علمائے فرنگی محل۔ بدایون اور بریلی ہوں یا خانوادۂ اولیائے کرام سے ان کا تعلق ہو۔ ناموسِ رسالت کے تحفظ اور اولیائے عظام اور علمائے اہل سنت کے مسلک اور مذہب کی بقاء کے لئے قلمی اور علمی جہاد کے میدان میں فقیدالمثال جرأت اور بے باکی کا مظاہرہ کیا جس کے لئے قیامت تک برصغیر پاک و ہند کا سوادِ اعظم ان کا مرہونِ منت رہے گا۔

برصغیر کی تقسیم کے سلسلہ میں بھی اجتماعی طور پر اِلّا ماشاء اللہ سوادِ اعظم اہلِ سنت نے تحریکِ پاکستان کا ساتھ دے کر اس کو ایک حقیقت بنا دیا تحریکِ پاکستان کا ساتھ دے کر بنارس کے ہندو شہر میں جو آل انڈیا سنی کانفرنس منعقد ہوئی اس نے تحریک میں جان ڈال دی اور نام نہاد نیشلسٹ علماء اور تجدد پسند تحریک اسلامی کے بانیوں کی کوششوں پر پردہ پڑ گیا۔ افسوس یہ ہے کہ آج پاکستان میں مخالفین اور ہندو پرست نام نہاد علماء اور مولویانِ کرام سرخیل بنے پھر رہے ہیں۔

بہرحال اب بھی پاکستان کی بقا اور یہاں پر صحیح معنوں میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کیلئے سوادِ اعظم اہل سنت جماعت ہی کامیاب اور کامران ہو سکتی ہے اس کا ثبوت اہلِ پاکستان کو حالیہ سنی کانفرنس منعقدہ اکتوبر ۱۹۷۸ء ملتان سے مل گیا ہے جہاں ۱۵ لاکھ کے سرفروش اور دیوانے مجمع نے مقامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کا عزمِ صمیم کیا۔

اس عظیم الشان تاریخی سنی کانفرنس کی روئداد کو انجمن تاجدارِ حرم کراچی نے بڑی جدوجہد سے کتابی شکل میں آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔

Marfat.com

اس سے پہلے بھی کانفرنس کے انعقاد کے موقع پر اس انجمن نے سنی کانفرنس کے نام ایک خوبصورت کتابچہ شائع کیا تھا جس میں برصغیر کی مشہور سنی کانفرنس کی روئداد لکھی گئی تھی۔ یہ کتاب بھی سنی کانفرنس منعقدہ ملتان کا صحیح مرقع پیش کر رہی ہے۔

میں جناب سید عالم صاحب کو جو انجمن کے سیکرٹری ہیں اور جماعت اہلِ سنت کراچی کے ناظم نشر و اشاعت ہیں ان کی اس قابلِ تحسین کارنامہ پر مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو مسلمانوں کے لئے مفید اور کارآمد بنائے۔ آمین!

احقر:-

پروفیسر شاہ فرید الحق

کراچی

Marfat.com

عرضِ مُرتّب

خلافت راشدہ کے ایامِ مقدسہ میں ہی اسلام برصغیر پاک و ہند میں داخل ہوگیا تھا لیکن پہلی اسلامی حکومت ملّت اسلامیہ کے نوجوان سپہ سالار محمّد بن قاسم نے سندھ اور پنجاب کے علاقوں پر قائم کی۔ جو زیادہ عرصے تک اپنے وجود کو برقرار نہ رکھ سکی۔ اس کا اصل سبب خلافتِ بنو امیّہ کا داخلی مسئلہ تھا۔ اس کے بعد سلطان محمد غوری نے باضابطہ طور پر سلطان قطب الدین کی سربراہی میں حکومت قائم کی۔ حاصل گفتگو یہ ہوا کہ محمّد بن قاسم سے بہادر شاہ ظفر تک اکابرینِ اہلسنّت کا زرّین دور گزرا۔ انگریزوں اور ہندوؤں کی مشترکہ سازش کی وجہ سے اسلامی حکومت ۱۸۵۷ء میں ختم ہوگئی۔ حکومت چھن جانے کے بعد ہم خاموش ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر نہ بیٹھے رہے بلکہ صرف چالیس سال بعد یعنی ۱۸۹۷ء میں امام اہل سُنّت اعلیٰ حضرت احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمت اللہ علیہ کی سرپرستی میں بمقام پٹنہ اکابرین اہلسنّت کا اجتماع ہوا۔ اس اجتماع کی روشنی میں ۱۹۴۶ء بمقام بنارس "سُنّی کانفرنس" منعقد ہوئی جس نے تاریخ کا دھارا موڑ دیا اور دنیا کے نقشہ پر پاکستان معرضِ وجود میں آگیا۔

ناظرین اگر آپ ذرا اپنے ذہن پر زور دیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ پاکستان کے قیام کی تحریک میں صرف اور صرف اکابرین اہلِ سنّت ہی تھے سوائے مولانا شبیر احمد عثمانی کے۔ باقی سب کے سب تحریک پاکستان اور قیام پاکستان کے خلاف تھے۔ کیونکہ یہ لوگ جانتے تھے کہ اگر پاکستان بن گیا تو وہاں سنّیوں کی حکومت ہوگی اور ہم اپنے مقاصد حاصل نہ کر سکیں گے۔

Marfat.com

پاکستان بن جانے کے بعد اکابرین اہلسنّت (علمار کرام و مشائخ عظام) کی ذمّہ داری تھی کہ وہ میدانِ عمل میں رہتے اور جس چیز کو اتنی قربانیوں کے بعد حاصل کیا تھا۔ اس کو مکمل کرتے مگر یہ لوگ چونکہ ہمیشہ اقتدار سے دُور رہتے ہیں اور اپنے حجروں خانقاہوں اور مسجدوں سے اشاعت دین کا کام انجام دیتے رہتے ہیں۔ پاکستان کی سیاسی فیلڈ سے اکابرین اہلسنّت کے الگ ہو جانے سے مفاد پرست اور قیام پاکستان کے مخالف لیڈروں کو موقع مل گیا لہذا وہ اس مملکت کو کمزور کرنے پر تُل گئے۔

۱۹۷۰ء میں جب سوشلزم نے ہمارے دروازے پر دستک دی تو ہم تھوڑے سے متحرک ہوئے اور صرف چھ ماہ کی غیر منظم زندگی کے سہارے اسمبلیوں میں داخل ہوئے اور سیاست کا رُخ گنبد خضرا کی طرف موڑ دیا۔

اب اس وقت مُلک کے بعض نام نہاد اسلام پسند ہماری سیاست کو نجد کے تابع کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ ہم مدنی رہنا چاہتے ہیں اور وہ نجدی بنانا چاہتے ہیں۔ یہ سرد جنگ جاری ہے۔ انشاءاللہ فتح حق کی ہوگی۔

ناظرین کرام ہماری یہ طویل جدوجہد اوراق پر جمع نہ تھی چنانچہ خادم نے یہ فیصلہ کیا کہ کم از کم سُنّی کانفرنسوں کے عنوان سے اکابرین اہلسنّت کی خدمات کو ایک کتابی شکل میں محفوظ کر لیا جائے۔ چنانچہ یکم اکتوبر ۱۹۷۸ء کو میں نے اس عنوان پر کام شروع کیا۔ اور ملتان سُنّی کانفرنس کے موقع پر ایک کتاب "سُنّی کانفرنس" کے نام سے شائع کی۔ کتاب شائع ہوگئی۔ عوام نے پسند بھی کیا مگر میری روح ابھی بیقرار تھی۔ چنانچہ ملتان سے واپسی پر بھرپوری لگن کے ساتھ اس عنوان پر کام میں مصروف ہوگیا۔ تحقیق اور مطالعہ کے بعد پتہ چلا کہ ۱۸۹۷ء سے ۱۹۷۸ء تک اُردن نامکمل ریکارڈ بیس کانفرنسیں ہوئی ہیں چنانچہ میں نے اس عنوان کے دو حصّے

Marfat.com

۱۔ "آل انڈیا سُنّی کانفرنس" حصّہ اوّل
۲۔ "کُل پاکستان سُنّی کانفرنس" حصّہ دوم

کرکے شائع کرنے کا پروگرام بنایا۔ ناظرین فی الحال میں ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۸ء تک ہونے والی آٹھ کانفرنسوں (حصّہ دوم) کو آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں اور اس سے پہلے ہونے والی کانفرنس کو پھر کبھی پیش کیا جائے گا۔ (حصّہ اوّل)

میرے سُنّی بزرگو! بھائیو اور دوستو! اس کام میں ہاتھ ڈال دیا ——— وسائل کی کمی، مواد کی نایابی اور آپ کی بے حسی میرے سامنے تھی۔ مگر صرف اللہ کی ذات پر بھروسہ کر کے اس فیلڈ میں کُود گیا۔ چونکہ مقصد نیک ہے، ضرور کامیابی ہو گی۔ عزیزانِ گرامی میں نے اپنے خون سے چراغ جلایا ہے اب آپ کا کام ہے کہ اس سے مزید چراغ روشن کرتے جائیں یا اسے بھی گُل کر دیں۔

میرے سُنّی نوجوانو! آپ وہ شیر ہیں جس کو گڈریئے نے اپنی بھیڑوں اور بکریوں میں پالا۔ باڑے کے ماحول نے آپ کو شیر سے بکری بنا دیا۔ اپنی عمر کا قیمتی حصّہ تم نے بکریوں میں گزار دیا۔ اب اپنے لئے نہیں تو آنے والوں کے لئے بکریوں کے باڑے سے نکل کر اپنی کچھار (جماعت اہلِ سُنّت) (جمعیۃ علمائے پاکستان) میں آجاؤ کیونکہ وقت کا تقاضہ یہی ہے۔ بصورت دیگر آپ اپنے بزرگوں کے مزارات گروانے۔ نذر نیاز کو بند کرانے، محرم و میلاد پر پابندی لگوانے، صلوٰۃ و سلام کو ختم کرانے اور اس ملک کو نجدی اسٹیٹ بنانے میں معاون قرار پاؤ گے۔

محترم ناظرین کیا آپ بتائیں گے کہ:
فتاویٰ عالمگیری تیار کرانے والا کون تھا؟..... اورنگ زیب عالمگیرؒ
انگریزوں کے خلاف جہاد کا فتویٰ دینے والا کون تھا؟... علامہ فضل خیرآبادیؒ

Marfat.com

جنگ آزادی کا ہیرو کون تھا ؟ . . . . . جرنل بخت خان

دو قومی نظریئے کا موجد کون تھا؟ . . . . . اعلحضرت احمد رضا خاں فاضل بریلوی

قوم میں قومیت کا جذبہ پیدا کرنے والا کون تھا ؟ . . . . . علامہ اقبالؒ

پاکستان کا نام تجویز کرنے والا کون تھا؟ . . . . . چوہدری رحمت علی

بار بار جیل جانے والا کون تھا؟ . . . . . مولانا ظفر علی خان

پاکستان کا اسلامی دُنیا میں تعارف کرانیوالا کون تھا؟ . . . . . مولانا عبدالعلیمؒ صدیقی میرٹھی

تحریک ختم نبوّت میں سزائے موت پانے والا کون تھا؟ . . . . . علامہ عبدالستارؒ نیازی

آئین میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دلوانے والا کون تھا؟ . . . . . علامہ شاہ احمد نورانی

پاکستان کے آئین میں مسلمان کی تعریف شامل کرانیوالا کون ہے؟ . . . . علامہ شاہ احمد نورانی

پاکستان میں نظام مصطفےٰ کا سب سے پہلے نعرہ لگانے والا کون تھا؟ . . . . . حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی

پاکستان میں مقامِ مصطفےٰ کا تحفّظ کا نعرہ کس نے لگایا؟ . . . . . جماعت اہلسنّت

دنیا میں سب سے بڑا دینی اجتماع (ملتان) منعقد کرانے والا کون ہے؟ . . . . . حضرت علامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی

کیا آپ جانتے ہیں اس ملک کو جنّت نگاہ بنانیوالا کیا ہوگا؟ . . . . . نظامِ مصطفےٰ

کیا آپ جانتے ہیں اس ملک میں نظام مصطفےٰ کون نافذ کرینگے؟ . . . . عوام اہلسنّت

محترم ناظرین ان لائینوں کو پھر غور سے پڑھیں

کیا ان ناموں میں کوئی غیر سنّی نظر آرہا ہے۔ آپ یقیناً کہیں گے کہ

نہیں . . . . . تو پھر یہ ملک . . . . . پہاڑ . . . . . دریا . . . . . سمندر . . . . . درخت کارخانے . . . . . .

Marfat.com

دفتر . . . . بینک . . . . . اسکول . . . . مدرسے . . . . . .
مسجدیں . . . . . زمین . . . . . فوج . . . . . .
پولیس اور حکومت . . . . . سنّیوں کی ہے۔

یہی ہمارا حق ہے۔ ہم اپنے حق کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ کسی کو ہم سے خوف زدہ نہیں ہونا چاہئیے۔ کیونکہ ہمارے آباء و اجداد بھی اقلیتوں کا تحفظ کرتے آئے ہیں اور ہم بھی کریں گے۔

آخر میں ان احباب (جناب ڈاکٹر علی محمد صاحب، جناب پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب، جناب مولانا محمد یعقوب خاں قادری صاحب، جناب محمد انور صاحب جناب صوفی عبدالمجید بٹ صاحب، جناب ابوداؤد سید احمد اشرف شاہ جیلانی صاحب جناب حافظ شیر خاں صاحب، جناب صوفی محمد خاں صاحب، جناب صدیق راٹھور صاحب، جناب مولانا محمد منظور الحق صاحب، جناب مولانا دہاج الدین چشتی صاحب جناب ظہور الحسن بھوپالی صاحب، جناب محمد حنیف حاجی طیّب صاحب، جناب حافظ محمد تقی صاحب، جناب مولانا محمد اصغر درس صاحب، جناب محمد یٰسین جبلپوری صاحب، جناب علامہ ابو طاہر محمد رمضان صاحب) کا شکریہ ادا کروں گا۔ جنہوں نے اس کتاب کی اشاعت کے سلسلہ میں اپنے مسلک کی خاطر مجھ سے تعاون کیا۔ میری دُعا ہے کہ اللہ رب العزّت اپنے پیارے حبیب کے طفیل میں میری کوشش اور احباب اہلسنّت کے تعاون کو قبول فرمائے اور یہ کتاب، سُنّیت کی تاریخ کا ایک ماخذ ثابت ہو۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہے۔

سیّد عالم
(۱) ناظم نشر و اشاعت : جماعت اہلسنّت

Marfat.com

پر فضا مقام — باوقار رہائش

توقیر شاہ سینٹر

(آغا خاں محمدی اکیڈمی ملیر کے بالکل سامنے)

ملیر کا پہلا عظیم الشان تجارتی و رہائشی کمپلکس

بکنگ صرف **۵** ہزار روپیہ میں

فلیٹ کی قیمت **۶۳** ہزار روپے

دوکان کی قیمت **۴۰** ہزار روپے

قرضہ کی سہولت

بکنگ تفصیلات کے لیئے

توقیر شاہ پراجیکٹ غفور چیمبرز صدر فون ۷۲۹۲۹

واسا کارپوریشن بالمقابل ڈاؤ میڈیکل کالج ایم اے جناح روڈ فون ۲۱۳۴۱۶

Marfat.com

سنّی کانفرنس کراچی (آرام باغ)

پروگرام

پہلا اجلاس ۲۴ر مارچ ۱۹۵۰ء

زیر صدارت: حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی صاحب

دوسرا اجلاس ۲۵ر مارچ ۱۹۵۰ء بمقام سندھ مدرسہ ہال

(i) زیر صدارت: حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی صاحب

(ii) زیر صدارت: سردار محمد ابراہیم (صدر آزاد کشمیر)

تیسرا اجلاس ۲۶ر مارچ

زیر صدارت: حضرت پیر غلام مجددصاحب شکارپوری

ان اجلاسوں سے مندرجہ ذیل علما و مشائخ نے خطاب فرمایا

۱- حضرت پیر خواجہ قمرالدین سیالوی صاحب
۲- حضرت علامہ ابوالحسنات سید محمد احمد صاحب
۳- حضرت پیر ہاشم جان سرہندی صاحب
۴- حضرت پیر محمد قاسم مشوری صاحب
۵- جناب مفتی محمد ابراہیم صاحب

Marfat.com

۶- علامہ عبدالحامد بدایونی صاحب
۷- جناب قاضی میاں ولی محمد صاحب
۸- مولانا پیر غلام احمد جان صاحب
۹- مولانا پیر عبدالغفار صاحب
۱۰- مولانا ضیاء القادری صاحب
۱۱- جناب عبدالمنعم عدوی مصری صاحب
۱۲- جناب یوسف جامعہ المساجد
۱۳ جناب وزیر امور حج سعودیہ عربیہ
۱۴- جناب مفتی مظفر احمد صاحب دہلوی
۱۵- جناب مولانا عبدالسلام باندوی صاحب
۱۶- مولانا ظہور الحسن صاحب درس
۱۷- علامہ مسعود احمد صاحب
۱۸- مولانا عبدالکریم صاحب
۱۹- جناب پیر شاہ آغا صاحب حیدری
۲۰- جناب جیلانی میاں صاحب
۲۱- جناب مولوی ابوبکر حلیم صاحب وائس چانسلر سندھ یونیورسٹی

قرار دادیں

درج ذیل عنوانات کی قرار دادیں پاس ہوئیں۔
کشمیر۔ مسلمانان ہند۔ فوجی تربیت۔ اسلامی دستور۔
انسداد شراب نوشی۔ تعطیل جمعہ۔ حج ٹیکس۔
سندھ یونیورسٹی میں دینیات کی منظوری۔ فوٹو بابت حج۔
پیر پگاڑا کے فرزندوں کی واپسی۔

Marfat.com

سُنّی کانفرنس لاہور (موچی دروازہ)

۴-۵ دسمبر سنہ ۱۹۶۴ء

استقبالیہ : حضرت علامہ سیّد ابُوالحسنات قادری صاحب

اسٹیج سیکرٹری : حضرت علامہ غلام علی اوکاڑوی صاحب

خطبہ استقبالیہ

عزیزانِ گرامی !

عالم کا مرقع سامنے رکھ کر غور کی نگاہ سے دیکھیئے۔ دنیا کی ہر قوم ترقی کے میدان میں گرم جولاں ملے گی۔ اس کی ترقی کا سمندر تیز گام برق رفتاری کے ساتھ طرّے بھرتا نظر آئے گا۔ ہزارہا برس کی پستیوں کی گری ہوئی مخلوق عمیق نعروں سے نکل کر نہایت سُرعت کے ساتھ پہاڑوں کی بلند چوٹیوں کو اپنی علوِ ہمت کے مقابل پست دیکھنا چاہتی ہے۔ ہر ذرّہ انا الشمس کا دعویٰ کرنے کے لئے تیار ہے۔ ہر ناچیز قطرہ محیطِ اعظم بن جانے کے لئے تیار ہے۔ گرے ہوئے اٹھ کر

Marfat.com

دوڑنے لگے، سوتے جاگ گئے، مرے جی اٹھے مگر ہماری شامِ غم کی سحر نہ ہوئی۔ ہمارے بختِ خوابیدہ کو جہاں کا شور بیدار نہ کر سکا۔ دُنیا جس قدر اونچی ہوتی گئی ہم قعرِ مذلت میں گرتے گئے، دوسرے جتنے آگے بڑھے، ہم اتنا ہی پیچھے ہٹتے گئے ؎

ترقیاں ہر یں ان کو ہمیں زوال ہوئے　　وہ بڑھ کے بدر ہوئے گھٹ کے ہم ہلال ہوئے

ہماری عمر کے ادوار میں یہ دورِ آخر سب سے عجب تر اور حیرتناک ہے۔ دنیا کی تمام قوموں نے ہم کو فنا کرنے اور مٹا دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ہمارے ملک پاکستان کے باہر نہیں یہودی و صیہونی حکومت بنا کر ان کو ہمارے سینوں پر مونگ دلنے کے لئے مضبوط کیا جاتا ہے۔ کہیں الجزائر، مراکش اور تیونس میں حریت پسندوں کو تیر و تفنگ کا نشانہ بنایا جاتا ہے، کہیں معاہدۂ بغداد کیا جاتا ہے اور خود ہمیں بھارت کے خطرناک منصوبوں اور اس کی خطرناک چالوں کا مقابلہ درپیش ہے۔ جونا گڑھ، مانا ودر اور حیدرآباد کو ہضم تو کر چکے ہیں، اب کشمیر ہضم کرنے بلکہ پاکستان کو ہستی سے مٹانے کے درپے ہیں۔ بدقسمتی سے خود ہمارے درمیان ایسے عناصر اُبھرتے نظر آ رہے ہیں جو پاکستان کی اسلامی مملکت کو نذرانے کے طور پر بھارت کے حوالے کرنے کے خواہاں ہیں۔ اندونِ ملک جس تشتت و افتراق کو ہوا دی جا رہی ہے اسے دیکھ کر دِل پاش پاش ہوتا ہے اور زبان میں طاقتِ گویائی نہیں کہ ان کو کما حقہٗ بیان کر سکے۔ ایک زمانہ تھا کہ ہم خود مختارانہ تخت و تاج کے مالک تھے ہماری وہ طاقت تھی کہ بدخواہ ہمارا نام سُنتے ہی لرزہ براندام ہو جاتے تھے

Marfat.com

لیکن آج قعرِ مذلّت و نکبت میں گرے ہوئے ہیں۔ ہمارے اس زوال کی حقیقی عِلّت کوئی پنہاں راز نہیں۔ تاریخ پر یہ حقیقت بہرمن ہو چکی ہے کہ دشمنانِ دین و ملّت نے جب دیکھا کہ مسلمان طاقت کے ذریعے مغلوب نہیں کئے جا سکتے تو انہوں نے خفیہ ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔ درونِ خانہ سازشوں کے جال پھیلا دیئے۔ حضرت سیّدنا عثمان ذی النّورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مظلومانہ اور بے کسانہ شہادت سے لے کر حضرت مولائے کائنات اسد اللہ الغالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، شہزادۂ عالی وقار حضرت امام حسن مجتبیٰ، حضرت امام حسین گلگوں قبا رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت انہی سازشوں کا نتیجہ تھی۔ دینِ اسلام کے ازلی و ابدی دشمنوں نے ریشہ دوانیوں کا یہ سلسلہ برابر جاری رکھا۔ جب تک ہم تاج و تخت کے مالک تھے سیف و علَم رکھتے تھے آئے دن طرح طرح کے بہانوں سے ہمیں اپنی حاکمانہ سطوت سے محروم کرنے کے درپے رہے۔

برصغیر ہند میں جب سیادت کی ذمہ داریاں ہمارے ہاتھ سے نکل گئیں تو جو مال و زر ہمارے پاس باقی رہ گیا تھا حریفوں نے اس پر دست اندازی شروع کر دی۔ مہاجنی کاروبار میں وہ سرمایہ بھی جا چکا اور اب ہم مفلس و قلاش ہو گئے تو علم و فضل کے آثار باقیہ رہ گئے تھے۔ ان سے بے دخل کرنا ہمارے ستمگار حریفوں نے ضروری سمجھا۔ ان کو ہر ارادے میں کامیابی ہوتی گئی اور ہماری غفلتوں کا نہ اُترنے والا نشہ ہم کو ہر منصب کی بلندی سے فروتر کرتا رہا "تا آنکہ کیہ تہی شُد و چیزے نماند"۔ اس وقت ہم تھے اور ہمارا ایمان۔ مگر ہمارے دشمن تو ہماری اس متاعِ عزیز کو بھی لوٹنے کے خواہاں تھے

Marfat.com

انہوں نے ہماری دولتِ امتحان پر ہاتھ ڈالنے اور خراب کرنے کی تدبیریں کرنی شروع کیں۔ ایمان کے ڈاکوؤں کو جنم دیا، کہیں قادیان سے باطل نبی بنا کر ایک کذّاب پیدا کیا۔ کہیں خاتم النبیّین کے اصولی واساسی مسئلہ میں رخنہ ڈالنے کی مذموم سعی کی۔ جدید معنیٰ کو تسلیم کرنے کے لئے "تحذیر الناس" کا بم پھینکا، کہیں "اوہام باطلہ" کا جامہ پہنا کر علم رسالت پر رکیک حملے کئے گئے۔ کہیں "تقویت الایمان" کا ہتھ دے کر مسلمانوں کے ایمان کو ضعیف کرنے کی سعی کی گئی، کہیں "براہینِ قاطعہ" کا نام دے کر مسلمانوں پر برقِ باطل گرائی گئی۔ اسی قسم کے بے شمار حشرات الارض پیدا کرکے ایمان کو فنا کرنے کی سعی لاحاصل کی گئی۔ ایسے نازک دور میں اعلیحضرت امام اہلِ سنت مجدّد دایۃ حاضرہ قدس سرّہٗ حضرت صدرالافاضل استاد العلماء مولانا مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی اور زبدۃ الفضلاء حضرت ابی المکرم مولانا مفتی شاہ ابومحمد سعید محمد دیدار علی صاحب قدس سرہٗ جیسے اکابر اہلِ سنت نے مسلمانوں کی رہنمائی فرماتے ہوئے فریب عیّاری اور کیدِ کیاد سے دولتِ ایمان کو محفوظ رکھا اور ان حضرات قدس کے جانشیں وتلامذہ واحباب آج تک اس بارِ خزاں رسیدہ کا مردانہ وار مقابلہ کرتے رہے اور ہمیشہ کرتے رہیں گے۔

جہاں تک دینی رہنمائی کا تعلق ہے مذکورۃ الصدر حضرات پوری دیانت داری سے مقابلہ کرتے رہے لیکن عیّار دشمنوں نے نہایت ہوشیاری سے ایک ایسی چال چلی کہ کم ازکم دین پسند طبقہ نولرز اٹھا۔ وہ علماءِ حق کے ساتھ عامۃ الناس کے ربط و داد کے رشتہ کو کمزور کرنا تھا۔ سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو علماء کے دامنوں کے ساتھ مربوط فرمایا تھا اور جب تک مسلمان علمائے دین کی اطاعت میں پختہ اور ثابت

Marfat.com

قدم ہے ان کا دین ومذہب، ان کی عزت، وجاہت اور سیاسی وملکی سطوت اوران کا شوکت واقتدار ترقی پذیر رہا۔ انگریزی عہدِ حکومت سے لے کر آج تک ناواقف دین سے بے خبر انگریزی تعلیم یافتہ گروہ نے دینی شعار سے آزادی حاصل کرنے کے لئے کمرِ ہمت باندھ کر جو کارنمایاں سرانجام دیا وہ مسلمانوں کو علماء سے بے تعلق کرنا تھا۔ علماء کی شان میں تبرا کرنا، شب وروز ان کی عیب چینی وعیب جوئی میں مصروف رہنا ان کا نام سنتے ہی طیش میں آجانا، ان حضرات کی عادت وخصلت ہوگئی اور "مُلّا" کا خطاب دے کر بزعمِ خود سب وشتم اور تذلیل وتضحیک کرنے لگے، چنانچہ اخبارات کے کالموں میں روزمرّہ علماء کے خلاف تحریر چھپتی اور شائع ہوتی رہیں۔ بعض اخبارات کے ایڈیٹر مسلمانوں کو سامنے اسلام سے بدظن اور بد اعتماد کرنے میں پوری کوشش کرتے رہے اور وہ اس کو ایک فرضِ منصبی کے طور پر نہایت سرگرمی سے انجام دیتے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوتا رہا ہے کہ عوام، علماء سے علیحدہ ہو کر خود سر ہوتے چلے گئے۔ علماء کے ساتھ اس کا ربط وتعلق یوماً فیوماً کمزور تر ہوتا چلا گیا۔

جب مسلمان اپنے علماء سے بدظن ہو گئے اور ان کی جناب میں بے ادبی اور گستاخی سے زبان کھولنے لگے تو اب ان کے پاس کون جائے اور ان کی کون سنے؟ نتیجہ یہ ہوا کہ علماء خلوت نشین ہو گئے اور یہ خود ساختہ علماء سامنے آگئے اور شجرِ دین ومذہب پر تیشۂ جہالت چلانے لگے۔ اس سے پہلے یہ کام اگرچہ خفیہ ہوتا تھا مگر اب فرنگی تہذیب وتمدن کے تعلیم یافتہ طبقہ علی الاعلان میدان میں آکر ابوحنیفہ ثانی بننے کے خواب دیکھنے لگا۔

چودہ سو سال کے علم وعرفان کے ذخیرہ کو جہت دلچسپی کا

Marfat.com

پلندہ کہہ کر دریا بُرد کرنے کا منصوبہ بنانا شروع کر دیا۔ قرآن و سُنّت کے خلاف کھلے بندوں بخار نکالا جانے لگا۔

پاکستان : غیر منقسم ہندوستان میں جب مسلمان نکبت و ہلاکت کا شکار بن کر ان کا شیرازۂ نظام نذرِ انتشار ہو گیا۔ سیاسی حیثیت سے ان کا وجود خطرے میں پڑ گیا۔ عیار دشمن اپنے وجود کو مدغم کرنے کی کوششیں کرنے لگا اور ان کا اسلامی تمدّن و معاشرت اور تہذیبِ ملّی پر پے در پے حملے ہوئے تو سب سے پہلے سیاسی مفکروں میں علّامہ مرحوم اور دینی رہنماؤں میں حضرت علّامہ استاذ العلماء صدر الافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب مراد آبادی قدس سرہٗ کو بیکیار خیال پیدا ہوا کہ غیر منقسم ہندوستان میں مسلمان صحت مندانہ زندگی نہیں گزار سکتا۔ ان کا تہذیب و تمدّن اور اسلامی روایات کا برقرار رہنا دشوار ہے لہٰذا کوئی ایسا خطہ مخصوص ہونا چاہیے کہ مسلمان اسلامی روایات کے ساتھ پوری طرح زندگی گزار سکے۔ چنانچہ علّامہ اقبال مرحوم نے قائدِ اعظم محمد علی جناح سے گفتگو کی اور بسترِ مرگ سے اس فارمولے کو سمجھایا۔ قائدِ اعظم نے اس کو پورے اذعان کے ساتھ ۱۹۴۰ء میں تقسیم کا نعرہ لگایا۔ ہندوؤں نے چیخ چیخ کر پکارا کہ لو اب ہندوستان کے ساتھ 'پاکستان' کا خواب دیکھا جا رہا ہے۔ غرض کہ دشمن ایڑی چوٹی کا زور لگاتے رہے اور قائدِ اعظم اسلام کا علم ہاتھ میں لے کر میدان میں ڈٹ گئے۔ دشمنوں نے بیرونی طور پر جارحانہ حملے، طنز و تضحیک کرنے کے علاوہ درونِ خانہ مسلمانوں میں گروہ بندیاں شروع کر دیں اور اپنے ان پرانے نمک خواروں کے آگے ٹکڑا ڈالا۔ اسلام کا لیبل لگانے والی جماعتوں کو اُبھارا۔ جمعیۃ العلمائے ہند اور ان کے اذناب کو مسلمانوں کی پُشت پر چھرا گھونپنے کے لئے تیار کیا جانے لگا لیکن قائدِ اعظم

Marfat.com

نے کسی بات کی پروانہ کی۔ قائدِ اعظم کا ہاتھ مضبوط کرنے کے لئے وہ افراد جن کو ہمیشہ کانگریس اور ان کے افراد سے ہمارے علماء اہلِ سُنّت نے محفوظ رکھا تھا، نظریہ پاکستان کی خاطر جوق در جوق آنے لگے۔ خود علمائے اہلِ سُنّت نے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر بنارس کی "آل انڈیا سُنّی کانفرنس" میں نظریۂ پاکستان کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا۔ مختصر کہ دو قومی نظریہ کی بنیاد پر پاکستان قائم ہوا۔ قیامِ پاکستان کے موقع پر جو کچھ خونریزیاں، تباہ کاریاں اور خانہ بربادیاں ہوئیں، ہم آپ سب جانتے ہیں اس کا اعادہ تحصیل لاحاصل ہے لیکن یہ بات ایک مسلّم حقیقت ہے کہ پاکستان دو قومی نظریہ کے تحت عالمِ وجود میں آیا تھا یعنی مُسلم ایک جُدا قوم ہے۔ اس کا تمدّن، اس کا معاشرہ، اس کی تہذیب دوسروں کے لئے بالکل مختلف ہے حتیٰ کہ اس کا نظامِ حیات نہایت واضح اور روشن طریقہ پر بغیر کسی امداد اور سہارے کے مکمل ہے اور غیر مسلم ایک جداگانہ قوم مگر آج مسلمان طریقِ انتخاب کے مسئلہ میں مابہ النزاع بن گیا۔

(علّامہ سیّد ابوالحسنات قادری)

Marfat.com

اشتہار

عوام کی بے لوث خدمت کرنیوالا

مرکزی ادارہ

جماعت اہلسنّت کراچی اس سال

شعبۂ خدمتِ خلق (شفاخانے۔میت گاڑیاں۔ امداد مستحقین) پر چھ لاکھ روپے خرچ کر رہی ہے۔

احباب اہلسنت سے اپیل

کہ وہ اس مرکزی ادارے سے بھرپور مالی تعاون فرمائیں تاکہ جماعت بہتر طریقے سے عوام کی خدمت کر سکے

فون نمبر ۷۲۷۲۲ کراچی

دفتر جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن

۲۷ محمدی مینشن مارسٹن روڈ۔کراچی

60803

Marfat.com

سنّی کانفرنس گوجرانوالہ (باغ جناح)

۲۴، ۲۵، اگست ۱۹۶۸ء

قراردادیں

۱۔ انسدادِ فحاشی۔

۲۔ فوج میں امام اہل سنت مکاتب کے لئے جائیں۔

۳۔ محکمہ اوقاف کے ان اقدامات کا نوٹس لیا جائے جو اہلسنت کیخلاف ہیں۔

۴۔ ڈاکٹر فضل الرحمن کو برطرف کیا جائے۔

شریک علماء کرام کے اسمائے گرامی :-

۱۔ مولانا سیّد محمود احمد رضوی صاحب

۲۔ صاحبزادہ فیض الحسن صاحب

۳۔ صاحبزادہ کبیر علی چورہ شریف صاحب

۴۔ پیر صاحب سرہند شریف صاحب

۵۔ پیر صاحب زکوڑی شریف صاحب

۶۔ پیر صاحب علی پور شریف صاحب

۷۔ پیر صاحب کیلیانوالہ شریف صاحب

۸۔ صاحب زادہ محمد طیّب صاحب ہری پور ہزارہ

۹۔ پیر کرم شاہ صاحب

۱۰۔ مولانا لطیف احمد چشتی صاحب

۱۱۔ مولانا اکرام حسین احمد مجددی صاحب

۱۲۔ علّامہ سید احمد سعید صاحب کاظمی

۱۳۔ مفتی مختار احمد گجراتی صاحب

۱۴۔ مفتی حبیب احمد کامونکی صاحب

۱۵۔ مولانا احسان الحق صاحب

۱۶۔ مولانا محمد شریف ہزاروی صاحب

۱۷۔ مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب

۱۸۔ مولانا قاضی غلام محمود صاحب

۱۹۔ مولانا عبدالعزیز چشتی صاحب

۲۰۔ پیر صاحب دیول شریف۔

۲۱۔ قاری غلام رسول صاحب۔

۲۲۔ مولانا محمد شریف نوری قصوری

۲۳۔ مفتی حبیب احمد صاحب

Marfat.com

۱ ستمبر

جماعت اہلسنت کراچی کی

فخریہ پیشکش

رحمانی قاعدہ

★ جماعت القرار پاکستان سے منظور شدہ !

★ صحیح تلفظ اور تجوید کے ساتھ ۔

★ عمدہ کاغذ اور خوشنما پرنٹنگ ۔

دینی مدارس کے مہتمم حضرات سے
درخواست ہے کہ وہ اسے اپنے
یاں رائج کریں ۔

ملنے کا پتہ :

دفتر جماعت اہلسنّت کراچی ڈویژن

۲۷ محمدی مینشن مارسٹن روڈ۔کراچی

فون نمبر ۷۲۷۲۲

Marfat.com

سُنّی کانفرنس

دارالسّلام

۱۹۷۰ء

پروگرام

۱۔ مورخہ ۱۳ر جون بروز ہفتہ اجلاس اوّل ۳ بجے بعد دوپہر تا چھ بجے شام اجلاس دوم بعد نماز عشاء تا ۱ بجے رات

۲۔ مورخہ ۱۴ر جون بروز اتوار صبح ۶ بجے تا ۹ بجے علماء و مشائخ کا خصوصی اجلاس ہوگا۔ جس میں اہل سنّت کی تعمیر و تنظیم اور ملکی حالات پر غور و فکر ہوگا اور پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام اور لادینوں کے مقابلے کے لئے ٹھوس اور پروقار لائحہ عمل تجویز کیا جائیگا۔

مورخہ ۱۴ر جون بروز اتوار اجلاس عام نو بجے صبح سے دو بجے تک ہوگا۔

Marfat.com

کانفرنس کے اہم پہلو

- اس کانفرنس میں پاکستان بھر کے سنی علماء ومشائخ ممالک اسلامیہ، سعودی عرب مصر، اردن، فلسطین کے جید علمائے کرام، سفراء عظام کو دعوت شرکت دی گئی ہے۔ مدینہ طیبہ سے اہلسنت کے ممتاز دینی رہنما فضیلۃ الشیخ محمد افضل الرحمٰن القادری کی شرکت کی قوی توقع ہے۔
- اس کانفرنس کا مقصد وحید پاکستان میں اسلامی نظام کا قیام، اسلامی اقدار کی حفاظت حقوق اہلسنت کا تحفظ اور حضور سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے اسوۂ حسنہ اور خلفائے راشدین کے دور سعید کی رہنمائی میں عدل وانصاف پر مبنی معاشرہ کے قیام کی عملی کوشش کرنا ہے اور کسانوں، مزدوروں اور محنت کش طبقہ کے حقوق کے تحفظ کے لئے عملی قدم اٹھانا ہے۔
- یہ کانفرنس وسیع تر نمائندگی کے لئے ملکی پیمانہ پر ہو رہی ہے تاکہ ملی سطح پر اہلسنت کے تاریخی کردار کو دہرایا جاسکے جو تحریک پاکستان کے وقت سنی علماء ومشائخ نے ادا کیا تھا انشاء اللہ العزیز یہ کانفرنس اہلسنت کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کریگی۔
- اس کانفرنس میں لادینوں پر یہ واضح کیا جائے گا کہ پاکستان صرف اسلام کیلئے ہے۔ اور اس خطۂ پاک میں اسلام کے سوا کسی اور نظام کو کسی قیمت پر بھی برداشت نہیں کیا جائے گا۔
- سنی علماء ومشائخ اور پاکستان کے عوام وخواص موجودہ دور میں دین اور لادینیت کی کش مکش میں دین اسلام کا پرچم سرنگوں نہ ہونے دیں گے اور سالمیت پاکستان کا علم ایمانی جرأت کے ساتھ بلند رکھیں گے۔

Marfat.com

کانفرنس میں شریک ہونے والے قافلوں کی تفصیل

نمبر شمار	مقام	قیادت	تعداد
۱-	لاہور	مولانا ابوالبرکات میاں غلام قادر مولانا غلام الدین مفتی اعجاز ولی	۲۰ ہزار
۲-	ملتان	مفتی سید مسعود علی، مولانا محمد شریف	۲ ″
۳-	ساہیوال	مولانا محمد نور اللہ، مولانا غلام علی	۱۰ ″
۴-	کراچی	مولانا عبدالمصطفیٰ ازہری	۵۰ ″
۵-	لائلپور	صاحبزادہ قاضی فضل رسول، مولانا معین الدین	۵۰ ″
۶-	راولپنڈی	مولانا عارف اللہ، سید حسین الدین مولانا مطیع الرحمٰن	۲ ″
۷-	بہاولنگر	مولانا غلام مہر علی	۵ ″
۸-	سندھ	سید غوث محمد شاہ گیلانی، سید محمد قاسم مشوری	۲۰ ″
۹-	رحیم یار خاں	مولانا سراج احمد قادری، دلبر حسین	۲ ″
۱۰-	بہاولپور	علامہ مولانا سید احمد سعید شاہ کاظمی	۲ ″
۱۱-	گوجرانوالہ	صاحبزادہ سید فیض الحسن، مولانا محمد صادق مولانا محمد سعید	۵ ″
۱۲-	وزیر آباد	مولانا پیر عبدالغفور ہزاروی	۲ ″
۱۳-	گجرات	حکیم الدین، مولانا مفتی احمد یار خاں	۲ ″
۱۴-	جہلم	صاحبزادہ سید برکات احمد مولانا محمود احمد ہزاروی	۱ ″
۱۵-	ہری پور ہزارہ	مولانا طیب الرحمان	۵ سو

Marfat.com

نمبر شمار	مقام	قیادت	تعداد
۱۶-	مانسہرہ	مولانا عبدالمالک	۱ ″
۱۷-	خانیوال	صوفی عبدالحق، مولانا عبدالقادر	۵ ہزار
۱۸-	پتوکی چھانگا مانگا	سید انور شاہ، مولانا محمد اسحاق صدیقی مولانا ہمدم، صاحبزادہ سید حسین شاہ	۱ ″
۱۹-	سیالکوٹ	مولانا محمد عالم، مفتی مختار احمد	۱ ہزار
۲۰-	بوریوالہ- وہاڑی	سید محمد محفوظ الحق، مولانا علی محمد نوری	۱ ″
۲۱-	سرگودہا	شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین سیالوی	۱ ″
۲۲	آزاد کشمیر	مولانا مفتی عبدالحکیم	۵ ″
۲۳	کیمبلپور	صاحبزادہ نذر دیوان	۵ سو
۲۴	شیخوپورہ	صاحبزادہ میاں غلام احمد، میاں جمیل احمد	۲ ہزار
۲۵	میانوالی	صاحبزادہ نور سلطان، مولانا اللہ بخش	۵ سو
۲۶	سکھر	مولانا مفتی محمد حسین قادری	۵ ″
۲۷	پشاور	مولانا سیّد امیر شاہ	۵ ″
۲۸	مردان	مولانا شاستہ گل	۵ ″
۲۹	ڈیرہ غازی خان	خواجہ خان محمد، مولانا غلام جہانیاں	۵ ″
۳۰	کوئٹہ قلات	مولانا محمد ہاشم	۱ ″

کانفرنس میں علماء کرام کی تقریریں

Marfat.com

مفتی محمد حسین قادری

گزشتہ شب ایک بہت بڑے وفد کے ساتھ سنی کانفرنس میں شرکت کے لئے سکھر سے عازم ٹوبہ ٹیک سنگھ ہوتے ہوئے مولانا محمد حسین قادری رضوی نے کہا کہ یہ کانفرنس ملک بھر کے مسلمانوں کی امنگوں کا مظہر ثابت ہوگی۔ جس میں اسلام دشمن طاقتوں کے خلاف متحدہ محاذ قائم کرنے کے علاوہ سوشلزم، کمیونزم۔ یہودیانہ نظام، سرمایہ داری اور دوسرے فتنوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک موثر لائحہ عمل تیار کیا جائیگا۔ انھوں نے کہا یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا۔ لیکن تنتیس سال گزرنے جانے کے باوجود یہاں محرمات شرعیہ، شراب خوری بدکاری، سود، سٹہ بازی وغیرہ کو ختم کرنے کے لئے کوئی موثر قدم نہیں اٹھایا گیا۔ اس کانفرنس میں ان تمام برائیوں پر قابو پانے کے لئے ٹھوس تدابیر اختیار کرنے کا فیصلہ کیا جائے گا اور وہ وقت دور نہیں جب پاکستان دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے ایک مثالی مملکت بن جائیگا۔

اس سے قبل جامعہ غوثیہ رضویہ سکھر میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ملک بھر کے اہل سنت حضرات نے کل پاکستان سنی کانفرنس طلب کرنے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں میں بڑھتی ہوئی بے راہ روی، فحاشی اور دہریت گزیدہ عناصر کی ملک دشمن سرگرمیوں۔ گھیراؤ اور جلاؤ کے فتنے تخریبی کارروائیوں اور گوریلا جنگ کی دھمکیوں کے پیش نظر یہ ضروری ہوگیا ہے کہ سواد اعظم کو بیدار کرکے ایک مرکز پر لایا جائے۔ انھوں نے مزید کہا کہ پاکستان کے مسلمانوں کو اسلام اور نظریہ پاکستان کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کرنا چاہیئے۔

Marfat.com

پیر طریقت حضرت ابو داؤد سید احمد اشرف شاہ جیلانی اور
جناب ڈاکٹر سید مظاہر اشرف شاہ جیلانی صاحب۔

Marfat.com

خطبہ استقبالیہ

حضرات علماءِ کرام ومشائخ ملّت اور عمائدین اہلسنّت و مسلمانان پاکستان!

میں صمیم قلب کے ساتھ آپ کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں کہ آپ نے محض اللہ تعالےٰ کی رضا کے حصول اور کلمۂ حق کی حمایت و نصرت کے لئے دُور دراز کے سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے کل پاکستان سُنّی کانفرنس میں شرکت کی ـــــ میں دارالسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ کے غیور مسلمانوں اور خصوصاً علّامہ مختار الحق صاحب صدیقی اور ان کے مخلص رفقاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے انتہائی خلوص اور للّٰہیت کے ساتھ اس عظیم الشان ایمان افروز اور باطل سوز کل پاکستان سنّی کانفرنس کا ایک تاریخی کارنامہ انجام دیا۔

معزز حاضرین!

آج سے کچھ عرصہ قبل ٹوبے کی اس سرزمین پر چند لادینوں نے جمع ہو کر یہ تأثر دینے کی کوشش کی تھی کہ پاکستان اور خصوصاً ٹوبہ کے کسان، مزدور اور محنت کش اپنے حقوق کا تحفّظ سوشلزم اور کمیونزم جیسے لادینی نظاموں میں سمجھتے ہیں۔ علماء و مشائخ اہلِ سُنّت واکابرین ملّت و مسلمانوں کا یہ عظیم اجتماع اس امر کی واضح دلیل ہے کہ لادینوں کا یہ تاثر غلط اور واقع کے خلاف ہے اور آج یہ بات زندہ حقیقت بن کر سامنے آ

Marfat.com

گئی ہے کہ پاکستان کے مسلمان اسلام کے سوا کسی اور نظام میں اپنی نجات کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔

حضرات عمائدینِ ملت!

جمعیت العلماء پاکستان ملک کی ایک بااصول دینی و سیاسی جماعت ہے۔ جس کا مقصدِ وحید اسلام کے عالمگیر نظامِ حیات کو زندگی کے ہر شعبے میں نافذ و جاری کرنا ہے اور اسی مقصد کے حصول کے لئے جمعیت سرگرم عمل ہے۔

یہی وہ جماعت ہے جس نے قیامِ پاکستان اور حصولِ پاکستان کے لئے پُرخلوص خدمات انجام دیں۔ ۱۹۴۶ء میں بنارس میں سُنّی کانفرنس قائم کر کے ہندو سامراج کے ناپاک عزائم کو خاک میں ملا دیا اور مخالفین پاکستان کی ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

جمعیت نے بلا خوف لومتہ و لائم حق کی حمایت و نصرت کو اپنا نصب العین بنا کر باہر نازک موڑ پر کتاب اللہ و سُنّت رسول کی روشنی میں ملک و ملّت کی رہنمائی کا فریضہ ادا کیا۔

قیام پاکستان کے بعد سب سے اہم مسئلہ یہ تھا کہ اس خطۂ پاک میں کتاب و سُنّت پر مبنی دستور نافذ ہو ملک کے سیاسی و معاشی و اقتصادی مسائل صرف اسلام کی روشنی میں حل کئے جائیں اور حضور سیدِ عالم نورِ مجسّم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ اور خلفائے راشدین کے دورِ سعید کی رہنمائی میں عدل و انصاف پر مبنی معاشرہ قائم کیا جائے مگر افسوس ۲۳ سال کے طویل عرصہ میں جو لوگ بھی برسرِ اقتدار آئے ان میں سے کسی نے بھی اس خطۂ پاک میں اسلامی نظام کے قیام و نفاذ کے منافی امور کی خوب خوب حوصلہ افزائی کی، حتیٰ کہ

Marfat.com

ایسے قوانین نافذ کرنے میں بھی کوئی جھجک محسوس نہ کی جو قرآن و سُنّت کے صریح طور پر خلاف ہیں۔

۱۴ اگست ۱۹۴۷ء کو پاکستان ایک آزاد اور خود مختار مملکت کی حیثیت سے معرضِ وجود میں آیا۔ قانون آزادیٔ ہند جس کے تحت یہ مملکت وجود میں آئی اس میں یہ لکھ دیا گیا تھا کہ جب تک پاکستان کے لئے آئین ساز اسمبلی دستور مرتب نہیں کرتی گورنمنٹ انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء ہی پاکستان میں رائج رہے گا۔

نو سال کا عرصہ تو یونہی گزر گیا اور آئین مرتب نہ ہو سکا۔ ۱۹۵۶ء میں آئین بنا مگر ڈھائی سال تک انتخابات کی نوبت نہ آئی اور جب یہ آئین نافذ ہوا اور اس کے تحت عبوری دور کے لئے صدر مملکت کا انتخاب ہوا تو اِسی صدر کے ہاتھوں مارشل لاء کا نفاذ عمل میں آیا جس نے آئین کو ہوش سنبھالنے سے پہلے ہی موت کی نیند سُلا دیا۔ دوسرے مرحلہ میں ایوب خاں نے ایک آئین بنایا مگر اس کا حشر بھی وہی ہوا جو سابق آئینوں کا ہوا اور اس طرح ملک متعدد بار دستوری بحران کا شکار ہوتا رہا اور ذاتی اقتدار کی جنگ نے اس خطۂ پاک کو سرزمینِ بے آئین ہی رہنے دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ ملک جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا، لادینوں، نظریۂ پاکستان کے مخالفوں، اور غیر ملکی ایجنٹوں کی ریشہ دوانیوں کی آماجگاہ بن گیا۔ اب صورتحال یہ ہے۔

- پاکستان کی وحدت ملّی کے خلاف علاقائی، لسانی اور نسلی منافرتوں کے فتنے جاگ اٹھے ہیں۔ سندھ میں جیئے سندھ کا نعرہ پرورش پا رہا ہے۔ سرحد میں پختونستان کی تحریک سر اُٹھا رہی ہے اور مشرقی پاکستان میں بنگلہ دیش کی آواز سنائی دے رہی ہے۔
- طبقاتی کشمکش نقطۂ عروج پر پہنچ گئی ہے۔ مزدور، کسان

Marfat.com

اور محنت کش طبقہ کے حقوق تلف کئے جا رہے ہیں۔ سرمایہ پرستی کے مروجہ ظالمانہ نظام نے وسائل دولت کو چند خاندانوں میں مرکوز کر دیا ہے۔ امیر، امیر تر ہو رہا ہے اور غریب روٹی سے محروم ہے۔

٭ لادینی طاقتیں الحاد و زندقہ پر مبنی سیاسی و اقتصادی نظام رائج کرنے کی فکر میں ہیں اور نظریۂ پاکستان کے دشمن گاندھی و نہرو کے دیرینہ نیازمند، اکھنڈ بھارت اور متحدہ قومیت پر عقیدہ رکھنے والے چند کانگریسی مولوی اشتراکی الحاد کو خلافتِ راشدہ کا نام دے رہے ہیں۔

٭ ماڈ کے ایجنٹ اور غیر ملکی طاقتوں کے آلہ کار پاکستان کے خرمنِ امن کو تباہ و برباد کرنے پر تلے ہوئے ہیں اور جلاؤ و گھیراؤ کی امن سوز سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔

یہ وقت قومی سطح زندگی کا انتہائی نازک دور ہے اور باطل کے علمبردار جس چابک دستی سے اس ملک میں دام ہمرنگ زمین بچھا رہے ہیں اس کے پیشِ نظر غیور مسلمانوں خصوصاً علماء و مشائخِ اہلِ سنّت کی ذمہ داریاں کئی گنا زیادہ ہو گئی ہیں۔ اگر اس نازک موڑ پر اکابرینِ ملت و عمائدینِ اُمّت نے وقت کے تقاضوں کو بیک نہ کہا تو اس کا خمیازہ پوری قوم کو بلکہ آنے والی نسلوں کو بھگتنا پڑے گا۔

ضرورت ہے کہ پاکستان کے علماء و مشائخ اہلِ سنّت حق کی حمایت و نصرت کے لئے میدانِ عمل میں گامزن ہو کر باطل پرستوں کے عزائم کو خاک میں ملا دیں اور یہ واضح کر دیں کہ پاکستان صرف اور صرف اسلام کے لئے ہے اور اسلام کے سوا اس خطۂ پاک میں کسی اور ازم کو کسی قیمت پر برداشت نہیں کیا جائے گا

Marfat.com

علمائے اہلِ سُنّت اور بے دینیت کی اس کشمکش میں اسلام کا مقدس پرچم کبھی سرنگوں نہ ہونے دیں گے اور سالمیت پاکستان کا مقدس علم ایمانی جرأت کے ساتھ بلند رکھیں۔

حضرات مشائخِ ملّت!

یہ کانفرنس ۹ کروڑ سُنّی مسلمانوں کی وسیع تر نمائندگی پر ہو رہی ہے تا کہ ملکی سطح پر اہلِ سُنّت کے اس تاریخی کردار کو دہرایا جاسکے جو تحریکِ پاکستان کے وقت سُنّی علماء و مشائخ نے ۱۹۴۶ء میں بمقام بنارس ادا کیا تھا۔ انشاء اللہ یہ کانفرنس اہلِ سُنّت کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ کرے گی اور سوشلزم و کمیونزم کے تابوت میں آخری کیل ثابت ہوگی۔

دارالسلام (ٹوبہ) کی کل پاکستان سُنّی کانفرنس کا مقصدِ وحید پاکستان میں اسلامی نظام کا قیام، اسلامی اقدار کی حفاظت، حقوقِ اہلِ سُنّت کا تحفظ، اسلام کے عادلانہ، منصفانہ اقتصادی نظام کے ذریعے مزدوروں، کسانوں اور محنت کش طبقہ کے حقوق و مفادات کی عملی طور پر نگہداشت، گھیراؤ اور جلاؤ کی امن سوز سرگرمیوں اور غیر ملکی ایجنٹوں کی ریشہ دوانیوں کا سدِّباب اور بھارت کے مظلوم مسلمانوں کو ہندو سامراج کے ظلم و ستم سے بچانے کے لئے مؤثر اقدام کرنا ہے۔

حضرات علماء و مشائخ!

یہ ہیں وہ مسائل و حالات جن کے متعلق ٹھوس اور موثر پروگرام قوم کے سامنے پیش کرنے کے لئے آپ کی رہنمائی، رہبری کی ضرورت ہے۔

حضراتِ مکرّم!

میں سکرٹر آپ کی تشریف آوری کا خیر مقدم کرتے ہوئے پوری ذمہ داری کے ساتھ اس امر کا اعلان کرتا ہوں کہ مرکزی مجلسِ عمل جمعیت

Marfat.com

العلماء پاکستان ۹ کروڑ سُنّی مسلمانوں کی نمائندہ جماعت ہے اور اللہ کے فضل سے امریکی، رُوسی، چینی، بھارتی اور صیہونی سامراجوں میں سے کسی کی آلہ کار نہیں۔ یہ اپنا مستقل وجود رکھتی ہے اور کسی بھی سیاسی جماعت سے اس کا کوئی سمجھوتہ نہیں ہے۔ مرکزی مجلسِ عمل کے تمام مرکزی امور سُنّی بورڈ کے علم اور رائے سے طے ہوتے ہیں اور انفرادی طور پر کسی بھی رُکن کو کسی بھی جماعت سے کسی قسم کے سمجھوتے کا کوئی حق نہیں ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سُنّی علماء و مشائخ اور سُنّی عوام کے اتحاد سے باطل کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا ہے۔ لادین بلبلا اُٹھے ہیں اور جماعت میں انتشار پھیلانے کے لئے منظم سازشوں کے جال بچھا رہے ہیں۔ انشاء اللہ العزیز سُنّیوں کا یہ اتحاد قائم و دائم رہے گا اور دُنیا کی کوئی طاقت اس اتحاد کو ختم کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گی۔ دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہم سب کو حق دکھائے اور حق پر چلائے اور حق کی حمایت و نُصرت کی توفیق عطا فرمائے۔

سیّد محمود احمد رضوی
کنوینر مجلسِ عمل، جمعیت العُلماء پاکستان

Marfat.com

علامہ سیّد سعادت علی قادری

نے اپنی تقریر میں یاد دلایا کہ گذشتہ مارچ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جلاؤ اور گھیراؤ کی ایک فتنہ انگیز سازش تیار کی گئی تھی چنانچہ مسلمانوں کو اس کے مقابلے کے لئے منظم ہونا پڑا ہے آج مسلمانوں کی کثیر تعداد اسی غرض سے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جمع ہوئی ہے اور آئندہ یہ قصبہ دارالسلام کے نام سے پکارا جائے گا۔

مولانا خلیل احمد قادری

مسجد وزیر خاں لاہور کے خطیب مولانا خلیل احمد قادری نے کہا لَا اِلٰہ اِلَّا اللہ کے نعرے پر قائم کردہ ملک میں سوشلزم اور کمیونزم کے نعرے اصل میں سامراج کے گماشتوں کی جانب سے بلند کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص آج اسلامی مساوات کا نام لیتا ہے اس سے جب کلمہ سنانے کو کہا گیا تھا تو وہ خاموش ہو گیا تھا۔ وہ دراصل اس قسم کے دلفریب نعرے کے ذریعہ سوشلزم نافذ کرنا چاہتا ہے۔ مولانا نے واشگاف الفاظ میں کہا۔ پاکستان میں اشتراکیت اور سرمایہ داری دونوں کو قدم جمانے کی اجازت نہیں دی جائیگی۔

علامہ عارف اللہ شاہ قادری

راولپنڈی کے مولانا عارف اللہ نے خبردار کیا کہ پرانے کانگریسی مولوی آج پھر پاکستان کو تباہ کرنے کے لئے میدان میں نکل آئے ہیں۔ اس موقع پر ہر مسلک سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کو نظریہ پاکستان کی حفاظت کیلئے متحد ہو جانا چاہیئے۔ کانفرنس کے اس اجلاس سے دوسرے کئی علماء نے بھی خطاب کیا اور صدارت کے فرائض مدینہ منورہ کے مولانا فضل الرحمٰن نے ادا کئے۔

Marfat.com

صاحبزادہ فیض الحسن نے گھیراؤ اور جلاؤ کی تحریکیں چلانے والوں کو چیلنج کیا کہ وہ جمعیت کے مقابلے میں انتخاب لڑ کر دیکھیں۔ انھوں نے اسلامی نظام کے متعلق جماعت اسلامی کے موقف پر نکتہ چینی کی اور سوال کیا کہ مقام مصطفےٰ کو نہ سمجھنے والے نظام مصطفےٰ کو کیسے سمجھ سکتے ہیں۔ انھوں نے کہا ملک کی ۹ کروڑ آبادی اہل سنت جمعیت سے تعلق رکھتی ہے صرف یہی جمعیت صحیح قسم کا اسلامی نظام نافذ کر سکتی ہے۔ صاحبزادہ فیض الحسن نے انتخابات کے لئے چندہ کی اپیل کی اس پر جلسہ میں ہزاروں روپے چندہ جمع ہو گیا۔

مفتی مختار احمد صدیقی نے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ علماء و مشائخ نے پاکستان کی تحریک میں اہم کردار ادا کیا تھا اب وہ اس کی سالمیت اور تحفظ کے لئے اہم کردار ادا کریں گے انھوں نے کہا کہ ہم دائیں یا بائیں بازو کے قائل نہیں بلکہ صرف اللہ کی راہ پر چلیں گے اور صرف اس آئین اور نظام کو قبول کریں گے جو اللہ اور اس کے رسول کو خوش کر سکے۔ انہوں نے افسوس کا اظہار کیا کہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ادارے جمعیت المشائخ اور جمعیت اہلسنت والجماعت کی خبروں کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔

اس سے قبل کانفرنس کے کنوینر علامہ سید محمود احمد رضوی نے عادلانہ اور منصفانہ اسلامی نظامِ حیات کی ترویج و فروغ پر زور دیا۔ مولانا عارف اللہ شاہ قادری نے دکھ کا اظہار کیا کہ سابق حکومتوں کے طرز عمل کی وجہ سے ملک میں دین اسلام خطرے میں پڑ گیا ہے۔ کراچی کے مولانا سعادت علی نے عوام پر زور دیا کہ غیر اسلامی تعلیمات کا پرچار کرنے والی قوتوں کے خلاف کام کریں۔ اس کے علاوہ مولانا غلام قادر، مولانا خلیل احمد قادری، مولانا محمد یعقوب قادری اور صاحبزادہ سید محفوظ الحق شاہ بھی کانفرنس سے خطاب کیا۔

مولانا محمد قاسم مشوری

جماعت قاسمیہ اہل سنت والجماعت کے سربراہ مولانا محمد قاسم مشوری نے کہا۔ ہم نے سوشلزم کے خلاف جہاد کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ یہ فتنہ سب سے پہلے سندھ میں لاڑکانہ کی سرزمین سے

Marfat.com

اکبصر ہے اور وہیں اس کا کام بھی تمام کیا جائے گا۔ انھوں نے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ ملک وملت کے دشمنوں نے مختلف فتنے کھڑے کر کے سواد اعظم کو بیدار اور منظم ہونے پر مجبور کر دیا۔ کل پاکستان سنی کانفرنس کی عظیم کامیابی نے ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کے عوام کی غالب اکثریت اس ملک میں کسی ازم اور اسلام کے نام پر کھڑے کئے ہوئے فتنے کو برداشت نہیں کریں گے اور اس مقصد عظیم کو فوت نہیں ہونے دیا جائے گا جس کے لئے دہیل کے شہیدوں نے اپنا مقدس خون بہایا تھا۔

مولانا محمد قاسم مشوری گذشتہ روز یہاں پاکستان سنی کانفرنس کے عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انھوں نے مزید کہا کہ سرزمین سندھ کو مجاہد اسلام غازی محمد بن قاسم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت سے جو عظمت حاصل ہے اسے برقرار رکھنے کے لئے کسی قربانی سے بھی دریغ نہیں کیا جائے گا۔ انھوں نے مزید کہا کہ سندھ کو باب السلام ہونے کا شرف حاصل ہے لیکن بعض عناصر اسلام دشمن نظاموں کے لئے چور دروازے کے طور پر استعمال کرنا چاہتے ہیں۔

محمد یعقوب قادری

انجمن طلباءِ اسلام ناظم مغربی پاکستان حال پاکستان

طلباء، علما کو سوشلزم کے خلاف جنگ میں کسی قدم اور کبھی بھی مایوس نہیں کریں گے اور اس جنگ میں معزز علماء اور مشائخ کا ہراول دستہ ثابت ہوں گے۔ جہاں علماء اور مشائخ کا پسینہ گرے گا وہاں طلبا اپنا خون بہائیں گے اور شمع اسلام کو کسی قیمت پر بجھنے نہیں دیں گے اور پرچم اسلام کو ہر قیمت پر سربلند رکھیں گے اور میں انجمن طلباء اسلام کی طرف سے علماء اور مشائخ کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتا ہوں۔

Marfat.com

پندرہ روزہ

سوادِ اعظم لاہور

★ حضرت صدرالافاضل مولنا الحاج الحافظ السید محمد نعیم الدین مرادآبادی کی یادگار ——— پندرہ روزہ "سوادِ اعظم" لاہور

★ حضرت مجدد مائۃ حاضرہ مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی کی نشانی ——— پندرہ روزہ "سوادِ اعظم" لاہور

★ حضرت تاج العلماء مولانا محمد عمر نعیمی کی امانت ——— پندرہ روزہ "سوادِ اعظم" لاہور

★ ۲۳ سال سے ملّت اسلامیہ کی خدمت کرنے والا.

پندرہ روزہ پرچہ ——— "سوادِ اعظم" لاہور

★ اہلسنت کا مذہبی و سیاسی ترجمان

"سوادِ اعظم" لاہور

★ آپکا محبوب ترین جریدہ

پندرہ روزہ "سوادِ اعظم" لاہور

آج ہی خریدار بنیئے

پندرہ روزہ "سوادِ اعظم" مدینہ کالونی سوادِ اعظم ٹاؤن والٹن لاہور۔

Marfat.com

اعلانِ منشور دارالاسلام (لوبہ)

دارالاسلام میں جو لوبہ بیک سنگھ کا نیا نام ہے آج کل پاکستان سُنّی کانفرنس کے تاریخی اجلاس کی دوسری نشست میں جو مدینہ منوّرہ کے الشیخ فضل الرحمٰن مدنی کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ مرکزی مجلس عمل، جمعیت علماء پاکستان کی جانب سے جمعیت کا منشور پیش کیا گیا جس کی رُو سے پاکستان کا آئین کتاب وسُنّت کا طابع ہوگا۔ سربراہِ مملکت منتخب ہوگا اور معاشرے کی تمام خرابیاں قانوناً ممنوع قرار پائیں گی۔ تمام خلافِ اسلام قوانین فی الفور منسوخ کئے جائیں گے۔ سوشلزم اور دوسرے لادینی نظاموں کی حامل جماعتیں خلافِ قانون قرار دی جائیں گی۔ بالغ رائے دہی کے اصول پر براہِ راست انتخاب کا حق تسلیم کیا جائے گا۔ دفاع، امورِ خارجہ، بین الاقوامی مواصلات اور تجارت مرکز کے پاس ہوں گے۔ سربراہِ مملکت کو کثرتِ رائے سے معزول کیا جاسکے گا۔ ہر فرد کی حیثیت مساوی ہوگی اور کوئی شخص قانونی مواخذہ سے بالاتر نہیں ہوگا۔ تنخواہوں اور اُجرتوں میں غیر منصفانہ تفاوت ختم کرکے ادنیٰ درجے کے ملازمین کی تنخواہوں میں کمی اور نچلے درجے کے ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ کیا جائے گا۔ اعلیٰ افسروں، سفیروں اور دیگر عہدے داروں کی رہائش گاہ اور

Marfat.com

دفاتر سے آرائش اور تعیش کا خاتمہ کیا جائے گا۔ حکومت ہر فرد کے روزگار کی ذمہ دار ہو گی اور جب کسی کو روزگار نہیں ملتا، گزارہ الاؤنس دیا جائے گا۔ ناجائز ذرائع سے حاصل کردہ زمینیں ضبط کر لی جائیں گی۔ بارہ ایکڑ سے کم اراضی کے کاشتکار سے مالیہ نہیں لیا جائے گا۔ صنعتی اجارہ داری ختم کر کے ہر فرد کو زر کے ذرائع سے استفادہ کرنے کا موقع دیا جائے گا۔ لائسنس اور روٹ پرمٹ کا نظام ختم کیا جائے گا۔ جوئے، شراب، ریس، سُود، سٹے اور انشورنس کو ممنوع قرار دیا جائے گا۔ تمام کلیدی صنعتیں حکومت قائم کرے گی۔ کارخانوں میں مزدوروں کو حصہ دار بنایا جائے گا۔

دفاع اور خارجہ پالیسی

ملک کے دونوں بازوؤں میں اسلحہ ساز کارخانے قائم کئے جائیں گے ہر بالغ کو فوجی تربیت دی جائے گی۔ ملک کے دونوں حصّوں کے باشندوں کو فوج میں مساوی نمائندگی دی جائے گی۔ پاکستان کی خارجہ پالیسی میں دینی اور ملکی مفادات کو مقدم رکھا جائے گا، مظلوم اقوام کی جدوجہد آزادی کی حمایت کی جائے گی۔ سامراجی سازشوں کا خاتمہ کیا جائے گا۔ عالم اسلام کا ایک مضبوط بلاک قائم کیا جائے گا۔ غیر ممالک میں اسلامی جذبے سے سرشار وزیر مقرر کئے جائیں گے۔ بھارت میں آباد مسلمانوں کی حفاظت کا اہتمام کیا جائے گا۔ کشمیر، حیدرآباد، جوناگڑھ اور دوسری مسلم ریاستوں کو عملی اقدامات کے ذریعہ آزادی دلائی جائے گی۔ ملک میں اسلامی نظامِ تعلیم ہو گا۔ فنّی علوم پر خصوصی توجہ دی جائے گی۔ میٹرک تک تعلیم مفت ہو گی۔ طلباء اور طالبات کی درسگاہیں الگ الگ ہوں گی۔ اساتذہ کی تنخواہوں میں معقول اضافہ ہو گا۔ پریس مکمل طور پر آزاد ہو گا۔ صحافیوں کی اُجرتیں بڑھائی جائیں گی۔ نظریاتی اداروں پر عوام کے

Marfat.com

منتخب نمائندوں کا کنٹرول ہوگا، بیت المال قائم کیا جائے گا، زکوٰۃ کی وصولی کا ایک مستقل محکمہ ہوگا، زکوٰۃ لازمی طور پر وصول کی جائے گی اور قیام پاکستان کے بعد سے اب تک جن سرمایہ داروں نے زکوٰۃ ادا نہیں کی، ان سے تمام واجبات وصول کئے جائیں گے اور غیر ملکی وسائل پر انحصار ختم کر کے داخلی وسائل پر تمام تر انحصار کیا جائے گا۔

حضرت پیر صاحب دیول شریف

آپ نے اپنے خطاب میں علماء، مشائخ اور عوام کے اتحاد سے باطل کے ایوانوں میں زلزلہ آگیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان علماء کی کوششوں سے وجود میں آیا تھا اور اب علماء کی جد وجہد ہی سے یہاں اسلامی انقلاب برپا ہوگا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ملک میں بلا تاخیر اسلام کا دستور نافذ کیا جائے اور سوشلزم کا پرچار کرنے والوں پر پابندی لگائی جائے انہوں نے کہا کہ ہم بھوکوں مر جائیں گے لیکن ملک میں سوشلزم کو نہیں آنے دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ دارالاسلام میں لاکھوں فرزندان توحید کا اجتماع ثابت کرتا ہے کہ اس سرزمین پر صرف محمد عربی کا قانون نافذ ہوگا۔ سوشلزم کمیونزم اور دوسری لادینی تحریکیں اپنی موت آپ مر جائیں گی۔

پیغام پیر صاحب پگاڑا

مولانا تقدس علی خاں رضوی نے پیر صاحب پگاڑا کا ایک پیغام بھی پڑھ کر سنایا جو پیر صاحب نے کانفرنس کے نام بھیجا تھا۔ اس پیغام میں انہوں نے کہا کہ میں پاکستان میں مکمل اسلامی نظام کے نفاذ کا حامی ہوں کیونکہ یہی نظام

Marfat.com

مذہب عوام کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے۔ پیر صاحب نے اپنے پیغام میں کہا کہ ملک میں لادینی عناصر کی سرکوبی کے لئے مشائخ مجھ سے جو توقعات وابستہ کریں گے، میں اور میرے معتقدین انہیں پورا کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ نظریۂ پاکستان کے تحفظ اور ملک و ملت کی سلامتی کے لئے میں بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہوں۔ سندھ کے مقتدر عالم حضرت غوث محمد جیلانی نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اب وہ وقت قریب ہے جب ہمیں رسولِ عربی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اسلامی انقلاب برپا کرنا ہوگا۔ اب علماء، مشائخ اور مذہبی رہنما میدان میں آگئے ہیں اور اب عوام بتا دیں گے کہ انہیں صرف اور صرف اسلام چاہیے۔ وہ کسی غیر ملکی طاقت کی آغوش میں نہیں جانا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس وقت تک کے لئے اپنے اوپر چین حرام کر لیں گے، جب تک ملک میں محمد عربی کا قانون نافذ نہیں ہو جاتا۔

حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدنی

سعودی عرب کے ممتاز عالمِ دین اور کل پاکستان سُنّی کانفرنس کے صدر الشیخ فضل الرحمٰن المدنی نے کہا ہے کہ اس وقت پورا عالمِ اسلام ابتلا و آزمائش کے دور سے گزر رہا ہے۔ تمام اسلامی ملکوں میں سامراجی قوتیں اپنے مفادات کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کوششیں کر رہی ہیں۔ غیر اسلامی نظریات اور خلاف اسلام فتنے پوری قوت سے سر اٹھا رہے ہیں۔ ایسے میں ہمارا دینی اور ملّی فریضہ ہے کہ ہم عالم اسلام کو باطل قوتوں سے بچائیں۔ الشیخ فضل الرحمان المدنی آج یہاں کل سے پاکستان سُنّی کانفرنس کی آخری نشست میں عالمِ اسلام اور پاکستان کے

Marfat.com

کرنے کونے سے آئے ہوئے..... مسلمانوں کے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان آج بھی متحد نہ ہوئے تو یاد رکھیئے کہ ہم متحد ہونے کے لئے باقی نہ ہوں گے اور تاریخ ہمیں کبھی معاف نہیں کرے گی۔ انہوں نے مغربی اور مشرقی پاکستان کے "قادریہ" چشتیہ اور نقشبندیہ سلسلہ کے مشائخ عظام اور متقدر سنی علمائے کرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اہل پاکستان کی نظریاتی کشمکش کے منطقی نتیجہ سے سارا عالم اسلام متاثر ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بلاشبہ ایک عظیم اسلامی مملکت ہے جو اسلام کے نام پر معرض وجود میں لائی گئی تھی، لیکن آج یہاں کروڑوں مسلمانوں کا ایمان خطرہ میں پڑ چکا ہے سرمایہ دارانہ نظام اور سوشلزم کے دلفریب نعرے ہمارے قومی تشخص کے لئے زہر قاتل ثابت ہوں گے۔ ہمیں یہ بات یقین و اعتماد کے ساتھ سمجھ لینی چاہیے کہ اسلام ارتکاز زر کے خلاف ہے، سرمایہ داری کا دشمن ہے، مزدور سے انصاف کا حامی ہے، جاگیرداری کی بیخ کنی کا داعی ہے اور دنیا میں ایک صالح، عمدہ، پاکیزہ معاشرہ قائم کرنے پر زور دیتا ہے اور ایک ایسے معاشی نظام کا نقیب ہے جہاں امیر اور غریب کے درمیان خلیج باقی نہیں رہتی۔

الشیخ فضل الرحمٰن المدنی نے عامۃ المسلمین سے کہا کہ عدل و انصاف پر مبنی معاشرہ قائم کرنے کے لئے اپنی جان و مال قربان کرنے کے لئے تیار ہو جایئے۔ انہوں نے کہا کہ قومیں صرف دولت کے سہارے زندہ نہیں رہا کرتیں بلکہ وہ نظریات اور مقاصد کے سہارے زندہ رہتی ہیں۔ اسلام کے نام پہ حاصل کئے جانے والے اس ملک میں اسلام کے نظریئے کو زندگی کی قوت محرکہ ہونا چاہیے۔ انہوں نے کہا

Marfat.com

کہیں یہ نہ بھولنا چاہیے کہ اگر ہم نے اسلام کا دامن چھوڑ دیا تو پھر ہم کسی اور ذریعہ سے عالم اسلام کے اتحاد کا خواب شرمندہ تعبیر ہوتا نہیں دیکھ سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اسلامی اقدار ہمارے تاریخی شعار کا جزو ہیں۔ اگر اہل پاکستان تاریخ عالم میں اپنا جائز مقام حاصل کرنے کے آرزومند ہیں تو انہیں اپنی زندگی کے ہر شعبے میں اسلام کو عملاً جاری کرنا ہو گا۔ انہوں نے کہا مجھے یقین ہے کہ اگر اسلامیان پاکستان نے اسلام کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا تو پاکستان عالم اسلام کی امامت کرے گا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے نظر آ رہا ہے کہ پاکستان کا مقدر شاندار ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ دس کروڑ اسلامیان پاکستان پورے خلوص کے ساتھ اپنی اور بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے خدا کے حضور جھک جائیں اور اپنے ملک کو لازوال عظمتوں سے ہمکنار کر دیں۔ الشیخ فضل الرحمٰن نے یہ تقریر عربی میں کی تھی جس کے بعد اس کا ترجمہ اردو میں سنایا گیا۔

علامہ غلام علی اکاڑوی

رکن سنی بورڈ پاکستان نے اپنی تقریر میں واضح طور پر اعلان کیا کہ سنی کانفرنس کے تمام انتظامات ملک کے سواد اعظم یعنی اہل سنت نے کئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا کسی سیاسی جماعت سے کوئی رشتہ نہیں۔ "ہمیں نہ امریکی سرمایہ حاصل ہے اور نہ مودودی سرمایہ"۔ انہوں نے کہا کہ ہم دائیں اور بائیں کے چکر سے الگ رہ کر اسلام کی سربلندی کے لئے جدوجہد کریں گے۔ مولانا بھاشانی نے اپنی تقریر میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کو پاکستان کا لینن گراڈ بنانے کا عزم کیا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ اسلامیان پاکستان نے اس کو دارالسلام بنا دیا۔ انہوں نے جناب بھٹو کو چیلنج کیا کہ وہ کسی بھی علاقے

Marfat.com

سے انتخاب لڑ کر دیکھ لیں، انہیں شکست دی جائے گی۔

علامہ احمد سعید کاظمی نے کہا کہ پاکستان کی بنیاد علماء اور مشائخ نے بنارس کانفرنس میں رکھی تھی اور اس تاریخی کانفرنس میں تحفظِ پاکستان کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسلام پر کوئی ضرب پڑی تو پاکستان کا وجود قائم نہ رہ سکے گا۔

مولانا خدا بخش اظہر

نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں مستقبل کا نقشہ مرتب کرتے ہوئے جدوجہد، پاکستان کی مشکلات کو سامنے رکھنا ہوگا۔ یہی زندہ قوموں کے اطوار ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قیامِ پاکستان میں اتنی رکاوٹیں انگریز یا ہندو نے نہیں ڈالی جتنی کانگریسی علماء نے کھڑی کی تھیں۔

سنّی کانفرنس کی قراردادیں

کل پاکستان سنی کانفرنس نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ سوشلزم اور کمیونزم کو خلاف قانون قرار دے کر اسلام اور نظریۂ پاکستان کی مخالف جماعتوں پر پابندی لگائی جائے۔ کانفرنس نے آج اپنے آخری اجلاس میں متعدد قراردادیں منظور کیں جن میں اسلام کے تقدس کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کے عزم کا اعلان کیا گیا۔ بھارتی مسلمانوں کے قتل عام کے سلسلے میں ایک قرارداد میں مطالبہ کیا گیا کہ بھارت سے سفارتی تعلقات منقطع کئے جائیں۔ مظلوم بھارتی مسلمانوں کے لئے سرحدیں کھولدی جائیں۔ انکی آبادکاری کیلئے بھارت سے مطالبہ کیا جائے کہ مشرقی پنجاب، مغربی بنگال اور آسام کے علاقے پاکستان کے حوالے کردے۔

سوشلزم کے خلاف قرارداد میں کانفرنس نے مطالبہ کیا کہ بیرونی امداد حاصل کرنے والی جماعتوں کے خلاف تحقیقات کی جائے۔ اس قرارداد میں اس عزم کا اعلان کیا گیا کہ پاکستانی عوام اسلام

Marfat.com

اور نظریہ پاکستان کے خلاف کوئی تحریک برداشت نہیں کریں گے اس معاملے میں کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ آج کی قرار دادیں جمعیت علماء پاکستان کی مجلس عمل نے مرتب کی تھیں اور عام اجلاس میں متفقہ طور پر منظور کیا گیا۔ ایک قرار داد مشرقی پاکستان میں گھیراؤ اور جلاؤ کی مذمت میں منظور کی گئی اور ان کارروائیوں کی ذمہ دار عناصر کے خلاف سخت قدم کا مطالبہ کیا گیا۔ قرارداد میں کہا گیا ہے کہ جمعیت ملک میں ان کے تحفظ کے لئے رضاکارانہ تنظیم قائم کریگی۔ عوام سے اپیل کی گئی کہ لادینی تحریکیں کچلنے میں علماء کے ہاتھ مضبوط کریں۔ ایک اور قرارداد میں بھارتی مسلمانوں کے قتل عام پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت پاکستان پر زور دیا گیا کہ بھارت کو مسلم کش فسادات بند کرانے پر مجبور کرے اور اگر بھارتی حکومت اس مطالبہ کو منظور نہ کرے تو اس سے سفارتی تعلقات توڑ لیے جائیں۔ اس کے ساتھ ساتھ بھارت مظلوم مسلمانوں کیلئے پاکستان کی سرحدیں کھولدی جائیں اور ان کی آبادکاری کیلئے بھارت سے مطالبہ کیا جائے کہ مشرقی پنجاب مغربی بنگال اور آسام کے علاقے پاکستان کے حوالے کرے۔

اسلام دشمن بگولوں کو ٹھکانے لگانے والا طوفان پیدا ہوگیا

پاکستان میں اسلام کے خلاف سر اٹھانے والے بگولوں کو ہمیشہ کے لئے ٹھنڈا کرنے کیلئے سواد اعظم کو ایک مرکز پر جمع کر کے ایک ایسے طوفان کی صورت دینا ضروری ہو گیا تھا۔ کل پاکستان سنی کانفرنس نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ وہ طوفان پیدا ہو چکا ہے جس کے ہمہ گیر اثرات ملک کے گوشے گوشے تک پھیلے ہوئے ہیں۔ دارالسلام کے تاریخی اجتماع اور اس اجتماع میں شریک ہونے والے افراد کے والہانہ جذبات کو دیکھ کر ایسا محسوس ہونے لگا کہ گھر کے اصل مالک بیدار ہو چکے ہیں اور اب کوئی خیانت پسند ہاتھ اس گھر کو نور ایمان ایسی متاع عزیز سے محروم کرنے کے لئے آگے بڑھنے کی جرأت نہیں کر سکے گا۔ اس اجتماع کو دیکھ کر یہ راز بھی سمجھ میں آنے لگا کہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی بنیاد کہاں سے اور کن اجزا سے استوار کی جا سکتی ہے اور اتحاد ملت کے ایوان میں اجالا قائم رکھنے والا جذبہ کہاں کارفرما ہوتا ہے۔ آج یہ راز بھی سمجھ میں آیا کہ ایوب خاں کے دور

Marfat.com

آمریت میں اسلام کے نام پر بلند ہونے والی ہر زور دار آواز کو دبانے کی مہم کیوں چلائی گئی تھی۔ اور خانقاہوں کے لبوں پر تالے لگانے کا سلسلہ کیوں شروع کیا گیا تھا۔ امریت کو سہارا دینے والے ستونوں کو اسی سیلاب کا خطرہ تھا جسے روکنے کیلئے مختلف پشتے تعمیر کرائے گئے تھے۔

سُنّی اسپیشل ٹرین

٭٭ لائل پور سے آج ایک "سُنّی اسپیشل" ٹرین ٹوبہ پہنچی جس میں مدینہ منورہ کے عالم الشیخ فضل الرحمٰن سوار تھے۔ صاحبزادہ فضل الرحمٰن نے لائل پور کے سینکڑوں علماء کے قافلے کی قیادت کی۔ ناظم خوراک میاں غلام باری نے بتایا کہ آج اوّل وقت میں ۳۵ ہزار افراد نے کانفرنس کے طعام خانے سے کھانا کھایا۔

٭٭ کل پاکستان سُنّی کانفرنس میں تاحدِ نگاہ سبز ٹوپیاں اور سبز پرچم نظر آرہے تھے۔

٭٭ کانفرنس میں کوئی منفی نعرہ نہیں لگایا گیا۔

٭٭ علماء اور مشائخ کی کارکردگی میں اسلامیان پاکستان قافلے رات گئے تک دارالسلام ٹوبہ پہنچتے رہے اور فضا درود و صلوٰۃ کی صداؤں سے گونجتی رہی۔

٭٭ جونہی مشائخ پنڈال میں داخل ہوتے ان کے سروں پر سبز اور قومی پرچموں کا سایہ کیا جاتا۔

٭٭ ٹوبہ کے اہم بازاروں اور شاہراہوں کو رنگ برنگی جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔

Marfat.com

٭ پنڈال میں صحافیوں کے سوا کوئی شخص ننگے سر نہیں تھا۔

٭ سُنّی کانفرنس کے افتتاحی اجلاس سے قبل لاریوں اور ٹرکوں میں ہزاروں افراد کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے مختلف سمتوں سے ٹوبہ میں داخل ہوئے۔

٭ آج ٹوبہ میں موسم بے حد خوشگوار تھا۔ مطلع ابر آلود تھا اور ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ جس پر ایک مقرر نے کہا کہ دارالسلام پر رحمتوں کی بارش ہو رہی ہے۔

٭ دارالسلام ٹوبہ میں آج خیموں کا شہر آباد ہے۔ کانفرنس کے منتظمین نے ڈیڑھ لاکھ افراد کے قیام و طعام کا بندوبست کیا ہے۔

سُنّی کانفرنس کی جھلکیاں

٭ کانفرنس کے سلسلے میں شہر کو دُلہن کی طرح سجایا گیا ہے۔ قافلوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے اور ہر طرف میلہ کا سماں نظر آتا ہے۔

٭ سُلطان احمد فاروقی نے کانفرنس میں اعلان کیا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نیا نام دارالسلام ہوگا، اسے لیٹن گراڈ نہیں بننے دیا جائے گا۔

٭ اس کانفرنس میں رضا کاروں نے سبز ٹوپیاں اوڑھ رکھی تھیں اور ہر طرف سبز پرچم نظر آتے تھے۔

٭ علامہ سید محمود رضوی نے کہا کہ یہ کانفرنس بھاشانی کی کانفرنس کا جواب ہے اور کسی سیاسی جماعت کے اشارے پر منعقد نہیں کی جا رہی۔

٭ کانفرنس میں گوریلا جنگ، جلاؤ اور گھیراؤ کی دھمکیوں کا مقابلہ کرنے

Marfat.com

کا عزم ظاہر کیا گیا۔

٭ مشرقی پاکستان کا وفد حافظ محمد طیب الرحمان کی قیادت میں آج بن دارالسلام (ٹوبہ) پہنچا۔

٭ پانچہزار مجاہدین پر مشتمل ایک قافلہ حضرت پیر لگاڑا کی زیر قیادت کل شام اتحاد پہنچ رہا ہے۔

٭ ایک اطلاع کے مطابق کنونشن لیگ کے سربراہ جناب فضل القادر چودھری بھی اہل سنت کی حیثیت سے کل کانفرنس میں شریک ہوں گے۔

٭ کل صبح ملک بھر کے علماء اور مشائخ جو یہاں آئے ہوئے ہیں، صحافیوں سے ملاقات کریں گے۔

٭ کل مشائخ اور علماء کی ایک خصوصی نشست ہو رہی ہے جس میں ملک میں لادینی قوتوں کے خلاف مضبوط محاذ بنانے اور لائحہ عمل مرتب کرنے کے سلسلے میں اہم فیصلے کئے جائیں گے۔ اس نشست کی صدارت پیر صاحب دیول شریف کریں گے۔

Marfat.com

بصیرت افروز کتابیں

تمہیدِ ایمان — از امام اہل سنت احمد رضا بریلوی ۲/۲۵

شرحِ حسن — نظیر لدھیانوی ۴/۵۰

فاضل بریلوی علمائے حجاز کی نظر میں — پروفیسر محمد مسعود احمد ۱۲/-

فاضل بریلوی اور ترک موالات — 〃

تحریکِ آزادی ہند اور السواد الاعظم — 〃

اقبال کا آخری معرکہ (مولانا حسین احمد دیوبندی کے نظریہ "ملت از وطن است" پر حکیم الامت علامہ اقبال کی تاریخی تنقید اور اس پر علمائے دیوبند کے اعتراضات کا جائزہ) از سید نور محمد قادری۔

مذاہب الاسلام۔ از حکیم مولوی محمد نجم الغنی رامپوری ۶۰/-

آئینۂ مودودیت۔ مولانا سید احمد سعید کاظمی ۲/۲۵

اعلیحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی۔ ابو المنصور حافظ محمد انور قادری ایم اے۔

رضا پبلی کیشنز

مین بازار داتا صاحبؒ۔ لاہور

Marfat.com

سُنّی کانفرنس کراچی ۱۹۷۰ء

خُطبۂ اِستقبالیہ

بِسمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیمِ

نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

اَمّابعد

صدرِ گرامی قدر، حضرات علماءِ کرام، مشائخ عظام اور برادرانِ اسلام!

میں آپ تمام حضرات کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس مقدس اجتماع میں آپ کی شرکت کو ملک کے مستقبل کے لئے فال نیک جانتا ہوں اور مبارک باد پیش کرتا ہوں، نیز خدائے کریم کا شکر بجا لاتا ہوں کہ اس نے ایک عرصۂ دراز کے بعد ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل اتنی عظیم کانفرنس منعقد کرنے اور اس میں متحد و منظم ہو کر جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔

Marfat.com

معزز سامعین!

آج جس دور میں ہم اور آپ یہاں جمع ہوئے ہیں یہ ہر عالم دین کی آزمائش کا، قوم کے ہر فرد کے لئے ابتلا کا اور خدا کی عطا کردہ اِس عظیم مملکت اسلامیہ کے لئے نہایت ہی نازک دور ہے، ذرا غور فرمایئے، اس ملک کے کس، گوشے میں امن و سکون ہے، کون سا فرد اطمینان کی سانس لے رہا ہے، زندگی کے کس شعبے سے تعلق رکھنے والا طبقہ مطمئن ہے۔ آپ میری تائید کریں گے کہ ملک کا امن فساد میں اور سکون اضطراب میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اِن حالات میں ہم بغیر کسی مقصد کے جمع نہیں ہوئے۔ صرف عظیم اجتماع کا مظاہرہ کرنے کے لئے اتنا شاندار اہتمام نہیں کیا گیا بلکہ اس کانفرنس کی کامیابی صرف اس صورت میں ہوگی جب کہ یہاں کسی ایسے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کا عزم صمیم کر لیا جائے جس کے ذریعے موجودہ خطرناک دور یکسر تبدیل ہو جائے قوم کی عزت و آبرو، اسلام کی شوکت و عظمت اور ملک کے استحکام کا یقین کیا جا سکے۔

عزیزان ملت!

حقیقت یہ ہے کہ جب قوم خدا سے کئے ہوئے وعدوں سے انحراف کرتی ہے تو خدا کی نعمتوں سے محروم ہو ہی جایا کرتی ہے۔ ہم صرف وعدے سے منحرف ہی نہ ہوئے، بلکہ ہماری بے حسی اور لاپرواہی کا یہ عالم رہا کہ کبھی کئے ہوئے وعدے کی طرف ایک لمحہ کے لئے بھی توجہ تک نہ کی۔

کون نہیں جانتا کہ یہ عظیم اسلامی مملکت صرف اس اصول کی بنیاد پر حاصل کی گئی تھی کہ ہم مسلمان رہتے ہوئے انسانوں کو قانون حیات وضع کرنے کا اور غیر مسلم اکثریت کو قانون نافذ کرنے کا حق نہیں دے سکتے بلکہ ہم تو حاکم حقیقی کے عطا کردہ ضابطہ حیات کو، مصطفٰے کے پیش کردہ نظام عمل کے

Marfat.com

مطابق پوری دُنیا پر نافذ کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ ہمیں اس ذمہ داری کو پُورا کرنے کے لئے ایک ایسی مملکت درکار ہے جہاں ہم اس مکمل ضابطۂ حیات کو نافذ کر کے پُوری دنیا سے اس کی کامیابی اور برتری کا اعتراف کرالیں۔

اِسی لئے قائدِ ملّت لیاقت علی خان مرحوم نے فرمایا تھا کہ کہا جاتا ہے، دنیا میں صرف دو ہی نظام ہیں۔ ایک نظامِ آمریت اور دوسرا نظامِ جمہوریت، لیکن ہم کہتے ہیں کہ تیسرا نظام بھی ہے، جس کا نام ہے مبنی بر کتاب و سنت نظام اسلام، اور ہم اسی نظام کو اس مملکت میں نافذ کریں گے۔

یہ ایک ثبوت ہے جس کا میں نے تذکرہ کیا ہے اور اس کا ثبوت تحریکِ پاکستان کے موجود شرکاء سے اور گزرے ہوئے قائدین کے اقوال سے بآسانی پیش کیا جا سکتا ہے۔

علاوہ ازیں قرآن کریم نے بھی اسلامی مملکت کے قیام کا مقصد یہی بیان کیا ہے۔

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ؕ وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ۝

(۲۲ ع)

ترجمہ: (مسلمان، وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں قابو دیں (اقتدار عطا کریں) تو نماز قائم رکھیں، زکوٰۃ دیں اور بھلائی کا حکم کریں اور بُرائی سے روکیں اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام ہے۔

Marfat.com

اس آیت میں مملکت اسلامیہ حاصل کرنے والوں پر یہ ذمہ داری عائد کی جارہی ہے کہ وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو انجام دیں۔ ان ذمہ داریوں کا تذکرہ درحقیقت اس امر کا اعلان ہے کہ مسلمانوں کو حکومت صرف احکام قرآن پر عمل کرنے اور قرآنی نظام حیات برپا کرنے ہی کے لئے دی جاتی ہے۔

لیکن اس حقیقت کو سمجھنے کے باوجود ملک حاصل ہوجانے کے بعد نہ تو قوم نے اپنے عمل و کردار سے یہ ثابت کیا کہ وہ اس اس مقصد کی تکمیل کی خواہاں ہے اور نہ ہی اقتدار میں آنے والے افراد نے کبھی اس عظیم مقصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی طرف کوئی توجہ دی بلکہ اس کے برعکس ہم دن بدن بد کرداری کا شکار ہوتے چلے گئے۔ حتیٰ کہ ہم نے اپنی اس ظاہری آزادی کو خدا اور رسول کی غلامی سے بھی آزادی کا ذریعہ سمجھ لیا، حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے اور وہ یہ کہ خدا اور اس کے رسول کی بندگی و غلامی ہی درحقیقت آزادی، کامیابی اور کامرانی کی ضامن ہے۔

افراد کی بدکرداری کو حکام نے اپنی عیاشی کا ذریعہ بنایا وہ قوم سے ہمدردی کا اظہار کرکے اس کو سبز باغ دکھا کر نیابت پر قابض ہوتے رہے اور اسلام دشمن عناصر کے اشاروں پر قوم کو اسلام سے متنفر کرنے کے مختلف ذرائع استعمال کرتے رہے حتیٰ کہ نوبت بایں جا رسید کہ بدعمل افراد کے نعروں میں دم نہ رہا اور جس خاص مقصد کے لئے ملک حاصل کیا گیا تھا اس کی تکمیل کے لئے تمام مساعی غیر مؤثر ہو کر رہ گئیں اور نہ صرف یہ کہ آج تک اس ملک میں اسلامی آئین نافذ نہ ہو سکا، بلکہ اب تو لادین عناصر قیادت پر مسلط ہو جانے اور ملک کو ایک لادینی ریاست میں تبدیل کرنے کی کوشش کی جانے لگی کہ

Marfat.com

موجودہ نوجوان نسل کو کسی بھی طرح یہ باور کرا دیا جائے کہ یہ مملکت کسی خاص نظریہ اور کسی مخصوص مقصد کے لئے حاصل نہیں کی گئی تھی۔

حضراتِ مکرّم!

اس قوم کے ساتھ اس سے بڑھ کر فریب اور ملک کے ساتھ اس سے زائد غدّاری اور کیا ہو سکتی ہے کہ قوم نے عظیم ایثار و قربانی کے بعد ایک خاص مقصد کے لئے جس ملک کو حاصل کیا اس کے اصل مقصد کو فراموش کرا کے پورا ملک اسلام دشمن قوتوں کو سونپ دیا جائے۔

غور فرمائیے! اس سے نازک دور ہمارے لئے اور کون سا ہو سکتا ہے، اب ہماری عزّت و آبرو کو خطرہ لاحق ہے، اب ملک کا استحکام غیر یقینی ہو گیا ہے۔ اب اسلام کے علم کو اس مقدّس سرزمین پر سرنگوں کرنے کے لئے سازشیں کی جا رہی ہیں۔

برادرانِ اسلام!

ایک طرف تو یہ نازک ترین دور کا تجزیہ ہے تو اب دوسری طرف ان علماء و مشائخ کا یہ خوش آئند اقدام ہے کہ انہوں نے اپنے مدارس، مساجد اور خانقاہوں سے نکل کر ملک کی سیاست میں عملی حصہ لینے اور مساجد میں رہ کر امامت کے فرائض کی انجام دہی کی طرح ملک کی قیادت سنبھال لینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اب پوری ذمہ داری کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ جس طرح علماء نے مساجد کو غیر شرعی نظام سے پاک رکھا، اسی طرح اب اسمبلیوں کو ہر قسم کی اسلام دشمن سازشوں سے محفوظ رکھیں گے۔

یہ علمائے کرام اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ کے ارشاد کے مطابق

Marfat.com

وارث انبیاء ہیں۔ نبیوں پر پیغامِ الٰہی پہنچانے کی ذمہ داری ہے، اور علماء اِس پیغام کی تبلیغ واشاعت کے ذمہ دار ہیں۔ نبیوں کے یہ وارث حق کی راہ میں حائل ہونے والی کسی بڑی سے بڑی قوت کی پرواہ نہیں کرتے۔ علمائے حق کی تاریخ شاہد ہے کہ ان کو علَم اسلام بلند کرنے اور اشاعت دین کا فرض انجام دینے سے باطل کا بڑے سے بڑا لشکر بھی نہ روک سکا۔

کیا یہ بات درست ہے کہ علما بھی حکومت واقتدار کی ہوس میں مبتلا ہو گئے ہیں۔؟ میں حضرات علمائے کرام کی طرف سے پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ علماء کرام پر یہ الزام اتنا ہی غلط ہے جتنا کہ سورج کی روشنی کا انکار۔ علمائے کرام کا طبقہ نہ کسی اقتدار کا متمنی تھا نہ ہے اور نہ خدا کرے کہ ہو۔ وہ صرف دین کے اقتدار کا طلبگار رہے۔ وہ صرف کتاب اللہ وسنّت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خواستگار رہے۔

نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے کفارِ مکہ کے سامنے اعلان فرمایا کہ مجھے نہ تمہاری دی ہوئی دولت چاہیے نہ عورت نہ امارت اور نہ مملکت، میں تو صرف اس کا اُمیدوار ہوں کہ تم ہدایت پا جاؤ اور جہنّم کی آگ سے اپنے آپ کو بچا لو۔ سُنّتِ نبوی پر عمل کرنے والے یہ علمائے کرام بھی زمامِ حکومت اپنے ہاتھ میں لینا نہیں چاہتے۔ ہاں اپنی اس خواہش سے بھی دست بردار نہیں ہو سکتے کہ مسلمانوں کے مُلک کا آئینِ حکومت مکمل اسلامی ہونا چاہیے اور اس آئین کے احکام کو جاری کرنے والے حکام خدا ترس اور پابند شرع ہوں۔ علماء چاہتے ہیں کہ اللہ کی زمین میں اللہ کے قوانین کی حکومت ہو اور اس کے چلانے والے دیندار متقی ہوں، خواہ وہ مرحوم مسلم یونیورسٹی کے سند یافتہ ہوں یا مرحومہ عثمانیہ یونیورسٹی کی یادگار، وہ کیمبرج کے گریجوئٹ ہوں یا آکسفورڈ کے ڈاکٹر، شرط یہ ہے کہ وزیر ہوں یا حکام، اراکین اسمبلی ہوں یا چپڑاسی، بڑے ہوں یا چھوٹے، صرف

Marfat.com

دیندار ہوں۔ فاسق وفاجر، ظالم وراشی نہ ہوں۔ یہ حق صرف علماء ہی کو پہنچتا ہے کہ وہ بتائیں کہ اسلامی قانون کیا ہے اور اس پر کس طرح عمل کیا جا سکتا ہے، گویا دستور ساز اسمبلی صرف علماء ہی پر مشتمل ہونا چاہیے۔

اگر ہم اپنے ماضی قریب ہی کا جائزہ لیں تو علماء کرام کو تحریکِ آزادی میں بھی موجود پائیں گے اور تحریکِ پاکستان میں تو جان ہی ڈالنے والے یہ علماء ہیں۔ جب ۱۹۴۶ء میں تحریکِ پاکستان کے لئے کچھ حالات ناسازگار ہو گئے تو علماء اہلسنت ہی نے بنارس سُنّی کانفرنس منعقد کر کے ہزاروں علماء ومشائخ اور لاکھوں مسلمانوں کے سامنے یہ اعلان کیا کہ اگر تحریکِ پاکستان کے صفِ اوّل کے لیڈر بظاہر پاکستان سے کسی وقت دستبردار ہو بھی گئے تو علماء پاکستان حاصل کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں۔ بنارس سُنّی کانفرنس کا یہ اعلان تحریکِ پاکستان کے لئے شباب قوت کا ذریعہ بن گیا اور تحریک کامیاب مرحلے میں داخل ہو گئی۔

اور اب علماء نے کل پاکستان سُنّی کانفرنس منعقد کر کے ملک میں اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے منظم تحریک چلانے کا فیصلہ کر لیا ہے اور آج کا یہ عظیم اجتماع یہ ثابت کرتا ہے کہ جس طرح علماء اہلسُنّت کو پاکستان بنانے سے کوئی قوت باز نہ رکھ سکی، اسی طرح اب اس ملک میں اسلامی آئین کی تدوین اور اس کے نفاذ سے کوئی قوت نہیں روک سکتی۔ لوگ کہتے ہیں کہ علماء میں اختلافات ہیں، وہ آپس میں برسرِ پیکار ہیں کسی ایک نقطہ پر ان کا اتفاق دشوار ہے لہٰذا ان کو امورِ مملکت میں کس طرح مشیرِ کار بنایا جا سکتا ہے؟

میں کہتا ہوں کیا بیرسٹروں اور وکلاء کے درمیان انسان کے بنائے ہوئے قوانین کی تعبیر میں اختلاف نہیں ہوتا؟ کیا ڈاکٹروں کی تشخیصِ مرض اور تجویز دوا میں اختلاف نہیں ہوتا؟ کیا سیاستدانوں میں پارٹیاں نہیں ہوتیں؟ کیا اسمبلی کے ارکان میں آپس میں کبھی اختلاف نہیں ہوتا؟ اور کیا ان اختلافات کے سبب وکلاء کو معطل اور اسمبلیوں

Marfat.com

کو مزنون کر دیا جاتا ہے کیا ڈاکٹروں کو نا اہل قرار دے دیا گیا ہے؟ اگر نہیں اور ہرگز نہیں تو کیا اختلافِ علماء کا عذر درمیان میں لانا اور اس کے ذریعہ ان کی اہمیت و ضرورت کو ختم تصور کر لینا دین کے ان مبلغین سے عداوت و دشمنی نہیں ہے؟

میں کہتا ہوں کہ علماء میں کیسے ہی اختلافات کیوں نہ ہوں، علماء آپس میں کتنا ہی کیوں نہ لڑتے اور جھگڑتے ہوں مگر لادینیت اور تمام اسلام دشمن طاقتوں کو کچلنے کے لئے ہمیشہ جمع ہوتے رہے ہیں اور آئندہ بھی متحد و منظم ہو کر اس محاذ پر پوری ذمہ داری کے ساتھ مقابلہ کرنے کا عزم رکھتے ہیں اور فیصلہ کر چکے ہیں کہ بہر نوع اس ملک میں لادینی عناصر کی اسلام دشمن سازشوں کو ابھرنے نہ دیا جائے گا۔

قوم کو علماء سے متنفر کرنے کے لئے اسلام دشمن حکام اور لیڈروں نے طرح طرح کے حربے استعمال کئے لیکن الحمدللہ آج بھی قوم علماء پر مکمل اعتماد کرتی ہے اور ان کی آواز پر لبیک کہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جونہی اس ملک میں سوشلزم کا نعرہ بلند کیا گیا علماء نے میدان میں آکر اس نعرہ کا مقابلہ کیا اور قوم نے دولت و شہرت پر ناز کرنے والے لیڈروں کی بات کو ٹھکرا کر علماء کی بتائی ہوئی راہ کو اختیار کیا اور یہ فیصلہ کر لیا کہ ہم اپنی اولاد اور مال و جان تو قربان کر سکتے ہیں لیکن اس مملکتِ خداداد میں کسی غیر اسلامی نظام کو برداشت نہیں کر سکتے۔ سوشلزم تحریک کو کچل دینے والے علماء قابلِ مبارکباد ہیں لیکن ان کی یہ کوششیں صرف اسی وقت بار آور ثابت ہو سکتی ہیں۔ جب قوم یہ فیصلہ کرے کہ آئندہ دستور ساز اسمبلی کیلئے صرف علماء ہی کو منتخب کیا جائے گا کیونکہ اگر چالباز دشمن اور بدکردار لیڈر پھر دستور ساز اسمبلی تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تو یہ ملک ہمیشہ کے لئے اسلامی آئین سے محروم ہو جائے گا اور لادینی عناصر سے جیتا ہوا میدان شکست کی نذر ہو جائے گا۔

عزیزانِ گرامی قدر!

جمعیۃ العلماء پاکستان نے اس نازک دور میں اپنے فرائض اور ذمہ داریوں کو

Marfat.com

محسوس کرتے ہوئے قوم کی رہنمائی کا فیصلہ کیا ہے اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے عزم کر لیا ہے کہ آئندہ انتخابات میں بھرپور حصہ لے کر علماء خود اسلامی آئین کی تدوین کریں کیونکہ اسلامی آئین قرآن وحدیث اور فقہ کا نام ہے اور اس کا مکمل علم لیڈروں، وکیلوں اور سرمایہ داروں کو نہیں بلکہ علماء کرام ہی کو حاصل ہے۔

گزشتہ چند ماہ جس محنت وکوشش کے ساتھ علماء نے اپنے باہمی اختلافات کو دور کرنے اور اپنے آپ کو منظم کرنے میں صرف کئے ہیں، وہ ان حضرات کی فرض شناسی کا اندازہ لگانے کے لئے کافی ہے۔

جمعیۃ کے علم کے نیچے ۱۳-۱۴ جون کو دارالسلام (ٹوبہ) سُنّی کانفرنس میں لاکھوں مسلمانوں کے سامنے جن جذبات و عزائم کا اظہار کیا گیا ہے اس نے قوم کو ان علمائے کرام کی قیادت تسلیم کرنے پر آمادہ کر دیا ہے اور آج اس عظیم الشان کانفرنس کے انعقاد اور جمعیۃ کے آئندہ پروگرام کی مزید وضاحت کے بعد مطلقاً یہ شبہ نہیں کیا جا سکتا کہ قوم آئندہ کوئی ایسا غلط فیصلہ کرے گی جس پر اسے خود ہمیشہ کیلئے پشیمان ہونا پڑے۔

برادرانِ اسلام!

میں جماعت اہلسنّت پاکستان کی طرف سے جمعیۃ العلماء پاکستان کو مکمل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے اعلان کرتا ہوں کہ جماعت کا ہر فرد اپنے تمام وسائل جمعیۃ کے نمائندوں کو کامیاب بنانے پر صرف کرے گا۔

میں ملتِ اسلامیہ پاکستان سے بھی اپیل کرتا ہوں کہ اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے وہ فیصلہ کرے کہ اب اس کا ووٹ اشخاص یا جماعتوں کو نہیں بلکہ اسلام کو دیں گے، کیونکہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ آئندہ انتخاب صرف

Marfat.com

دستور ساز اسمبلی کا ہی نہیں بلکہ درحقیقت اس اہم فیصلہ کا ذریعہ ہے کہ اس ملک میں علمِ اسلام بلند رہے گا یا اسلام دشمن سازشیں یہاں کامیاب ہو جائیں گی۔

میں یقین کرتا ہوں کہ قوم کا ہر فرد اس بات کی اہمیت سمجھتے ہوئے اپنے ووٹ کے ذریعہ یہ ثابت کرے گا کہ علمائے کرام اور مسلمانوں کی موجودگی میں اس مقدس سرزمین سے اسلام کے جھنڈے کو سرنگوں نہیں کیا جا سکتا۔

حضرات گرامی!

میں اپنی گفتگو ختم کرنے سے پہلے ملک کے سرمایہ دار طبقہ کو خاص طور پر مخاطب کرنا چاہتا ہوں اور ان سے خدا کے لئے اپیل کرتا ہوں کہ وہ یہ احساس کریں کہ ایک مسلمان کی حیثیت سے وہ اپنے جان و مال کے سودے خدا سے کر چکے ہیں۔ اس سودے کا مطلب ہی یہ ہے کہ جب بھی اللہ کی راہ میں جان کی یا مال کی قربانی کا وقت آجائے، مسلمان اس سے گریز نہ کرے، آج ملک کا مالدار طبقہ اپنی تجوریوں کا منہ غریب عوام کے لئے کھول کر اسلام کی بہترین خدمت کر سکتا ہے۔

آئیے! ملک سے غربت دور کرنے اور اسلامی آئین کے نفاذ کیلئے جمعیتہ العلماء (پاکستان) کے مرتبہ پروگرام کو عملی جامہ پہنانے کے لئے علمائے کرام کا مکمل تعاون کیجئے۔ میں آخر میں علمائے کرام، مشائخ عظام، ملک بھر کے مندوبین، پریس، آپ حضرات اور اس کانفرنس کے تمام معاونین کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ جن نیک مقاصد کے لئے یہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے ان کی تکمیل کے لئے اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔

والسلام علیکم

علامہ سید سعادت علی قادری

۱۳ جون ۱۹۷۰ء

Marfat.com

علاّمہ عبدالمصطفیٰ الازہری صاحب

صدر مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان جنہوں نے نعروں کی گونج میں اپنے خطاب کا یوں آغاز فرمایا کہ آج کی یہ سنی کانفرنس اس ملک کے عظیم عوام اہل سنت کی یادگار تاریخی کانفرنس ہے آج کا یہ عظیم جمغفیر سنیت کی تاریخ میں ایک عظیم باب کے اضافہ کا موجب ہوا ہے۔ اہل سنت عوام کی کوئی باقاعدہ تنظیم ہونے کی وجہ سے پراگندہ اور منتشر تھے۔ مگر ۱۹۶۶ء میں جماعت اہل سنت کے قیام نے ان کے دل میں مسرت کی لہر دوڑا دی اور دیکھتے ہی دیکھتے یہ تنظیم عوام اہل سنت کے دل کی آواز بن گئی۔ اور آج اس عظیم اجتماع میں بے شمار عوام اور ہزاروں علماء و مشائخ نے جمع ہوکر اس پر مہر تصدیق ثبت فرمادی کہ

ع ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

آپ نے مزید فرمایا کہ ہمارے اتحاد و تنظیم کو دیکھ کر بعض جماعتیں بوکھلا گئیں اور ہم پر فرقہ واریت کا الزام عائد کرنے لگیں۔ حالانکہ قیام پاکستان کے سلسلہ میں بنارس کی آل انڈیا سنی کانفرنس (۱۹۴۶ء) میں جب ملک کے علماء اور مشائخ اہل سنت نے جمع ہوکر پاکستان کا نعرہ لگایا تھا تو کسی نے بھی ایسی بات نہیں کہی۔ لہٰذا جس طرح قیام پاکستان کے لئے علماء اہل سنت نے کانفرنس کرکے پاکستان کے قیام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اسی طرح آج بھی جبکہ بقائے پاکستان کا معاملہ آگیا ہے، ہم نے کانفرنس میں نظریۂ پاکستان یعنی اسلام کی حفاظت کے لئے کانفرنس کی تو یہ الزام کتنا برخود غلط ہے کہ ہم فرقہ واریت پیدا کر رہے ہیں۔ حالانکہ اسی ملک میں گذشتہ دس بیس سال سے بعض نے پولیٹیکل فرنٹ اور بعض نے جمعیت اہلحدیث کے نام سے مختلف تنظیمیں قائم کیں اور ان کے تحت کانفرنسیں، اجلاس، جلسے وغیرہ کئے تو اس وقت اپنے لئے فرقہ واریت

Marfat.com

کا شبہتیر نظر نہیں آیا۔ آپ نے آگے چل کر فرمایا کہ ہم اس ملک کی عظیم اکثریت اہل سنت کو منظم کر رہے ہیں اور ہم کو اس کا پورا حق ہر طرح حاصل ہے۔

آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے جو جانی اور مالی قربانیاں دی تھیں وہ صرف روٹی، کپڑا اور مکان کے لئے نہ تھیں بلکہ اس ملک پاکستان کو اسلام کا محافظ اور حصار سمجھتے تھے اور انہیں یقین تھا کہ ہم اسلام کی عظیم الشان روایتوں کو اجاگر کریں گے۔ مگر افسوس کہ ان سیاسی بازی گروں نے پاکستان کے معماروں کو جھونپڑیوں اور جھگیوں میں دھکیل کر خود مسند اقتدار سے چپٹ گئے اور عالی شان محلات میں داد عیش دیتے رہے اسلام کو پس پست ڈالا اور اپنی تجوریوں کو بھرتے رہے۔ غریبوں کا خون چوستے رہے شرابیں اڑاتے رہے عوام کو اسلام کا نام لیکر دھوکہ دیتے رہے اور نہ صرف خود بلکہ اس ملک ہی کو لادینی نظریات کا اڈہ بنانے کی فکر کرتے رہے۔ ملک کو معاشی اعتبار سے دیوالیہ بنا کر اپنا بنک بیلس بڑھاتے رہے لیکن اب ان سیاسی شعبدہ بازوں کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے کہ محبان اسلام عوام ان داغدار کردار کے حامل لیڈروں سے جواب طلب کریں گے اور ان کو پچھلی تمام کارگزاریوں کی روئداد عوام کی عدالت میں پیش کرنا ہوگی۔

آج کے سیاستداں بوسیدہ عمارات اور کھنڈر ہیں۔ ان پر اس ملک کو نہیں چھوڑا جا سکتا جس فتنہ سوشلزم نے ان کے مظالم کی وجہ سے سر اٹھایا ہے اب وہ فتنہ جگانے والے رہیں اور نہ وہ فتنہ۔ اس اسلامی مملکت میں باقی رکھا جائے گا۔ بلکہ جہاں سے آیا ہے وہیں "بیک بینی دو گوش" برآمد کر دیا جائے گا۔

آپ نے آخر میں فرمایا کہ ہم سب میدان میں نکل آئے ہیں تاکہ اس ملک میں اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے مل کر جد و جہد کریں اور اس وقت تک خاموش

Marfat.com

نہ بیٹھیں جب تک اسلامی نظام کا خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو یہ کانفرنس اس سلسلہ کی کڑی ہے کہ ہم عوام کے سامنے اپنا منشور اور پروگرام رکھیں تاکہ اس ملک کی عظیم اکثریت اہل سنت اپنی پسند کے دیندار علماء و مشائخ کو کتاب و سنت کے مطابق قانون و آئین مرتب کرنے کے لئے منتخب کرے۔ ہماری یہ عظیم اکثریت اگرچہ غریبوں اور نادار دں پر مشتمل ہے مگر اللہ کی ذات پر بھروسہ ہے کہ وہ اس امتحان میں کامیاب فرمائے گا۔

سب سے آخر میں آپنے فرمایا کہ خدا کا شکر ہے کہ اس عظیم الشان کانفرنس کے لئے کسی سرمایہ دار کے دروازے پہ دستک نہیں دی ہے بلکہ ہمارے معاون بھی غریب عوام ہیں جنہوں نے ایک ایک روپیہ چندہ دیکر اس کانفرنس کو کامیاب بنایا ہے اور انشاء اللہ ہمارے سنّی عوام پاکستان اور نظریۂ پاکستان کے تحفظ میں کسی قربانی سے دریغ نہ کریں گے۔

آپ نے فرمایا کہ ہماری فلاح نہ سوشلزم میں ہے اور نہ سرمایہ دارانہ نظام میں بلکہ ہماری فلاح دُنیوی واُخروی صرف اور صرف اسلامی نظام میں ہے اور وہی نظام یہاں جاری ہوگا جو ملک کی عظیم اکثریت چاہے گی۔ نعروں کی گونج میں صدر جماعت اہل سنت پاکستان کی تقریر ختم ہوئی۔

مولانا غوث محمد شاہ صاحب جیلانی

صدر جمعیۃ العلماء (پاکستان) حیدرآباد ڈویژن ایک شعلہ بیان مقرر۔ نپے تلے الفاظ کے استعمال فرمانے والے، اور الفاظ کے ذریعہ دلوں میں گھر کرنے والے مائک پر تشریف لائے جنہوں نے اپنی شعلہ نوائی کے ذریعہ یہ ثابت کیا کہ جمعیۃ العلماء پاکستان اگرچہ بہت دیر سے میدان عمل میں آئی مگر اتنی مختصر سی

Marfat.com

مدت میں اتنی عظیم الشان کامیابی کیوں حاصل کی اس لئے کہ ایک طرف تو اس کے ہاتھ میں دامن مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ تو دوسری طرف عوام اہل سنت کی عظیم اکثریت اس کی حامی ہے۔

علماء و مشائخ کا میدان میں آنا، مدارس اور خانقاہوں کو چھوڑ کر سیاست کے خارزار میں قدم رکھنا اس لئے ضروری ہوا کہ ناموس مصطفٰے دین اسلام کی بیخ کنی کرنے کے لئے لادینوں نے اس ملک کو داؤں پر لگا دیا تھا۔ ان کا ارادہ تھا کہ اس ملک میں لادینی اور کمیونزم جیسی لادینی تحریکات کے ذریعہ اس کو کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں کا اڈہ بنا دیا جائے۔ لہٰذا علماء میدان میں آگئے اور پاکستان اور نظریہ پاکستان کی حفاظت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کا عزم کر لیا۔

انہوں نے فرمایا کہ علماء و مشائخ کسی اقتدار کے طالب نہیں نہ اپنے اقتدار کے خواہاں ہیں بلکہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اقتدار اور بالادستی کے خواہاں ہیں۔ یہ کانفرنس اسی لئے منعقد کی گئی ہے کہ سوشلسٹوں کمیونسٹوں اور سرمایہ داروں کو بتا دیا جائے کہ اس ملک کی عظیم اکثریت باطل نظاموں کو اپنی ٹھوکروں سے روند دے گی۔

علماء و مشائخ دین مصطفٰے کی حفاظت اور اسلامی آئین کے مرتب کرنے کے لئے اسمبلیوں میں جائیں گے تاکہ ان باخدا صالح اور مقدس ہستیوں کے ذریعہ اسلام کا پرامن ماحول اس پورے ملک پر حاوی ہو۔

آپ نے فرمایا کہ آج تک کسی سرمایہ دار نے اور سوشلزم کا درد رکھنے والے کسی لیڈر نے غریبوں اور ناداروں کے مسائل حل نہیں کئے۔ یہ اسلام ہی ہے جس کی گود میں غریب نادار امن و سلامتی کی زندگی گذار سکتے ہیں۔ ہمارے علماء و مشائخ نے ہمیشہ غریبوں، یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھا ہے۔ ان کو تعلیم و تربیت کے بعد معاشرہ میں اچھا مقام عطا فرمایا ہے، انشاء اللہ اس ملک میں شریعت

Marfat.com

محمدی کا نفاذ ہو کر رہے گا، اور ہمارے سنّی بھائی اس امتحان میں کامیابی سے گذر جائیں گے، جس طرح قیام پاکستان میں دلیرانہ اور جرأت مندانہ اقدام کر کے اپنے سے تین گنا دشمن سے اپنی بات منوالی اللہ تعالیٰ ہم کو اس مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

نائب صدر مرکزی جماعت اہل سنت نے اشعار کے ذریعہ اسلام کی خوبی اور شوشلزم کی مذمت فرمائی آپ کی نظم اتنی پرجوش اور ولولہ انگیز تھی کہ دیر تک سارا پنڈال نعروں سے گونجتا رہا۔

مولانا محمد شریف صاحب

شیخ الحدیث دارالعلوم مظہر العلوم ملتان اور رکن مجلس عاملہ مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان نے اسٹیج کو زینت بخشی اور نہایت باوقار انداز میں مسلمانانِ پاکستان کو خبردار کیا کہ ہندوستان میں بعض نام نہاد علمانے کانگریس کی حمایت کی اور گاندھی کی دھوتی سے چپکے رہے اور مسلمانوں کے مقصد کو نقصان پہنچاتے رہے۔ تفرقہ بازی کرتے رہے اور پاکستان کے خلاف زہر اگلتے رہے۔ انگریزوں کے ہاتھ مضبوط کرتے رہے، ان نام نہاد مفتیوں نے فتویٰ دیا تھا کہ مسلم لیگ والوں کی لڑکی سے نکاح ناجائز ہے اور انہی علمائے سوء نے یہ بھی کہا تھا کہ ہندو اور مسلمان ایک قوم ہیں۔

مگر قائد اعظم نے ان کے دعوے کو غلط قرار دیا اور بتایا کہ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں اور ہندو ایک علیحدہ قوم ہیں۔ ہندو کی تہذیب اور ہے مسلمان کی اور ہندو کا تمدن اور ہے اور مسلمان کا اور، اُن کا مذہب اور ہے اور مسلمان کا مذہب اور۔

Marfat.com

مگر جب پاکستان بن گیا تو اپنا پرانا لبادہ اتار کر مسلمانوں کی صف میں شامل ہو گئے اور طرح طرح سے مسلمانوں کے خلاف زہر اگلتے رہے، کبھی وہابیت کا پرچار کر کے عظیم اکثریت کو دائرۂ اسلام سے خارج کرتے رہے اور کبھی کسی دوسرے روپ میں آئے۔ یہاں تک کہ سوشلزم کے فتنہ نے جب سر اٹھایا تو یہی علمائے سوء سوشلزم کا لبادہ اوڑھ کر غریبوں اور مفلسوں کے ہمدرد بن کر پھر ایک مرتبہ اپنے پرانے طریقوں سے مسلمانوں کو تباہی اور بربادی کے گڑھے میں گرانے لگے یہ وہی لوگ ہیں جن کو پاکستان اور نظریۂ پاکستان دونوں سے چڑ تھی مگر خدا بھلا کرے ہمارے علماء و مشائخ کا کہ انہوں نے ان کے سحر باطل کو توڑ کر رکھ دیا۔ جمعیۃ العلماء پاکستان نے اسلامی نظریۂ حیات کے لئے میدان میں آ کر باطل کے کیمپوں میں صف ماتم بچھا دی ہے۔ پاکستان کی عظیم اکثریت اہلسنت نے جمعیۃ العلماء پاکستان کے پلیٹ فارم سے آئین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جو آواز بلند کی انشاء اللہ اس میں کامیابی ہوگی اور یہ ملک اپنے نظریہ کے مطابق اسلامی حکومت کا گہوارہ بنے گا۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ لوگ کبھی سوشلزم کا نعرہ لگاتے ہیں۔ جب گرفت ہوتی ہے تو اسلامی سوشلزم کی طرف بھٹکتے ہیں اور جب ان کو اس پر بھی شرمندہ کیا جاتا ہے تو اس کی تعبیر اسلامی مساوات اور محمدی مساوات کی غلط تاویلات سے مسلمانوں کو بہکاتے ہیں حالانکہ صحیح بات یہ ہے کہ ہم کو اسلامی عدل درکار ہے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ انگریزوں نے ہمارے اوپر ایسا نظام تعلیم مسلط کیا جس کی وجہ سے مسلمان ذہنی طور پر انگریزوں کے غلام بن گئے۔

علامہ مولانا شاہ احمد نورانی میاں صدیقی

نائب صدر مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان نے اپنے مخصوص انداز

Marfat.com

بیان میں بڑی بڑی دلچسپ باتیں بیان فرمائیں۔ اپنی ولولہ انگیز اور معلومات تقریر میں حضرت نے فرمایا، علماء کے میدان میں آنے سے پرانے سیاسی بازی گروں کے کیمپوں میں تہلکہ مچ گیا ہے۔ کھیا نی بلی کھمبا نوچے کے مصداق وہ اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ علماء مساجد میں نماز پڑھاتے ہیں وہ ملک کے دستور کے متعلق نابلد ہیں اور چونکہ یہ انگریزی نہیں جانتے اس لئے یہ دستور نہیں بنا سکتے، ان سے پوچھا جا سکتا ہے کہ باز آؤ سیاست کے بازی گرو! کیا دستور انگریزی ہوگا یا امریکن؟ یا روس اور چین سے درآمد کیا جائے گا اگر ہاں تو خوب غور سے سن لیں کہ اس ملک کا آئین نہ انگریزی ہوگا اور نہ امریکہ سے درآمد کیا جائے گا، نہ روس اور چین کے اصول پر مرتب ہوگا، بلکہ وہ آئین اس ملک میں نافذ ہوگا جس کا سلسلہ مدینہ منورہ کی سرزمین ہوگی۔ مولانا نے فرمایا کہ سیاسی شعبدہ باز اس ملک میں ۲۳ سال تک دندناتے رہے۔ ہم محراب و منبر سے شراب کی بندش کی قرار دادیں پاس کرتے رہے اور اسمبلیوں میں دندنانے والے شراب کے لائسنس جاری کرتے رہے، ۴۸ء سے ۵۸ء تک ان سیاسی لیڈروں نے ملک کو خوب لوٹا تا آنکہ مارشل لاء نے نافذ ہو کر ان سیاسی لیڈروں کو نکال باہر کیا گیا مگر یہ چوری کرنے والے عوام کے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے والے دوسرے راستے سے ایوب صاحب کی آمریت کے دروازے کی چول بنے رہے۔ وہ ایوب خاں جنہوں نے آرڈی ننسوں کے ذریعہ حکومت کی، جنہوں نے آرڈی ننس کے ذریعے اپنی حفاظت کا تو سامان کیا مگر مذہب اسلام کی حفاظت کے لئے کوئی آرڈی ننس جاری نہیں کیا اس دورِ آمریت میں سوشلزم، کیپٹلزم، نیشنلزم کے سانپوں نے اپنے پھن نکالے اور مذہب اسلام کو ڈسنے کے لئے بالکل تیار تھے کہ دینی علماء و مشائخ اور مسلمانان پاکستان میدان میں آگئے جنہوں نے پاکستان کے لئے جانی و مالی قربانیاں دی تھیں۔ علماء

Marfat.com

مسجد کے ممبر سے نکل کر میدان عمل میں آگئے تاکہ جس اسلامی نظام کے قیام کے لئے محراب و منبر سے آواز بلند کرتے رہے۔ اب اسلامی نظام کو اسمبلیوں میں قوت و طاقت سے بروئے کار لائیں گے۔ گذشتہ ۲۳ سال سے ہمارے لیڈر بار بار اسلام کا نام لے کر عوام کو دھوکہ دیتے رہے اور ہوٹلوں میں داد عیش دیتے رہے۔ کلبوں میں ناچتے رہے۔ اپنے دور وزارت میں لائسنس اور پرمٹ حاصل کرتے رہے۔ بجٹ میں تمام منصوبوں اور خاندانی منصوبہ بندی کے لئے رقم منظور کراتے رہے مگر اسلام کی تبلیغ کے لئے مسجد کی تعمیر کے لئے مدارس میں دینی تعلیم اور قرآن پاک کی تعلیم کے لئے ایک پھوٹی کوڑی بھی بجٹ میں نہیں رکھی۔ مولانا نے مزید فرمایا کہ جب ہم نے دیکھا کہ پانی سر سے اوپر جا رہا ہے اور ہمارے یہ سیاسی شعبدہ باز اپنی حرکتوں کی وجہ سے اس ملک کو لادینی نظریات کی کھینٹ چڑھا رہے ہیں تو علماء و مشائخ مملکت پاکستان کی حفاظت کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے میدان عمل میں آگئے۔ اس ملک میں سوشلزم کے نعرے لگائے جا رہے ہیں اور وہ لیڈر بھی اس کے سربراہ بنے نظر آتے ہیں۔ جو خود پکے سرمایہ دار غریبوں پر ظلم و ستم کرتے رہے ہیں۔ جن کے کتے گوشت کھاتے ہیں مگر ان کے نوکر اور ملازم اس نعمت سے محروم ہیں ہوٹلوں میں شراب کے ڈرم ختم کرنے والے عوام کے حمایتی بن کر سامنے آگئے، یہ وہ ہیں جو تاشقند کے راز کو ٹالتے رہے۔ یہاں تک کہ آخر میں ڈھٹائی سے کہا کہ ایک افسر کے حکم کی وجہ سے تاشقند کے راز کو افشا نہیں کیا جا سکتا۔ ذرا ملاحظہ فرمایئے اس لیڈر کی جرأت کو کہ وہ نوکر شاہی کا احترام کرتا ہے کہ اگر ایسا لیڈر زمام وزارت پھر دوبارہ براجمان ہو تو کس طرح بلا جھجک حق بات کہہ سکتا ہے، ایسے لیڈروں کے دھوکے میں آکر جو لوگ سوشلزم کو اپنی مشکلات کا حل سمجھتے ہیں وہ سیدھے سادے ہیں ان کو ایسے فریب کاروں سے بچنا چاہیئے

Marfat.com

مولانا نورانی میاں نے مزید فرمایا کہ اس ملک میں دین مصطفےٰ ؐ کا پرچم لہرا کر رہے گا اور اس ملک میں اسلامی آئین بن کر رہے گا۔ نعروں کی گونج میں شاہ احمد نورانی میاں نے اعلان کیا کہ جمعیتہ العلماء پاکستان انشاء اللہ دین مصطفےٰ ؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے پرچم کو بلند رکھنے کے لئے انتخاب میں حصہ لے گی اور امیدواروں کا اعلان مناسب وقت پر کیا جائے گا۔

حضرت مولانا غلام علی صاحب اوکاڑوی

رکن مجلس عاملہ مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان نے بڑے ہی پرجوش انداز میں دلائل و براہین کی روشنی میں اسلام کے دین کامل ہونے پر خطاب فرمایا مولانا نے فرمایا کہ جب اسلام مکمل دین ہے تو پھر اس میں کسی پیوند کاری کی ضرورت نہیں رہی۔ دین اسلام کا جس طرح اطلاق اللہ تعالےٰ کی طرف ہوتا ہے اسی طرح دین کا اطلاق دین محمدی پر ہو سکتا ہے۔ لہذا جو جماعتیں اور جماعت کے سربراہ "دین محمدی" کو کہنے کو غلط کہتے ہیں وہ گویا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دین کا پیشوا نہیں مانتے۔ ایسے سربراہ جماعت کو زیب نہیں دیتا کہ وہ پھر اسلام، اسلام کی رٹ لگاتے رہیں

مولانا نے فرمایا کہ ہم کو جس طرح سوشلزم جیسے کھلے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے اس طرح ہم کو ایسے چھپے ہوئے دشمن کا مقابلہ کرنا ہے جو اسلام کا نام لینے میں مخلص نہیں معلوم ہوتے۔ ہمیں ایسے نام نہاد اسلام والوں سے کوئی تعلق نہیں ہے جو دین محمدیؐ کی اصطلاح کو خلاف اسلام قرار دیتے ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہم کو ہر فتنے سے بچائے۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر اسلام کو سوشلزم سے خطرہ ہے تو اسی بعض نام نہاد اسلامی جماعتوں سے اہل سنت کو خطرہ ہے۔ ہم کو دونوں محاذوں پر لڑکر دین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنا ہے۔

بعض جماعتیں اسلام پسند کی اصطلاح استعمال کرتی ہیں، ان سے پوچھا جائے

Marfat.com

کہ اس اصطلاح کا کیا مفہوم ہے۔ میرے نزدیک اسلام پسند نہیں بلکہ اسلام پابند کی ضرورت ہے، جہاں ایک طرف ایسے کم علم لوگ اسلام کا نام لے کر ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں وہاں بدکردار شرابی، عیاش اور دین سے بالکل ناواقف لیڈر اسلامی مساوات کا نعرہ لگا رہے ہیں، یہ وہ لوگ ہیں جن سے پوچھا جائے کہ کلمہ طیبہ پڑھو تو درود پڑھتے ہیں، اور درود پڑھنے کو کہا جائے تو کلمہ پڑھتے ہیں، ان کو تو کلمہ طیبہ تک نہیں معلوم، وہ کس طرح یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم محمدیؐ نظام قائم کریں گے۔ یہ وہ دھوکہ باز لوگ ہیں جو اسلام کا نام لے کر عوام کو دھوکہ میں مبتلا کر کے اپنا الو سیدھا کرنا چاہتے ہیں بلکہ در اصل یہ لوگ دہریت پسندانہ نظریہ سوشلزم اور کمیونزم کو ہم پر مسلط کر کے ہمارے متاعِ اسلام پر ڈاکہ ڈال رہے ہیں ایسے فریب کار دل سے ضرور بچنا چاہیے۔

جمعیۃ العلمائے پاکستان نے دین مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی سربلندی کے لئے انتخاب میں حصہ لینے کا تہیہ کر لیا ہے اور انشاء اللہ اس ملک سے سوشلزم اور سرمایہ داری کے ساتھ ساتھ ان لوگوں کا بھی جنازہ نکالا جائے گا جو ملک پر زبردستی قابض ہو کر اپنی مرضی کا دین نافذ کرنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو تمام فتنوں سے بچائے۔ نعروں کی گونج میں مولانا غلام علی صاحب اوکاڑوی نے اپنی تقریر کو ختم فرمایا۔

حضرت علامہ مولانا شاہ عارف اللہ صاحب قادری

رکن مجلس عاملہ مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان نے تحریک آزادیٔ ہند کے عظیم سنی رہنماؤں کی تحریک حریت پر بصیرت افروز تقریر فرماتے ہوئے خطاب کیا کہ بہ تاریخ کی کتنی ستم ظریفی ہے اور تعصب کا کتنا عظیم ظلم ہے کہ اہل سنت علماء و مشائخ کی ان عظیم تحریکات کو پس منظر میں ڈال دیا گیا ہے۔ مولانا فضل حق خیرآبادی

Marfat.com

مولانا عنایت احمد کاکوروی وغیرہ ان عظیم اہلسنت مجاہدین تحریک آزادی سے ہیں جنہوں نے انگریزوں کے خلاف فتویٰ دیا اور یہ جرأت کی کہ اس فتوے پر گرفتاری ہوئی اور مطالبہ کیا گیا کہ فتویٰ واپس لینے پر رہائی ہو سکتی ہے، مگر آہ مولانا فضل حق خیر آبادی کہ آپ نے جیل کو منظور کر لیا۔ حبس و قید کو گلے سے لگا لیا مگر آپ کے قلم سے جاری کردہ فتویٰ واپس نہ ہوا۔ اور جب بہ ہزار دِقت مولانا فضل کے صاحبزادے مولانا عبدالحق نے پروانۂ رہائی حاصل کر کے جزیرہ انڈمان میں قدم رکھا تو معلوم ہوا کہ اس سے پہلے ہی رہائی پا گئے ہیں گویا انگریز کے پروانہ رہائی کے بھی احسان مند نہ رہے۔ ادھر جنازہ اٹھ رہا ہے اِدھر مولانا کے صاحبزادے پوچھ رہے ہیں کہ کس کا جنازہ ہے تو کہا جاتا ہے کہ عاشق کا جنازہ ہے بڑی دھوم سے اٹھے۔

مولانا شاہ قادری صاحب نے فرمایا کہ یہ ہیں ہمارے رہنما! جنہوں نے انگریز کا مقابلہ اس وقت کیا جبکہ اس کے اقتدار کا سورج نصف النہار پر تھا۔ پھر فرمایا کہ اس کے بعد ۱۸۵۷ء میں پٹنہ میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی سرکردگی میں سنی کانفرنس میں ایک اسلامی حکومت کا تصور پیش کیا۔ پھر دوسرا دور آیا جبکہ آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس نے ۱۹۴۶ء میں قیام پاکستان کی جدوجہد کو تیز کرنے کے لئے ہزاروں علماء مشائخ اہل سنت نے مجتمع ہو کر بیک آواز پاکستان کے حق میں رائے دی اور عملی طور پہ قیام پاکستان میں اہم کردار انجام دیا اور آج جبکہ پاکستان کی بقا کا مسئلہ اس کے نظریات کے تحفظ کا مرحلہ آیا ہے تو پھر ان علمائے حق نے میدان جنگ میں قدم رکھا ہے اور انشاء اللہ جیسے پہلے کامیاب ہوتے رہے ہیں، اسی طرح اب بھی علماء و مشائخ کی یہ مقدس جماعت عوام اہل سنت کے تعاون سے اس ملک میں اسلام کا عدالتی اقتصادی معاشی اور تجارتی نظام برپا کر کے رہے گی۔

Marfat.com

آپ نے مزید فرمایا کہ آج اسلام کے مقابلہ میں لادینی اقتصادی نظام کی باتیں کی جارہی ہیں۔ یہ کتنی ستم ظریفی ہے کہ بعض نام نہاد مفتی حضرات بھی اس رَو میں بہہ کر بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں جبکہ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اگر کوئی نظام مکمل ہو سکتا ہے تو وہ خدائے وحدہٗ لاشریک کا دیا ہوا وہ نظام ہی مکمل ہو سکتا ہے جس کو آقائے نامدار مدنی تاجدار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے اور وہ ہے اسلامی نظام جو نہ صرف اس زندگی بلکہ اُخروی زندگی کے تمام شعبوں پر کامل رہنمائی فرماتا ہے۔

آخر میں مولانا عارف اللہ صاحب قادری نے فرمایا کہ علماء اہلسنت اور مشائخ عظام کے ساتھ مل کر عوام اہل سنت سے بھرپور تعاون فرماتے ہوئے جمعیتہ العلماء پاکستان کو مضبوط بنایا جائے۔

مولانا سلیم اللہ صاحب (لاہور)

نے فرمایا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اسلام کو کوئی خطرہ نہیں ہے لیکن میں بتاتا ہوں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر دھڑ کی بازی لگادی تھی؟ کس کے لئے؟ اسلام کے لئے اس کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمرؓ نے کس لئے جہاد کیا تھا۔ حضرت امام حسین نے کس مقصد کے لئے اتنی عظیم قربانی دی تھی؟ وہ صرف اسلام اور اسلام کی سربلندی کے لئے تھی۔ باب الاسلام سندھ پر محمد بن قاسم نے حملہ کر کے اسلام کی سربلندی اور حدود اسلامی کو سندھ تک وسیع کر دیا۔ ہمارے علماء اور صوفیائے کرام نے انہی تعلیمات کو بروئے کار لاتے ہوئے اسلام کے شجر کی آبیاری کی اور جب بھی اسلام کو کسی قربانی کی ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ علماء و مشائخ سنت شبیری کو زندہ رکھنے کے لئے میدان جہاد میں کود پڑیں گے چنانچہ آج جب سوشلزم اور کمیونزم کی بلائیں اور فتنہ سامانیاں زوروں پر ہیں تو اسلام

Marfat.com

کے شیدائی پھر یزیدی قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے میدان جہاد میں آگئے ہیں۔ یہ خانقاہوں میں زندگی گذارنے والے مشائخ اپنی گدیوں کو چھوڑ کر اس لئے باہر آئے ہیں کہ انہوں نے اس خطرہ کو پہچان لیا ہے جس کو سوشلزم یا اسلامی سوشلزم کے نام سے اس ملک پاکستان میں درآمد کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ انشاء اللہ پشاور سے کراچی تک کے تمام اہلسنت عوام اور علماء نے بیداری کی لہر دوڑا کر ہم سب کو اس فتنہ کا مقابلہ میں بڑی مدد فرمائی ہے۔

اے اہل کراچی، میں تم کو مبارک باد دیتا ہوں کہ تم نے بڑی جرأت و بہادری کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کانفرنس کی شان عظمت اسلام کی عظمت کی غمازی کررہی ہے۔ خدا تعالےٰ ہم سب کو جمعیۃ کے پرچم تلے اپنے دینی مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے آمین۔

حضرت مولانا جمیل احمد صاحب نعیمی

ناظم نشر و اشاعت جماعت اہل سنت پاکستان نے سنی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے علماء و مشائخ اور مقررین کا تعارف فرماتے ہوئے بتایا کہ آج یہ علماء مدارس و مساجد سے اور یہ مشائخ اپنی خانقاہوں سے نکل کر میدان جہاد میں آگئے ہیں اور یہ کوئی پہلی مرتبہ نہیں آئے ہیں بلکہ جب بھی انتہائی نازک وقت آیا اور قوم کو ان کی رہنمائی کی شدید ضرورت ہوئی انہوں نے اس جہاد میں بھرپور حصہ لیا ہے اگر وقت کے مورخ تعصب کی عینک اپنی نگاہوں سے اتار دیں تو ان کو ماضی میں بہت سے ایسے واقعات دستاویزی ثبوت کے طور پر مل جائیں گے کہ علماء و مشائخ اہلسنت نے اپنی بساط کے مطابق باطل کا ہر دور میں مقابلہ کیا ہے اور اس کو زیر کرکے دم لیا ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ مولانا فضل حق خیرآبادی اور دیگر علمائے اہل سنت

Marfat.com

نے اس برصغیر میں انگریزوں کے خلاف وہ زبردست علم جہاد بلند کیا کہ انگریز کے ایوانِ حکومت میں زلزلہ آگیا۔

پھر پٹنہ کی سنی کانفرنس جو ۱۸۹۷ء میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی قیادت میں ہوئی اس میں بھی انگریزوں اور ہندوؤں کے مظالم کے خلاف زبردست جہاد کیا گیا، اور سچ پوچھئے تو پٹنہ کی سنی کانفرنس نے پاکستان کے قیام کی بنیاد کھڑی کردی تھی۔ چنانچہ ۱۹۴۶ء میں سنی کانفرنس بنارس نے اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پر چل کر پاکستان کے حق میں فیصلہ صادر کرکے برصغیر کی عظیم اکثریت اہل سنت کو مسلم لیگ کے پرچم تلے جمع کردیا، اور اس طرح اس عظیم اکثریت کے ووٹوں نے پاکستان کے قیام میں سب سے اہم اور بڑا حصہ لیا۔

مولانا نعیمی صاحب نے زور دے کر فرمایا کہ آج کی یہ عظیم سنی کانفرنس بھی پاکستان کو بچانے اور اس کے نظریۂ اسلام کی بقا کے لئے ایک اہم سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ چنانچہ ہمارے یہ مشائخ حضرت شیخ الاسلام خواجہ قمرالدین صاحب سیالوی دامت برکاتہم العالیہ صدر مرکزی جمعیۃ العلماء پاکستان اور حضرت قدۃ الاسلام شیخ طریقت حضرت پیر محمد قاسم صاحب مشوری صدر جمعیۃ العلماء پاکستان صوبہ سندھ، اور یہ مقتدر علمائے اہل سنت جو اس سنی کانفرنس کے دونوں اجلاس سے خطاب فرمانے والے ہیں انہوں نے عوام اہلسنت کو بیدار کرکے اس ملک کو سوشلزم، کمیونزم اور سرمایہ دارانہ نظام کی تباہ کاریوں سے بچانے میں بہت بڑا جہاد کیا ہے۔

آخر میں مولانا نے صدر جماعت اہل سنت پاکستان علامہ ازہری صاحب نائب صدر جماعت اہلسنت، مولانا علامہ محمد شفیع صاحب اوکاڑوی، مولانا علامہ شاہ احمد نورانی، اور مولانا شاہ عارف اللہ قادری، مولانا سید محمود احمد رضوی ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلمائے پاکستان، مولانا محمد شرف صاحب،

Marfat.com

شیخ الحدیث ملتان اور دیگر علماء کا تعارف فرماتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کیا۔

حضرت شیخ المشائخ قبلہ خواجہ قمرالدین صاحب سیالوی مدظلہ صدر مرکزی جمعیتہ العلماء پاکستان نے پہلے اجلاس کی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ،

آج کے اجلاس میں خطاب فرمانے والے مقررین نے جو کچھ فرمایا ہے وہ میرے دل کی آواز ہے۔ ہم لوگ اسلام کی سربلندی کے لیے میدان میں نکل آئے ہیں اور انشاءاللہ ضرور کامیاب ہوں گے۔

آپ نے انتہائی عالمانہ انداز میں "الیوم اکملت لکم دینکم الخ" کی تفسیر و تشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ،

اسلام ایک ایسا مکمل، جامع اور بہترین نظام حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی کرتا ہے اور یہ دین اسلام خدا کا پسندیدہ دین ہے، یہی قانونِ اسلام انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لیے بے حد مفید، کارآمد اور قابل عمل ہے، دین اسلام اپنی جامعیت کی بناء پر کسی قسم کی پیوندکاری یا کسی دوسرے نظام کی ضرورت نہیں رکھتا، اسلام اپنے تمام ماننے والوں کے لیے یکساں رہتا ہے۔ اس دین کے بعد کوئی دین قابل قبول نہیں، اس ملک کا آئین اور دستور سوائے کتاب و سنت کی ہدایت کے دوسرا مسلط نہیں کیا جاسکتا۔ ہم کو اسلام کے سوا کوئی قانون درکار نہیں۔ حضرت خواجہ صاحب قبلہ نے آخر میں اہلسنت کی کامیابی اور مسلمانان عالم کی فلاح و بہبود کے حق میں دعا کرتے ہوئے کانفرنس کے منتظمین کو مبارک باد پیش کی۔

سنی کانفرنس کے پہلے اجلاس میں علامہ سید محمود احمد صاحب رضوی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیتہ العلمائے پاکستان نے منشور کی وضاحت میں ایک مقالہ پڑھا۔

Marfat.com

علامہ محمد شفیع صاحب اوکاڑوی

نائب صدر اول جماعت اہل سنّت پاکستان نے اجلاس سے خطاب فرماتے ہوئے انتہائی شاندار الفاظ میں اسلامی مساوات کی وضاحت فرمائی آپ نے فرمایا کہ مساوات کا مطلب سب انسانوں کو ایک جیسا کر دینا نہیں ہے، اور یہ بات خلاف قانون قدرت ہے کہ خدا نے انسان کی پانچ انگلیوں کو یکساں نہیں بنایا ہے، ہم جس اسلامی مساوات کے قائل ہیں، وہ نہ سرخ سامراج میں ہے نہ کالے بیں، بلکہ ہمارا تعلق گنبد خضرا سے ہے اور اسی تعلق کو ظاہر کرنے کے لیے، ہمارے جھنڈے پر گنبد خضرا کا نقشہ ہے، جو ہمارے فکری انداز، ہمارے معتقدات اور ہمارے دینی اور مذہبی رجحانات کا عکاس ہے اور اس مملکت میں پیارے آقا کے دین کا ڈنکا بجائیں گے۔ ہم یقیناً کامیاب ہوں گے، کیونکہ ہم پر خدا رسول صحابہ اہل بیت، صوفیا اور علما رسب کا سایہ ہے۔

آپ نے فرمایا کہ اے مسلمانو! آؤ ہم سب مل کر اس علم کو بلند کریں اور بلند رکھیں جس کو حضرت امام حسینؓ نے حضرت امام ابو حنیفہؒ نے حضرت مجدد الف ثانیؒ نے حضرت غوثؒ بغداد نے اور حضرت خواجہ غریبؒ نواز نے بلند کیا تھا۔ فتح انشاء اللہ ہماری ہوگی۔ ملک کی عظیم اکثریت اہل سنت جاگ اٹھی ہے وہ صحیح معنی میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم قائم کرے گی۔

آخر میں آپ نے اسلام کی سربلندی اور تبلیغ کے لیے عوام سے مالی تعاون کی اپیل بہت ہی موثر انداز میں کی۔ جس پر عوام نے لبیک کہتے ہوئے مبلغ دس ہزار روپے کے قریب جماعت اہلسنّت کو عطیات فراہم کئے، ماشاء اللہ۔

Marfat.com

مولانا ضیاء الحامدی صاحب (ملتان)

نے اپنی تقریر میں اسلام کی خوبی اور اس کی عالمگیر رشد و ہدایت پر مختصر سے وقت میں اچھی روشنی ڈالی۔

آپ نے مسلمانوں کے درمیان اتحاد و اتفاق حقیقی کی ضرورت اور اس کی اہمیت کو اُجاگر کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک کے دونوں بازوؤں کے درمیان اتحاد و اتفاق کا ذریعہ صرف اسلام ہی ہے۔

اس کے بعد مولانا محمد صحبت خاں صاحب صدر جمعیۃ العلماء پاکستان (جیکب آباد)

نے مسلمانوں کی فکری اور ذہنی حریت اور آزادی پر تقریر فرماتے ہوئے بتایا:

بطل حریت اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی۔ علامہ اقبال مولانا محمد علی جوہر اور مسلمانوں کے عظیم سیاسی قائد محمد علی جناح نے مسلمانان برصغیر کے اندر جہاد کا جذبہ اور آزادی کا جوش پیدا کرنے میں بیش بہا خدمات انجام دی ہیں۔ ان بزرگوں اور عمائدین قوم کی وجہ سے ہم آج اس مملکت کو پاکستان کی شکل میں دیکھ رہے ہیں' یہ تمام حضرات زعماء اس ملک کو اسلام کا گہوارہ بنانا چاہتے تھے۔ لہٰذا ہمیں ان کی روح کو تسکین دینے کے لئے اس ملک میں وہی نظام نافذ کرنا چاہیئے، جس کے لئے یہ ملک معرض وجود میں آیا، یعنی اسلام۔ آپ نے آخر میں مسلمانان پاکستان کی دینی حمیت کو خوش آئند قرار دیا۔

حضرت مولانا مفتی سید شجاعت علی صاحب قادری، مفتی دارالعلوم امجدیہ و رکن مجلس عاملہ جماعت اہل سنت نے عوام سے خطاب فرماتے ہوئے اسلام کے اقتصادی اور معاشی نظام پر انتہائی موثر انداز میں تقریر فرمائی۔

آپ نے فرمایا کہ جو مقام محنت کش طبقہ کو اسلام میں حاصل ہے اس کی نظیر کسی اور دوسرے نظام میں نہیں ملتی۔ آپ نے حدیث سے استدلال کرتے

Marfat.com

ہوئے فرمایا، جناب نبی کرام صلے اللہ علیہ وسلم نے مزدور اور محنت کش طبقہ کے افراد کے ہاتھوں کو بوسہ دیتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ ہاتھ بہت اچھے ہیں جو محنت کرتے ہیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں امیر و غریب سب برابر ہیں اسی لئے اسلام کے پرچم تلے جو معاشرہ برپا ہوگا وہ کائنات کا بہترین معاشرہ ہوگا۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنے مصائب و مشکلات کا حل اسلام کے ذریعہ حاصل کریں۔ کوئی دوسرا نظام محنت کش اور مزدور طبقہ کو وہ سہولتیں اور آسانیاں مہیا نہیں کر سکتا جو اسلام نے عطا فرمائی ہیں۔

آخر میں آپ نے ایک قرار داد بھی سرمایہ داروں کے مظالم کے خلاف اور محنت کش طبقہ کی زبوں حالی کو دور کرنے کے لئے پیش کی۔

دوسرے اجلاس میں صدر حضرت علامہ پیر طریقت پیر محمد قاسم صاحب مشوری شریف صدر جمعیتہ العلماء پاکستان صوبہ سندھ نے اپنی صدارتی تقریر میں سنی کانفرنس کی کامیابی پر علماء و مشائخ کو مبارک باد پیش کی اور سب کو باہم متحد ہو کر لادینی فتنوں کا مقابلہ کرنے کی تلقین کی، آخر میں آپ نے فرمایا کہ سب مسلمانوں کو مل کر اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے اپنی کوششوں کو تیز تر کرنے کا مشورہ اور ہدایت کی، اور یوں کراچی کی سرزمین پر یہ سنی کانفرنس صلوٰۃ وسلام پر ختم ہوئی اور اپنے انمٹ نقوش تاریخ پاکستان میں ثبت کر گئی۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو کامیاب فرمائے آمین ثم آمین بجاہِ حبیبک النبی الکریم۔

Marfat.com

کانفرنس کی خاص باتیں

۱۔ کراچی میں سیاسی جلسوں کی تاریخ میں کانفرنس کے لئے سب سے بڑا اسٹیج بنایا گیا تھا۔ جس پر تین سو علماء و مشائخ اور معززین کی نشستوں کا انتظام تھا۔

۲۔ اسٹیج کی پشت پر کئی گز لمبا چوڑا جمعیت علماء پاکستان کا پرچم لگا ہوا تھا۔

۳۔ اسٹیج پر ایک جانب "یا اللہ" اور دوسری جانب "یا محمد" کا بورڈ لگا ہوا تھا۔

۴۔ کانفرنس کے انتظام کے لئے اسکاؤٹس اور رضاکار جماعت اہلسنت کے بیج لگائے ہوئے تھے۔

۵۔ مرکزی جماعت اہلسنت کے نائب صدر مولینا محمد شفیع اوکاڑوی نے کانفرنس کے سلسلے میں ایک نظم پڑھی۔

۶۔ دروازوں پر بڑے بڑے بینر لگے ہوئے تھے۔ جس پر تحریر تھا "ہمارا مطالبہ اسلامی آئین"

۷۔ کانفرنس میں کراچی سے ۲۱۰ اور باہر سے ½ ۲ ہزار علماء و مشائخ شریک تھے۔

۸۔ ایک بار تالی بجی جس پر اسٹیج سے ممانعت کر دی گئی۔

Marfat.com

سنّی کانفرنس میں صرف پندرہ منٹ میں دس ہزار روپے کے عطیات جمع ہوگئے

کراچی ۹ اگست (اسٹاف رپورٹر) دوروزہ سندھ سنی کانفرنس کے دوسرے روز جمعیت العلمائے پاکستان کی اپیل پر شرکائے جلسہ نے جس نے سامعین، علماء اور مشائخ بھی شامل تھے تبلیغ اسلام فنڈ میں تقریباً دس ہزار روپے کے عطیات دیئے۔ عطیہ کی اپیل مولانا شفیع اوکاڑوی نے کی۔ انہوں نے کہا کہ جمعیت کا سرخ سفید سیاہ کسی سامراج سے کوئی تعلق نہیں ہے، اس کا صرف سبز گنبد کے مکیں سے تعلق ہے، یہی وجہ ہے کہ علماء اور مشائخ مسجدیں خانقاہیں اور مدرسے چھوڑ کر میدان میں نکل آئے ہیں چنانچہ اب اہلسنت عوام کا یہ فرض ہے کہ وہ ان کی ہر ممکن مالی امداد کریں تاکہ پاکستان میں اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد تیز کی جاسکے۔ مولانا شفیع اوکاڑوی نے مزید کہا کہ جمعیت کے رضاکار جن کے پاس عطیات کی کتابیں ہیں یا جن کے بیج لگے ہوئے ہیں آپ تک پہنچیں گے اور آپ جتنی بھی آپ کی استطاعت ہو تبلیغ اسلام فنڈ کے لئے عطیہ دیں۔

مولانا کے اس اعلان کے ساتھ ہی تقریباً پچاس ساٹھ رضاکار عطیات کی کتابیں اور جھولیاں لے کر سامعین کے درمیان پہنچ گئے اور پندرہ منٹ کے قلیل عرصے میں تقریباً دس ہزار روپے کی رقم جمع کرلی گئی۔ اس پندرہ منٹ کے دوران مولانا شفیع اوکاڑوی لاؤڈ سپیکر سے بڑی بڑی رقومات کا اعلان بھی کرتے رہے، لوگوں کو عطیات دینے کی ترغیب بھی دلاتے رہے۔ اس موقع پر انہوں نے علماء اور مشائخ کو بھی نہ بخشا اور ان سے کہا کہ باہر والے (سامعین) دے رہے ہیں اندر والے (مشائخ اور علماء) بھی اپنے اپنے عطیات کا اعلان کریں۔

Marfat.com

سنّی کانفرنس ٹنڈو آدم (سندھ)

اگست ۱۹۷۰ء

زیرصدارت :۔ حضرت پیر **محمّد قاسم** مشوری صاحب

تقاریر :۔ علّامہ **شاہ احمد نورانی**

اس ملک میں غیر اسلامی آئین تیار کرنے والی اسمبلی کے لئے کوئی بھی گنجائش نہیں۔ اگر کسی بھی دستور ساز اسمبلی نے آٹھ کروڑ اہلسنت پر قرآن وسنت کے منافی دستور مسلط کرنے کی جسارت کی تو نہ صرف ایسے دستور کی دھجیاں اُڑا دی جائیں گی بلکہ آئین تدوین کرنے والوں کو بھی معاف نہیں کیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ حصولِ پاکستان کا حقیقی تصوّر یہ تھا کہ اس مقدس سرزمین پہ اللہ کی حاکمیت ہو اور ہم قرآن وسنّت کی روشنی میں اپنی زندگیاں بسر کریں۔ لیکن آج یہاں اسلام مردہ باد کے نعرے لگائے جا رہے ہیں۔ کلمہ طیبہ کے بینرز کو نذرِ آتش کیا جا رہا ہے۔ قرآنِ مجید کی بے حرمتی کی جا رہی ہے۔ لیکن اب ہم اس قسم کے لادین اور اشتراکی عناصر کو اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دیں گے۔ اسلام مردہ باد کا نعرہ لگانے والوں کی زبانیں گدیوں سے کھینچ لی جائیں گی۔ کلمہ طیبہ کے بینرز اور قرآن مجید کی بے حرمتی کرنے والوں کے ہاتھ قلم کر دیئے جائیں گے۔

اس کانفرنس سے علّامہ عبدالمصطفےٰ الازہری۔ پیر محمد قاسم مشوری۔ مولانا غلام عباس قادری اور دیگر علماء نے بھی خطاب کیا۔

Marfat.com

دارالعلوم نورانی رجسٹرڈ

احبابِ اہلِ سنّت کو یہ

جان کر مسرّت ہوگی کہ علاقہ گلبہار (گولیمار)

کی ایک بستی (محمد آباد) میں دارالعلوم نورانی قائم

کر دیا گیا ہے۔ اس وقت کافی بچّے زیرِ تعلیم ہیں

دارالعلوم کی تعمیر جاری ہے، اہلِ

ثروت احباب اس کی تعمیر میں تعاون فرمائیں۔

دارالعلوم کی انتظامیہ بے حد ممنون و مشکور ہوگی۔

ممتاز علی خاں جنرل سکریٹری

منجانب:۔ جامع مسجد نورانی و دارالعلوم نورانی

پلاٹ نمبر 1708 محمد آباد۔ گلبہار۔ کراچی نمبر 18

Marfat.com

سنی کانفرنس سکھر (سندھ)

اگست سنہ ۱۹۷۰ء

زیر صدارت :- حضرت پیر **محمد قاسم** مشوری صاحب

خطبۂ استقبالیہ :- حضرت مفتی **محمد حسین** قادری صاحب

تقاریر :- **علامہ سید سعادت علی قادری :**

آپ نے اسلام کی عظمت اور تحفظ کے لئے کام کرنے والی تمام دوسری جماعتوں سے تعاون کی پیش کش کی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی یہ کہا کہ جمعیت علماء پاکستان سواد اعظم کی نمائندہ جماعت ہے اس لئے دوسری جماعتوں کو اس سلسلے میں سلسلہ جنبانی کرنی چاہیئے۔ لیکن ہم ایسی جماعتوں کے ہاتھ قیادت سونپنے کو تیار نہیں جن کے پرچم پر چاند تارے کو کلمہ طیبہ پر فوقیت حاصل ہے مولینا نے مزید کہا کہ ہم اقتدار حاصل کرنے کے لئے نہیں بلکہ اسلام کی حفاظت کے لئے اپنی مساجد اور حجروں سے باہر آئے ہیں اور صحابہؓ بدر رضوان اللہ تعالیٰ کی پیروی میں اپنی پیش بندی جاری رکھیں گے۔ آپ نے اعلان کیا کہ اگر ہمارے اراکین اسمبلیوں میں جاکر اسلامی آئین نافذ کرنے میں ناکام رہے تو وہ مستعفی ہوجائیں گے۔ ہم تابعین رسول ہیں۔ اس لئے اصل طاقت ہمارے ہاتھ میں ہے۔ وہ سرمایہ دار جو گزشتہ تیس سال سے عوام کا خون چوس رہے ہیں۔ اسلام کی حفاظت کے لئے ایک کوڑی خرچ کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ اسلامی آئین صرف علماء ہی مرتب کرسکتے ہیں جس طرح ایک ڈاکٹر موٹر مکینک کا کام نہیں کرسکتا۔ اسی طرح علماء کے علاوہ کوئی دوسرا شخص یہ فریضہ ادا نہیں کرسکتا۔ ہمیں امریکی یا چینی طرز کا آئین نہیں چاہیئے اور غیر علماء ۱۲۰ دن کی مدت میں کوئی آئین تیار نہیں کرسکیں گے۔

Marfat.com

وہ تو اسمبلی حال میں صرف سگریٹ کے دھوئیں اڑانے جانتے ہیں۔

علّامہ مُحمّد شفیع اوکاڑوی

سوشلزم اسلام کا بدترین دشمن ہے۔ بدترین قسم کی آمریت ہے اس میں انفرادی ملکیت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور تمام ملکی وسائل پر ایک آمر کا قبضہ ہو جاتا ہے۔

حضرت پیر مُحمّد قاسم مشوری

آپ نے اعلان کیا کہ اگر صدر مملکت یقین دلائیں کہ قرآن و سنّت کے مطابق آئین نافذ کیا جائے گا۔ تو علماء و مشائخ براہِ راست انتخاب لڑنے سے دستبردار ہو جائیں گے۔ آپ نے مزید کہا کہ اسلام سے زبانی ہمدردی کا اظہار کرنے والے عناصر کو اس ملک میں سیاہ و سفید کا مالک نہیں بنایا جا سکتا۔ پاکستان کا کوئی مسلمان محض روٹی اور کپڑے کے لئے اپنا ایمان فروخت کرنے کو تیار نہیں ہوگا۔ کچھ عناصر ایسے بھی ہیں جو اسلام کے نام پر قوم کو بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ لیکن وہ بے لوث نہیں ہیں۔ اس کی شہادت خود اُن کے ماضی سے ملتی ہے۔ آپ نے مزید کہا کہ سوشلزم کے پروپیگنڈہ کے لئے لاکھوں کتابیں لوگوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔ کچھ لوگوں کو خرید لیا گیا ہے۔ وہ مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن کلمہ شہادت بھی نہیں جانتے۔

قرار دادیں

۱۔ سوشلزم کا پرچار کرنے والی تمام جماعتوں پر پابندی لگائی جائے اور سوشلزم کی حمایت کرنے والوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۲۔ آئندہ انتخابات فوج کی نگرانی میں کرائے جائیں۔

Marfat.com

سنی کانفرنس ملتان ۱۹۷۸ء

عظیم الشان نظام مصطفےٰ کانفرنس کے انعقاد کیلئے کمیٹی کا قیام

جماعت اہلسنت پنجاب کے اجلاس میں نظام مصطفےٰ کے نفاذ کا مطالبہ

جماعت اہلسنت (پاکستان) صوبہ پنجاب کے ایک اجلاس میں جو شیخ الحدیث عبدالمصطفےٰ ازہری کی صدارت میں گذشتہ دنوں جامعہ رضویہ جھنگ بازار فیصل آباد میں ہوا۔ متفقہ طور پر طے کیا گیا ہے کہ جلد ہی عظیم الشان پیمانے پر کل پاکستان نظام مصطفےٰ کانفرنس کا انعقاد کیا جائے گا اجلاس میں پنجاب بھر کے دور دراز علاقوں سے آئے ہوئے مجلس عاملہ کے اراکین نے شرکت کی جبکہ خصوصی دعوت پر کراچی سے شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفےٰ ازہری اجلاس میں شریک ہوئے۔ اجلاس نے اس امر کی منظوری دیدی کہ جماعت اہلسنت (پاکستان) صوبہ سندھ کے دستور اور منشور کو صوبہ پنجاب پر لاگو کیا جائے گا۔ اجلاس میں صوبہ پنجاب کے ۱۹ اضلاع کے مندوبین نے اپنی اپنی رپورٹیں پیش کیں اور جماعت اہلسنت کی تنظیمی امور سے اجلاس کو آگاہ کیا۔ اجلاس نے نظام مصطفےٰ کانفرنس کے انتظامات کا جائزہ لینے اور صوبائی تنظیموں کے مشورہ سے جگہ کا انتخاب کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جو صاحبزادہ فضل کریم، مفتی عبدالشکور ہزاروی، مولانا سید محمد شیخ، مولانا خدا بخش اور مولانا شمس الزماں قادری پر مشتمل ہے۔ یہ کمیٹی ایک ماہ کے اندر اپنی سفارشات کے ساتھ رپورٹ پیش کریگی۔ اجلاس نے ایک قرارداد کے ذریعہ ملک میں نظام مصطفےٰ کے نفاذ کا مطالبہ کیا گیا

Marfat.com

ملتان سنّی کانفرنس کے تاریخی اجتماع کی تیاریاں شروع ہوگئیں

یہ کانفرنس پاکستان میں نئے دور کا آغاز ثابت ہوگی۔ علامہ کاظمی

کانفرنس کے انتظامات کے لئے متعدد کمیٹیاں قائم کر دی گئیں

مرکزی جماعت اہلسنت پاکستان کے چیئرمین علامہ سید احمد سعیدی کاظمی نے ملک کے سواد اعظم سے اپیل کی ہے کہ وہ ۱۶ اور ۱۷ اکتوبر کو ملتان میں عظیم الشان تعاون کریں تاکہ اس ملک کو حقیقی معنوں میں نظام مصطفےٰ ؐ کا گہوارہ بنایا جاسکے۔

کل پاکستان سنّی کانفرنس میں جوق در جوق شرکت کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قلبی وابستگی کا ثبوت دیں علامہ کاظمی نے جماعت اہلسنت کی مرکزی ایڈہاک کمیٹی کے اجلاس کے بعد اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ یہ کانفرنس تاریخ پاکستان میں ایک نئے دور کا آغاز ثابت ہوگی انہوں نے کہا کہ سوادِ اعظم کو منظم کرنے قرآن پاک اور سنت نبوی کی تعلیمات کو ذریعہ دینے جدید کی پر دان چڑھانے اور باطل قوتوں کے خلاف مؤثر طور پر نمٹنے کے لئے کل پاکستان سنّی کانفرنس کا انعقاد ضروری ہوگیا ہے۔ انہوں نے توقع ظاہر کی کہ عامۃ المسلمین اس عظیم الشان کانفرنس میں شرکت کر کے قیام پاکستان کے

اس سے قبل مرکزی ایڈہاک کمیٹی کے اجلاس میں سنّی کانفرنس کے انتظامات کو آخری شکل دینے کے لئے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ رابطہ کمیٹی میں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی، علامہ خدا بخش اظہر شجاع آباد، شیخ الحدیث مولانا غلام رسول فیصل آباد، مولانا محمد منظور احمد شاہ ساہیوال، علامہ عطا محمد بندیالوی سرگودھا انتخابی کمیٹی میں شیخ الحدیث مولانا غلام رسول فیصل آباد، چوہدری محمد حسین کراچی تشہیر کمیٹی میں محمد اقبال اظہری، شجاع آباد عزیز انجم ملتان، مولانا حفیظ اللہ نقشبندی ملتان، صوفی مختار علی مظہری ملتان اور قاری

Marfat.com

مقصد کے حصول کے لئے ایک پلیٹ فارم
جمع ہو جائیں گے، انہوں نے کہا کہ سوادِ اعظم
کو مرکزی جماعت اہلسنت کے پلیٹ فارم
پر مجتمع کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے اور سنی
کانفرنس اس سلسلے کی اہم کڑی ثابت ہو گی
انہوں نے صحافیوں سے اپیل کی کہ وہ اس
تاریخی کانفرنس کی کارروائی کو مؤثر انداز
میں شائع کر کے سنی کانفرنس کے ساتھ تکمل

مجلس استقبالیہ

۱۔ علامہ سید احمد سعید کاظمی
۲۔ مولانا سید عبداللہ شاہ (ملتان)
۳۔ ڈاکٹر محمد بدر قریشی (ملتان)
۴۔ امجد علی چشتی (کاموںکی)
۵۔ مولانا علی بخش (کراچی)
۶۔ مولانا احمد میاں برکاتی (حیدرآباد)
۷۔ مولانا ایرار احمد رحمانی (کراچی)
۸۔ خواجہ افتخار احمد (سرحد)
۹۔ مولانا وزیر علی قادری (بلوچستان)
۱۰۔ مولانا حبیب اللہ (کوئٹہ)
(۱۱) مولانا منظور احمد فیضی (احمدپور شرقیہ)

اشتیاق علی ملتان کے اسمائے گرامی شامل ہیں

طباعت کمیٹی

۱۔ مولانا خدا بخش اظہر (شجاع آباد)
۲۔ مولانا شمس الزماں (لاہور)
۳۔ مولانا انوار الاسلام (لاہور)
۴۔ مولانا مظفر اقبال (لاہور)
۱۲۔ مولانا محمد حیات قادری (ملتان)

اسٹیج سیکریٹری

۱۔ محمد حنیف طیب (کراچی)
۲۔ محمد اقبال اظہری (شجاع آباد)
۳۔ امجد علی چشتی (کاموںکی)

جبکہ طعام کمیٹی اور اہتمام جلسہ
کمیٹی میں جماعت اہلسنت ضلع ملتان کے
ارکان ہوں گے۔ اجلاس میں "ناظمین
برائے رابطہ مولانا حفیظ اللہ نقشبندی
(ملتان)، محمد اقبال اظہری ایم۔ اے
ملتان کو نامزد کیا گیا۔

Marfat.com

سنّی علماء، مشائخ اور عوام کے نام

علامہ سیّد احمد سعید کاظمی کا پیغام

حضرات علماء کرام و مشائخ عظام دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ :

ملتان میں ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو "آل پاکستان سُنّی کانفرنس" منعقد ہو رہی ہے۔ اس کانفرنس کے انعقاد کا واحد مقصد "مقام مصطفیٰ" اور "نظام مصطفیٰ" کی عظمت و اہمیت کا مظاہرہ اور ملک کی سواد اعظم "جماعت اہل سُنّت" کے مذہب و مسلک کا تحفظ و استحکام ہے تاکہ نظریہ پاکستان کو تقویت حاصل ہو اور دشمنانِ پاکستان کے ناپاک عزائم خاک میں مل جائیں۔

ملک و ملت کی اس خدمت کی عظیم ذمہ داری حضرات علماء و مشائخ اہلسنت پر عائد ہوتی ہے اس لئے نہایت ادب سے استدعا ہے کہ اس کانفرنس میں ضرور شرکت فرمائیں اور اپنے مریدین معتقدین اور جملہ احباب کو بھی کانفرنس میں شرکت اور اس کی مالی امداد و اعانت کا حکم صادر فرمائیں اور کانفرنس کی حمایت میں اخبارات میں بیان شائع کرائیں۔

شکریہ!

سید احمد سعید کاظمی عفی عنہ

شائع کردہ: مرکزی جماعت اہلسنّت پاکستان

Marfat.com

برائے مندوبین

(۱) گھر سے چلنے کے وقت سے لے کر سفر میں اور پھر کانفرنس میں ہر شخص دوسرے پر یہ تاثر چھوڑے کہ وہ کارِ ثواب سمجھ کر کانفرنس میں شریک ہو رہا ہے۔ لہٰذا پوری سنجیدگی اور متانت کا مظاہرہ کریں۔

(۲) دوران سفر ادائے گی نماز کی پابندی کی جائے اور امیرِ سفر مقرر کیا جائے جس کی ہدایت پر راستے بھر نعتوں اور درود و سلام کا ورد کریں۔

(۳) سفر کا ضروری سامان بالخصوص چادر، لحاف اور گلاس وغیرہ ہمراہ لائیں۔

(۴) کانفرنس کے منتظمین نے شب و روز محنت کر کے بہتر سے بہتر انتظام کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر کوئی شکایت ہو تو تحریری طور پر استقبالیہ پر موجود افراد کو دے دی جائے۔ تاکہ شور و غل سے پروگرام خراب نہ ہو۔

(۵) لاؤڈ سپیکر اور بجلی کے انتظام پر سب سے زیادہ توجہ دی گئی ہے۔ تاہم خدانخواستہ کوئی شکایت ہو تو تحریری طور پر پیش کی جائے۔

(۶) اسٹیج پر صرف متعین علماء و مشائخ تشریف رکھیں گے۔ علماء و مشائخ کے ساتھ ان کے دیگر احباب اسٹیج پر جانے کی کوشش نہ کریں۔ اس سے نظم و ضبط خراب ہو گا۔

(۷) مختلف شعبۂ زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب اپنی مخصوص نشستوں پر بیٹھیں۔

Marfat.com

(۸) کانفرنس کے قراء، نعت خوان اور مقررین حضرات کی فہرست اور موضوعات پوری طرح مشورہ کرکے انتظامیہ کے سب سے بڑے اجلاس میں طے کئے گئے ہیں۔ لہٰذا انہی پر اکتفا کریں۔ اس کے باوجود کوئی انتہائی ضروری کلام رہ گیا ہو تو پروگرام کمیٹی کو تحریری طور پر ان کا نام پہنچا دیں۔ اسٹیج سیکرٹری سے اس سلسلہ میں رجوع نہ کریں۔

(۹) کانفرنس کے دوران صرف اسٹیج سے ہی نعرے لگائے جائیں گے اس لئے مجمع سے نعرے نہ لگائے جائیں۔

(۱۰) کانفرنس میں حفاظتی سنّی رضا کار موجود رہیں گے۔ تاکہ کسی قسم کی بدنظمی نہ ہونے پائے آپ سُنّی رضا کاروں سے مکمل تعاون کریں۔ اس لئے کہ مسلک اہلِ سنت کی عظمت کے ذمہ دار آپ بھی ہیں۔

(۱۱) طعام کے لئے ملتان کے ہوٹل والے عارضی ہوٹل لگائیں گے۔ جہاں سستا اور معیاری کھانا فراہم کیا جائے گا۔ جو حضرات مشترکہ کھانے کا انتظام کرنا چاہیں وہ اپنے ہم سفر ساتھیوں کے لئے انتظام کر سکتے ہو۔ علماء، مشائخ اور عوام انہی ہوٹلوں سے کھانا تناول کریں گے۔ ان ہوٹلوں کو مہنگا کھانا بیچنے کی اجازت نہ ہوگی۔ ایک ہی قسم کا سادہ کھانا تیار ہوگا۔

(۱۲) کانفرنس میں چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر سے لاکھوں افراد شریک ہو رہے ہیں۔ اس لئے اگر کوئی انتظامی کسر رہ جائے تو ہم پہلے سے معذرت خواہ ہیں۔

(۱۳) اپنے اپنے علاقوں میں سُنّی کانفرنس کی تشہیر کریں اور زیادہ سے زیادہ افراد کو شمولیت پر آمادہ کریں۔

(۱۴) سُنّی کانفرنس خالص مذہبی مقاصد پر مبنی مشتمل اجتماع ہے۔ لہٰذا

Marfat.com

ہر شخص سیاسی یا گروہی مقاصد سے بالا تر ہو کر آئے۔
کانفرنس کے لئے عطیات ۱۳ اکتوبر تک روانہ کر دیں تاکہ انتظامات میں دشواری نہ ہو۔ اس کے بعد وصول ہونے والے عطیات کانفرنس میں ہمراہ لائیں۔ نیز یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ کچہری روڈ ملتان کے اکاؤنٹ ۵۹۴ میں بھی کل پاکستان سُنّی کانفرنس فنڈ کے نام پر جمع کرائے جاسکتے ہیں۔

(۱۶) دیگر ضروری معلومات کے لئے کل پاکستان سُنّی کانفرنس کے مرکزی دفتر انوار العلوم کچہری روڈ ملتان۔ فون نمبر ۷۲۵۲۱ سے رابطہ قائم کریں۔

ضروری نوٹ :

باہر سے آنے والے حضرات کو معلوم ہو کہ مسلک اہل سُنّت کے وسیع تر مفاد میں کانفرنس کے ہر اجلاس میں ضرور شرکت کریں۔

شکریہ

جماعت اہلسنت پاکستان

Marfat.com

(بیادگار غوث العالم مخدوم حضرت سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہٗ)

سمنان ٹاؤن

خوش عقیدہ و پاکیزہ حضرات کی بستی

پُرفضا محل وقوع نزد سپر ہائی وے۔ کے ڈی اے اسکیم ۳۳

یہ بستی نظریاتی بستی ہے جس میں صرف سنّی حضرات ہی کو پلاٹ الاٹ کئے جاتے ہیں۔ مناسب قیمت اور جائز ترقیاتی اخراجات کے ساتھ انتہائی دیدہ زیب نقشے کے مطابق ہر وقت سنّی احباب کی خدمت کے لئے ادارے کی انتظامیہ مستعد ہے۔

240 - 400 - 600 - 1000 گز کے قطعات اراضی موجود ہیں۔ پہلے آیئے اور پہلے پایئے۔

اوقاتِ کار:- بروز جمعہ صبح 9 تا 12 - 3 تا 7 بجے شام

بروز جمعرات ـــــ تعطیل

بروز ہفتہ تا بدھ صبح 9 تا شام 7 بجے تک

دفتر سمنان ٹاؤن:- **کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی لمیٹڈ**

17/14 فردوس کالونی کراچی نمبر ۱۸ فون نمبر 613061

Marfat.com

کُل پاکستان

سنی کانفرنس

منعقدہ

بفضلہ تعالیٰ

فون نمبر
لاہور ۶۰۴۵۹
ملتان ۷۲۵۲۱
کراچی ۷۲۷۲۲

۱۶ـ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء

بروز پیر منگل

شان وشوکت سے منعقد ہو رہی ہے

شعبۂ نشر واشاعت جماعت اہلسنت پاکستان

Marfat.com

احبابِ اہلسنّت توجہ فرمائیں

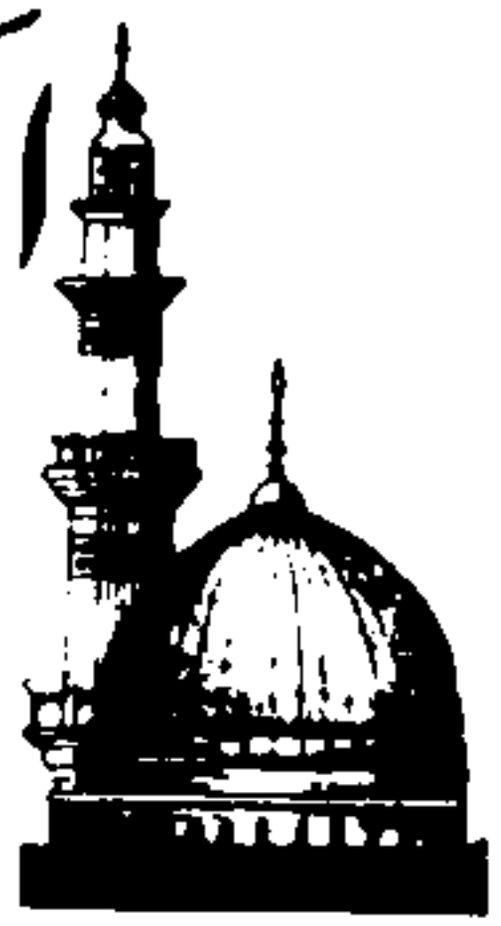

(۱) سالانہ ہفت روزہ جشن عید میلادالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
منانے والا ادارہ

انجمن تاجدارِ حرم رجسٹرڈ کراچی

(۲) پاکستان میں پہلا قمری کیلنڈر جاری کرنے والا ادارہ

انجمن تاجدارِ حرم رجسٹرڈ کراچی

(۳) برِصغیر میں سنی کانفرنسوں کی روداد کو کتابی شکل میں شائع کرنے والا ادارہ

انجمن تاجدارِ حرم رجسٹرڈ کراچی

(۴) پاکستان میں نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشہیر کرنے والا ادارہ

انجمن تاجدارِ حرم رجسٹرڈ کراچی

یہ اِدارہ آپ کے بھرپور مالی تعاون کا متمنی ہے

ڈاک کا پتہ:

A - 172 - وحید آباد - گل بہار - کراچی نمبر ۱۸ - کراچی

Marfat.com

پہلا اجلاس

بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۵ء بروز پیر بوقت بعد نماز ظہر

زیر صدارت پیر طریقت حضرت علامہ حامد علی خاں صاحب

مہمان خصوصی جناب مولانا تقدس علی خاں صاحب

تلاوت کلام پاک جناب قاری غلام رسول (پنجاب)

اسٹیج سکریٹری جناب امجد علی چشتی صاحب (پنجاب)

نعت رسول مقبول جناب محمد علی ظہوری قصوری صاحب

نظم جناب راجہ رشید محمود ایم اے۔

مقررین

جناب مولانا حبیب احمد صاحب بلوچستان

جناب مولانا جمیل احمد نعیمی صاحب سندھ

جناب مولانا عبدالمالک ہزاروی صاحب سرحد

جناب مولانا سید عبدالقادر گیلانی صاحب پنجاب

دعا و سلام

مولانا حامد علی خاں

Marfat.com

قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان کا نقشہ

مرتب۔ شمیم الدین

Marfat.com

سنی کانفرنس ملتان کے پہلے اجلاس میں حضرت مولانا تقدس علی خاں صاحب
پیر طریقت حضرت مولانا حامد علی خاں صاحب

Marfat.com

کارروائی کا آغاز زینت القراء قاری غلام رسول صاحب نے تلاوتِ قرآن سے کیا ان کی حسن قرأت نے اجتماع پہ وجد کی کیفیت طاری کردی ۔لاکھوں افراد پر سکتہ کی کیفیت طاری تھی اور وہ کلام الٰہی کی اثر انگیزی سے وجد کر رہے ہیں ۔قاری غلام رسول نے قرآن پاک کی جو آیات تلاوت کیں ان کا ترجمہ بھی پڑھ کر سنایا ۔ترجمہ یہ ہے ۔

"ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اللہ کے حکم سے بات کہے اور اگر تم اپنی جانوں پر ظلم کر بیٹھو تو میرے محبوب کے دربار میں آجاؤ اور وہاں اگر اللہ سے معافی مانگو اور رسول بھی اللہ سے تمہارے لئے معافی مانگے تو پھر دیکھو فوراً اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول کرے گا. اور تم پر رحم کرنے والا ہوگا اور تم میں کوئی آدمی مسلمان نہیں ہوگا جب تک کہ وہ آپس کے ہر قسم کے جھگڑوں میں پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا حاکم تسلیم نہ کرلیں اور پھر سرکار جو فیصلہ فرمادیں. اس کے متعلق اس کے دل میں ذرا برابر بھی کسی قسم کا بوجھ پیدا نہ ہو۔وہ من وعن حضور کے ارشاد کو بسروچشم تسلیم کرلیں. اے مسلمانو! میرے محبوب سے آگے نہ بڑھو۔اللہ سے ڈرو. اللہ سننے جاننے والا ہے. اور میرے محبوب کے سامنے اپنی آوازوں کو بلند نہ کرو اور جس نے ایسا کیا اس کے تمام اعمال اور نیکیاں ضائع کردی جائیں گی اور اسے خبر بھی نہ ہوگی اور جو میرے محبوب کے ادب واحترام کے لئے ہر وقت تیار رہتے ہیں انہی کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ اور پرہیزگاری کے لئے چُن لیا ہے ۔"

تلاوت قرآن پاک وترجمہ کے بعد محمد علی ظہوری قصوری صاحب نے نعتِ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی اس نعت کا پہلا شعر یہ ہے ؎

Marfat.com

ان کی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں
جس سمت چل دیئے ہیں کوچے بسا دیئے ہیں

اس نعت کے چند اشعار پڑھنے کے بعد سنّی کانفرنس کے بارے میں انہوں نے جو نظم پڑھی وہ یہ ہے۔

جب سے سنّیو، کانفرنس کا ہو گیا اعلان ہے
قافلۂ اہلِ سُنّت بن گیا طوفان ہے
جو کیف۔ جذبہ لگن ہے ولولہ ایمان ہے
قلبِ سُنّی کی صدا ملتان ہے ملتان ہے
تھیں نگاہیں منتظر جو وہ منظر دیکھ لو
جانثارانِ محمد کا سمندر دیکھ لو
جذبۂ حُبِ خدا، عشقِ پیمبر دیکھ لو
اہلِ سُنّت کا تو یہ سرمان ایمان ہے؛
قلبِ سُنّی کی صدا ملتان ہے ملتان ہے
آبروئے مازِ نامِ مصطفیٰؐ منشور ہے
اور درِ دلِ مسلم مقامِ مصطفیٰؐ دستور ہے
جو اگر ہو تو نظامِ مصطفیٰؐ منظور ہے
جو نہ ہو تو پھر بتا کیسا پاکستان ہے
قلبِ سُنّی کی صدا ملتان ہے ملتان ہے
اہلِ سنّت نے بنایا ملک پاکستان کو
دشمنوں نے کر دیا دو لخت اس یک جان کو
دیکھتے ہیں آج پھر اہلِ وطن ملتان کو
جانثاران محمدؐ سے وطن کی شان ہے

Marfat.com

قلبِ سُنّی کی صدا ملتان ہے ملتان ہے
آج قاسم باغ دیکھو یہ نورانی سماں؟
اہلِ دل۔ اہلِ نظر۔ کاروان در کاروان
ایک مقصد نے کیا ہے ایک پھر سب کو یہاں
ایسے مقصد پہ قصوری جان و دل قربان ہے
قلبِ سنّی کی صدا ملتان ہے ملتان ہے

قصوری صاحب کے بعد ممتاز نعت گو شاعر راجا رشید محمود کو دعوت دی گئی انہوں نے سوادِ اعظم کے اس عظیم الشان تاریخی اجتماع میں اپنے تاثرات نظم کی صورت میں پیش کئے نظم پڑھنے سے قبل انہوں نے کہا کہ

"قوم و ملک کی کشتی کے ناخداؤ!

میں نے سنّی کانفرنس پر جس قدر نظمیں کہی تھیں سب رسالوں کے "سنی کانفرنس" نمبر میں چھپ چکی ہیں آج عاشقانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ جمِ غفیر اور جوش و خروش دیکھ کر جو چند شعر ہوئے ہیں پیش کرتا ہوں"۔

قوم کے دکھ کی دوا ہے سنّیوں کا اجتماع
ربطِ ملّت کا پتہ ہے سنّیوں کا اجتماع
سنیت کے نام پر ہیں جمع اربابِ وفا
باعثِ تسکیں ہوا ہے سنیوں کا اجتماع
ہو گئی ہے آج تعین صراطِ مستقیم
فرد ہر منزل نما ہے سنّیوں کا اجتماع
دل میں عشقِ پیمبر لب پہ ہے صلی علیٰ
محو مدح مصطفےٰؐ ہے سنّیوں کا اجتماع
ہے لبوں پہ سب کے نعرہ یا رسول اللہ کا

Marfat.com

اپنے آقا پہ فدا ہے سنّیوں کا اجتماع
مملکت میں اہلسنت آج چھ سو لاکھ ہیں
یہاں پر لاکھوں ہی کا ہے سنّیوں کا اجتماع
شخصیت ہے مرکزی احمد سعید کاظمی
جن کے دم سے ہو گیا ہے سنّیوں کا اجتماع
اور مولانا حامد علی خاں کے تدبّر کے طفیل
آئینہ اسلاف کا ہے سنّیوں کا اجتماع
سب مشائخ اور علما ہم زباں ہیں دیکھ لو
اور ان کا ہمنوا ہے سنّیوں کا اجتماع
حفظِ ناموسِ پیمبر پہ کمربستہ ہوئے
عشقِ احمد کا صلہ ہے سنّیوں کا اجتماع

راجہ رشید محمود کے بعد داعیٔ کل پاکستان سنّی کانفرنس ملتان غزالیٔ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی صاحب نے خطبۂ استقبالیہ پیش کیا۔

Marfat.com

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت، پاکستان کے تمام ہفت روزہ اخبارات سے زائد

ملک میں بین الاقوامی معیار کا ہفت روزہ

- پاکستانی صحافت میں ایک نئے باب کا آغاز ہے
- سوادِ اعظم کے دھڑکتے ہوئے دلوں کا ترجمان ہے
- جدید صحافت کے میدان میں بہترین انتخاب ہے
- نے مختصر سے عرصے میں ناکامیوں کا ازالہ کیا ہے
محرومیوں کے احساس سے نجات دلائی ہے۔ مخالفین کے زغے میں قلمی جہاد کا آغاز کر کے محض سے وقفہ میں اپنا سکہ جما دیا ہے۔ یہ سوادِ اعظم کی بھرپور آواز اور بہترین سہارا ہے

پاکستان کا سب سے سستا ہفت روزہ اخبار

قیمت صرف دو ۲ روپے

میلاد کانفرنس کے موقع پر سالانہ خریداری میں رعایت

۸۵ روپے سالانہ کی بجائے ۷۵ روپے ۴۵ روپے ششماہی کے بجائے — ۴۰ روپے

تفصیلات کیلئے اُفق کے اسٹال سے رابطہ قائم کریں

Marfat.com

خطبۂ استقبالیہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمْ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی

ابتدائیہ

صدرِ محترم! حضرات علمائے کرام و مشائخ عظام اور جملہ حاضرین کرام و برادران اہل سُنّت، السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

اس عظیم الشان تاریخ ساز آل پاکستان سُنّی کانفرنس میں آپ کی شرکت اور تشریف آوری پر نہایت ادب واحترام کے ساتھ میں آپ کا خیر مقدم کرتا ہوں اور کمال فرحت ومسرّت کے ساتھ آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ آپ حضرات نے اس بے مثال سُنّی کانفرنس کے ساتھ جو تعاون فرمایا اور اپنی تشریف آوری سے اس کانفرنس کی رونق بڑھائی میں اس پر آپ کا تہِ دل سے ممنون ومتشکر ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ یہ کانفرنس اس پُرآشوب دور میں اسلام کی سربلندی، مسلکِ اہل سنّت کے تحفّظ، پاکستان کے استحکام اور نظامِ مصطفٰے کے نفاذ کے لئے سنگِ میل ثابت ہو۔ آمین۔ اس نازک دور میں کمیونزم اور سوشلزم جیسے لادینی فتنوں کا سیلاب امنڈتا چلا آرہا ہے۔ نیز جماعت اہل سُنّت اور مسلک اہلِ سُنّت کے خلاف خوفناک سازشیں کی جارہی ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ پاکستان کے خلاف بھی منصوبے بنائے جارہے ہیں۔ وقت کا اہم ترین تقاضا ہے کہ سارے مُلک

Marfat.com

کے سُنّی حضرات اپنے اسلاف کی سابقہ روایات کے مطابق اپنے دین و مذہب اور ملک و ملت کے تحفظ و سلامتی اور نظام مصطفٰے کی ترویج کے لئے پوری طرح منظم اور مستحکم ہو کر ان تمام فتنوں کو ناکام بنادیں۔

بُزرگان محترم! کل پاکستان کے سنّیوں کی یہ عظیم اور تاریخی کانفرنس صرف مذہبی بنیادوں پر منعقد ہو رہی ہے۔ سیاست سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ نہ اس کی بنیاد فرقہ واریت پر ہے۔ آپ سب حضرات کسی گروہی تعصب یا سیاسی غرض کو لے کر نہیں آئے بلکہ آپ سب حضرات محض سُنّی ہونے کی حیثیت سے تشریف لائے ہیں۔ جماعت اہلسنّت جس کے پلیٹ فارم پر یہ کانفرنس منعقد ہو رہی ہے، خالصتاً مذہبی جماعت ہے اس کے اغراض و مقاصد اور منشور کا خلاصہ صرف اسلام کی سربلندی مسلک اہل سُنّت کا تحفّظ اور مذہبی بنیادوں پر سنّیوں کی تنظیم و تبلیغ ہے۔

نظریہ پاکستان کی حفاظت اور پاکستان میں نظام مصطفٰے کے نفاذ کی جدوجہد اور اسی بنیاد پر پاکستان کا استحکام جماعت اہلسنت کا نصب العین ہے۔ اس ضمن میں اسلام اور نظام مصطفٰے، سنت و جماعت کا مفہوم، اہلسنت کا تشخص اور نظریۂ پاکستان اور اس کے استحکام کے عنوانات پر مجھے کچھ عرض کرنا ہے۔

اسلام اور نظامِ مصطفٰے

اسلام دینِ فطرت ہے۔ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی فِطْرَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْھَا لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ۵ (اللہ تعالیٰ کے دین کو لازم پکڑو جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا۔ اس کی خلقت میں کوئی تبدیلی نہیں۔ یہ سیدھا دین ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے) بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھودانہ

Marfat.com

او ینصرانہ او یمجسانہ الحدیث۔ (ہر بچہ فطرت یعنی دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے اس کے ماں باپ اسے یہودی بنالیں یا نصرانی یا مجوسی بنالیں)

دین فطرت ہی انسانی فطرت کے تقاضوں کو پورا کرسکتا ہے۔ انسانی فطرت سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو خلقت وجبلت کے جس بنیادی نقطے پر پیدا کیا جائے اس نقطے سے انحراف نہ پایا جائے۔ مثلاً بہیمیت یا سبعیت (حیوانیت یا درندگی) اس پر غالب نہ ہو یعنی انسان فطرتِ سلیم پر قائم ہو ایسی صورت میں انسان کی فطرت سلیمہ جس چیز کو پسند کرے گی یقیناً وہ وہی چیز ہوگی جو اسلام میں پسندیدہ ہے۔

بنی نوع انسان میں جتنے افراد سلیم الفطرت پیدا ہوئے بلاتخصیص سب نے اسلام کی پسندیدہ چیزوں کو پسند کیا اور جن چیزوں کو اسلام نے ناپسندیدہ قرار دیا ان سب نے ان تمام چیزوں کو قبیح اور ناپسندیدہ مانا۔

اسلام کے پیش کردہ نظام سے اگر کسی شخص نے کسی وقت روگردانی کی، خواہ وہ روگردانی کرنے والے مسلمان ہی کیوں نہ ہوں تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ اسلامی نظام میں کوئی خرابی تھی یا وہ قابلِ عمل نہ تھا بلکہ اس کی وجہ صرف یہ تھی کہ اسلامی نظام سے روگردانی کرنے والوں کی فطرتِ سلیمہ پر نفسانی خواہشات غلبہ ہوچکا تھا اس لئے وہ اس پر عمل کرنے سے منحرف اور گریزاں رہے۔

ادنیٰ شعور رکھنے والا شخص بھی اتنی بات سمجھ سکتا ہے کہ اگر کسی وقت عام طور پر لوگ نیکی کرنا چھوڑ دیں اور جان بوجھ کر برائی اختیار کرلیں جیسا کہ صدیوں سے لوگ ایسا کرتے چلے آرہے ہیں خصوصاً موجودہ دور میں ایسا ہی ہورہا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ نیکی قابلِ عمل نہیں رہی۔ لوگوں نے سچ بولنا چھوڑ دیا تو اس سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ سچ قابل عمل نہیں رہا بلکہ اس سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خود لوگوں میں ایسی خرابی پیدا ہوگئی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے

Marfat.com

نیکی اور سچائی کو بالائے طاق رکھ دیا اگر کوئی معدہ صالح غذا ہضم نہ کر سکے تو یہ غذا کی نہیں بلکہ خود معدہ کی خرابی ہے۔ نیکی اور اچھائی سے روگردانی اس امر کی دلیل نہیں کہ نیکی اور اچھائی قابلِ عمل نہیں رہی بلکہ اس بات کا ثبوت ہے کہ لوگ اس فطرت سلیمہ پر قائم نہیں رہے جو ان کی حقیقت کا بنیادی نقطہ تھا۔

یہاں یہ بات واضح رہے کہ فطرت کی خلاف ورزی خلق اللہ کی تبدیلی نہیں بلکہ اصل فطرت کے موجود ہوتے ہوئے اس فطرت سے انحراف اور کجروی ہے۔

دین اسلام کا اصل مفاد ہی یہ ہے کہ اسے قبول کر کے انسان اپنی فطرت سلیمہ پر قائم رہے اور کسی حال میں اس سے منحرف نہ ہو۔ اکثر لوگ اس حقیقت سے بے خبر ہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تنبیہہ نازل فرمائی۔

اسی حقیقت کو نہ سمجھنے کی وجہ سے بعض لوگ مسلمان ہونے کے باوجود بھی غیر اسلامی نظاموں کی طرف مائل ہیں۔ کاش وہ "دینِ قیم" کے معنی کو سمجھتے تو انہیں معلوم ہو جاتا کہ انسان کی فطرت سلیمہ کے تقاضوں کی تکمیل کا ضامن یہی دین اسلام ہے جسے "دینِ قیم" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

انسانوں کے جو افراد اللہ تعالیٰ کے نبی پر ایمان لائے اور انہوں نے دینِ اسلام کو قبول کیا وہ غیر مسلم افرادِ انسانی سے صرف دین اسلام کی بنیاد پر ممتاز ہو گئے۔ جس طرح انسان، ناطق کی خصوصیت کی بناء پر غیر ناطق حیوان سے ممتاز ہو کر جنس حیوان کے تحت مستقل نوع کی حیثیت اختیار کر گیا بالکل اسی طرح مسلمان، خصوصیت اسلام کی وجہ سے غیر مسلم انسانوں سے ممتاز ہو کر گویا جنس انسان کے تحت مسلمان ہونے کی حیثیت سے ایک مستقل نوع قرار پا گیا۔ یوں کہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نبی نے انسان کو بمنزلہ جنس اور مسلمان و کافر اور منافق کو اس کے تحت تین انواع قرار دے دیا۔

Marfat.com

یہ امر محتاج بیان نہیں کہ ہر نوع کے اسبابِ بقا اور ضروریاتِ زندگی اس کے حسبِ حال ہوتے ہیں۔ مچھلیاں اور پرندے دونوں جنس حیوان کی الگ الگ نوع ہیں۔ پرندوں کا پانی میں اور مچھلیوں کا پرندوں کے آشیانوں میں ہونا ان کے حسبِ حال نہیں، بالکل اسی طرح مسلمانوں کا غیر اسلامی نظام کے تحت ہونا ان کے طبعی تقاضے کے خلاف ہے۔

رہا یہ شبہ کہ ایسی صورت میں غیر مسلم کا اسلامی نظام کے تحت ہونا اس کے طبعی تقاضے کے منافی قرار پائے گا تو یہ شبہ صحیح نہیں اس لئے کہ انسان مسلم ہو یا غیر مسلم بحیثیت انسان ہونے کے اس کی فطرت سلیمہ کا تقاضا عین تقاضائے اسلام ہے اور ظاہر ہے کہ کفر و نفاق کی بنیاد فطرت سلیمہ سے انحراف کے سوا کچھ نہیں اور یہ انحراف غیر طبعی ہے۔ معلوم ہوا کہ غیر مسلم کا اسلام کو اپنی طبیعت کے ناموافق سمجھنا فطرت سلیمہ سے انحراف کی بناء پر ہے ورنہ اس میں شک نہیں کہ یہی نظام اس کی اصل فطرت کے عین مطابق اور حسبِ حال ہے۔ بلکہ غیر مسلموں کے لئے اسلام امن و عافیت کا حقیقی ضامن ہے اسلام نے عام ہندو، سکھ اور عیسائی جیسی غیر مسلم اقلیتوں کی جان و مال اور عزت و آبرو کے تحفظ کی مستحکم ضمانت دی اور تاریخ شاہد ہے کہ اسلامی حکومتوں کے ادوار میں غیر مسلموں کو وہ شاندار حقوق و مراعات دیئے گئے جن کی مثال کسی غیر اسلامی حکومت میں نہیں پائی جاتی۔ لہٰذا یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ اسلام ہی بنی نوع انسان کے لئے امن و عافیت اور رحمت و رأفت کا گہوارہ ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ مومن و کافر کے اسی نوعی اختلاف کی بناء پر دونوں کا قانونِ حیات مختلف ہو گیا حلال و طیب چیزیں مومن کے حصے میں آئیں اور خبیث و ناپاک چیزیں کافر کے لئے رہ گئیں۔ مومن کی غذا حلال اور کافر کی غذا

Marfat.com

حرام۔ مسلمان کی طبیعت کا مقتضا طیّبات ہیں اور کافر کی طبیعت کا تقاضا خبیثات۔ قرآن مجید کی سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ ط (اے ایمان والو! ہم نے جو پاک رزق تمہیں دیا اس سے کھاؤ)۔ نیز سورۂ نور میں فرمایا: اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ط (خبیث چیزیں خبیث لوگوں کے لئے ہیں اور پاک چیزیں پاک لوگوں کے لئے)۔ دوسری جگہ سورہ اعراف میں فرمایا: وَیُحِلُّ لَھُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْھِمُ الْخَبٰٓئِثَ ط (اللہ تعالیٰ کے رسول ایمان والوں کے لئے پاک چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرتے ہیں)۔ شراب۔ خنزیر، سُود، رشوت اور ہر قسم کی نجس و حرام اشیاء کو غیر مسلم شوق سے استعمال کرتا ہے لیکن مسلمان ان کے قریب جانا پسند نہیں کرتا۔ جس طرح بکری بھیڑیئے کی غذا قبول نہیں کرتی اسی طرح مومن کافر کی غذا کو پسند نہیں کرتا کیونکہ ان دونوں کے درمیان ایسا ہی فرق ہے جیسا بکری اور بھیڑیئے کے درمیان ہے۔ ان میں سے ہر ایک مختلف النوع ہونے کی حیثیت رکھتا ہے۔

اب یہ حقیقت اچھی طرح واضح ہوگئی کہ مسلمان کا حال غیر مسلم سے مختلف ہے اس لئے کوئی مسلمان غیر اسلامی قانون کے تحت اسلامی زندگی بسر نہیں کر سکتا۔ اصل فطرۃ انسانی کے تقاضوں کی تکمیل صرف اسلامی نظام کے تحت ہو سکتی ہے جس کا نام "نظامِ مصطفےٰ" ہے۔

نظامِ مُصطفےٰ کی جامعیّت

واضح رہے کہ چند اعمال و عبادات ہی کا نام "نظامِ مُصطفےٰ" نہیں بلکہ

Marfat.com

یہ ایسا جامع نظامِ حیات ہے جو پیدائش سے موت تک اور مہد سے لحد تک انسان کو پیش آنے والے ہر مرحلے پر حاوی ہے۔ عقائد و اعمال، عبادات و معاملات اخلاق و آداب سب کو شامل ہے۔ معاشیات و اقتصادیات، حدود و قصاص تعزیرات، عدل و مساوات، قوانین و احکام سب کچھ نظام مصطفیٰ میں احسن و اکمل طریق پر موجود ہیں اور وہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے جس کا منبع کتاب و سُنّت ہے اور اس کی تفصیلات سُنّتِ خلفائے راشدین و سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کی فقہ و اجتہادات اور تعامل مومنین میں محفوظ ہیں سورۂ نساء میں باری تعالیٰ عزاسمہ، کا ارشاد ہے: اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوُ الرَّسُوْلَ وَاُوْلِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ ط (اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو، اس کے رسول کی اطاعت کرو اور اہلِ ایمان میں سے اولوالامر کی)۔ مُسند احمد، ابوداؤد، ترمذی اور ابن ماجہ میں وارد ہے: عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّۃِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ۔ الحدیث۔ (تم اپنے اوپر میری سُنّت اور میرے خلفائے راشدین مہدیین کی سُنّت کو لازم پکڑو)۔ آیۂ کریمہ میں اولوالامر سے مراد بھی خلفائے راشدین اور سلف صالحین ائمہ مجتہدین ہیں۔ قرآن مجید میں دوسری جگہ سورہ نساء میں فرمایا: وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَہُ الْھُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّہٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِہٖ جَھَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِیْرًا ط (جس نے ہدایت واضح ہوجانے کے بعد رسول سے اختلاف کیا اور مؤمنین کے علاوہ کسی دوسرے کے راستے کی اتّباع کی ہم اسے اسی طرف پھیر دیں گے جس طرف وہ پھرا اور اسے جہنم میں پہنچا دیں گے اور وہ بہت بُرا ٹھکانہ ہے)۔ اس آیۂ کریمہ میں اتّباع رسول کے ساتھ مومنین کی راہ پر چلنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ترمذی کی حدیث میں وارد ہے: انّ اللہ لا یجمع امّتی علی

Marfat.com

ضلالۃ۔ (بے شک اللہ تعالیٰ میری امت پر گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا)۔ نیز ابن ماجہ کی حدیث میں وارد ہے: اتبعوا السواد الاعظم (تم لازم پکڑو اپنے اوپر سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کو)۔

ان آیاتِ قرآنیہ اور احادیث نبویہ کی روشنی میں یہ بات واضح ہو گئی کہ نظام مصطفےٰ کا اصل منبع اور اس کی تفصیلات کا سرچشمہ کتاب و سُنّت خلافت راشدہ، ائمہ سلف، تعاملِ مومنین اور اجماعِ اُمّت ہے۔ میں پورے وثوق کے ساتھ عرض کروں گا کہ اسلامی ضابطۂ حیات کا کوئی پہلو ان سے باہر نہیں۔

عدلیہ قرآن مجید کی سورۂ مائدہ میں ہے: اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ (تم عدل کرو، عدل تقویٰ سے بہت قریب ہے)۔ یہ آیت کریمہ عدل و انصاف کی روشن شمع ہے اور سُنّت و اجماع اور قیاس ائمہ مجتہدین اس کی تفصیلات سے پُر ہیں۔

ظُلم عدل کے برعکس ظلم ہے۔ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سورۂ اعراف میں فرمایا: لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ۔ (ظلم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے)۔ اور حدیث شریف میں ہے: الظلم ظلمات یوم القیامۃ۔ متفق علیہ۔ (قیامت کے دن ایک ظلم کے کئی ظلمات ہوں گے)۔

انتظامیہ انتظامی امور کی نگہداشت کرنے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ نے سُورۂ آلِ عمران میں فرمایا: تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ (تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور بُرائی سے روکتے ہو)۔ صحیح مسلم کی حدیث میں وارد ہے: من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ۔ الحدیث۔ تم میں سے جو کسی بُرائی کو دیکھے

Marfat.com

اسے چاہیئے کہ اسے ہاتھ سے روکے)۔

۱ــــ حدود ــــ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی جُرم پہ مقرر کی ہوئی سزا کو حد کہتے ہیں۔ جیسے سورۂ مائدہ میں ہے۔ فَاقْطَعُوْا اَیْدِیَھُمَا (چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹے جائیں)۔ اور سورۂ نور میں ہے:
فَاجْلِدُوْا کُلَّ وَاحِدٍ مِّنْھُمَا مِائَۃَ جَلْدَۃٍ ط (زانی اور زانیہ میں سے ہر ایک کو سَو کوڑے مارو)۔

۲ــــ قصاص ــــ جان، عضو یا زخموں کے بدلے کو قصاص کہتے ہیں۔ مثلاً جان کے بدلے جان، عضو کے بدلے عضو اور زخموں کے بدلے زخم۔ قرآن کریم کی سورۂ بقرہ میں ہے: وَلَکُمْ فِی الْقِصَاصِ حَیَاۃٌ یّٰاُولِی الْاَلْبَابِ ط (تمہارے لئے قصاص میں حیات ہے اے عقل والو)

نوٹ: حدود و قصاص سے متعلق بے شمار احادیث وارد ہیں جو اہلِ علم حضرات سے مخفی نہیں۔

۳ــــ تعزیرات ــــ حد سے کم درجے کی سزا کو "تعزیر" کہتے ہیں۔ ہر وہ جرم جس پر مقررہ سزا شرع میں وارد نہیں موجب تعزیر ہے۔ مثلاً زنا موجبِ للحد کے علاوہ فحش کے ارتکاب پر جو سزا دی جائے گی وہ تعزیر ہوگی علمانے تعزیر کی دلیل میں سورۂ نساء کی اس آیت کو پیش کیا: وَالّٰتٰنِ یَاْتِیٰنِھَا مِنْکُمْ فَاٰذُوْھُمَا ط (اور تم میں سے دو مرد جو (آپس میں) فحش کے مرتکب ہوں تو انہیں تکلیف پہنچاؤ)۔ یہ تکلیف پہنچانا تعزیر ہے۔

یہ امر واضح رہے کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر حکم تعزیر کے بغیر ممکن نہیں اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، صحیح مسلم میں ہے: من رأی منکم منکرا فلیغیرہ بیدہ۔ الحدیث۔

Marfat.com

(تم میں سے جو شخص کسی بُرائی کو دیکھے اسے چاہیئے کہ اس بُرائی کو اپنے ہاتھ سے روکے)۔ اس حدیث سے بھی حکمِ تعزیر پہ روشنی پڑتی ہے۔ بعض علماء نے اجماع کو دلیل تعزیر قرار دیا۔

اسلامی حدود اور تعزیرات کے متعلق بعض لوگ کہتے ہیں کہ اس مہذّب دور میں رجم اور کوڑوں جیسی شدید سزائیں نہایت غیر مناسب بلکہ ناقابلِ عمل ہیں نیز یہ کہ اس دور میں جرائم کی اتنی کثرت ہے کہ اقامتِ حدود ممکن نہیں۔ لاکھوں انسانوں کے ہاتھ کاٹنے پڑیں گے اور لاکھوں انسانوں کو رجم کرنا پڑے گا جو ناقابلِ عمل ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جس دور میں جرائم کی اس قدر کثرت ہو اسے مہذّب کہنا کہاں کی تہذیب ہے؟ پھر یہ کہ سزا ہمیشہ جرم کے مطابق ہوتی ہے جن جرائم پر اسلام نے شدید سزاؤں کا حکم دیا ہے آپ یہ دیکھیں کہ وہ جرائم کتنے شدید ہیں۔ علاوہ ازیں ایسے شدید جرائم کے ثبوت کے لئے اسلام نے جو معیارِ شہادت رکھا ہے اور ان سزاؤں کے لئے جو کڑی شرائط مقرر فرمائی ہیں ان کے پیشِ نظر ان سزاؤں کے ناقابلِ عمل ہونے کا تصور بھی پیدا نہیں ہوتا۔

لوگوں کا یہ کہنا بھی صحیح نہیں کہ لاکھوں کے ہاتھ کاٹنے پڑیں گے اور لاکھوں کو رجم کرنا پڑے گا۔

میں عرض کروں گا کہ اگر نظام مصطفٰے رائج کر کے اس کے مطابق چند مجرموں کو یہ سزائیں مل جائیں تو جرائم کا انسداد ہو جائے گا۔ سعودی عرب میں اسلامی سزائیں نافذ ہیں وہاں کا حال سب کو معلوم ہے۔ اس قسم کے جرائم کا صدور شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔

حقوقِ نسواں

جاہلیت کے دور میں عورت کی جو تذلیل کی جاتی تھی اور جس قدر مظالم کا تختۂ مشق عورتوں کو بنایا

Marfat.com

جاتا تھا اسلام نے اس تذلیل اور جملہ مظالم سے عورتوں کو نجات دلائی، ان کے حقوق مقرر فرمائے. ان پر مظالم اور زیادتیوں کو روکا اور انہیں عزّت کا مقام عطا فرما کر ان کے ساتھ بہترین معاشرت اور حُسنِ سلوک کا حکم دیا۔ سورۂ نساء میں فرمایا: وَعَاشِرُوْا هُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ط یعنی عورتوں کے ساتھ حُسنِ مُعاشرت اور بہترین سلوک کے ساتھ پیش آؤ. ماں کا اَدب، بہن سے شفقت بیٹی سے حُسنِ سلوک قرآن مجید کی تعلیم ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی "خیرکم خیرکم لاھلہ" فرما کر عورتوں کے ساتھ نیکی، بھلائی اور احسان کی تلقین فرمائی۔ یہ حدیث ترمذی، نسائی و ابن ماجہ میں ہے یعنی تم میں بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کے ساتھ بہترین سلوک کرنے والا ہو. آج کے دور میں عام طور پر عورتوں کی جو حق تلفی ہو رہی ہے کہ انہیں میراث کے حقوق سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے اور ازدواجی زندگی میں بھی وہ ظلم وستم کا نشانہ بنی رہتی ہیں معاشرے میں انہیں عزّت کا کوئی مقام نہیں دیا جاتا اور ان کی فلاح وبہبود کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے نظام مصطفٰے کے بغیر ان کی حق رسی اور مظالم سے نجات ناممکن ہے۔

مُعاشیات

قرآن کریم کی اصطلاح میں "معاش" سے مراد روزگار اور اسباب زندگی ہیں۔ سورۂ اعراف میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: وَلَقَدْ مَكَّنّٰكُمْ فِي الْاَرْضِ وَجَعَلْنَا لَكُمْ فِيْهَا مَعَايِشَ ط قَلِيْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ط (بے شک ہم نے تمہیں زمین پر جگہ دی اور ہم نے تمہارے لئے اس میں زندگی کے اسباب بنائے. بہت ہی کم شکر کرتے ہو)۔

چونکہ معاش اور روزگار کے بہت سے شعبے ہیں اور ہر شعبے سے متعلق بکثرت احادیث وارد ہیں. ہر طریق معاش کے لئے کتاب وسنت و دیگر اولۂ شرعیہ

Marfat.com

میں بے شمار احکام موجود ہیں۔ مثلاً سورۂ توبہ میں ہے: اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا ط (اللہ تعالیٰ نے بیع کو حلال کیا اور سُود کو حرام فرمایا)۔ سُود کی مذمت میں قرآن و حدیث کی اتنی نصوص ہیں کہ ان کی تفصیلات کو اس مختصر وقت میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ یہ ایک بدترین قسم کی لعنت ہے اور بے شمار برائیوں کی بنیاد۔ سودی نظام کو ختم کئے بغیر ہمارے معاشی مسائل حل نہیں ہو سکتے۔

اقتصادیات

کتاب وسُنّت کی روشنی میں "اقتصادیات" سے ہماری مُراد مالیات میں میانہ روی ہے اگرچہ اعتدال پسندی اور میانہ روی مالیات کے علاوہ دیگر امور میں بھی مطلوب عندالشرع ہے۔ لیکن مالیات میں اس اعتدال اور میانہ روی کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ مال کو روک لینا جسے ارتکاز دولت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ شرعاً سخت مذموم ہے۔ اسی طرح اسے بے جا خرچ کرنا یا ناجائز طریقہ سے حاصل کرنا بھی سخت گناہ ہے۔ اسی کے متعلق سورۂ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَلَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ط (اور تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناحق طور پر نہ کھاؤ)۔ اور میانہ روی کے متعلق تعلیم دیتے ہوئے سُورہ بنی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا ط (اور اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ اور نہ اسے پُورا کھول دے کہ تو بیٹھ رہے ملامت کیا ہوا تھکا ہوا)۔ یعنی مال کا روکنا اور اسے بلا امتیاز جا بے جا صرف کرنا دونوں ممنوع ہیں۔

جس مال سے زکوٰۃ اور متعلقہ حقوق ادا نہ کئے جائیں اصطلاح شرع میں وہ کنز ہے۔ دیکھیے مجمع بحار الانوار جلد: ۳، ص ۲۳۰۔ اسی کنز کو آجکل معاشی

Marfat.com

اصطلاح کے طور پر لفظ "سرمایہ" سے تعبیر کر دیا جاتا ہے۔ جس طرح زکوٰۃ ادا کرنے اور متعلقہ حقوق کی ادائیگی کے بعد وہ مال کنز نہیں رہتا اسی طرح جس مال سے زکوٰۃ اور حقوق متعلقہ ادا کر دیئے جائیں وہ "سرمایہ" کی تعریف میں نہیں آتا۔ بشرطیکہ اسے جائز طور پر حاصل کیا گیا ہو ورنہ وہ مالِ حرام، مالک کے لئے وبالِ عظیم اور عذاب الیم کا مُوجب ہے۔

اس دور میں اکثر بڑے بڑے امیروں اور مال داروں کے اموال سے جو حقوق اللہ اور حقوق العباد متعلق ہیں اگر نظام مصطفٰے کے تحت ان حقوق کی ادائیگی ان اموال سے کر دی جائے تو کنز سرمایہ کا وجود ہی ملک میں باقی نہ رہے اور اموالِ حرام کی کثرت کے باعث ملک میں جس قدر جرائم اور معصیت کا دور دورہ ہے پاکستان اس سے پاک ہو جائے۔

دراصل دولت اور اسبابِ معیشت کا حصول اتنا مشکل نہیں جتنا کہ ان کی ہمواری اور موزونیت کا قائم رکھنا مشکل ہے۔ دولت کی ناہمواری ہمیشہ اقتصادی اور معاشی نظام کی خرابی کا موجب رہی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ حشر میں فرمایا: كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ (تاکہ وہ اموال مال داروں کے درمیان گردش نہ کرتے رہیں)۔ اس آیت نے دولت کی ناموزوں تقسیم کو روکا ہے۔ غریب کا غریب تر ہونا اور امیر کا امیر تر ہو جانا اسی غیر مناسب تقسیمِ دولت کا نتیجہ ہے۔ اس کا ازالہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ امیر و غریب سب کے لئے حصولِ دولت کے ذرائع ہر ایک کے حسبِ حال مساوی طور پر مہیّا کئے جائیں۔ قرآن مجید کی آیت منقولا بالا کی روشنی میں "نظام مصطفٰے" اقتصاد و معاش میں اسی ہمواری اور موزونیت کا داعی ہے۔

Marfat.com

سوشلزم اور مساوات

سب جانتے ہیں کہ "سوشلزم"، "کمیونزم" ہی کی ایک شاخ ہے جس کی بنیاد خدا کی ہستی کا انکار ہے۔ اس میں شخصی ملکیت بھی منفی ہے۔ یہ دونوں نظریے اسلام کی نفی کرتے ہیں۔ اس کے باوجود بعض لوگوں نے "اسلامی سوشلزم" کی اصطلاح ایجاد کر لی۔

"اسلامی سوشلزم" کی ترکیب بالکل ایسی ہے جیسے "اسلامی شراب خانہ"۔ مسلمانوں کو فریب دینے کے لئے ان لوگوں کا بنیادی سہارا قرآن مجید کی ایک آیت اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا زہد ہے۔ آیت قرآنیہ سورۃ بقرہ میں ہے: وَيَسْئَلُونَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ ط قُلِ الْعَفْوَ۔ (لوگ آپ سے پوچھتے ہیں وہ کیا خرچ کریں؟ آپ فرما دیجئے کہ "عفو"۔

ان لوگوں کا کہنا ہے کہ "عفو" کے معنی ہیں وہ چیز جو انسانی حاجت سے زیادہ ہو۔ اس بناء پر وہ آیت کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ ضرورت سے زائد انسان کے پاس جو کچھ ہو وہ سب خدا کی راہ میں خرچ کر دینا فرض ہے۔

میں عرض کروں گا کہ منکرین خدا کو راہِ خدا کا نام لینا زیب نہیں دیتا پھر یہ لفظ "عفو"، "جُہد" کی نقیض ہے۔ جُہد کے معنیٰ مشقّت ہیں اسی لئے جس نرم زمین کو چلنے کے لئے تیار کیا جائے لغت میں اسے "عفو" کہتے ہیں آیت کے معنی یہ ہیں کہ جو کچھ خرچ کرنا تمہارے لئے سہل اور آسان ہو وہ اللہ کے لئے خرچ کرو۔

ضرورت سے زائد چیز کا خرچ کرنا چونکہ ہر شخص کے لئے آسان ہے اسلیئے اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دیا۔ جن علماء نے "عفو" کا ترجمہ "ما فضل عن الحاجۃ" کیا یعنی "ضرورت سے زائد" ان کا مقصد بھی یہی ہے کہ جن مال کی انسان کو ضرورت

Marfat.com

ہو اس کے خرچ کرنے میں اسے "تکلیف اور مشقت ہوتی ہے اور جو ضرورت سے زائد ہو اس کا خرچ کرنا آسان ہوتا ہے۔ اس سے یہ بات ظاہر ہے کہ "سہولت" اور "زیادت عن الحاجۃ" میں کوئی فرق نہیں۔ دراصل اس آیتِ کریمہ کا مفاد یہ ہے کہ جس مال کے تم خود محتاج ہو اگر اسے خرچ کرو گے تو خود محتاج ہو کر دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلاؤ گے لہٰذا ایسا نہ کرو۔ حدیث شریف میں اسی کی تائید ہے ہے۔ بخاری شریف میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "الصدقة عن ظهر غنى" صدقہ ایسی چیز کا ہو جو ضرورت سے زائد ہے۔ کیونکہ اسی میں انسان کے لئے سہولت ہے۔ یہ کہیں نہیں فرمایا کہ جو کچھ بھی ضرورت سے زائد ہے وہ سب خرچ کر دو اسی لئے قرآن میں لفظ "عفو" ہے۔ "کل العفو" نہیں۔

ہاں غلبۂ زہد کی وجہ سے اگر کوئی زاہد مومن ضرورت سے زائد کل مال بلکہ اپنی ضرورت کو بھی پسِ پشت ڈال کر سارا مال راہِ خدا میں قربان کر دے تو یقیناً موجب فضیلت ہے بشرطیکہ ایسا کرنے والا خود محتاج ہونے کی وجہ سے وہ دوسروں کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ حشر میں اہلبیتِ نبوت اور مہاجرین و انصار کی تعریف میں فرمایا: وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ط (یعنی وہ اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو)۔ نیز جامع ترمذی اور سنن ابی داؤد میں ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوۂ تبوک کے موقع پر اپنا سارا مال پیش کر دیا تھا جس پر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ما ابقیت لاھلك یا ابا بکر؟ اے ابوبکر! تم نے اپنے اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑا؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ابقیت لھم اللہ ورسولہ حضور! میں نے ان کے لئے صرف اللہ اور اس کے رسول

Marfat.com

کو باقی رکھا۔ لیکن اسے فرض نہیں کہا جا سکتا۔ اگر یہ فرض ہوتا تو جن صحابہ نے کچھ مال پیش کیا خصوصاً حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہوں نے آدھا مال اپنے اہل و عیال کے لئے باقی رکھا وہ سب حکم خداوندی " قل العفو" کے بموجب نافرمان اور گنہگار قرار پائیں گے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدس پر بھی حرف آئے گا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں ہدایت نہ فرمائی۔ العیاذ باللہ تعالیٰ۔

ثابت ہوا کہ مُدّعیانِ سوشلزم کا " قل العفو" اور حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلبۂ زہد سے سوشلزم کو ثابت کرنا محض دھوکہ دہی اور فریب ہے۔

مساوات سے مراد یہ ہے کہ ہر مستحق آدمی کو اس کے استحقاق کے مطابق اس کا حق ادا کر دیا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ ایک ہی قسم کے متعدد مستحقین کی ادائیگی حقوق مساوی طور پر نہ ہو ان میں کمی بیشی اسلامی مساوات کے خلاف ہے۔ مثلاً ایک شخص کے چار لڑکے ہیں، دو لڑکیاں اور دو بیویاں۔ اس شخص کی میراث میں جو حصہ لڑکوں کا ہے وہ چاروں کو برابر ملے گا اور جو حصہ لڑکیوں کا ہے وہ دونوں لڑکیوں کو مساوی طور پر دیا جائے گا اور جو حصہ بیویوں کا ہے۔ وہ دونوں بیویوں پر برابر تقسیم ہوگا لیکن ایسا نہیں ہو سکتا کہ لڑکوں، لڑکیوں اور بیویوں میں سے ہر ایک کا حصہ برابر ہو۔ قرآن مجید کی واضح نصوص اس مساوات کے ثبوت میں موجود ہیں اور بے شمار احادیث اس مفہوم میں ناطق ہیں۔ یہ وہ مساوات ہے جو انسان کی عقل سلیم اور طبع مستقیم کا مقتضی ہے اور اسی مساوات کا دائمی نظام مصطفےٰ ہے۔

تجارت

تجارت کے معنی ہیں اصل مال میں نفع حاصل کرنے کے لئے تصرّف کرنا۔ اور بیع کے معنی قیمت والا مال دیکر

Marfat.com

قیمت لینا۔ قرآن مجید میں مسلمان تاجر کی شان میں سورۂ نور میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ ط (سوداگری اور خرید و فروخت ان کو اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی)۔ یعنی وہ تجارت اور بیع و شرا میں احکامِ خداوندی کو ہمیشہ پیش نظر رکھتے ہیں اور خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔

تجارت و بیع کے بھی کئی اقسام ہیں اور ہر قسم کے لئے قرآن کریم اور حدیث نبوی میں بے شمار احکام وارد ہیں ان کی تفصیلات اس وقت بیان نہیں کی جا سکتیں۔ صرف اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ دیانت و صداقت اسلامی تجارت کی رُوح رواں ہے۔ سُننِ دارمی میں ہے: التاجر الصدوق مع النبیّین (سچا تاجر قیامت کے دن نبیّوں کے ساتھ ہوگا)۔ افسوس ہے کہ اس دور میں تجارت بھی اکثر و بیشتر غیر اسلامی اصولوں پر ہو رہی ہے ضرورت ہے کہ اسے نظام مصطفٰے کے تحت لایا جائے۔

زراعت

زراعت کے معنی ہیں کھیتی باڑی کرنا اور مختلف اجناس کا غلّہ اُگانا۔ سورۂ اعراف میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا: كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ط (کھاؤ اس کے پھل سے جب وہ پھلدار ہو اور کٹائی کے دن اس کا حق ادا کرو)۔ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے پھلوں اور کھیتی کے نعمت ہونے کا اظہار فرمایا اور شکر نعمت کے طور پر اس کی پیداوار سے عشر ادا کرنے کا حکم دیا۔

زراعت کو ملکی معیشت میں جو مقام حاصل ہے محتاج تشریح نہیں۔ انسانی زندگی کسان کی کارکردگی کی رہینِ منت ہے۔ کسان کی حوصلہ افزائی زرعی پیداوار کے لئے انتہائی ضروری ہے۔

Marfat.com

زراعت کا شعبہ بھی بڑا وسیع ہے۔ بے شمار احکام اس کے متعلق ہیں جو کتاب وسُنّت، اجماعِ اُمّت اور قیاس وتعامل ناس سے ماخوذ ہیں اور نظامِ مصطفٰے میں وہ بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔

مزدُوری

بدلے پر کام کرنا مزدوری ہے قرآن پاک کی سورہ قصص میں حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی کا مقولہ مذکور ہے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا: اِنَّ اَبِی یَدْعُوْکَ لِیَجْزِیَکَ اَجْرَ مَا سَقَیْتَ لَنَا ط (میرا باپ تمہیں بُلاتا ہے کہ تمہیں ہمارے جانوروں کو پانی پلانے کی مزدوری دے)۔ اس آیت سے واضح ہوا کہ مزدور کے طلب کرنے سے پہلے اس کی مزدوری ادا کر دی جائے۔

مزدوری کا پیشہ نہایت معُزز پیشہ ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت شعیب علیہ السلام کو آٹھ سال مزدوری پر بکریاں چرانے کی پیش کش کی۔ بخاری شریف میں ہے کہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کے کسب سے اور محنت کر کے بسر اوقات فرماتے تھے۔

قرآن مجید کی روشنی میں مزدور کو قوت، محنت اور امانتداری کے ساتھ کام کرنے کی ہدایت کی گئی ہے جیساکہ سورۂ قصص میں حضرت شعیب علیہ السلام کی صاحبزادی کا مقولہ اپنے والد ماجد سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے حق میں مذکور ہے: اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ط (بے شک بہترین مزدوری کرنے والا وہ ہے جو طاقت ور (محنت کش) اور امانت دار ہو)۔

آجر کو بھی مزدور کے ساتھ شفقت اور اس کی محنت کی قدر دانی کا حکم دیا گیا ہے۔ ابن ماجہ میں حدیث ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، "مزدور کو اس کے پسینہ خشک ہونے سے پہلے مزدوری ادا کرو"۔

Marfat.com

آج دنیا میں ہر طبقے سے زیادہ مزدور کی تعداد پائی جاتی ہے اگر مزدور محنت و قوت اور امانتداری کے ساتھ کام نہ کریں نیز آجر کی طرف سے مزدور کے حقوق کا تحفظ نہ ہو اور اس کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے تو ملک کا تمام کاروبار ٹھپ ہو کر رہ جائے۔ لہٰذا آجر اور اجیر دونوں کا فرض ہے کہ وہ ہدایاتِ ربانی پر عمل کریں۔

مزدوری اور اُجرت کا باب بھی بڑا وسیع ہے اور "نظامِ مصطفیٰ" اس کے بھی ہر پہلو پر حاوی ہے۔

تعلیم

اسلام نے علم کو سب سے اعلیٰ مقام دیا ہے۔ علم ہی ایمان و عمل کی بنیاد اور فضیلت کا معیار ہے اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ میں فرمایا: وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا ط اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو کل اسماء کا علم دیا۔ نیز سورۂ زمر میں ارشاد فرمایا: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ ط (کیا برابر ہیں وہ لوگ جو جانتے ہیں اور وہ لوگ جو نہیں جانتے)۔ ایک اور جگہ سورہ طٰہٰ میں فرمایا: قُلْ رَّبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا۔ (آپ کہیئے اے میرے رب! میرے علم کو بڑھا)۔ بے شمار احادیث بھی علم کی فضیلت میں وارد ہوئیں۔

تعلیم سے مراد انسان کو زیورِ علم سے آراستہ کرنا ہے۔ علم اگرچہ فی نفسہٖ محمود ہے مذموم نہیں لیکن اپنے متعلق کے اعتبار سے اس میں بُرائی کا پہلو بھی نکل آتا ہے جیسے بُرائی کا سکھانا بُرا ہے اور اچھائی کا سکھانا اچھا۔

اسلام خدا کی معرفت و محبت، تقویٰ و طہارت اور اخلاقِ حسنہ کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن مجید میں اوّلین و آخرین اور جملہ حقائقِ کائنات کے علوم موجود ہیں۔ آج تک جس قدر علوم مُروّج ہیں سب کا منبع قرآن کریم ہے لیکن علوم قرآن کا انداز یہ ہے کہ ہر علم کو اللہ تعالیٰ نے اپنی معرفت کا وسیلہ

Marfat.com

بنایا ہے اس لئے معرفتِ خداوندی کے مقصد کو باقی رکھتے ہوئے ہر علم کا حصول قرآنی مقاصد کے عین مطابق ہے۔ اسلامی تعلیم کا خلاصہ یہی ہے۔ لیکن انگریز نے اپنے دورِ حکومت میں اس مقصد کو ختم کرنے کی کوشش کی اور ایسا نصابِ تعلیم رائج کیا جس کے ذریعے خدا پرستی کی جگہ خالص مادہ پرستی کا رجحان پیدا ہوا۔ اسلامی اخلاق و اقدار پامال ہونے لگے اور اس تعلیم کو اپنا کر مسلمان اسلام سے دور ہونے لگے۔ چنانچہ آج تک ہمارے تعلیمی اداروں میں وہی نصابِ تعلیم رائج ہے۔ اگر کسی وقت کچھ تبدیلی ہوئی بھی تو برائے نام۔ وہی لادینی نظریات اور مُلحدانہ رجحانات پھیلتے جا رہے ہیں۔ پھر ایک المیہ یہ ہے کہ برائے نام تبدیلی کرنے والوں نے "سوادِ اعظم" کو قطعی طور پر نظر انداز کر دیا۔ ان کے اسلاف کرام کے زرّیں علمی و عملی مجاہدانہ کارناموں کا تو ذکر ہی کیا۔ ان کے نام تک کو صفحۂ قرطاس پر لانا گوارا نہ کیا بلکہ تاریخی حقائق کو بے دردی سے مسخ کر کے جن لوگوں نے انگریزوں سے جہاد کے ناجائز ہونے کے فتوے دیئے تھے انہیں مجاہد بنا کر دکھایا گیا اور اصل مجاہدین کا ذکر تک نہ کیا گیا۔

"نظامِ مصطفٰے" اس تعلیم میں بنیادی تبدیلی کا داعی ہے۔ وہ ایسی تعلیم کا علمبردار ہے جس کے ذریعے ہماری نسل اسلامی روح سے آشنا ہو اس کے اخلاق و اعمال اسلامی سانچے میں ڈھل جائیں خدا کی ہستی پر کامل ایمان کے ساتھ تمام اسلامی عقائد و اعمال کا انہیں صحیح علم حاصل ہو، تاریخی حقائق اور اپنے اسلاف کرام کے مجاہدانہ اور علمی و عملی کارناموں سے واقف ہوں اور ان کے نقشِ قدم پر چل کر پاکستان اور ملّت اسلامیہ کی صحیح خدمت انجام دے سکیں۔

عُلمائے سُوء

حدیث شریف میں عُلمائے سُوء یعنی بدترین عالموں کی سخت مذمّت فرمائی ہے۔ امام بیہقی نے بروایت مولائے

Marfat.com

کائنات حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم روایت کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ " ایسا زمانہ آئے گا جس میں ایسے عالم بھی ہوں گے جو آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے انہیں سے فتنہ نکلے گا اور انہیں کی طرف لوٹ جائے گا"۔

اس حدیث پاک کا مصداق وہی علماء ہیں جو سبیل مومنین اور سلفِ صالحین، ائمہ مجتہدین کے منہاج سے رُوگردانی کرکے اپنی ناقص رائے اور "نام نہاد اجتہاد" سے کام لے کر، دین میں فتنے پیدا کریں گے، دنیا کے بدلے دین بیچیں گے ان کے ذہن میں ہر وقت اقتدار کی کنجیوں کا تصوّر ہوگا یہی لوگ نظامِ مصطفےٰ کی راہ میں سنگِ گراں ہوں گے لیکن اگر سواد اعظم منظم ہو کر مستحکم ہوجائے تو یہ بھاری پتھر ان کی طاقت کے سیلاب میں خس وخاشاک کی طرح بہہ جائیں گے۔ اور ان کے تمام فتنے انہیں کی طرف لوٹ جائیں گے۔

پسندیدہ حاکم

نظام مصطفےٰ کے نفاذ کے لئے حاکم بھی ایسے ہونے چاہئیں جو اپنے پسندیدہ صفات کی بناء پر عوام میں مقبول اور پسندیدہ ہوں۔

ترمذی شریف میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا یہ فرمان وارد ہے: "کیا میں تمہیں بہترین اور بدترین حُکام کی خبر نہ دوں؟"۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ! ضرور ہمیں خبر دیجئے۔ فرمایا بہترین حاکم وہ ہیں جن سے تم محبت کرو، اور وہ تم سے محبت کریں۔ اور تم ان کے لئے دُعا کرو، وہ تمہارے لئے دعا کریں اور بدترین حاکم وہ ہیں جن سے تم بغض رکھو، وہ تم سے بغض رکھیں۔ تم ان پر لعنت کرو، وہ تم پر لعنت کریں"۔

نظامِ مصطفےٰ کے دامن میں ان ہی حکام کے لئے گنجائش ہے جو اس حدیث پاک کی روشنی میں بہترین ہوں۔ ورنہ بدترین حکام کے لئے حدیث

Marfat.com

پاک کی روشنی میں نظام مصطفےٰ میں کوئی گنجائش نہیں۔

حرمت مومن

اسلام میں مسلمان کے خون کی عظمت وحرمت کثرتِ جرائم کے اس دور میں بے گناہ مسلمانوں کے قتل کی وارداتیں کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اسلام نے مسلمان کے خون کو بڑا محترم قرار دیا ہے۔ قرآن وحدیث میں قتل ناحق کی سخت مذمت، اور اس پر وعید شدید وارد ہے۔ ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے خانہ کعبہ کو دیکھ کر فرمایا۔ "اے کعبہ! تو بڑی عزت وحرمت والا ہے۔

والذی نفس محمد بیدہ لحرمۃ المؤمن اعظم عند اللہ حرمۃ منک۔ (قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے قبضۂ قدرت میں مجھ محمد رسول اللہ کی جان پاک ہے یقیناً مومن کی حرمت اللہ کے نزدیک تیری حرمت سے کہیں زیادہ ہے۔

اسی طرح ترمذی شریف میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے بھی خانہ کعبہ کو دیکھ کر یہی فرمایا کہ "اے کعبہ! بے شک اللہ کے نزدیک تیری بڑی عزت وحرمت ہے لیکن مومن کی حرمت اللہ کے نزدیک تجھ سے کہیں زیادہ ہے۔"

اس دور میں مسلمان کا خون جس بے دردی سے بہایا جاتا ہے بلکہ بعض اوقات اسے لالچ دے کر خودکشی پر آمادہ کیا جاتا ہے۔ اسلامی احکام کی روشنی میں کس قدر گناہ عظیم ہے۔ یہی حال مسلمان کے مال اور اس کی عزت وآبرو کا ہے، حجۃ الوداع کے خطبے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لاکھ صحابہ کے مجمع میں ارشاد فرمایا: "مسلمان پر مسلمان کا مال ناحق اور اس کی ہتک عزت حرام اور سخت گناہ ہے۔" نظام مصطفےٰ کی ترویج کے

Marfat.com

بغیر مسلمان کی جان، مال، عزّت و آبرو سب معرضِ خطر میں ہے۔

نظامِ مُصطفٰےؐ کا فوری نفاذ

سوادِ اعظم اہل سنت ملک میں فوری طور پر نظام مصطفٰےؐ کا نفاذ چاہتی ہے۔ کسی کا یہ کہنا کہ نظام مصطفٰےؐ کا فوری نفاذ ممکن نہیں قطعاً غلط اور نظام مصطفٰےؐ کے خلاف نفرت پھیلانا ہے۔ اقامۃ صلوٰۃ، ادائے زکوٰۃ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فوری نفاذ میں کوئی دشواری نہیں۔

اس مسئلہ میں یہ سمجھنا کہ مسلمان نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے ہیں لہٰذا صلوٰۃ و زکوٰۃ کا نظام نافذ ہے، صحیح نہیں کیونکہ نفاذ کے معنی یہ نہیں کہ جس کا دل چاہے خود نماز پڑھے اور زکوٰۃ ادا کر دے بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ تارکِ صلوٰۃ و زکوٰۃ کے لئے سزا مقرر کر دی جائے اور بلا امتیاز ہر ایک کے لئے یہ قانون نافذ ہو۔ اسی طرح حکومت کی سطح پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر یعنی نیکی کے کاموں کے کرنے اور بُرے کاموں سے روکنے کا محکمہ قائم کر دیا جائے اور اس کی تعمیل نہ کرنے والوں کو سزائیں دی جائیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ اس راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے سورۂ حج میں فرمایا: اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَ اٰتَوُا الزَّکٰوۃَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ ط وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ط (وہ لوگ کہ اگر ہم انہیں زمین میں قوت و سلطنت عطا فرمائیں تو وہ نماز برپا رکھیں اور زکوٰۃ دیں اور نیکی کا حکم دیں اور بُرائی سے روکیں۔ اور اللہ ہی کے لئے سب کاموں کا انجام ہے)۔

اس حکم قرآنی میں صاحبِ قوۃ نافذہ کے لئے جس خوبی کے ساتھ دین برپا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ہر مسلمان کے سامنے ہے۔ جو لوگ زمامِ اقتدار ہاتھ

Marfat.com

میں لے کر نظام مصطفٰے کے نفاذ میں تساہل کریں گے انہیں قرآن مجید میں سورۂ مائدہ کی یہ وعیدیں سامنے رکھنی چاہئیں : وَمَن لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ وَمَن لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَمَن لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نازل کئے ہوئے حکم کے مطابق فیصلہ نہ کرنے والے کافر ہیں ظالم ہیں، فاسق ہیں۔

میں سواد اعظم اہل سُنّت سے پرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ جلد سے جلد نظام مصطفٰے کے نفاذ کے لئے میدان عمل میں آجائیں۔

واضح رہے کہ نظام مصطفٰے کے نفاذ کی صورت میں فقہ حنفی کو اختیار کرنا ضروری ہے کیونکہ پاکستان کے رہنے والے جمہور مسلمان حنفی المذہب ہیں نیز حنفی فقہ اپنی وسعت اور جامعیّت کے لحاظ سے ہر طبقے کے انسانوں کی تمام ملکی ضرورتوں کے لئے نہایت مناسب اور موزوں واقع ہوئی ہے۔ انگریزی حکومت قائم ہونے کے بعد بھی ہندوستان میں یہی فقہ حنفی رائج رہی۔ ماضی میں بھی اسلامی سلطنتیں فقہ حنفی کی پابند رہیں۔ خاندانِ سلجوق، سلاطین ترکی، محمود غزنوی، نورالدین زنگی، سب فقہ حنفی اور اس کے قانون کے پابند تھے۔ خلافتِ عباسیہ کے مایۂ نورِ چشم وچراغ خلیفہ ہارون الرشید کی وسیع سلطنت بھی حنفی اصول پر قائم تھی۔ اس عالمگیر حدود مملکت میں فقہ حنفی کے امام ثانی امام یوسف رحمۃ اللہ علیہ عدلیہ کے چیف جسٹس رہے۔

پاکستان کے ملکی قانون میں فقہ حنفی کی قید لگنے سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ قرآن مجید کی غلط تشریح کر کے الحاد اور بدمذہبی کو ملکی قانون میں شامل کرنے کا راستہ ہمیشہ کے لئے مسدود ہو جائے گا۔

Marfat.com

رہا یہ سوال کہ پاکستان میں رہنے والے غیر حنفی فرقوں کے مذہبی معاملات کیونکر طے ہوں گے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ غیر حنفی حضرات جن مسائل میں فقہ حنفی سے اختلاف رکھتے ہیں ان تمام مسائل و معاملات میں ان ہی کے مذہب کے قاضی مقرر کئے جا سکتے ہیں جو ان مخصوص مسائل و معاملات میں اپنی اپنی فقہ کے مطابق پیش آمدہ مقدمات کا فیصلہ کریں لیکن ملکی قانون وہی ہونا چاہیئے جو ملک کے جمہور مسلمانوں اور سواد اعظم کا مسلک ہے۔

سُنّت کا مفہوم

لفظ "سُنّت" کی تشریح میں علماء محدّثین و فقہاء کرام اور علماء اصولیّین نے مخصوص جو اصطلاحات مقرر فرمائی ہیں، اپنے اپنے مقام پر وہ سب درست ہیں۔ "لکلّ ان یصطلح بما شاء"۔ لیکن سلف صالحین نے لفظ سُنّت کا جو مفہوم بیان کیا ہے وہ سب کو شامل ہے۔ علامہ حافظ ابن رجب حنبلی رحمۃ اللہ علیہ، "جامع العلوم والحکم"۔ میں فرماتے ہیں:

"سُنّت کے معنی ہیں، الطریق المسلوک۔ جس سے مراد وہ راستہ ہے جو دین میں چلنے کے لئے مقرر کیا گیا ہو"۔

سُنت بدعت کا مقابل ہے۔ جیسا کہ حدیثِ مرفوع سے ثابت ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، "لوگوں نے کوئی بدعت پیدا نہیں کی مگر اس کی مثل سُنّت اٹھالی گئی"۔ سنت کے ساتھ بدعت کا جمع نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ سُنّت بدعت کی ضد ہے۔ "الاشیاء تعرف باضدادھا"۔ چیزیں اپنی ضدوں سے پہچانی جاتی ہیں لہٰذا بدعت کی وضاحت سے سنت کے معنی اچھی طرح واضح ہو جائیں گے۔ بدعت وہ ہے جس کی اصل شریعت میں نہ ہو۔ معلوم ہوا جس چیز کی اصل شریعت میں پائی جائے وہ وسُنّت ہے اور اس کے مفہوم میں وہ سب امور شامل ہیں جو شرع میں ثابت الاصل

Marfat.com

ہیں خواہ ان کی ہیئت کذائیہ خیر القرون میں نہ پائی جاتے۔ جیسے تراویح باجماعت کا التزام۔ تراویح میں ختم قرآن وغیرہ۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اور اپنے خلفائے راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی سنت کو دین میں چلنے کا راستہ قرار دیا اور فرمایا: علیکم بسُنتی وسنّۃ الخلفاء الراشدین المھدیین۔ اس لئے وہ طریق مسلوک ان سب امور کو شامل ہوگا جو حضور علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کے خلفاء راشدین کے اعتقادات واعمال اور اقوال سے ثابت ہوں۔ سلف صالحین قدیم زمانے سے اسی معنی پر لفظِ سنّت کا اطلاق کرتے تھے۔ اھ (ملخص از: جامع العلوم والحکم)۔

اس بیان سے سنت کے معنی اچھی طرح واضح ہوگئے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے اعتقادات اور اعمال واقوال سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے۔ وہ سب سنت ہے۔

جماعت کا مفہوم

سُنّت کے بعد لفظ "جماعت" کا مفہوم بھی سمجھ لیجئے۔

امام کی قیادت میں منظم مسلم قوم جماعت ہے۔ ترمذی شریف کی حدیث میں ہے: "ید اللہ علی الجماعۃ"۔ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔ ابوداؤد و ترمذی کی حدیث مرفوع: "ما انا علیہ واصحابی"۔ بھی سُنّت و جماعت کے مفہوم کو شامل ہے۔ لفظ، "ما انا علیہ"۔ سنت، اور لفظ، "واصحابی" سے جماعت کے معنی مفہوم ہوتے ہیں۔ اور آیتِ کریمہ: "وَالَّذِیْنَ اتَّبَعُوْھُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ" کی روشنی میں تابعین بھی "جماعت" کے معنی میں شامل ہیں۔

Marfat.com

اسی بنا پر علمائے امت کی اصطلاح میں گروہ صحابہ وتابعین کو "جماعت" کہتے ہیں۔ نیز اس شرح شرح العقائد وغیرہ کتب عقائد میں اس کی تصریح موجود ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم وخلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مقدس دامن سے وابستہ ہو کر ان کے اعتقادات، اعمال واقوال سے تمسک کرنے والے اور ان سے ثابت شدہ امور کو "سُنّت" ماننے والے مسلمان ــــ "اھلسُنّت وجماعت" ہیں۔ یہ مقدس گروہ عہدِ رسالت سے لے کر آج تک "سوادِ اعظم" کی حیثیت سے چلا آرہا ہے۔ جس کے ثبوت میں بے شمار احادیث وارد ہیں۔ البتہ بطور امتیاز یہ لقب (اہلسنّت وجماعت) حضرت امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں سنہ ۳۰۰ھ سے شروع ہوا۔

تشخّص اہل سُنّت

اس تحقیق کے بعد میں عرض کروں گا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے خلفاء راشدین کے عقائد واعمال اور اقوال کا منبع قرآن وحدیث ہے۔ توحید و رسالت اور جملہ ضروریاتِ دین پر مشتمل عقائد سب قرآن وحدیث میں موجود ہیں۔ اسلامی افعال واعمال اور اسی طرح ان مقدسین کے جملہ دینی اقوال سب قرآن وحدیث ہی سے مستنبط ہیں۔

اعمال واقوال تو امورِ ظاہرہ سے ہیں لیکن عقائد، باطنی امور سے تعلق رکھتے ہیں جن پر وحی الٰہی اور الہام خداوندی کے بغیر مطلع ہونا ممکن نہیں۔

منافقین کا گروہ اقوال واعمال کے اعتبار سے مومنین کے ساتھ شامل تھا لیکن ان کے اعتقادات اور قلبی امور کا حال قرآن وحدیث کی روشنی میں سب کو معلوم ہے اس لئے صرف اقوال واعمال کو ایمان کا معیار قرار نہیں دیا

Marfat.com

جا سکتا۔ اسی حکمت کی بنا پر جس طرح اقوال و اعمال کو عقائد کی بنیاد پر قائم کیا گیا بالکل اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے عشق و محبت اور تعظیم و توقیر کو عقائد کی بنیاد بنایا گیا۔ مومن و منافق کے درمیان یہی چیز حدِ فاصل اور امتیازی نشان کی حیثیت رکھتی ہے۔

قرآن مجید میں کسی جگہ منافق کے لئے عشق و محبت اور تعظیم و توقیرِ رسالت کا ذکر نہیں آیا۔ اس کے برعکس منافق کی توہین و تنقیصِ رسالت اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کی بجائے نفرت اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بعد کا ذکر منافقین کے حق میں وارد ہے۔ سورۂ نساء میں ہے: وَرَأَيْتَ الْمُنَافِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْداً ط آپ منافقین کو اس حال میں دیکھیں گے کہ وہ آپ سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں۔ دوسری جگہ سورۂ منافقون میں منافقین کا مقولہ بیان فرمایا: لَئِنْ رَّجَعْنَآ اِلَى الْمَدِيْنَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْهَا الْاَذَلَّ ط یعنی اگر ہم مدینہ لوٹے تو جو بڑی عزت والا ہے، بڑی ذلت والے کو مدینے سے نکال دے گا۔

منافقین نے مومنین کے گروہ کو بڑی ذلت والا کہا اور گروہ مومنین میں خود رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے شامل ہیں۔ اس مقولہ میں "اَعَزّ" کے مقابل "اَذَلّ" مذکور ہے۔ منافقین نے لفظ مومنین اور لفظِ رسول کی تصریح کئے بغیر سب کو لفظ "اَذَلّ" سے تعبیر کر کے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور مومنین کی شان میں گستاخی کی جیسا کہ ہر چھوٹی بڑی مخلوق کو خدا کے سامنے چوڑھے چمار سے زیادہ ذلیل کہنے والے نے مومنین و رُسلِ کرام کی تصریح نہیں کی لیکن اس کے عموم میں تمام مومنین کا شامل ہونا اظہر من الشمس ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ

Marfat.com

مومن کو منافق سے ممتاز کرنے والی چیز صرف عشق و محبّت اور تعظیم و توقیر نبوی ہے۔

منافقین کے برخلاف مومنین کی شان یہ ہے کہ قرآن و حدیث میں نہایت کثرت کے ساتھ ایمان والوں کے لئے محبّت اور تعظیم و توقیرِ رسالت کا ذکر وارد ہے۔

سورۂ توبہ میں ارشاد فرمایا: "پیارے حبیب! فرمادیجئے (ایمان والو) اگر تمہارے بیٹے، تمہارے بھائی، تمہاری بیبیاں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کا مال اور وہ تجارت جس کے نقصان سے تم ڈرتے ہو اور تمہارے پسندیدہ مکان یہ سب چیزیں تمہیں اللہ اور اس کے رسول اور اُس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم یعنی عذاب لائے اور اللہ نافرمانوں کو راہ نہیں دکھاتا۔"

اس آیت کریمہ میں "اَحَبَّ اِلَیْکُمْ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ" کے الفاظ محبّتِ رسُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کو عذابِ الٰہی سے بچنے کا ضامن اور ایمان کی روح قرار دے رہے ہیں۔ نیز سورۂ شوریٰ میں ارشادِ خداوندی وارد ہے: قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی ط الآیۃ۔ (آپ فرمادیجئے میں اس (تبلیغِ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت طلب نہیں کرتا، بجز محبّتِ ذوی القربیٰ کے)۔ آل پاک کی محبّت عین محبّتِ رسول ہے۔ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جس کی طلب کا حکم دے کر اللہ تعالیٰ نے اس محبت کی عظمت شان کا اظہار فرمایا ہے۔

سورۂ احزاب میں ازواجِ مطہرات کو مخاطب فرما کر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَۃَ فَاِنَّ اللّٰہَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا ط (اور اگر تم اللہ

Marfat.com

اور اس کا رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ تعالیٰ نے تم میں نیکی کرنے والیوں کے لئے اجرِ عظیم تیار کیا ہے)۔ اس آیت کریمہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی چاہت اور محبّت پر اجرِ عظیم کا وعدہ فرمایا جو محبتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی چاہت کمال عظمت واہمیّت کی دلیل ہے۔

اہلِ مدینہ اور کل انصار ومہاجرین کے لئے سورۂ توبہ میں ارشادِ خداوندی نازل ہوا کہ مدینے والوں اور مہاجرین وانصار کو ہرگز لائق نہیں کہ وہ اللہ کے رسول سے پیچھے رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں یعنی اپنی جانوں کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی جان پاک پر فدا کردیں۔ یہ کمالِ محبّتِ رسول ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم۔

اس آیتِ کریمہ کے مضمون سے متفق علیہ حدیث کے مضمون کی واضح تائید ہوتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح بخاری ومسلم میں مروی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: لا یؤمن احدکم حتّی اکون احبّ الیہ من والدہ وولدہ والنّاس اجمعین۔ اور صحیح بخاری کی ایک اور روایت میں "من نفسہٖ" کے الفاظ بھی وارد ہیں۔ یعنی تم میں سے کوئی بھی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے باپ اور بیٹے اور سب لوگوں سے اور اس کی اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا کہ "حضور! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ پیارے ہیں سوائے میری جان کے"۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ "جب تک میں کسی کی جان سے بھی زیادہ اس کا محبوب نہ ہو جاؤں وہ ہرگز کامل مومن نہیں ہو سکتا"

Marfat.com

توحضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا، "حضور اس ذات پاک کی قسم جس نے آپ پر قرآن کریم نازل فرمایا، آپ میری جان سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہیں"۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ "اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہوا"۔ معلوم ہوا کہ ایمان کی بنیاد حُبِّ رسول ہے۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔ بے شمار احادیث صحیحہ سے یہ مضمون ثابت ہے۔ بخوف طوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

اس کے بعد تعظیم و توقیر کی طرف آیئے، سورۂ فتح میں اللہ تعالےٰ نے فرمایا: وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلاً ط (اے مسلمانو! تم اللہ تعالیٰ کے رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور اللہ کی پاکی بیان کرو صبح و شام)۔ اس آیت کے مضمون کا تعلق بھی مومنین سے ہے، منافقین سے نہیں۔ قرآن و حدیث کی روشنی میں واضح ہوا کہ ایمان اور نفاق کے درمیان حدِّ فاصل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور تعظیم و توقیر ہے۔

رہا یہ امر کہ محبت و تعظیم کا تعلق قلب سے ہے اس کا اظہار قول و عمل ہی سے ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ "فَاتَّبِعُوْنِيْ" سے ظاہر ہے۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ صرف اقوال و اعمال علامتِ محبت نہیں ہوتے ورنہ منافقین بھی اہل محبت میں شامل ہو کر مومن قرار پائیں گے۔ منافقین نے ہمیشہ ایمان اور محبت کے دعوے کے ساتھ ساتھ ظاہری اقوال و اعمال پر زور دیا گیا محبت کی کوئی صحیح علامت ان میں نہیں پائی گئی۔

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے شفاء میں اور دیگر علمائے اعلام نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی علامات بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ حضور کا نام پاک سنتے ہی خشوع اور خضوع کی کیفیت طاری ہو جانا،

Marfat.com

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضائل و محامد سن کر خوش ہونا اور سننے والے پر خوشی و مسرت کے آثار کا ظاہر ہونا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے محبّین اور آل واصحاب سے محبّت کرنا، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی لِقا کا مشتاق ہونا، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نورانی شہر بلکہ ہر اس چیز سے جس کی نسبت ذاتِ مقدّسہ سے ہے، محبت کرنا، ہر حال میں اپنے آپ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت میں جاننا بلکہ اپنی جان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مِلک سمجھنا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ محبت کی علامات ہیں۔

نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد کی روشنی میں آپ کی محبّت کی عظیم ترین علامت یہ ہے کہ دیکھنے والے کی آنکھ حضور علیہ وآلہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ مقدّسہ میں کوئی عیب نہ دیکھے اور سننے والے کا کان حضور پاک کا کوئی عیب نہ سنے، محبت والی آنکھ محبوب میں کوئی عیب نہیں دیکھ سکتی، اور محبّت والا کان محبوب کا کوئی عیب نہیں سُن سکتا۔ مسند احمد، ابوداؤد اور تاریخ بخاری میں مرفوع حدیث وارد ہے: حبك الشی یعمی ویصم یعنی محبت، محبوب کا عیب دیکھنے سے آنکھ کو اندھا اور کان کو بہرا کر دیتی ہے۔

بے شک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور اتباع آپ کی محبت کی قوی دلیل ہے لیکن صرف ظاہری قول وعمل اس کے لئے کافی نہیں جیسا کہ پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ایسی صورت میں تمام منافقین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مطیع اور متبّع سنت قرار پائیں گے جو صراحتہً باطل ہے، معلوم ہوا کہ اطاعت اور اتباع کے معنی یہ ہیں کہ جذبۂ محبّت سے سرشار ہو کر محبوب کی اداؤں کے سانچہ میں ڈھل جائے اور بہ تقاضائے محبت محبوب کے

Marfat.com

تقاضوں کے مطابق عمل کرے۔ محبت کے بغیر کسی کے قول وفعل کے مطابق عمل کرنا صرف نقالی ہے اتباع نہیں۔

اس تفصیل سے اہل سنت کا تشخص واضح ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عشق ومحبت اور تعظیم وتوقیر کی بنیاد پر طریق مسلوک فی الدین پر استقامت، سُنّیت کا امتیازی مقام ہے۔ تمام صحابہ، تابعین، آئمہ مجتہدین، محدثین، اولیائے کرام اور علمائے اعلام وجملہ سلف صالحین سب کا یہی مسلک تھا اور اسی لئے وہ سب اہل سنّت تھے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی راہِ مستقیم پر قائم رکھے۔ آمین۔

نظریہ پاکستان اور اس کا استحکام

کسی پاکستانی سے یہ حقیقت مخفی نہیں کہ صرف اسلام ہی نظریہ پاکستان کی اساس ہے جس کا استحکام نظامِ مصطفےٰ کو نافذ کئے بغیر ناممکن ہے۔

قائدِاعظم اور قائدِ ملّت نواب زادہ لیاقت علی خاں کے متعلق ہمارا حُسنِ ظن یہی ہے کہ اگر ان کی زندگی وفا کرتی تو وہ ضرور نظام مصطفےٰ نافذ کر دیتے۔ قائدِاعظم نے بارہا اس حقیقت کا اظہار کیا کہ پاکستان کے آئین کی بنیاد صرف اسلام اور قرآن ہے۔ نواب زادہ لیاقت علی خاں نے "قراردادِ مقاصد" پیش کر کے زرّیں کارنامہ انجام دیا۔ وہ قراردادِ مقاصد جسے پوری قوم ہدایت کا مینار سمجھتی ہے، مگر افسوس کہ قائدِ ملّت کے بعد زمامِ اقتدار سنبھالنے والوں میں سے آج تک کسی نے اس ہدایت کے مینار سے روشنی حاصل نہیں کی۔

یہ حسنِ اتفاق ہے کہ ہماری اس سنی کانفرنس کا پہلا دن "یوم قائدِ ملّت" ہے میں اپنی قوم سے مخلصانہ گذارش کروں گا کہ قائدِ ملت کے اس قائم کردہ مینارِ ہدایت (قراردادِ مقاصد) سے روشنی حاصل کریں۔

Marfat.com

عُلماء اہل سُنّت کا کردار

جب بھی قوم پر کوئی نازک وقت آیا اسلام و مسلمین کے تحفظ کی خاطر علماء و مشائخ اہل سنّت سربکف میدانِ عمل مین نکل آئے۔

۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی میں جن اکابر علماء و مشائخ اہل سنّت نے انگریز کے خلاف جہاد کا فتویٰ صادر فرمایا ان میں علامہ فضل حق خیرآبادی، مفتی عنایت احمد کاکوروی، مولانا کفایت علی کافی، مولانا احمد اللہ شاہ مدراسی اور مولانا فضل رسول بدایونی پیش پیش تھے۔ یہی وہ بزرگان دین تھے جن کی یلغار سے ایوانِ فرنگ میں تہلکہ مچ گیا۔ ان حضرات کا انگریز کے خلاف فتوائے جہاد صادر کرنا ہی تھا کہ انگریزوں نے انہیں سخت تکالیف پہنچانا شروع کر دیں۔ مولانا کافی مرادآبادی اور مولانا فضلِ رسول بدایونی کو سرِعام تختۂ دار پر کھینچ دیا گیا۔ علامہ فضلِ حق خیرآبادی اور مولانا مفتی عنایت احمد کاکوروی کو قید کر کے جزیرہ انڈیمان (کالے پانی) بھیج دیا گیا اور ان کی حمایت کرنے والوں کو صرف اس جرم کی پاداش میں گولیوں سے بھون دیا گیا کہ انہوں نے ان پیکرانِ حق وصداقت کا ساتھ دیا تھا۔ اگرچہ مسلمانوں کو اس تحریک آزادی میں بظاہر ناکامی ہوئی مگر آگے چل کر ان ہی مبارک ہستیوں کی قربانیاں قیام پاکستان کا باعث بنیں۔

فاضلِ بریلوی اور دو قومی نظریّہ

تحریک ترک موالات کے پردے میں "ہندو مسلم بھائی بھائی" کا نعرہ لگانے والوں نے جب ہندو مسلم اتحاد اور باہمی مودّت واشتراک کا ڈھونگ رچا کر" ایک قومی نظریہ کا پرچار کیا تو اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان فاضل

Marfat.com

بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے خلاف "الحجۃ المؤتمنہ" کے عنوان سے ایک تاریخی فتویٰ جاری فرماکر اس گمراہ کن نظریے کا ردِّ بلیغ فرمایا اعلیٰ حضرت کے طویل فتویٰ کا خلاصہ یہ ہے:

"ہندو کی غلامی، مسلمان کے لئے انتہائی بے غیرتی ہے۔ ہندو ناپاک ہے۔ مسلمان پاک ہے۔ ان دونوں کا آپس میں اتحاد و اشتراکِ عمل کیونکر ہوسکتا ہے۔"

اعلیٰ حضرت نے اس فتویٰ میں نہایت حسن و خوبی اور جامعیت کے ساتھ "دو قومی نظریہ" پیش فرمایا اور اسی نظریے کی بنیاد پر پاکستان قائم ہوا۔

بنارس سُنّی کانفرنس

ہندو کے ساتھ اتحادِ عمل رکھنے والے "ایک قومی نظریے" کی حمایت اور قیام پاکستان کی مخالفت میں سر دھڑ کی بازی لگائے ہوئے تھے۔ اسی بناء پر وہ "قائدِ اعظم" اور "مسلم لیگ" کے بھی سخت مخالف تھے۔

اِس نازک مرحلے پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے دیئے ہوئے "دو قومی نظریے" کو لے کر علماء و مشائخ اہلِ سنت اپنے بزرگوں کی سابقہ روایات کے مطابق میدانِ عمل میں نکل آئے اور قیام پاکستان کی حمایت کے لئے ۱۹۴۶ء میں انہوں نے "بنارس آل انڈیا سُنّی کانفرنس" منعقد کی۔ اس کانفرنس کے سرپرست امیرِ ملّت پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب محدّثِ علی پوری تھے اور محرک حضرت علامہ سیّد محمد محدث دہلوی، ناظم اعلیٰ صدر الافاضل حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی اور اس کے روح و رواں حضرت شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی و مفتی اعظم ہند حضرت مولانا مصطفیٰ

Marfat.com

رضا خان بریلوی، صدرالشریعہ مولانا امجد علی اعظمی، مولانا محمد عمر نعیمی، مولانا عبدالغفور ہزاروی، علامہ سید ابوالبرکات اور مفتی ظفر علی نعمانی تھے حضرت پیر بھرچونڈی کی معیت میں فقیر بھی اس تاریخی کانفرنس میں حاضر تھا۔ اس کانفرنس میں پانچ ہزار سے زیادہ علماء و مشائخ اہل سُنّت نے شرکت فرما کر "مطالبۂ پاکستان" کی زبردست حمایت کی اور برصغیر پاک و ہند کے دور دراز علاقوں کا طویل دَورہ کرکے قوم میں بیداری کی لہر دوڑا دی۔ سب نے قائدِاعظم کی آواز پر لبیک کہہ کر مسلم لیگ کی حمایت کے لئے شب و روز کام کیا۔ بالآخر پاکستان کی صورت میں ایک عظیم اسلامی مملکت دنیا کے نقشے پر اُبھر آئی۔

تحریکِ ختمِ نبوّت

تحریک ختم نبوت کا سہرا بھی جماعت اہلسنت کے سر ہے۔ آل پاکستان مجلس عمل کے صدر علّامہ سید ابوالحسنات، ان کے صاحبزادے مولانا امین الحسنات سیّد خلیل احمد، مولانا محمود احمد رضوی، مولانا عبدالحامد بدایونی اور مولانا عبدالستار خان نیازی کا مرکزی کردار، ان عاشقانِ بارگاہِ ختمِ نبوت کی قید و بند کی صعوبتیں، عوام اہل سنت کا سینوں پر گولیاں کھا کر شہید ہونا اور جیلوں میں جانا کسی سے مخفی نہیں۔ اس تحریک کا ایک عظیم مرکز ملتان بھی تھا جس کی مجلس عمل کی صدارت کے فرائض خود اس فقیر نے انجام دیئے دیگر مکاتب فکر کے اکابر بھی اس تحریک میں شامل تھے لیکن اس تحریک کی قیادت اور عوامی قوت کی سعادت سوادِ اعظم اہل سُنّت ہی کو نصیب ہوئی۔ بظاہر اس وقت کامیابی نہ ہوئی لیکن بالآخر مرزائیوں کا "غیر مسلم اقلیت" قرار پانا اسی تحریک کا نتیجہ ہے۔

Marfat.com

ٹوبہ کانفرنس

۱۹۷۰ء میں ایک کمیونسٹ لیڈر نے ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جب نام نہاد "کسان کانفرنس" سے خطاب کرتے ہوئے ملک میں "سُرخ انقلاب" لانے اور "گھراؤ جلاؤ" کی تحریک چلانے کی دھمکی دے کر ملکی امن وامان کو درہم برہم کرنے کی ناکام کوشش کی اور دوسری طرف مٹھی بھر لوگوں کی "اسلامی سوشلزم" کی گمراہ کُن اصطلاح نے جلتی پر تیل کا کام کیا تو نتیجے میں علماء ومشائخ نے اپنے اسلاف کی روایات کے مطابق سُرخ سامراج کو شکست دینے کے لئے دارالسلام (ٹوبہ) میں آل پاکستان سنی کانفرنس منعقد کر کے ملّت کی صحیح رہنمائی کی۔ اس تاریخی کانفرنس نے کمیونسٹوں اور سوشلسٹوں کا زور توڑ دیا۔

تحریکِ نظامِ مُصطفٰے

قوم کو "نظام مُصطفٰے" کا نعرہ جماعت اہلِ سُنّت نے دیا۔ یہ صحیح ہے کہ اس میں دوسری جماعتیں بھی اپنے مقصد کو لے کر شامل ہوئیں مگر صرف اور صرف "نظام مصطفٰے" کی بنیاد پر اس ملک گیر تحریک کو چلانا اور تائیدِ ایزدی سے اسے کامیابی کے مرحلے پر پہنچانا سوادِ اعظم اہل سنت ہی کا وہ عظیم کارنامہ ہے جسے تاریخِ پاکستان میں زرّیں حروف سے لکھا جائے گا۔

پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی سے قائدِ اہل سُنّت علامہ شاہ احمد نورانی، علّامہ عبدالمصطفٰے الازہری، پروفیسر شاہ فرید الحق، ظہور الحسن بھوپالی اور مولانا محمد حسن حقّانی کی زیرِ قیادت نظام مصطفٰے کی یہ تحریک جس زور وشور سے اٹھی اور سارے ملک میں پھیل گئی، روزِ روشن کی طرح واضح ہے۔ اس ہمہ گیر تحریک میں حضرت مولانا محمد قاسم صاحب مشوری، مولانا عبدالستار خاں نیازی، پیر کرم شاہ بھیروی، علامہ سیّد عبدالقادر گیلانی، ملک محمد اکبر ساقی مولانا غلام علی اوکاڑوی، مفتی محمد مختار احمد گجراتی، حافظ مولانا محمد عالم،

Marfat.com

قاضی محمد فضل رسول اور الحاج مولانا فضل کریم، حاجی لطیف احمد چشتی اور ان کے صاحبزادے امجد چشتی، قاری عبدالحمید، مفتی محمد حسین، مولانا سیّد اقبال حسین صاحبان نے مجاہدانہ شان سے مرکزی کردار ادا کیا۔

جہاں تک تحریک نظام مصطفٰے کی قوت و شدّت کا تعلق ہے اس کے اعتبار سے ملتان کو منفرد مقام حاصل رہا۔ جس کی قیادت حضرت پیر طریقت مولانا حامد علی خان صاحب نے فرمائی اور موصوف کی قیادت میں تمام مقامی و مہاجر اور ہر طبقہ کے اہلِ سنت علماء، وکلاء، طلباء، مزدور اور تاجر وغیرہم سب نے نظام مصطفٰے کی بنیاد پر اس تحریک میں عظیم قربانیاں دیں، بہت سے لوگ شہید ہوئے اور جیلوں میں گئے بالخصوص رُہتک کے جانباز اور جیالے سُنّیوں نے بے مثال کردار ادا کیا، سینوں پر گولیاں کھائیں اور جیلوں کو بھر دیا۔ سوادِ اعظم اہلسنت کے ان تمام مجاہدین کا یہ مثالی کردار پاکستان کی تاریخ میں ہمیشہ یادگار رہے گا۔

اختتامیہ

آج ہمارا ملک بحران سے دوچار ہے۔ ایک طرف الحاد و لادینیت کا سیل رواں اسلامی اقدار کو خس و خاشاک کی طرح بہائے لئے جا رہا ہے۔ دوسری طرف تحریک پاکستان کے مخالفین نے اپنے سیاہ ماضی کی روایات کو دُہرا کر ملک و ملّت اور مسلک اہلسنت کو نقصان پہنچانے میں گٹھ جوڑ کر لیا ہے۔ ان تمام سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے "بنارس" اور "دارالسلام" ٹوبہ سنی کانفرنسوں کی نہج پر ملتان میں یہ "کل پاکستان سُنّی کانفرنس" منعقد کی گئی ہے۔

وقت کے تقاضے

ملّت کی تعمیر، اور قوم کی فلاح و بہبود کے ضمن میں ہماری نظر صرف ماضی تک محدود رہی۔ تیزی سے بدلتے ہوئے حالات اور پیش آنے والے مسائل کی

Marfat.com

طرف ہماری توجہ آج تک مبذول نہیں ہوئی ۔ موجودہ دور کے تغیرات ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم پوری علمی بصیرت سے حالات کا تجزیہ کریں حال و مستقبل کے تقاضوں کو سمجھیں اور ان کو پورا کرنے کی کامیاب جدوجہد کریں۔

علماء اہل سنت کی خدمت میں مخلصانہ گذارش ہے کہ وہ علماء سلف کی سیرت کو سامنے رکھیں وہ دیکھیں کہ کس طرح علماء سابقین نے دنیوی شہرت اور مال و منال کی طمع سے بالاتر ہو کر علوم دین کی خدمت انجام دی کسی نے تجارت کر کے روزی کمائی ، کسی نے کمبل اور پوستین بنا کر، کسی نے مٹی کے برتن تیار کر کے ، کسی نے سر کہ بیچ کر اور بعض نے جوتے سی کر اپنا پیٹ پالا اور بے لوث ہو کر علم کو پھیلایا اور اس کی نشر و اشاعت کی اس دور میں ان حضرات کی مثال نہیں ملتی ۔ میں خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر شرمندہ ہوتا ہوں ، تاہم یہ ضروری ہے کہ ہر عالم دین اپنے دل میں خوف و خشیت الہیہ پیدا کرے اور ذاتی و دنیوی مفادات سے بے نیاز ہو کر تعلیم دین کے فرائض سرانجام دے۔ سورۃ فاطر میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا : اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا ط اور صحیح بخاری میں رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان وارد ہے : انا اعلمکم باللّٰہ و اخشٰکم منہ۔

حسد اور باہمی منافرت علماء کے طبقے میں سب سے زیادہ پائی جاتی ہے ، یہی افتراقِ اُمت کا سب سے بڑا سبب ہے ۔ جس کی بنیاد "انانیت" ہے۔ سنی علماء ان اولیائے کرام کے مشن کو قوم کے سامنے رکھنے کے مدعی ہیں ۔ جنہوں نے " انانیت" کو فنا کر دیا تھا ۔ ایسی صورت میں انہیں لازم ہے کہ وہ اپنی " انا" کو فنا کر کے آپس میں کمالِ محبّت و اخلاص کا جذبہ پیدا کریں۔

Marfat.com

حضرات مشائخ کرام جن اولیائے کرام کے سجادہ نشین ہیں ان کے فقر و زہد، علم و معرفت، تقویٰ و طہارت، عبادت و ریاضت، روحانیت اور خدمت خلق کو اپنائیں اس کے بغیر اولیائے کرام کی نیابت اور سجادگی کا کوئی تصور پیدا نہیں ہو سکتا۔

سجادگان کرام، مال و دولت اور دنیوی عزت کو اپنے عظیم منصب کا بنیادی نقطہ نہ سمجھیں۔ اپنے اسلاف کو دیکھیں ان کے پاس علم و معرفت اور زہد و فقر کی دولت کے سوا کیا تھا؟ تاریخ شاہد ہے کہ امرا و سلاطین زمانہ ان کی غلامی کو اپنے لئے باعثِ عز و شرف سمجھتے تھے۔ آپ حضرات کو بھی ان ہی کے نقشِ قدم پر چلنا چاہیئے۔

قدیم و جدید ماہرین تعلیم اور دانشوران اہلِ سُنّت کی خدمت میں عرض کر دوں گا کہ اس دور میں ان کا اہم فریضہ یہ ہے کہ وہ نصابِ تعلیم میں اسلامی روح پیدا کریں۔ علومِ جدیدہ کو اسلامی علوم قدیمہ سے ہم آہنگ کرنے کی بھرپور کوشش فرمائیں۔ اس کام میں اپنی پوری علمی بصیرت سے کام لیں اس بنیاد پر قوم کے تعاون سے تصنیف و تالیف کے ادارے قائم کریں۔

اہل سُنّت تاجروں، زمینداروں، امیروں اور تمام مخیر اہلِ سنت حضرات کا فرض ہے کہ وہ تمام تعمیری کاموں میں مخلصانہ طور پر بھرپور تعاون فرمائیں کیونکہ اس کے بغیر یہ کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتے۔

اسلام نے انسانی معاشرہ میں عورت کو بلند مقام عطا فرمایا ہے نسلِ انسانی کی فلاح و بہبود کی ضامن عورت ہے۔ بچے کی تعلیم و تربیت کا پہلا مرحلہ آغوش مادر ہے، اس کے بعد گھریلو ماحول، ان دونوں کے بعد مکتب یا مدرسہ ہے۔

شرم و حیا، عفت و عصمت عورتوں کے بنیادی محاسن ہیں۔ ازواج

Marfat.com

مُطہرات ، اہل بیت اطہار، اور خیرالقرون میں خواتین اسلام نے پردہ میں رہ کر خدا اور اس کے رسول کی رضا کے لئے اسلام کی جو بے مثال خدمات انجام دیں، تاریخ اسلام ان پر شاہد ہے۔ اس لئے خواتین اہل سنت اور بنات اسلام کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ وہ اپنی سابقہ روایات کو زندہ کریں۔

اس موقعہ پہ میں اپنے اہلسنت عزیز طلبہ کو نہیں بھول سکتا۔ میں سمجھتا ہوں کہ طلبا پوری قوم کا متاعِ عزیز ہیں۔ ان کے لئے میرا یہ پیغام ہے کہ وہ بے سود ہنگامہ آرائی سے بچیں۔ تعلیم کی طرف پوری طرح متوجہ ہوں، علم و عمل کے میدان میں زبان سے زیادہ قلم میں زور پیدا کریں۔ مسلک کی بنیاد پر اپنی تنظیم کا دائرہ وسیع کریں اور اسے بہت زیادہ مستحکم بنائیں۔

راہنمایان اہل سُنّت کی خدمت میں گذارش کروں گا کہ سوادِ اعظم اہل سُنّت کا مکمل اعتماد آپ کو حاصل ہے۔ ہر سُنّی، ہر وقت آپ کی آواز پر لبیک کہنے کے لئے تیار ہے۔

یہ صحیح ہے کہ آپ حضرات نے اب تک اہل سنّت کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچائی لیکن اس کے باوجود نہایت ادب سے عرض کروں گا جو سنی صحیح علم و فراست آپ کی رفاقت و دیانت و اخلاص کے ساتھ کام کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو آپ ضرور اسے اعتماد میں لیں اور ایسے سب رفقاء کار کی عقل و خرد کی روشنی میں وقت کے تقاضوں اور مستقبل میں پیش آنے والے حالات کا صحیح جائزہ لیں اور پوری قوت و ہمت اور کامل بصیرت کے ساتھ اہل سنت کی رہنمائی فرمائیں۔ آپ کی معمولی سی لغزش پوری جماعت اور کل سوادِ اعظم کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لئے کمالِ حزم و احتیاط کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں اور اپنی ذمہ داریوں کی اہمیت کے احساس سے کسی وقت بھی غافل نہ ہوں۔

Marfat.com

نیز یہ کہ پاکستان بنانے والے بھی آپ ہیں اس لئے اس کی حفاظت کا احساس سب سے زیادہ آپ ہی کو ہو سکتا ہے۔ ملک کو ایسے حالات سے بچایئے جو ملکی سالمیت کے لئے مضر ہوں۔ حکومت کے اچھے کاموں کے ساتھ تعاون کیجئے اور اس کی غلط روی پر گرفت سے ہرگز دریغ نہ فرمایئے لیکن تنقید برائے تنقید کسی حال میں مفید نہیں

آخر میں ارباب اقتدار کی خدمت میں عرض کروں گا کہ اقتدار آنے جانے والی چیز ہے اس کے نشے میں سرشار ہو کر ملک کی اکثریت عظیمہ کو نظر انداز کر دینا قرین مصلحت ہے نہ مقتضائے انصاف۔ میں پورے وثوق کے ساتھ اربابِ حکومت سے عرض کرتا ہوں کہ سوادِ اعظم اہلسنت پاکستان مسلمانوں کی اسی فیصد آبادی ہے۔ اگر اس کے مذہبی حقوق کو پامال کیا گیا مثلاً "الصّلاۃ والسّلام علیک یا رسُول اللہ" کہنے پر کسی قسم کی پابندی لگائی گئی یا خطباء و علماء اہلسنّت کو ٹھیس پہنچائی گئی تو سوادِ اعظم اہلسنّت ہرگز اس کو برداشت نہ کریں گے اور اس کے نتائج کی تمام تر ذمہ داری اربابِ اقتدار پر ہوگی۔

اپیل

میرے محترم سُنّی بھائیو!

میں آپ سب کا ادنیٰ خادم ہونے کی حیثیّت سے درد مندانہ اپیل کرتا ہوں کہ ملک کے گوشے گوشے میں جماعت اہلسُنّت کی تنظیموں کو مستحکم کیجئے، ہر تنظیم کی مجلسِ شوریٰ کا کم از کم پندرہ روزہ اجلاس منعقد کر کے مرکز کو اس کی رپورٹ بھیجئے اور مرکز کی ہدایات و تجاویز کو عملی جامہ پہنایئے۔ مرکز سے آپ کا مستحکم رابطہ نہایت ضروری ہے۔

عہدِ واثق

آپ سب اقامتِ صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ کا نظام اپنے اوپر جاری کرنے یعنی پابندی کے ساتھ نماز پڑھنے

Marfat.com

اور صحیح طور پر زکوٰۃ ادا کرنے کا پکّا عہد کریں۔ اور حسنِ اخلاق کو اپنائیں. اپنے مسلک اور ملک و ملّت کی فلاح کے لئے کسی قسم کی قربانی اور ایثار سے دریغ نہ کریں اور ہر ایک کو یہی پیغام نرمی اور حسن و خوبی کے ساتھ پہنچائیں. خود بھی بُرائی سے بچیں اور دوسروں کو بھی بُرائی سے بچائیں۔ آپ بھی نیکی کریں اور دوسروں کو بھی نیکی اور بھلائی کی ترغیب دیں. میں خود بھی آپ کے ساتھ اس عہد میں شریک ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ عہد پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین.

بزرگانِ ملّت اور سُنّی بھائیو! اگر ہم سب نے اس عہد کو پُورا کیا اور "جماعتِ اہلِ سُنّت" کی تنظیم کو وسیع سے وسیع تر کرنے اور اس کے استحکام میں پوری طرح کامیاب ہو گئے تو یقین کیجیے کہ انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی یہ خالص مذہبی تنظیم لوگوں کی سیاسی تنظیم سے بہت زیادہ ملک و ملّت کے لئے مفید ثابت ہوگی اور "اہلِ سُنّت سوادِ اعظم" کی یہ خالص مذہبی جماعت پاکستان میں سب سے زیادہ عظیم طاقت بن کر اُبھرے گی اور اس وقت آپ دشمنانِ نظریۂ پاکستان کو للکار کر کہہ سکیں گے ؎

دُور ہٹو اے دشمنِ ملّت پاکستان ہمارا ہے

اِسلام زندہ باد　　پاکستان پائندہ باد

محدثِ اعظم علامہ سیّد محمد سعید کاظمی

صدر مجلس استقبالیہ

Marfat.com

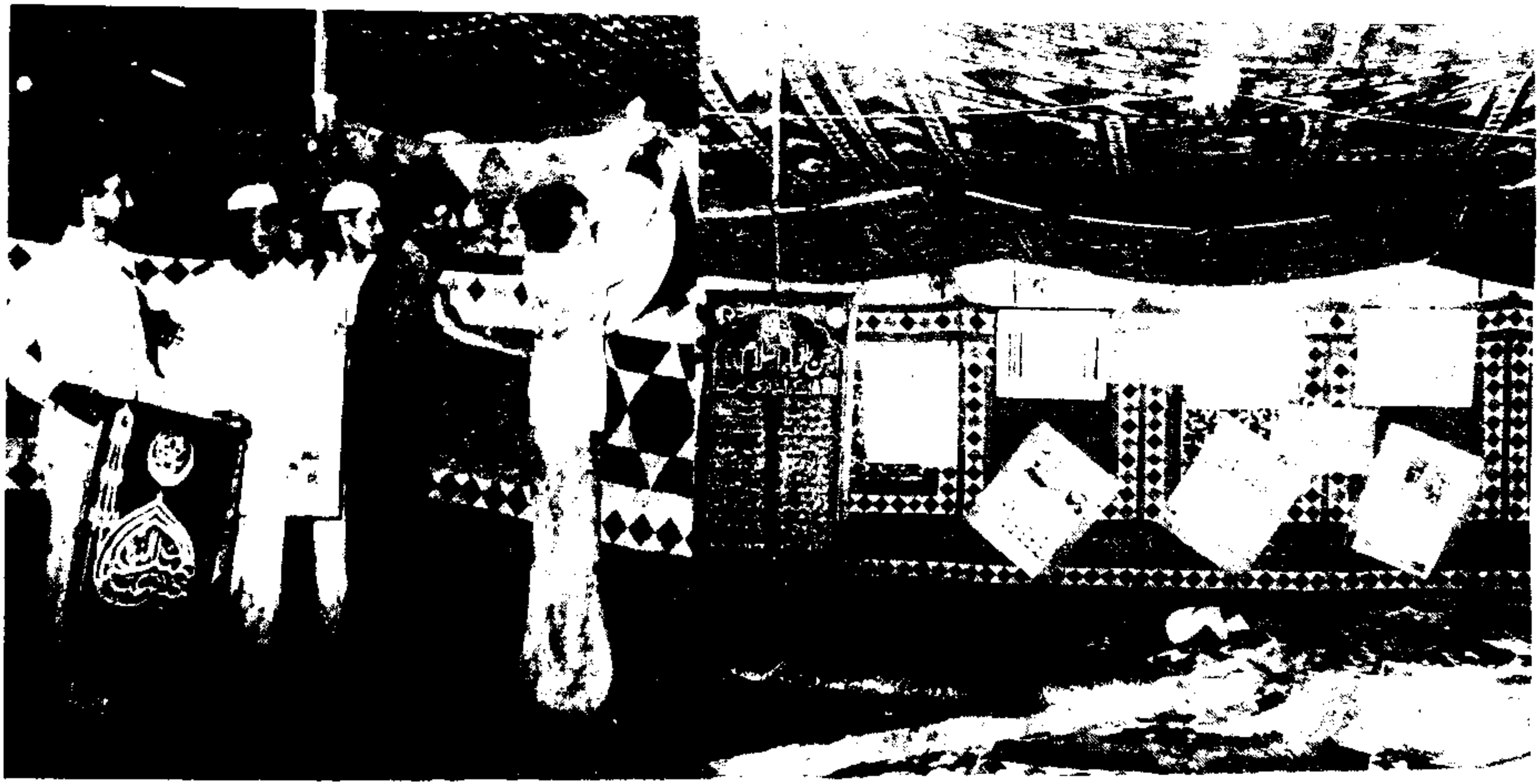

سنی کانفرنس ملتان کے موقع پر انجمن طلباء اسلام کے کارکن انجمن کا اسٹال لگا رہے ہیں۔

Marfat.com

مولانا حبیب احمد

"میں اس کانفرنس میں شرکت کو اپنے لئے باعث سعادت سمجھتا ہوں اور کانفرنس میں شرکت کرنے والے بلوچستان کے مندوبین اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینے پر منتظمین کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ سنیت کے رشتہ کو مضبوط بنانے کے لئے یہ اقدام نہایت مبارک ہوگا۔ اس سے قبل قائدین اہلسنت سخت سردیوں میں بلوچستان کا سترہ روزہ دورہ کر چکے ہیں جس سے بلوچستان کے سنیوں میں بیداری کی لہر دوڑ گئی ہے اور آج یہ محسوس ہوتا ہے کہ اگر دنیا میں کوئی طاقت ہے تو وہ سنیت کی ہے۔ بلوچستان کے ہر شہر اور قصبے میں اہلسنت کے مراکز اور ادارے قائم ہیں۔ لیکن اس سے قبل اہلسنت کے جو بھی بڑے بڑے اجلاس یا کانفرنسیں منعقد ہوئیں اس میں بلوچستان کے علمائے مشائخ اور عوام شرکت کی سعادت سے محروم رہے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ہمارے صوبہ بلوچستان کے پسماندہ عوام کو بھی اس تاریخی کانفرنس میں شرکت کا موقع ملا ہے۔ یہ قائدین اہلسنت بالخصوص شاہ احمد نورانی کی کاوشوں کا ثمرہ ہے کہ وہی علماء مشائخ جو کچھ عرصہ قبل تک غیروں کے دام فریب میں پھنسے رہے آج اس سٹیج پر موجود ہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ یہ علماء و مشائخ و عوام اپنے دینی جذبہ کی وجہ سے اسلام سے گہرا لگاؤ رکھتے ہیں۔ ہمارا اپنا کوئی پلیٹ فارم نہیں تھا جس پر یہ حضرات جمع ہو کر کام کرتے۔ مجبوراً غیروں کو اسلام کا ہمدرد خیر خواہ سمجھ کر ان کے ساتھ کام کرتے رہے لیکن اب جب کہ ان کو اپنا پلیٹ فارم نصیب ہوا ہے تو وہ غیروں سے تعلق ختم کر کے اپنے پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے ہیں کیونکہ اب غیروں کے ساتھ رہنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی ان کے دام فریب میں اب کوئی آسکتا ہے۔

Marfat.com

مولانا جمیل احمد نعیمی

"ے اٹھ کر اب بزمِ جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق و مغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے

میں علامہ سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کو اس تاریخی کانفرنس کے انعقاد پر نہ صرف اپنے کراچی کے احباب بلکہ پورے صوبہ سندھ کے تمام مندوبین و احباب کی جانب سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ اہلسنت کو متحد و متفق ہو کر نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور مقامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کی توفیق عطا فرمائے۔

اہلسنّت کی تاریخ بہت تاباں ہے۔ اس کا ماضی بھی تاباں ہے اس کا حال بھی تاباں ہے اور جب اہلسنت متحد و متفق ہو جایا کرتے ہیں تو انشاء اللہ اس کا مستقبل بھی تاباں ہوگا۔ (نعرے) اہلسنّت کی تاریخ شاندار روایات کی امین ہے۔ سنی کانفرنسوں کی تاریخ بہت طویل ہے اگر ہم ذرا پیچھے مُڑ کر دیکھیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہمارے ہی وہ اکابر تھے۔ وہ ہمارے ہی اسلاف تھے کہ جب کچھ لوگ اس برصغیر میں تقسیم سے قبل ہندوؤں کے اشاروں پر ناچ رہے تھے اور بندے محترم کا گیت الاپنے والے ہندوؤں کا ساتھ دے رہے تھے تو فاضل بریلوی اور ان کے رفقاء ۱۹۱۸ء میں پٹنہ میں عظیم الشان کانفرنس منعقد کر کے ایک طرف ہندوؤں اور انگریزوں کو للکارا تھا تو دوسری طرف مسلمانوں میں وہ لوگ جو مقام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نابلد تھے اور ناآشنا تھے ان کو یہ بتایا تھا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام کیا ہے؟ اس کے بعد حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۴۶ء میں بنارس میں علماء و مشائخ اہلسنّت کو جمع کیا۔

Marfat.com

اس زمانہ کے اخبارات ورسائل میں اس کانفرنس کی جو رپورٹ شائع ہوئی، اس کے مطابق بلا مبالغہ بنارس سنی کانفرنس میں شریک علماء مشائخ کی تعداد ۵ ہزار سے زائد تھی۔ بلوچستان۔ سرحد۔ پنجاب۔ سندھ اور مشرقی پاکستان غرضیکہ برصغیر کے گوشے گوشے سے علماء اہلسنت جمع ہوئے اس کانفرنس میں علماء مشائخ اہلِ سنت کے اعلان کیا تھا اور اپنے مریدین سے کہا تھا کہ پاکستان میں لئے ووٹ دینا ہوگا۔ امیرِ ملت پیر سیّد جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا تھا کہ

"جو مسلم لیگ کو ووٹ نہ دے وہ مسلمانوں کے قبرستان میں کبھی نہ دفن کیا جائے۔"

میرے دوستو!

پاکستان ہمارے اسلاف نے بنایا قربانیاں بھی ہمارے اسلاف نے دی ہیں اب پاکستان کو بچانا اور اس کے استحکام کے لئے متحد ہونا، متفق ہونا اور منظم ہونا بھی ہمارا اور آپ سب کا کام ہے۔

سنہ ۱۹۷۰ء میں جب ایک شخص نے کہا کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو ہم سوشلزم کا گڑھ بنائیں گے تو مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ اس اسٹیج پر بیٹھے ہوئے قائدِ اہلسنّت مولانا شاہ احمد نورانی نے کراچی کے آرام باغ میں اس چیلنج کو قبول کیا تھا قائدِ اہلسنت جن کا نام لے کر آج ہم اپنے سر فخر سے بلند کرتے ہیں اس لئے کہ نظامِ مصطفیٰؐ کے تحفظ کے لئے جو قربانیاں مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا عبدالستار خاں نیازی اور دیگر علماء اہلسنت نے دی ہیں وہ تاریخ کا ایسا زرّیں باب ہے جسے فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ میں ٹوبہ ٹیک سنگھ موجودہ دارالسلام کے دوستوں کو بھی مبارکباد دیتا ہوں کہ انہوں نے بھی اس چیلنج کو قبول کیا تھا۔ اسی طرح ۸، ۹ اگست کو کراچی کے نشتر پارک میں بھی ہم نے ایک عظیم الشان کانفرنس بُلائی تھی آج آٹھ سال کے بعد مدینۃ الاولیاء ملتان میں جہاں بے شمار اولیاء کرام آرام فرما ہیں غزالیٔ دوراں علامہ

Marfat.com

سید احمد سعید شاہ کاظمی اور ان کے رفقاء کی کوششوں سے جو عظیم الشان کانفرنس منعقد کی گئی ہے میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ اس کانفرنس کے دور رس ثرات ملک کو گوشے گوشے میں پھیلائیں اور راستے میں حائل ہر قسم کی مشکلات کا خندہ پیشانی سے مقابلہ کریں۔

؎ وہ یہیں سے لوٹ جائیں جنہیں ہو زندگی پیاری

مولانا عبدالمالک ہزاروی

" اس امت کی محبت کی مثال میں اس طرح پیش کرتا ہوں کہ شہد کی مکھیوں سے پوچھا گیا کہ تم ہر قسم کے پھولوں سے رس نچوڑ لیتی ہو جب یہ اکٹھا ہو جاتا ہے تو میٹھا کیوں ہو جاتا ہے؟ شہد کی مکھیوں نے جواب دیا کہ ہم نبیوں کے سرتاج حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتی ہیں اس کی برکت سے یہ میٹھا ہو جاتا ہے چونکہ اہلِ سنت حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیجتے ہیں اس کی وجہ سے وہ ازل سے ابد تک غالب رہے ہیں اور غالب رہیں گے (نعرے)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ فوجِ کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کو سُست دیکھا تو انہوں نے سوچا کہ میں ایسا نام لوں کہ ان کا سینہ ابھر جائے اور ان کو جوش آئے اور رحمتِ الٰہی ان کی مدد کرے چنانچہ حضرت عمر فاروق رضؓ نے فرمایا۔" یا رسول اللہ" (نعرے)

" یا رسول اللہ" کہنے والی جماعت دنیا میں ہمیشہ سے اکثریت میں رہی ہے مملکت خداداد پاکستان کا وجود بھی انہیں کی کوششوں کا ثمرہ ہے۔ بعض لوگ اس بابرکت درود شریف اور نعرۂ رسالت کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اللہ کی اس جماعت کے سینے سے خدا کی رحمت اور جوشِ ایمانی نکال دیا جائے کیونکہ جب یہ نکل جائے گا تو یہ جماعت بھی دوسروں کی طرح خالی رہ جائے

Marfat.com

گی لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب کے صدقہ خالی نہیں چھوڑتا آج ہمیں اللہ تعالیٰ نے مولانا شاہ احمد نورانی اور مولانا عبدالستار خان نیازی جیسے قائدین عطا کئے ہیں جن کی کاوشوں سے درود پڑھنے والے تمام صوبوں کے علماء مشائخ اور عوام ایک جگہ جمع ہوگئے ہیں اور آج دوسرے صوبے کے عوام کی طرح صوبہ سرحد کے عوام بھی نظامِ مصطفےٰؐ کے نفاذ سے مقامِ مصطفےٰؐ کے تحفظ کے لئے اپنی جان تک کی بازی لگانے کو بھی تیار ہیں۔

مولانا سیّد عبدالقادر جیلانی

آج اہلِ سنّت وجماعت کا یہ ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر یہ بتا رہا ہے کہ

ے آج پھر بہار آئی ہے تجھ میں اے گلستاں غم نہ کھا
وہ چلی آتی ہے فوجِ عندلیباں غم نہ کھا

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ صرف برصغیر ہی میں نہیں بلکہ پورے عالمِ اسلام کے سینوں میں نشاۃ الثانیہ ہو رہی ہے سنیوں کی صفیں خدا کی سرزمین پر ترتیب پا رہی ہیں. سوئے ہوئے سنیوں نے بڑی مدّت کے بعد انگڑائی لی ہے لیکن باطل اب اپنے آپ کو تھام کر اور سنبھال کر دکھائے۔ سنی بیدار ہوا تو باطل گیا۔ پاکستان میں سنّیوں کی افرادی قوّت کا ذکر کرتے ہوئے تمام عالم اسلام میں جتنی تعداد ہماری ہے اسلام کے دعوے دار فرقے ایک پلیٹ فارم پر کھڑے کر دیئے جائیں اور سُنّی ایک جگہ جمع ہوں تو اسلام کے تمام دعوے دار فرقے سنیوں کے ایک تہائی حصّے سے بھی کم ہوں گے اور اکیلے سنی تمام فرقوں سے دو تہائی ہیں۔ سنّی کی افرادی قوت ایک مسلمہ حقیقت ہے اور سنّی کی قانونی بالادستی کی بات کرتے ہو تو آج تک خدا کی سرزمین میں جہاں بھی اور جب بھی اسلامی دستور کہیں نافذ ہوا ہے تو اے سنّی یہ فخر صرف تجھے حاصل ہے کہ Poorland Law قانون ہمیشہ تیرا نافذ ہوا ہے۔

Marfat.com

کسی قوم کی قانون میں بالادستی قوم کی مجموعی بالادستی کے لئے کافی دلیل ہوتی ہے ۔اگر یہ سوال آجائے کہ کسی ملک میں اس قوم کو بالادستی حاصل ہے تو پھر آپ بجا طور پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ جس قوم کو قانونی بالادستی حاصل ہے تو وہ قوم اس ملک کی بالادست قوم ہے ۔

اسلام کے آغاز کے بعد سے آج تک جب بھی اسلامی قانون نافذ ہوا تو سنی کو قانونی بالادستی حاصل رہی ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ عالم اسلام کا قانونی حکمران اور فرمارواں ہمیشہ سنی چلا آیا ہے ۔

آج خدا کی تائید نے اور تمہاری فہم و دانش کے تمہاری پرانی بات کو پھر منوایا ہے ۔

"نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" کا لفظ ایک جھٹکے سے کہے جانے والا لفظ ہے مگر اسے قانون کے پروجیکٹر پر چلائیں تو بال سے زیادہ نکھری ہوئی تصویریں سامنے آتی ہیں ۔ نظام میں یہ دیکھنا ہوتا ہے کہ نظام کس شے کا نام ہے ۔ عدلیہ انتظامیہ اور مقننہ یکجا مل کر بیٹھیں تو ایک نظام بنتا ہے لہٰذا ظاہر ہے کہ جس کا نظام ہوگا اسی کا مقام ہوگا ۔ عدلیہ کا ، انتظامیہ کا اور مقننہ کا جو انچارج ہو اسے باختیار تو ماننا پڑے گا ۔ یہ بات سمجھنے والی ہے کہ ڈیڑھ سو سالہ تبلیغ کے منہ پر اس نعرے نے جوت مار دیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ سنی اپنے اس دعویٰ میں سچا ہے کہ سنی کا نبی خدا کی کائنات میں مختار ہے ۔

میرے پاس نصوص صریحہ موجود ہیں جو یہ ثابت کریں کہ عدلیہ ۔ انتظامیہ ۔ مقننہ میں سب سے آخری اور فیصلہ کن طاقت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے جب تک کوئی قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ سے انکار نہ کرے اس سے انکار نہیں کرتا کہ جس کو جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں وہ قانون سازی کا بھی انچارج ہے عدلیہ کا بھی انچارج ہے اور انتظامیہ اور مقننہ

Marfat.com

کا بھی انچارج ہے تو بتایئے جو ملک کے ان تینوں اداروں کا انچارج ہو وہ بے اختیار ہو سکتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں یہ عقیدہ وعظ کی زبان کی بجائے قانون کی زبان میں اور زیادہ نکھر کر سامنے آگیا جس کا کوئی نظام مانے گا اس کا مقام بھی مانے گا جب تینوں اداروں کا انچارج کسی کو تسلیم کرلے گا تو وہ یا تو اپنے پہلے نعرے میں جھوٹا ہے یا پھر دوسرے نعرے میں جھوٹا ہے۔ دونوں نعروں میں وہ سچا نہیں ہو سکتا۔

یہ سنی قائدین کی تاریخی ذہانت کا تاریخی واقعہ ہے۔ جو بٹیر ہمارے جال سے نکلا سوڈیڑھ سو سال بھاگا ہمارے مذہبی دانشوروں نے پھر اسے پُرانے جال میں پھانس لیا۔ آپ یاد رکھیں بظاہر یہ سمجھا جاتا ہے کہ شاید عظمتِ مصطفےٰؐ کوئی دماغی عیاشی کا کام ہے شاید یہ محض ایک خوش گپی ہے۔ یاد رکھو یہ وہ نعرہ ہے جس سے محروم کرکے ترکوں کو بھاڑے توڑ اگیا تھا مغلوں کو بیچ بھاڑے محروم کر دیا گیا تھا۔ بنیادی بات یہ ہوئی تھی کہ مسلمان ایک صحرا کے گوشے سے اُٹھے اور سا دن کی بدلی بن کر پوری کائنات پر چھا گئے تھے۔ لوگوں نے سوچا کہ یہ اکٹھا کیوں ہوا اور خصوصیت سے برصغیر میں جہاں مسلمانوں کا طویل اور پائیدار اقتدار تھا اس پر چوٹی کے انگریز دانشوروں مسٹر ہاربر۔ مسٹر جی ایڈورڈ میسٹر برناڈ شاہ نے اور دیگر چوٹی کے قانونی مبصرین نے غور کیا کہ سرزمین ہند میں مسلمان باوجودیکہ کوئی مقامی ہے۔ کوئی غیر ملکی ہے۔ کوئی گورا ہے۔ کوئی کالا ہے۔ کوئی لمبا کُرتا پہنتا ہے۔ کوئی چھوٹا پہنتا ہے۔ کوئی عربی بولتا ہے، کوئی فارسی، کوئی ہندی بولتا ہے تو کوئی سندھی، کوئی مراٹھی بولتا ہے کوئی کاٹھیواڑی۔ جب زبانوں میں بھی اختلاف ہے۔ لباسوں میں بھی اختلاف ہے ہزاروں طرح کی جُدائیاں ہیں پھر یہ قوم ایک کس طرح ہوگئی۔ سوچنے اور غور کرنے پر یہ فیصلہ کیا گیا کہ مسلمان نبی کی غیر معمولی دانش

Marfat.com

پہ، نبی کے غیر معمولی علم پہ، نبی کی غیر معمولی قوتوں پر نبی کی دوررس صلاحیتوں پر بے پناہ اعتماد رکھتا ہے. یہ اس وجہ سے آپس میں متحد ہیں اور جُدا نہیں ہوتے اس وجہ سے کہ جس وقت کوئی غیر ان کے سامنے اپنی پالیسی پیش کرتا ہے تو کہتے ہیں ہم اپنے نبی کی پالیسی چھوڑ کر غیر کی طرف کیوں جائیں ؟ ہمارا نبی تو بزم ممکنات کے ذرے ذرے کا راز دار ہے کائنات کی ساری حقیقتیں میرے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آئینہ ہیں اپنے محبوب کبریا کو چھوڑ کر غیر کی طرف جاؤں کیوں ؟ میرے نبیؐ کا علم قطعی اور تمہارا علم ظنی ۔ تمہیں کل کا پتہ نہیں. میرے نبیؐ کو کل کی کل کا تو کیا قیامت والی کل کا بھی پتہ ہے ۔ (نعرے) یہ موقع تھا سمجھنے کا کہ مسلمان نے کہا کہ میں حضرت محمد مصطفٰےؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی پالیسی کو چھوڑ کر حضرت سرور عالم کی تدبیر کار کو چھوڑ کر حضرت سرور عالم کے پروجیکٹ (منصوبہ) کو چھوڑ کر حضرت سرور عالم کے لاء (قانون) کو چھوڑ کر حضرت سرور عالم کے کانسٹی ٹیوشن (آئین دستور) کو چھوڑ کر اس لئے میں کسی طرف نہیں جاسکتا کہ میں ان کو چھوڑ کر جن کی طرف جانا چاہتا ہوں ان کا علم ناقص ہے ۔ نبی کا علم کامل ہے ۔

جب پہلی بار انسان کو پھٹے پر کھڑے ہو کر یہ کہا گیا ہوگا کہ اپنے نبیؐ پر تنقید کرو تو بہت زیادہ کچھ خرچ کر کے اسے پھٹے پر لایا گیا ہوگا. وہ انسان پر موت کا دن ہوا ہوگا جس دن کہ وہ جس کا کلمہ پڑھتا ہے اس کے علم پر کھڑا ہوا معترض ہوگا معلوم نہیں کہ کون سی بے ساکھیاں اس کی بغلوں میں کھڑی کی گئی ہوں گی.

جب جا کر کہیں انسان نے یہ بولی بولی ہوگی ۔ کیونکہ یہ انسانی فطرت ہے کہ انسان گناہ بے ذوق کرنے کا عادی نہیں ۔ انسان لذت کے لئے گناہ کرتا ہے پوچھو تو سہی کلمہ ان ہی کا پڑھا ہے اور ان کے ہی خلاف باتیں کرنے لگا ہے ۔ اس گناہ میں لذت کیا ہے ۔ دراصل اس غیر ملکی حکمران نے آئندہ اپنی حکومت کی بنیادیں ڈالنے کے لئے مسلمان کو تتر بتر کرنا چاہا ۔ اس نے سوچا اس وقت تک ان میں صوبائی جُدائی

Marfat.com

نہیں ڈالی جاسکتی جب تک ان میں مدینے والے پر اعتماد قائم ہے ان میں لسانیاتی جدائیاں قائم نہیں کی جاسکتیں جب تک کہ حضرت سرورِ عالم پر ان کا اعتماد سلامت ہے۔ اعتماد اٹھ جائے تو انہیں اسلام کے آنے سے پہلے یہ جس طرح ٹکڑے ٹکڑے تھے آج بھی انہیں ٹکڑے ٹکڑے کیا جاسکتا ہے۔ اس بنیاد پر اس نے یہ کام شروع کر دیا سوچنے کی بات ہے کہ انگریز نے ان مقاصد کے حصول کے لئے کیا کچھ نہ کیا ہوگا۔ چنانچہ جلد ہی اسے ایسے بے ضمیر افراد مل گئے جنہوں نے اس کے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے پہلے پہل حضور کے علم اور اختیارات پر حملہ کیا اور عشقِ رسالت مآب کو مسلمانوں کے دلوں سے کافور کرنے کی جدوجہد کی پھر امکان نظیر اور ارکان کذب کے مسئلے چھیڑے خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت سے انکار کیا چنانچہ ایک طرف تو غلام احمد قادیانی نے اپنے نبی ہونے کا دعویٰ کر دیا اور دوسری طرف ان افراد نے پورا زورِ قلم وزباں حضور سرورِ عالم کی ذاتِ بابرکت کو عظمت کو گھٹانے پر صرف کر دیا۔ سوچنے کی بات ہے کہ نبی کا ملائکہ سے آگے بڑھ جانا حتیٰ کہ انسانی تخیل کی پرواز بھی دم توڑ جائے نبی کا اس پایہ ہو جانا۔

خرد سے کہہ دو کہ سر جھکالے
گمان سے گذریں۔ گذرنیوالے

کے اشعار کو معمولی بات سمجھ کر نظر انداز کر دینا دانشمندی نہیں ان کی بات کو مختلف زاویوں سے دیکھنے سے مختلف نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ ان کا یہ کہنا ہے کہ سرورِ کائنات کی جو صلاحیتیں ہیں۔ وہ تمہاری سیاست کی بھی بنیاد ہیں۔ وہ تمہارے دین کی بھی بنیاد ہیں۔ وہ تمہارے فکر کی بھی بنیاد ہیں ایسی عظمت والی ہستی پر سے اعتماد کا اٹھنا تھا کہ مسلمان ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ اب جس قوم نے یہ ذمہ داری قبول کی کہ مسلمانوں میں افتراق وانتشار کا فریضہ ہم انجام دیں گے۔ ظاہر ہے کہ وہ مسلمان قوم کی جماعت نہیں تھی جو غیر ملکی سازش میں آگئی تھی۔

Marfat.com

مولانا حامد علی خان

نے پُرسوز آواز میں دعائے خیر کی انہوں نے فرمایا۔

لے مولائے کریم ہم تیری رحمتوں کے طالب ہیں تیرے حبیب کی خوشنودی مانگتے ہیں۔

لے مولائے کریم دنیا و آخرت کے عذاب سے پناہ مانگتے ہیں۔ لے مولا دنیا کے فتنوں سے پناہ دے۔

لے مولا۔ جب تک ہماری زندگی ہے۔ عشق محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں گذارنے کی توفیق دے۔

لے مولا۔ رحم فرما۔ کرم فرما۔ ہمارے بہت سے مصائب ہیں ان کو دور فرما روحانی و جسمانی مسائل ان سب کو تو دور فرما۔ لے مولا ہم پر تو اپنا کرم فرما تو اپنی مہربانی سے ہمارا کام بنا دے۔

لے مولا جو دکھوں میں ہیں ان کے دکھ دور فرما۔ جو بیمار ہیں انہیں شفا عطا کر۔ جو بے روزگار ہیں انہیں روزگار دے اور جو صاحبِ روزگار ہیں ان کے روزگار میں خیر و برکت عطا فرما۔

مولانا حامد علی خاں کی دعائے خیر کے ساتھ ہی عصر کے وقت کانفرنس کا پہلا اجلاس اختتام کو پہنچا جس کے بعد اسٹیڈیم میں نماز باعصر باجماعت ادا کی گئی لاکھوں فرزندانِ اسلام خدا کے حضور سربسجود تھے عجیب روحانی منظر تھا۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

Marfat.com

سُنّی کانفرنس ملتان ۸۶ء

اجتماعِ اہلسنّت ہوگیا ملتان میں!
سُنّیوں کو ولولہ تازہ ملا ملتان میں

مرکزِ روحانیت، وہ خطۂ اہلِ نظر
کیا ہوا یکدم بہ فیضِ اولیاء ملتان میں

رنگِ تازہ مل گیا، تاریخ کی تحریر کو
پرچمِ ایماں بصد شوکت اُڑا ملتان میں

بارشیں انوار کی، عشّاق کا پیہم ہجوم
کیا سماں تھا دوستو وہ کیف نے املتان میں

سرحدو پنجاب اور سندھ و بلوچستان سے
آ گئے ہیں عاشقانِ مصطفےٰ ملتان میں

نہ تعصّب، نہ ہی فرقہ واریت کے نام پر
یہ محبّت کا فقط پیغام تھا ملتان میں

Marfat.com

نہ کوئی منفی سیاست، نہ کوئی شور و شر
اجتماع کا رنگ تھا سب سے جُدا ملتان میں

لاکھوں انسانوں کا سیلِ بیکراں تھا موجزن
یا کہ شانِ مسلکِ احمد رضا ملتان میں

یہ گماں ہوتا تھا ایسے اجتماع کو دیکھ کر
کیا اُتر آئے ہیں نجم و مہر و ماہ ملتان میں

تھم گئیں حالات کی نبضیں یہ منظر دیکھ کر
وقت کا دھارا بھی رک کر رہ گیا ملتان میں

اجتماع اتنا بڑا، یہ حج بیت اللہ کے بعد
یہ سعادت تھی کہ یارو ہو گیا ملتان میں

مادرِ گیتی وفورِ شوق سے یہ دیکھ کر
کہہ اُٹھی "اہلاً و سہلاً مرحبا" ملتان میں

روکنے سے رک نہیں سکتا نظامِ مصطفےٰ
ایک ہی آواز تھی اِک فیصلہ ملتان میں

از بنارس تا بہ اجمیر اور ٹوبہ ٹیک سنگھ
پھر سے جاری ہو گیا یہ سلسلہ ملتان میں

دلِ منوّر، چہروں پر ایمان کی تابانیاں
اہلِ سنّت کا چلا یوں قافلہ ملتان میں

Marfat.com

زندہ پائندہ رہو ملتان کے صاحب دلو!
حق ادا یوں میزبانی کا کیا ملتان میں

دیدہ و دل تھام کر اغیار ہیں نوحہ کناں
چشمِ عالم کیا سے کیا ہو گیا ملتان میں

اے رضا ہم ہی ہیں ناموسِ وطن کے پاسباں
پھر سے ہم نے کر لیا عہدِ وفا ملتان میں

(محمد اکرم رضا شکرگڑھ)

سنی کانفرنس ملتان کے موقع پر ترجمان اہلسنت کراچی کا بک اسٹال

Marfat.com

اشتہار

اہلسنّت والجماعت کی

معیاری دینی درس گاہ

دارالعلوم فیض نبوی

بکرا پیڑی کراچی

جس میں تفسیر وحدیث وفقہ ودیگر فنون اسلامیہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ درالاقامۃ میں رہائش پزیر طلبہ کے قیام و طعام وجملہ اخراجات دارالعلوم کے ذمے ہے۔

مخیر حضرات تعاون فرماکر عنداللہ ماجور ہوں۔

اَلدَّاعِی اِلَی الخَیر

محمد وسایا الخطیب

مہتمم دارالعلوم فیض نبوی

بکرا پیڑی کراچی

Marfat.com

دوسرا اجلاس

بتاریخ ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز پیر بوقت بعد نماز عشاء

زیر صدارت : جناب علامہ غلام رسول شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد

مہمان خصوصی پیر طریقت حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی صاحب

تلاوت کلام پاک جناب قاری غلام رسول قادری صاحب کراچی

اسٹیج سکریٹری جناب محمد حنیف طیب صاحب

نعت رسول مقبول جناب سعید ہاشمی صاحب ۔ جناب طلعت محمود صاحب

نظم جناب حافظ بصیر پوری صاحب

مقررین

جناب مولانا سید محمد ہاشم صاحب سندھ

جناب مفتی سید شجاعت علی قادری صاحب سندھ

جناب امجد علی چشتی صاحب (پنجاب)

پیر طریقت حضرت خواجہ قمرالدین سیالوی صاحب

جناب مولانا علی بخش قاسمی صاحب سندھ

جناب مفتی محمد حسین قادری صاحب "

جناب مولانا عبدالعزیز چشتی صاحب پنجاب

جناب پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب سندھ

جناب مفتی مختار احمد گجراتی صاحب پنجاب

جناب ملک محمد اکبر ساقی صاحب پنجاب

جناب چوہدری محمد حسین صاحب سندھ

پنجاب (پیغام)

جناب مولانا سلیم اللہ صاحب پنجاب

جناب علامہ سید محمود احمد رضوی صاحب "

جناب سلیم اللہ خاں صاحب "

جناب علامہ محمد شفیع صاحب اوکاڑوی سندھ

Marfat.com

علّامہ سیّد محمد ہاشم فاضل شمسی

ہم اہلسنت نہ صرف پاکستان میں عظیم اکثریت (یعنی سوادِ اعظم) ہیں بلکہ مسلمانانِ عالم میں بھی ہماری تعداد اسی انداز سے (یعنی ۷۵ فیصد) ہے ہم نے یہ خطۂ ارض صرف نامِ مصطفےٰؐ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاصل کیا ہے۔ جب یہ ملک نام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاصل کیا گیا ہے تو یہاں صرف اسی کا نظام چلے گا یہ ان کا گھر ہے اور یہاں صرف ان ہی کا حکم چلے گا۔ ہم سنّی ہیں۔ ہمارا دین۔ دینِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے۔ ہمارا ایمان مصطفےٰؐ ہے۔ ہمارا مذہب مصطفےٰؐ ہے اس کے علاوہ کچھ نہیں۔ ہمارے سامنے اگر کلمہ بغیر "محمد رسولؐ اللہ" کے آئے تو ہم قبول نہیں کرتے۔ اگر ہمارے سامنے اذان بغیر اشہدانّ محمد رسول اللہ کے آئے تو ہم اذان کو قبول نہیں کرتے اگر اقامت بغیر اشہدانّ محمد رسول اللہ کے آئے تو ہم اسے قبول نہیں کرتے اگر ہمارے سامنے ایسی نماز آئے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اسمِ مبارک نہ ہو تو ہم اس نماز کو قبول نہیں کرتے۔

تو اس سرزمین پر جو نامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حاصل کی گئی ہے ہم نظامِ مصطفےٰؐ کے علاوہ کوئی اور نظام کس طرح قبول کر سکتے ہیں۔ جب ہم بغیر نام مصطفےٰؐ کے کلمہ قبول نہیں کرتے۔ نماز و اقامت اور اذان قبول نہیں کرتے تو پھر ہم ایسا کوئی دستور، کوئی آئین، کوئی حکومت جو بغیر نامِ مصطفےٰؐ کے ہمارے سامنے آئے گی اس کو کس طرح قبول کریں گے ہم اسے ہرگز قبول نہیں کریں گے۔

اس پاکستان کے بانی اہلسنّت ہیں دوسروں نے نہیں بنایا حضرت علّامہ فضل حق خیر آبادی سے لے کر آج تک یہ مسلسل کوشش اہلسنت کی ہوتی رہی ہے آج کے اس عظیم اجتماع میں عوام کی کثیر تعداد یہ بتا رہی ہے کہ اگر یہ اکثریت اتنی قربانیاں نہ دیتی تو پاکستان وجود میں نہ آتا اب یہی اکثریت پاکستان کو بچا بھی

Marfat.com

سکتی ہے۔ یہی تعداد پاکستان کو استحکام عطا کر سکتی ہے اگر بانیانِ پاکستان کی اس عظیم اکثریت کو نظر انداز کر کے کوئی آئین مسلط کرنے کی کوشش کی گئی تو اس میں ناکامی ہوگی۔ کامیابی صرف اسی صورت میں ہو سکتی ہے کہ بانیانِ پاکستان کو اس کا موقع فراہم کیا جائے کیونکہ مخالفینِ پاکستان ہرگز پاکستان کو استحکام عطا نہیں کر سکتے۔

علامہ سید محمد فاضل شمسی نے مزید کہا کہ

"آج یہ کہا جاتا ہے کہ انگریزوں کی حکومت قائم ہونے کے بعد اہلسنت نے کام نہیں کیا اور انگریزوں کو اس ملک سے نکالنے کی جدوجہد نہیں کی۔ ہم نے مسلسل جدوجہد کی ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ ہم نے دوسروں کی طرح ہندوؤں کے ساتھ اشتراک عمل کر کے انگریزوں کو نکالنے کی کوشش نہیں کی اس لئے نہیں کی کہ ہم اللہ کے قانون کے پابند تھے۔ اللہ کا قانون ہے کہ "مومنین کافروں کو اپنا ولی (دوست) نہ بنائیں"۔

مومنین کافروں کو اپنا دوست ہمدرد اور شریکِ کار نہ بنائیں اس لئے ہم نے ان کو اپنا ساتھی نہیں بنایا۔ ہم نے کوشش کی۔ ہمارے علماء نے جدوجہد کی۔ اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں بریلوی نے کوشش کی۔ ہاں کافروں کے ساتھ اشتراکِ عمل کو انہوں نے جائز قرار نہیں دیا مولانا فضل حق خیر آبادی کا آخری پیغام جو وصیت کی صورت میں موجود ہے وہ یہ ہے کہ

"مسلمان انگریزوں کے ساتھ ۱۸۵۷ء کی جنگ میں کامیابی کے قریب تھے ہندوؤں نے مسلمانوں کے ساتھ غداری کی اور اس غداری کی وجہ سے مسلمانوں کو نقصان ہوا"۔

ہم نے اس وجہ سے ہندوؤں سے اشتراکِ عمل نہیں کیا کہ یہ تجربہ ہمارے سامنے تھا اور اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہمارے پیشِ نظر تھا یہ کس طرح ممکن تھا کہ ہم ان کے ساتھ اشتراکِ عمل کرتے ہمارے سامنے بانیانِ پاکستان میں علامہ ڈاکٹر محمد

Marfat.com

اقبال بھی تھے جنہوں نے کہہ دیا کہ

بمصطفیٰؐ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

وہ بانی پاکستان تھے وہی نعرہ اور منشور ہمارا بھی ہے کہ وہی پاکستان ہمارا ہوگا جو ہمیں مصطفیٰؐ کے دین تک پہنچائے اور وہی آئین ہمارے لئے قابلِ قبول ہوگا جو مصطفیٰؐ تک پہنچائے مسلمانوں کے دوسرے گروہ اس آئین کو مانیں نہ مانیں ہم سنّی ہیں ہم تو صرف ایسے آئین کو مانیں گے مسلمانوں کے دو گروہ ہیں ایک گروہ وہ ہے جس کا موٹو یہ ہے کہ ؏

بمصطفیٰؐ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

اور دوسرا گروہ وہ ہے جس کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ ؏

سرود بر سرِ منبر کہ ملّت از وطن است

ہم اس کے ساتھ نہیں ہم تو اس کے ساتھ ہیں جو

بمصطفیٰؐ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

کا چاہنے والا ہے اور یہ نعرہ بانیانِ پاکستان کا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مصطفیٰؐ تک پہنچو اور ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بھی بار بار ارشاد فرمایا ہے کہ

"محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اللہ کی طرف بلانے والے بھی ہیں اور اللہ تک پہنچانے والے بھی ہیں۔" کائنات میں حضور کے بغیر کوئی ایسا نہیں جو ہمیں اللہ تک لے جائے جو مواحد یہ کہتا ہے کہ اور توحید کا مدعی ہے وہ دامنِ مصطفیٰؐ کو تھامے بغیر اللہ تک نہیں پہنچ سکتا ہم اسی لئے نظامِ مصطفیٰؐ چاہتے ہیں کہ اللہ تک پہنچیں اور حقیقی توحید یہی ہے کہ دامنِ مصطفیٰؐ سے وابستہ ہو جائیں۔

Marfat.com

مفتی مختار احمد گجراتی

جاگ اٹھے ہیں اہلسنت گونج اٹھا یہ نعرہ ہے
دُور ہٹو اے دشمنِ ملّت پاکستان ہمارا ہے
اولیاؒ کا ہے فیضان ۔ پاکستان ۔ پاکستان (نعرے)

اس کے بعد انہوں نے کہا کہ پاکستان اہلسنّت نے بنایا ہے اس کے لئے بے شمار قربانیاں بھی اہلسنت نے دیں ایک وقت وہ تھا جب ہمیں پاکستان بنانے کے لئے آل انڈیا سنی کانفرنس بنارس منعقد کرنا پڑی اور آج کافی عرصہ بعد آل پاکستان سنّی کانفرنس ملتان منعقد ہو رہی ہے وہ کانفرنس اس لئے ہوئی تھی کہ اس وقت پاکستان بنانا تھا اور یہ اس لئے ہو رہی ہے کہ اب پاکستان کو بچانا ہے پاکستان تب ہی بچ سکتا ہے جب کہ یہاں اللہ کی حکومت ہو اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا نظام جاری ہو۔ آج حدِ نگاہ تک نبی پاکؐ کے پروانوں کے سر ہی سر نظر آ رہے ہیں اسے دیکھ کر یقین ہو چلا ہے کہ نظامِ مصطفےٰ اب اس ملک میں ناگزیر بن چکا ہے۔ دُور بہت دُور پاکستان کے افق پر نظامِ مصطفےٰؐ کا سورج طلوع ہونے والا ہے۔ یہ ہماری لازوال قربانیوں کا نتیجہ ہے کیونکہ تحریک نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں علماء اہلسنّت نے ہی گولیاں کھائیں ہیں یہ ہمارے علاوہ کون کہہ سکتا ہے کہ نظامِ مصطفےٰؐ کے لئے سنیوں نے ہی خون بہایا ہے اور یہ خون ضرور رنگ لائے گا۔

مفتی سیّد شجاعت علی قادری

اس عظیم کانفرنس کا انعقاد اس لئے کیا گیا ہے کہ اس ملک میں نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ ہو اور وہ اس ملک کی اکثریت (سوادِ اعظم اہلسنت) کی

Marfat.com

تشریح وتعبیر معتقدات اور معاملات کا لحاظ رکھتے ہوئے نافذ کیا جائے تاکہ اس ملک کی اکثریت اپنے عقائد ونظریات پر آسانی کے ساتھ عمل پیرا ہو سکے اگر اس ملک میں اسلامی نظام کے نام پر ایسی چیز نافذ ہو جائے جس سے ہمارے عقائد ونظریات کو ٹھیس پہنچے اور ہمارے ملک کو نقصان پہنچے اور ہمارے معاملات میں رکاوٹیں پیدا ہوں تو وہ اسلامی نظام نہ ہوگا بلکہ وہ اسلامی نظام کے نام پر مسلک اہلسنت وجماعت کے خلاف ایک سازش ہوگی اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے رہنماؤں. ہمارے بزرگوں اور ہمارے قائدین نے یہ محسوس کیا ہے کہ اس ملک میں اہلسنت کے ساتھ ناانصافی کا ارادہ ہے کیونکہ وہ کون سا نکتہ لاینحل ہے۔ جو پاکستان کے علماء اب تک حل نہیں کر سکے اور دوسری طرف سے آنے والے علماء نے اسے حل کر دیا ہے اس اجتماع عظیم کی وساطت سے میں اربابِ اقتدار سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بالتفصیل وہ مسئلہ بتایا جائے جو پاکستان کے علماء نے حل نہ کیا ہو یا حل نہ کر سکتے ہوں۔ بیرونی ممالک سے علماء کو منگوانے کا واضح مطلب یہ ہے کہ عوام کو یہ تاثر دیا جائے کہ باہر کے علماء علم کے میدان میں ہمارے ملکی علماء سے آگے ہیں. اس لئے علم کی بھیک مانگنے کے لئے دوسروں کے دروازے پر جاتے ہیں. میں پورے وثوق کے ساتھ یہ کہتا ہوں کہ علم وعرفان کی جو روشنی برّصغیر پاک وہند میں ہے۔ وہ دنیا کے کسی گوشے میں نظر نہیں آتی اس لئے ہم اپنے ان علماء پر جو یہاں موجود ہیں اور جو کسی وجہ سے شریک نہ ہو سکے پورا اعتماد کرتے ہیں اور ہم اسلامی نظام کی صرف اس تشریح وتعبیر کو قبول کریں گے جو ان حضرات کی تائید کے ساتھ ہم تک پہنچے اور جو کچھ ان کی تائید کے بغیر ہوگا تو وہ ہمارے لئے قابلِ قبول نہ ہوگا۔"

ملک محمد اکبر خان ساقی

آج کی یہ عظیم الشان سنی کانفرنس اس بات کی گواہی دے رہی ہے کہ

Marfat.com

اہلسنت وجماعت پاکستان میں عظیم اکثریت میں ہیں اور ملکی معاملات میں ان کو نظر انداز کر کے جو بھی فیصلہ کیا جائے گا وہ قومی فیصلہ نہیں ہوگا علماء اہلسنّت جنہوں نے ہر مرحلے پر ملک وملّت کے لئے عظیم قربانیاں دی ہیں ان کو کسی فیصلے میں شریک نہ کرنا اور بغیر ان کی رضامندی اور تصدیق کے کوئی بھی فیصلہ ہمارے لئے قابلِ قبول نہ ہوگا ۔ (نعرے)

ملک محمد اکبر خان ساقی نے اس موقع پر علماء اہلسنّت کی تاریخی خدمات کا جائزہ پیش کرتے ہوئے ایک واقعہ بھی سنایا انہوں نے کہا کہ انگریزی دور میں اہلسنّت ہی کے ایک عالمِ دین جن کو انگریزی دور میں پھانسی کی سزا سنائی گئی جب ان کو اس کی اطلاع ملی تو وہ مسکرائے لیکن جب ان کی یہ سزا منسوخ کر دی گئی تو چند سپاہیوں نے ان کی داڑھی مبارک کو نوچا اور اس میں کچھ بال الگ ہو گئے تو وہ زار وقطار رونے لگے اور فرمایا کہ میرے بالو ! تم کتنے خوش قسمت ہو کہ تم نے شہادت کے مرتبے کو پالیا لیکن میں اس سے محروم رہا (نعرے)

آج ایک طرف کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے ووٹوں کی خاطر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہوئے مزاروں پر چادریں بھی چڑھائیں حاضری بھی دی ۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے اکابر ساری عمر مزارات پر حاضری کو شرک قرار دیتے ہوئے ۔ ووٹ لینے کی باری آئی تو نہ صرف میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوسوں میں شرکت کی بلکہ جلوسوں کی قیادت کی اور بانی بھی بن بیٹھے یا رسول اللہ کے نعرے بھی لگائے تبرک بھی تقسیم کئے دستار بندیاں بھی کروائیں بزرگوں کے مزارات پر چادریں بھی چڑھائیں لیکن یہ سارا دھوکہ اور فریب تھا وہ صرف ووٹوں کے لئے یہ ڈرامہ کھیل رہے تھے آج وہ نظامِ مصطفےٰؐ کا نام بھی اس لئے لیتے ہیں کہ انہیں معلوم ہے یہ قوم صرف نظامِ مصطفےٰؐ کو قبول کرتی ہے چور دروازے سے اقتدار میں داخل ہونے کے لئے انہوں نے نظامِ مصطفےٰؐ کا نعرہ لگایا اگر وہ نظامِ مصطفےٰؐ سے مخلص ہوتے تو آج

Marfat.com

تین ماہ کا عرصہ گزر گیا وہ نظامِ مصطفیٰؐ کو نافذ کر چکے ہوتے اس ملک میں نظامِ مصطفیٰؐ صرف وہی لوگ نافذ کر سکتے ہیں جو مقامِ مصطفیٰؐ کو سمجھتے ہیں جو مقامِ مصطفیٰؐ کو نہیں سمجھتے وہ نظامِ مصطفیٰؐ نافذ نہیں کر سکتے وہ کل تک یہ کہتے تھے کہ سچے لوگ اور سچے وعدے آج ان کے سچے وعدے قوم کے سامنے آرہے ہیں۔

الحاج امجد علی چشتی

انجمن طلباء اسلام پاکستان ان جماعتوں کے مقابلے میں کھڑی ہوگئی ہے جو تیس چالیس سال سے ایک سیاسی جماعت کی پشت پناہی اور اندرونی اور بیرونی امداد کے سہارے طلباء کے نظریات کو خراب کرنے اور تعلیمی ماحول کو پراگندہ کرنے کے لئے کالجوں میں کام کر رہی ہے امسال انجمن نے کالجوں کے انتخابات میں نمایاں کامیابی حاصل کر کے ان کے ناپاک ارادوں کو پامال کر دیا ہے انجمن ان کے مقابلے میں طلباء میں ائمہ مجتہدین، صحابہ کرام اور اولیاء کرام کی محبت پیدا کرنے کی دعوت دیتی ہے پورے ملک کے سنی طلباء انجمن میں شامل ہو چکے ہیں اور جو شامل نہیں ہوئے ہیں ان کو دعوت دوں گا کہ وہ دوسری تنظیموں سے ہٹ کر اور نکل کر انجمن میں شامل ہو جائیں کیونکہ انجمن اہلسنت طلباء کی ملک گیر تنظیم ہے جو ملک میں مقام مصطفیٰؐ کے تحفظ اور نظامِ مصطفیٰؐ کے نفاذ کے لئے سرگرم عمل ہے۔ (نعرے)

ہر قوم طلباء کو زیادہ اہمیت دیتی ہے کیونکہ طلبا ہی ہر قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔

یہی طلباء جو آج کل یونیورسٹیوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں کل حکمران ہوں گے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آج اگر ان نوجوانوں کا ذہن اسلام اور مسلک اہلسنت وجماعت کے مطابق تیار ہو گیا تو جب یہ تعلیم مکمل کر کے اعلیٰ عہدوں

Marfat.com

پر پہنچیں گے تو وہاں بھی یہ اپنے مسلک اور مذہب کے لئے کام کریں گے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے اکابرین اور علماء کرام ومشائخ عظام کو انجمن کی سرپرستی کرنی چاہیئے۔"

امجد علی چشتی نے مزید کہا کہ

"ہم اس قوم کے فرد ہیں جس قوم کا سترہ سالہ نوجوان محمد بن قاسم برصغیر ہندوستان کے دروازے پر پہنچا اور سندھ سے نکلتا ہوا مدینۃ الاولیاء تک آ پہنچا۔ اس محمد بن قاسم کے دل میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا اور اس وقت دمشق کی حکومت تھی ہم بھی غلامیٔ مصطفےٰ کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ہماری پشت پناہی کرنے والا کوئی بھی نہیں۔ آپ ہماری سرپرستی فرمائیں گے تو آپ یقین مانیں وہ وقت دور نہیں جب اس ملک میں نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفاذ عمل میں آئے گا۔"

انجمن طلباء اسلام پاکستان کے جیالے کارکنوں نے ملک پاکستان میں تحریک ختم نبوت، تحریک نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور نظام تعلیم کو اسلامی بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے مسلسل دس سال جدوجہد کی۔ تحریک نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں انجمن کا وہ جیالہ کارکن افتخار احمد شہید (بورے والا) نے سب سے پہلے اپنا خون پیش کیا اس کے بعد خانیوال انجمن کے دو کارکن ظفر اقبال اور حضور بخش شہید ہوئے۔ تحریک تحفظ ختم نبوت میں انجمن کے سینکڑوں کارکن جیلوں میں گئے۔ میں ان تمام اہلسنت طلباء کو جو دوسری تنظیموں میں اغواء ہو چکے ہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ فوراً اپنے اصل مرکز کی طرف واپس لوٹ آئیں۔

میں ایک بار پھر اپنے بزرگوں سے التماس کرتا ہوں کہ وہ جس شہر اور علاقے میں انجمن کی شاخ نہیں ہے وہاں طلباء کو تلاش کریں اور ان کی یہ ذمہ داری بھی لگائیں کہ وہ انجمن کی شاخ قائم کریں۔ یہ طلباء ہی آپ کے دست و بازو ہیں۔ ہیں

Marfat.com

یقین دلاتا ہوں کہ جہاں ہمارے علماء کرام کا پسینہ بہے گا وہاں ہمارے کارکنوں کا خون بہے گا۔ ہم صحابۂ کرام، اولیاء کرام، علماء کرام کے خلاف کسی قسم کی غلط بات سننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔

اگر یہ نوجوان راہِ راست پر آگئے تو آئندہ نسل راہِ راست پر آجائے گی اور اگر یہ گمراہ ہوگئے تو پوری نسل گمراہ ہوجائے گی۔

؎ قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں اسم محمدؐ سے اجالا کر دے

چوہدری محمد حسین ورکؒ

میری تحقیق کا نقطۂ آغاز مسلمان کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس کے تحت اس کا یہ ایمان ہے کہ خدائے علیم و بصیر نے مسلمانوں کے لئے قرآنِ حکیم میں کوئی ایسا حکم نہیں اتارا اور پیغمبر علیہ السلام نے اپنی اُمت کے لئے کوئی امر ضروری قرار نہیں دیا جو تا قیامت قابلِ عمل نہ ہو چاہے زمانے میں کتنے ہی صنعتی معاشرتی اور معاشی انقلابات کروٹیں لے ڈالیں۔ یہی وہ بنیادی وجہ ہے کہ جس نے اتنے اہم اور مشکل بلاسود مالیات کے مسئلہ کو میرے لئے قطعی آسان بنا دیا ہے۔

سودی مالیات کا ابلیسی نظام آج عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اس جذبۂ ایمانی کی زد میں ہے اور سودی مالیاتی نظام دیکھنے والی آنکھ تار تار نظر آرہا ہے اس ظالم نظام کے حمایتی خاموش شکست مان چکے ہیں۔ قرآنی احکامات کے صدقے میں عالمِ اسلام کو اس بے رحم نظام سے نجات ملا ہی چاہتی ہے اور غیر مسلم دنیا جو مذہبی بنیادوں پر نہیں بلکہ صرف معاشی بنیادوں پر سودی مالیاتی نظام کو معاشیات کے لئے لعنت تسلیم کر چکی ہے۔ عالمِ اسلام کے غیر سودی نظام سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے گی۔

Marfat.com

بلا سودی مالیات کا عنوان بہت تفصیل طلب ہے۔ اختصار کا واحد طریقہ یہ ہے کہ میں سوال وجواب کی شکل میں نئے نظام کے موٹے موٹے اصول بیان کروں تاکہ تھوڑے سے الفاظ میں مضمون ممکنہ حد تک ذہن نشین ہو سکے چنانچہ اس سلسلے میں پہلا سوال یہ ہے کہ ا

اگر سود ختم کر دیا گیا تو بنکوں اور دیگر مالیاتی اداروں کا کیا ہوگا ہو جائے گا تو انکے حسابات کہاں سے چلیں گے ؟ ان اداروں کے ڈپازٹ ختم ہو جائیں گے تو قرضوں کی سہولتیں ختم ہو جائیں گی نتیجہ صنعت وتجارت کو قرض کی بہتر سہولتیں نہ مل سکیں گی اور خود مالیاتی نظام درہم برہم ہو جائے گا ؟

جواب :۔ جواباً عرض ہے کہ یہ تمام سوالات یا خدشات لاعلمی اور غلط فہمی کی پیداوار ہیں۔ حقیقت اصل میں یہ ہے کہ بنکوں اور دیگر تمام مالیاتی اداروں کو سودی نظام کی جگہ دوسرا مالیاتی نظام اختیار کرنا ہوگا جس کا تمام تر ڈھانچہ اسلامی اصولوں کے مطابق اور تابع ہوگا۔ سود کے بے رحم اور تباہ کن نظام کو یکسر ختم کر کے نئے نظام پر چلنا ہوگا جس کے تحت ان اداروں کی آمدنی شریعت کے عادلانہ اور منصفانہ تقاضوں کے مطابق ہوگی جس سے ان اداروں کے اخراجات چلیں گے ڈپازٹ بڑھیں گے۔ صنعت وتجارت کو قرض کی بہتر سہولتیں ملیں گی اور ان کو فروغ حاصل ہوگا کیونکہ ان کی گردنوں سے سود کا بوجھ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا اور مالیاتی ادارے ایک نئے عزم اور نئی روح کے ساتھ ملکی معیشت کے استحکام میں مصروف کار ہو جائیں گے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ نیا نظام کیا ہے اس کی عملی شکل آج کے مالیاتی نظام میں کیا ہوگی ؟ متبادل نظام دنیا کا قدیم ترین عدل وانصاف پر مبنی شرکت ومضاربت کی سرمایہ کاری کا نظام ہے۔ عام فہم زبان میں اسے نفع اور نقصان میں شرکت پر مبنی نظام بھی کہا جا سکتا ہے۔ مالیاتی ادارے اس نظام کے تحت ڈیپازٹ

Marfat.com

شرکت و مضاربت پر قبول کریں گے اور اسی اصول کے تحت وہ آگے صنعت و تجارت کو قرض دیں گے اس نظام میں پوری سرمایہ کاری سود کے بوجھ سے آزاد ہو جائے گی اور سود کی تباہ کاری کی وجہ سے افراد، کمپنیاں صنعتی تجارتی اور مالیاتی ادارے دیوالیہ ہونے سے بچ جائیں گے۔ سودی نظام میں مقروض کی بے بسی اور مجبوری کوئی پوشیدہ راز نہیں۔ سود ختم ہونے سے ۱۶ فیصد تا ۲۰ فیصد کا بوجھ صنعت و تجارت کی قیمت لاگت و خرید پر کم ہو جائے گا جس کے نتیجہ میں صنعتی اور تجارتی اشیا اس تناسب سے کم ہو جائیں گی۔ مہنگائی کا موثر اور کامیاب سدِ باب ہو جائے گا اور صنعتی پیداوار بہت بڑھ جائے گی۔

سوال: کیا نیا نظام کامیابی سے چل سکے گا اس کے ناکام ہو جانے کا ڈر تو نہیں ہے؟

جواب:۔ جواباً عرض ہے مجوزہ نظام پہلے سے ہی سرمایہ کاری کے میدان میں اپنی کامیابی کا لوہا منوا چکا ہے شراکت پرائیویٹ اور پبلک لمیٹڈ کمپنیاں یہ سب شرکت و مضاربت کی کامیاب ترین مثالیں ہیں۔ خود بنکوں کے اپنے اصل سرمائے اسی شرکت و مضاربت کے اصول پر ہیں جب کہ ان کا کاروبار پورے کا پورا سودی ہے جب صنعتیں آزاد تھیں اور قومی ملکیت کے نام پر یہ غاصبانہ قبضہ میں نہ آئی تھیں تو صنعتوں کے حصص کی مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ لوگ بنکوں سے مقررہ شرح سود پر قرض لے کر ان حصص میں لگانا پسند کرتے تھے حالانکہ حصص میں نقصان ہونے کا احتمال ہر وقت موجود رہتا تھا صنعت کار اور تاجر کی دیانت داری کا ہر معاملہ میں ذکر ضرور ہوتا ہے مگر اس شکل میں ان تاجروں اور صنعت کاروں کی دیانت کے ہر پہلو کو نظر میں رکھتے ہوئے لوگ ان کی کمپنیوں میں نفع نقصان پر اپنا روپیہ لگانا بہت پسند کرتے تھے یہاں تک کہ حصص کے حصول کے لئے سفارش بھی چلتی تھی۔ سودی معاشرے میں ان لوگوں کی دیانت قابلِ اعتماد تھی تو اسلامی معاشرے

Marfat.com

میں تو اور بھی بہتری کے بہت زیادہ امکانات ہیں آج کل معدودے چند منافق لوگ افراد کی دیانت کا سوال اٹھا کر اسلامی معاشرے کی راہ کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں میں ایسے لوگوں سے سوال کرتا ہوں کہ کیا موجودہ نظام مالیات واقتصادیات ، نظام قانون اور نظام ٹیکس کیا انسانی دیانت اور غیر دیانت کی دسترس سے باہر ہے ، نہیں ہرگز نہیں حقیقت یہ ہے کہ موجودہ تمام طریقے افراد کی تخریبی ذہانت کی ٹھوکر میں ہیں تو پھر ایسے نظام کی کیونکر وکالت کی جاسکتی ہے اور اسے کیونکر مفید قرار دیا جاسکتا ہے ۔ اس کے برعکس شرعی نظام انتہائی موثر اور غلطی سے مبرا نظام ہے اس لئے اس کی کامیابی قطعی یقینی اور مسلمہ ہے ۔ اس کے بعد۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا نئے نظام میں قرضوں کی وصولی خطرہ میں تو نہ پڑ جائے گی ۔

جواب :۔ نہیں ہرگز نہیں جہاں تک موجودہ قرضوں کے عوض مختلف شکلوں میں قرضوں کی واپسی یقینی بنانے کے لئے جو اقدامات کئے گئے ہیں وہ نئے نظام میں رائج رہیں گے کیونکہ مالیات کے نظام سے اخراج تو صرف سود کا کرنا ہے نہ باقی تمام چیزوں کا جو شرعی حدود کو پامال نہیں کرتیں اخراج یا خاتمہ کیونکر ضروری ہو سکتا ہے ۔ امید ہے کہ اس صورت میں مشکوک لوگوں کو تسلی ہو جائے گی ضمانتوں کا موجودہ نظام طریقہ جو ان کو پسند ہے باقی رہے گا ۔ مزید اہم بات یہ ہے کہ نئے نظام میں بنکوں اور مالیاتی اداروں کا مقصد محض ایک سود خور بنیئے کا نہ ہوگا بلکہ ایک ذمہ دار شراکت دار کا ہوگا اس لئے قرضوں کی حفاظت اور وصولی مزید بہتر ہو جائے گی ۔ مختصر یہ کہ اشیائے تجارت ، عمارتوں اور دیگر اثاثوں قرضوں کے سامنے بطور ضمانت برائے وصولی قرضہ قائم رکھا جائے گا۔

بلا سود مالیات میں تاجروں کو یہ اعتراض ہو سکتا ہے کہ وہ اپنا منافع جو اکثر

Marfat.com

وبیشر بنک سود کی شرح سے زیادہ ہوتا ہے اس میں مالیاتی اداروں کو شریک کریں گے تو ان کی شرح منافع ختم ہوجائے گی۔

یہ خدشہ بالکل بے بنیاد ہے کیونکہ کارکردگی کا حصہ جوان کو دیا جائے گا اور باقی ماندہ منافع بنک اور تاجر کے سرمایہ کی نسبت سے ان میں تقسیم ہوگا۔ کارکردگی کا حصّہ اور سرمایہ کا حصّہ ملاکر دونوں اتنے ہوں گے کہ تاجر خسارہ کی بجائے کچھ اضافہ ہی کی توقع کرسکتا ہے۔

ایک اور اہم سوال: جو اس نظام سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ کیا بلا سودی مالیاتی نظام کے نفاذ کے سلسلے میں موجودہ ٹیکسوں کا ڈھانچہ تبدیل ہوگا یا نہیں؟

جواب:۔ ہاں ہوگا اور ضرور ہوگا۔ مکمل اسلامی معاشی نظام میں تو ٹیکسوں کا موجودہ ڈھانچہ بالکل ہی تبدیل ہوجائے گا مگر جہاں تک بلا سودی مالیات کا تعلق ہے اس کے لئے دولت ٹیکس، انکم ٹیکس لازماً ختم کرنے ہوں گے ورنہ ہم اس نئے نظام کا اپنے ہاتھوں گلا گھونٹ دیں گے اور اپنی ناکامی کو (نعوذ باللہ) اسلام کی ناکامی قرار دیں گے جو بہت بڑا ظلم اور اسلام سے انحراف ہوگا۔

سوال:۔ نام نہاد ماہرین مالیات فوراً سوال کریں گے کہ دولت ٹیکس اور انکم ٹیکس کے خاتمہ سے تقریباً تین ارب روپے کی کمی بجٹ میں واقع ہوگی۔ وہ کہاں سے پوری ہوگی؟

جواب:۔ معترض لوگوں کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ موجودہ مالی سال کے بجٹ میں تقریباً چار ارب روپے کی کمی تھی جن کو مختلف ذرائع سے پورا کرنے کا انتظام کیا گیا ہے کیا تین ارب روپے جو کہ اضافی بوجھ ہرگز نہیں۔ پہلے ہی سے بجٹ میں شامل ہے ان کو خوش حال طبقوں پر تقسیم کر دیا جائے گا۔ بلکہ زکوٰۃ عشر خمس کی پوری وصولی کے بعد اس تین ارب روپے کو خوش حال طبقوں میں پھیلانے کی ہرگز ضرورت نہ رہے گی۔

Marfat.com

سوال :۔ ملکی سطح سے ہٹ کر بین الاقوامی سطح پہ سوال ضرور اُٹھے گا کہ پاکستان کے اندر تمام معاملات حکومت ٹھیک طور پر حل کر سکے گی مگر بیرونی قرضوں اور بین الاقوامی تجارت جو غیر ملکیوں سے ہے اور وہ عموماً مسلمان بھی نہیں ان سے لین دین کرنے میں بہت دشواریاں آسکتی ہیں ؟

جواب :۔ جواباً عرض ہے کہ بیرونی قرضوں کا مسئلہ سب سے آسان ہے اور ریاضی کے ایک سوال کی طرح پوری عملی شکل کے ساتھ اس کا مسودہ ہمارے پاس موجود ہے کم وقت میں اس کی تفصیلات عرض کرنا بہت مشکل ہے۔ یہی صورت بین الاقوامی قرضوں کی ہے پاکستانی قرضوں کی نسبت بیرونی قرضے شرکت اور مضاربت کی بنیاد پر زیادہ سہل ہیں ان کی تمام تفصیلات میں اپنی کتاب میں پیش کر رہا ہوں میں آج عوام کے اس عظیم الشان اور بے نظیر اجتماع میں حکومت کے کل پُرزوں سے عرض کروں گا کہ وہ بلا سود مالیات اور زکوٰۃ وعشر کے نظام کو رائج کرنے سے بیشتر دولت ٹیکس اور انکم ٹیکس کا خاتمہ یقینی بنائیں ورنہ نتائج بہت تباہ کُن

پیر محمد کرم شاہ الازہری

پیر محمد کرم شاہ الازہری نے خواجہ قمرالدین سیالوی کے بارے میں کہا کہ۔

"حضرت کی طبیعت بے حد علیل تھی اور اس طویل سفر کی کوفت برداشت کرنے کی قوت موجود نہیں تھی اور گھر میں ایسا حادثہ بھی ہوا تھا (واضح رہے کہ خواجہ صاحب کی اہلیہ کا حال ہی میں انتقال ہوا ہے)۔ جب آپ کو یہ پتہ چلا کہ تمام پاکستان کے اہلسنت وجماعت ملتان میں جمع ہو رہے ہیں تو حضرت اب بھی یہ فرما رہے تھے کہ

"میں صرف اس نیت سے آیا ہوں کہ میں محمدؐ عربی کے غلاموں کے اس عظیم اجتماع میں شریک ہو جاؤں شاید میری یہی شرکت میری بخشش کا باعث

Marfat.com

بن جائے"۔

یہ کانفرنس کوئی معمولی کانفرنس نہیں ہے۔ یہ وہ کانفرنس ہے کہ قطب وقت یہ سمجھ رہا ہے کہ اس میں میری شرکت میری نجات کا باعث ہوگی۔ یہ یقیناً وہ جہاد ہے جس کے بارے میں اللہ کے حبیبؐ نے فرمایا۔

" یہ نہیں ہوسکتا کہ میرے غلام کے راہِ جہاد میں پاؤں گرد آلود ہوں اور پھر دوزخ کی آگ بھی اس کو چھو سکے"۔

اس پر دوزخ حرام ہوجاتی ہے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ اس کانفرنس میں ہماری شرکت ہماری دنیا کی نحوستوں کے ازالے کا سبب ہوگی اور سعادتوں کے نزول کا باعث ہوگی اور پاکستان کے مستقبل کے تابندہ ہونے کا سبب بنے گی اب میں حضرت کا ارشادِ گرامی پڑھنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

" بسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم۔ قائدینِ اہلسنت و برادرانِ اسلام آل پاکستان سنی کانفرنس کی تاریخی حیثیت اور ملک گیر اہمیت مسلمہ حقیقت ہے۔

سامعینِ کرام!

"آل پاکستان سنی کانفرنس کے انعقاد کا مقصد کسی فرقے کے خلاف محاذ آرائی نہیں بلکہ اس کا مقصدِ وحید اہلسنت کی صفوں کو منظم کرنا ہے کیونکہ ملک کے سوادِ اعظم کی حیثیت سے پاکستان کی اور حوصلہ شکن ہوں گے۔

ہمارے پاس بلاسود مالیات کا ڈھانچہ پوری تفصیلات کے ساتھ موجود ہے اور ہم اس نظام کو آٹھ روز کے اندر ملک میں نافذ کرسکتے ہیں اور ابتداء چوبیس گھنٹوں میں کی جاسکتی ہے دوسرے لفظوں میں نفاذ فوری طور پر ضروری ہے تکمیل قدرتی رفتار سے ہوگی اور نتائج تیسرے مرحلے پر ظاہر ہوں گے۔ گذشتہ تیس برس سے یہ دعویٰ کرنے والے کہ ان کے پاس اسلامی ریاست کا مکمل ڈھانچہ موجود ہے آج گومگو اور بے یقینی

Marfat.com

کا شکار کیوں ہیں اگر وہ اپنے دعووں میں سچے نہیں تھے اور وہ اسلامی معاشیات کو نافذ کرنے سے قاصر ہیں تو وہ ہمارے قائدین سے رابطہ قائم کریں تو ہم ان کو بلاسودی مالیات کا مکمل مسودہ فراہم کر سکتے ہیں۔

نظریاتی اور جغرافیائی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہمارا اولین فریضہ ہے۔ جو سوادِ اعظم ہے وہی ملک کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کر سکتا ہے۔ جغرافیائی سرحدوں کی بھی حفاظت کر سکتا ہے اور اس فریضہ کو بہ طریق احسن صرف اسی صورت میں ادا کیا جا سکتا ہے جبکہ اہلسنت متحد اور منظم ہوں، مغربی سرحد پر خطرات کی جو بدلیاں نمودار ہو رہی ہیں وہ اس امر کی متقاضی ہیں کہ ہم سب سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔"

یہ اس غلط فہمی کا ازالہ ہے جو اس کانفرنس کے بارے میں بڑے بڑے لوگ پیدا کر رہے ہیں کہ یہ فرقہ وارانہ کانفرنس ہے اور فرقہ وارانہ جذبات کو مشتعل کرنے کے لئے منعقد کی جا رہی ہے۔ ہم کسی کے خلاف محاذ آرائی کے لئے میدان میں نہیں آئے، بلکہ اپنی صفوں کو منظم کرنے کے لئے آئے ہیں۔ اگر دوسرے فرقے اپنی صفوں کو منظم کرنے کا حق رکھتے ہیں تو ملک کا سوادِ اعظم بھی اپنی صفوں کو منظم کرنے کا حق رکھتا ہے۔ پاکستان کی سلامتی ہی اس میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام متحد ہو کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں۔

ہم حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جوتیوں کی خاک کو اپنی آنکھوں کا سُرمہ بنانے والے پاکستان کے لئے اپنے خون کے دریا بہانے کے لئے تیار ہیں۔ جب بھی کوئی خطرہ آیا یا آئندہ آئے گا ہمیشہ ان ماؤں کے بچوں نے اس پاکستان کی سالمیت کے تحفظ کے لئے قربانیاں دیں جو خدا کا نام لیتی تھیں تو ساتھ یہ بھی کہا کرتی تھیں (الصلوٰۃ وسلام علیک یا رسول اللہ) اگر کسی کو ہمارے بارے میں غلط فہمی ہو تو وہ اپنے دل

Marfat.com

سے اس غلط فہمی کو دور کرے۔

"فقیر اس بات کو واضح کرنا چاہتا ہے کہ ہم صدرِ پاکستان چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جنرل ضیاء الحق اور ان کے جیالے فوجی ساتھیوں کے ممنون ہیں کہ انہوں نے ۵ جولائی ۷۷ء کو بڑی جرأت سے کام لے کر پاکستان کو خانہ جنگی کے آتش کدہ میں بھسم ہونے سے بچا لیا۔ نیز وہ روزِ اوّل سے نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے کوشاں ہیں۔ نظامِ مصطفےٰؐ کے نفاذ کے لئے اہلسنت کی یہ نمائندہ کانفرنس ان کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلاتی ہے اور ہم اس معاملے میں بالکل ان کے ساتھ ہیں وہ جو بھی قدم نظامِ مصطفےٰؐ کے نفاذ کے لئے اٹھائیں گے، تمام غلامانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تائید انکو حاصل ہوگی البتہ ان میں سے کسی نے اگر اہلسنت کے حقوق کو پامال کرنے کی کوشش کی۔

ہمارا تعاون، ہمارا اتحاد اور ہماری تائید صرف اس وقت تک ہے جب تک کہ نظامِ مصطفےٰؐ کا سوال ہے اور اگر کسی وزیر کو کرسی پر بیٹھ کر یہ غلط فہمی ہوگئی ہے کہ وہ پاکستان کا مالک بن گیا تو وہ اس غلط فہمی کو اپنے دل سے نکال دے۔

عشقِ مصطفےٰؐ کی شمع فروزاں رہے گی تو اہلِ پاکستان کا مقدر آفتاب سے زیادہ تابندہ تر ہوگا اور اگر خدانخواستہ کسی طوفان نے آکر اس کو گزند پہنچائی تو اس دن پاکستان کا وجود ختم ہوجائے گا اور یہ پاکستان ہمیشہ سلامت رہنے کے لئے بنا ہے۔ مولائے کریم نے اس کی بنیادوں میں لاکھوں شہیدوں کا پاک خون رکھا ہے اس کی بنیادوں میں لاکھوں بیٹیوں کی پاکیزہ عصمتیں ہیں، انشاء اللہ یہ پاکستان قیامت تک قائم رہے گا اور مصطفےٰؐ کا پرچم ہمیشہ لہراتا رہے گا۔

سول کابینہ کے وزراء یا دوسری جماعتیں جو اچھا کام کریں گی انہیں ہماری مکمل

Marfat.com

تائید حاصل ہوگی اور ان میں سے کسی نے اہلسنت کے حقوق غصب کرنے کی کوشش کی یا ہمارے عقائد کو نقصان پہنچانا چاہا تو پھر ہم اپنے حقوق اور عقائد کا دفاع کریں گے اور ایسا کرنا ہمارا قانونی اور آئینی حق ہوگا ہم خلافِ قانون بات نہیں کریں گے ہم اپنے حقوق کے لئے جو بھی قدم اٹھائیں گے وہ قانونی ہوگا کیونکہ یہ ہمارا آئینی حق ہے کہ ہمارا عقیدہ سلامت رہے اور کوئی اسے گزند نہ پہنچائے۔

"مشائخ کرام وعلماء عظام سے بھی فقیر ملتمس ہے کہ بدلتے ہوئے حالات میں وہ اپنے فرائض کو پہچانیں"۔

جو قوم اور جس قوم کے بزرگ اپنے فرائض جانتے ہیں انہیں دنیا کی کوئی طاقت نقصان نہیں پہنچا سکتی اور جو قوم خود اپنے حقوق سے دستبردار ہو جاتی ہے یا اپنے حقوق کا پتہ بھی نہیں ہوتا تو اس قوم کی بقاء کی کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔

مولانا علی بخش قاسمی

انہوں نے کہا کہ پیر محمد قاسم صاحب مشوری علالت کی وجہ سے اس کانفرنس میں شریک نہیں ہو سکے انہوں نے پیر محمد قاسم مشوری کا یہ پیغام پڑھ کر سنایا۔

"میں سنی کانفرنس کے ساتھ ہوں اور آئندہ جب بھی اہلسنت کا اس قسم کا تاریخی اجتماع ہوگا میں اس میں ضرور شرکت کروں گا۔ میں کُل پاکستان سنی کانفرنس ملتان میں شرکت کرنے والے تمام بھائیوں سے اپیل کرتا ہوں کہ ان کی جتنی بھی دینی اور رفاہی انجمنیں ہیں وہ سب کو جماعت اہلسنت میں مدغم کر دیں"۔

پیغام سنانے کے بعد مولانا علی بخش قاسمی نے کہا کہ یہ غوث کی نگری ہے اور ہم قلندر کی نگری سہون شریف میں صوبائی سطح کی سنی کانفرنس کا انعقاد کریں گے تاریخ کا تعین بعد میں کیا جائے گا۔

Marfat.com

مولانا سلیم اللہ خان

آپ ہی اس بات کے ذمہ دار ہیں کہ اس ملک میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ کریں۔ کیونکہ آپ ہی نے پاکستان بنایا تھا۔ اہلسنت اگر اس میدان میں نہ آتے تو پاکستان نہیں بن سکتا تھا۔ آج جب روسی اور سوشلزم اور کمیونزم کی تخریبی طاقتیں دنیا میں یلغار کر رہی ہیں تو ان سب کی نگاہیں پاکستان پر لگی ہوئی ہیں پاکستان کے نظام کو وہ درہم برہم کرنا چاہتی ہیں اس لئے کہ یہاں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور مقامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کا نام لیا جا رہا ہے۔ تمام لادینی طاقتیں اسلام کی دشمن ہیں اس لئے اسلام نے اس قلعہ کو مسمار کرنا چاہتی ہے اس لئے اس آنے والے خطرے کا بھی آپ کو مقابلہ کرنا ہے۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور مقام کے تحفظ کے لئے سینہ سپر ہوتا ہے اور آپ پر ہی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

اگر آپ نے غفلت کی تو اے سوادِ اعظم! یہ غفلت ناقابلِ معافی جرم ہوگا۔ سوشلزم آپ کی سرحدوں پر دستک دے رہا ہے (الکفر ملت واحدہ) وہ سوشلزم کی شکل میں ہو یا یہودیت اور نصرانیت کی شکل میں ہو وہ سب آپ کے خون کے پیاسے ہیں وہ کبھی آپ کے دوست نہیں ہو سکتے۔ چین کا وزیر اعظم آتا ہے تو ایران چلا جاتا ہے، امریکہ کا صدر آتا ہے تو بھارت چلا جاتا ہے۔ پاکستان میں نہیں آتے اس کی انہیں ضرورت نہیں ہے۔ پاکستان کے صرف غلامانِ مصطفےٰ ؐ کو ضرورت ہے اس کے سوادِ اعظم کو ضرورت ہے اس واسطے ہم اسے باقی رکھنا چاہتے ہیں۔

صرف وہی طاقت اسے باقی رکھ سکتی ہے جس نے اسے بنایا ہے وہ نظامِ مصطفےٰ ؐ اور مقام مصطفےٰ ؐ والوں کی طاقت ہے وہ غلامان محمد کی طاقت ہے۔

آج جتنی بھی طاقتیں نظر آتی ہیں خدا کے فضل سے وہ آپ کے سامنے ٹھہر نہیں سکتیں آپ انہیں خس وخاشاک کی طرح بہا کر لے جائیں گے۔

Marfat.com

ابھی ابھی میرے مخدوم ومحترم خواجہ صاحب کا پیغام شاہ صاحب نے پڑھ کر سنایا ہمیں اس سے اتفاق ہے کہ لیکن جو بات ہمارے عقائد کے مطابق ہوگی ہم اس کی تائید کریں گے اور جس بات سے ہمارے عقائد وتصورات اور ہمارے خیالات اور ہمارے جذبات مجروح ہوں گے اگر وہ کسی حکمران کی طرف سے ہوں گے یا کسی اور کی طرف سے ہوں گے تو ہم برملا ان سے کہیں گے۔ میں جنرل محمد ضیاء الحق صاحب سے پوچھتا ہوں کہ وہ اس تصور اور تاثر کو دور کریں جو ہم ان کے متعلق اپنے ذہنوں میں رکھتے ہیں کہ آپ وہابیت کی پشت پناہی کر رہے ہیں ہم اسے ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔

حضرات! آپ سوادِ اعظم ہیں آپ کے بغیر پاکستان نہیں چل سکتا پاکستان میں علماء اہلسنت موجود ہیں مفتی اور مصنف موجود ہیں کون سی وہ کمی ہے جو پاکستان میں ہے باہر سے علماء کرام کو بلانے کی کوئی ضرورت نہیں نظام مصطفےٰؐ ایک سیکنڈ میں جاری وساری ہو سکتا ہے۔ اگر حکومت کو ضرورت پڑے کسی کے گرفتار کرنے کی تو ابھی آرڈیننس جاری ہو سکتا ہے کیا وجہ ہے کہ تین ماہ گزر گئے اس عرصہ میں زنا کو نیست ونابود کیا گیا؟ شراب کو ختم نہیں کیا گیا کس بات کا انتظار ہے کیوں نہیں ان تمام محرمات پر پابندی لگائی گئی؟ غلامان محمدؐ کا یہ عظیم اجتماع کیا حکمرانوں کی آنکھوں کا سُرمہ بصیرت نہیں بن رہا ہم پوچھتے ہیں کہ صدر پاکستان کو مودودی صاحب کے پاس جانے کی کیا ضرورت ہے؟ پاکستان کے اندر جماعت اہلسنت کے بہترین علماء موجود ہیں۔ کون سی اسلام کی خدمت ہے جو یہ انجام نہیں دے سکتے۔ آپ سوادِ اعظم ہیں اپنی کثرت پر ناز نہ کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ ہم بہت ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہمیں اندرونی اتحاد کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ آج ہم ٹولیوں میں بٹے ہوئے ہیں اگر ہم نے ان تمام چیزوں کو دور نہ کیا تو پھر اس کے بعد دنیا کی کوئی طاقت ہمارے سامنے نہ ٹھہر سکے گی آپ

Marfat.com

متحد و منظم ہو کر پاکستان کو بچانے کی کوشش کریں (نعرے)

مولانا سلیم اللہ خان کے پُرجوش خطاب کے بعد اسٹیج سیکریٹری جناب محمد حنیف حاجی طیب مدینہ منورہ سے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خانؒ کے خلیفہ اور عظیم روحانی پیشوا حضرت علامہ ضیاء الدین قادری رضوی بریلوی کا پیغام موصول ہوا انہوں نے کہا کہ آج ہی مدینہ طیبہ سے غزالیٔ دوراں علامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی کے نام علامہ ضیاء الدین قادری رضوی بریلوی کا پیغام موصول ہوا ہے جو اس امر کا ثبوت ہے کہ سنی کانفرنس کا نعرہ مدینہ طیبہ میں بھی گونج اٹھا ہے اور یہ کانفرنس کی قبولیت اور کامیابی کی دلیل ہے۔

علامہ ضیاالدین قادری کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسول الکریم اما بعد

بمصطفےٰ برساں خویش را کہ دین ہمہ اوست

اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو بلدالاولیاء ملتان میں غزالیٔ دوراں حضرت علامہ سیّد احمد سعید کاظمی کی زیر قیادت سنی کانفرنس کے انعقاد سے مجھے قلبی راحت ہوئی ہے۔ بنارس سنی کانفرنس جو مملکت خداداد پاکستان کے وجود کا سبب بنی میری دُعا ہے کہ شیخ الاسلام حضرت غوث بہاوالحق رحمۃ اللہ علیہ کے زیر سایہ منعقد ہونے والی یہ عظیم الشان کانفرنس پاکستان میں نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کا پیش خیمہ ثابت ہو امین بحرمت سیّد المرسلین۔

خادم:

محمد ضیاء الدین قادری رضوی بریلوی مدینہ منوّرہ سعودی عرب۔

Marfat.com

مولانا برکات احمد کا پیغام

"مجھے یہ جان کر انتہائی مسرت ہوئی ہے کہ مادیت اور الحاد پرستی کے دور میں غلامانِ مصطفےٰ نے یہ عظیم روحانی و اسلامی اجتماع منعقد کر کے لوگوں کے دلوں میں عشقِ رسول کے جذبہ کو تقویت دی ہے مجھے امید ہے کہ یہ کانفرنس پاکستان کی تاریخ میں نظامِ مصطفےٰؐ کے نفاذ میں سنگِ میل ثابت ہوگی اور اس سے مسلمانوں کے دلوں میں روحانی و مذہبی انقلاب برپا ہوگا اس کانفرنس کے تمام منتظمین و مندوبین کو میں اپنے دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس مملکت خداداد پاکستان میں نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو جاری و ساری فرمائے مجھے افسوس ہے کہ میں بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر اس عظیم اجتماع میں شریک نہیں ہو سکا لیکن میں نے برادران طریقت کو اس میں شرکت کی تاکید کر دی ہے اور اپنی طرف سے اپنے سلسلہ کے خدام مولانا عنایت اللہ چشتی منڈی بہاؤالدین گجرات اور راجہ محمد یعقوب ساہیوال کو اپنی نمائندگی کے لئے خصوصی طور پر نامزد کیا ہے۔"

مفتی محمد حسین قادری

"کل پاکستان سنی کانفرنس اہلسنّت کی کامیابی و روشن مستقبل کے لئے سنگِ میل کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ وقت بتائے گا کہ صرف اہلسنت ہی پاکستان کی قیادت اور حفاظت کا حق اور فرض ادا کر سکتے ہیں صرف اہلسنّت وجماعت ہی اس ملک کی صحیح طور پر قیادت کر سکتے ہیں اور پاکستان کی حفاظت کر سکتے ہیں لیکن یہ صرف اسی صورت میں ہو سکتا ہے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب ہمارے دلوں میں عشقِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی شمعِ فروزاں ہو ہمارے

Marfat.com

عزائم پختہ اور ہم ایک متحدہ قوت کی شکل اختیار کر جائیں۔

انہوں نے مزید کہا کہ

"نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور مقامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کے لئے ہم آگے بڑھتے ہی جائیں گے اور اس راستے میں جو رکاوٹیں حائل ہوں گی ان کا پامردی کے ساتھ مقابلہ کریں گے اب ہم نے یہ عزم کر لیا ہے کہ ہمارا ہر قدم آگے بڑھے گا۔ پیچھے نہیں ہٹے گا اور نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ تک ہمارا یہ کارواں منزل کی جانب رواں دواں رہے گا۔ ہم نے عہد کر لیا ہے کہ اس ملک کو نظامِ مصطفےٰؐ کا گہوارہ بنا کر دم لیں گے اس ملک میں صرف نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ ہوگا اس کے علاوہ کوئی نظام نافذ کرنے کی کوشش کی گئی تو وہ کبھی کامیاب نہیں ہوگی کیونکہ اس ملک میں سوادِ اعظم کملی والے آقا کے رحمتوں والے نظام کے علاوہ کسی فرد کا بنایا ہوا قانون نافذ نہیں ہونے دیں گے۔

انہوں نے تجویز پیش کی کہ۔

"اس قسم کی کانفرنس ہر سال منعقد ہونی چاہیئے تاکہ سال میں ایک جگہ جمع ہو کر اپنے قومی۔ ملّی اور مذہبی مسائل پر ہم اجتماعی طور پر سوچ سکیں میری یہ تجویز ہے کہ ملک بھر کے سوادِ اعظم کو ہر سال ایک جگہ جمع کرنے کے لئے اس اجتماع کو سالانہ شکل دی جائے۔"

علّامہ سیّد محمود احمد رضوی

"میں غزالیٔ دوراں علّامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی اور ان کے رفقاء اور جماعت اہلسنّت کے تمام اکابر کو ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بروقت اقدام کر کے اس عظیم اجتماع کو خوش اسلوبی کے ساتھ منعقد کیا اللہ ان کی کاوشوں کو منظور فرمائے۔"

Marfat.com

میری آپ حضرات سے التجا ہے کہ میرے والد مفتی اعظم پاکستان علامہ ابوالبرکات کا گذشتہ دنوں انتقال ہوگیا۔ اجتماع کو بلا لینا آسان ہے لیکن سب سے بنیادی اور اصلی چیز یہ ہے کہ ہم بیرونی حالات اور ملک کے داخلی و خارجی حالات کو پیشِ نظر رکھ کر نظامِ مصطفیٰؐ کے نفاذ اور مقامِ مصطفیٰؐ کے تحفظ اور اہلسنت کے تحفظ کے لئے کوئی مثبت اقدام کریں اور ہمارے اربابِ حل وعقد تمام امور پر سوچیں اور ایک لائحہ عمل مرتب کریں اور وہ لائحہ عمل جو ہمیں ملے اس پر ہم مکمل طور پر عمل کریں۔ ہر شخص یہ عہد کرے کہ جو بھی خدمت سرانجام دینے کے لئے اس کے اوپر ذمہ داری عائد کی جائے گی وہ اس کو عملی طور پر کر کے دکھائے گا اس سلسلے میں میری ایک تجویز ہے کہ ہم میں جو انتشار، افتراق و گروہ بندی پیدا ہوجاتی ہے اس کے ختم کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ اپنے اس اجتماع میں علماء و مشائخ و دانشوروں پر مشتمل ایک سپریم کونسل قائم کریں۔ جو ہمارے ملّی مذہبی اور سیاسی امور کے حل کے لئے قطعی اور آخری فیصلہ کرے، اور پالیسی بنائے جس پر عملدرآمد کے لئے تمام جماعتیں اس کی پابند ہوں، ہمیں مرکزی طور پر دارالافتاء قائم کرنا چاہیئے۔ جس میں ہمارے افاضل کو پوری سہولتیں فراہم ہوں تاکہ وہ مسائل حاضرہ پر تحقیق و جستجو کے بعد حتمی فیصلہ کر سکیں اور قوم کے سامنے رکھ سکیں۔ میں یہ بات اس لئے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ دوسرے لوگوں کے سامنے جب اس قسم کے مسائل آتے ہیں تو وہ مکمل اتحاد و اتفاق کے ساتھ ان مسائل کو اپنی صوابدید کے مطابق حل کر کے قوم و حکومت کے سامنے پیش کرتے ہیں لیکن ہم میں ابھی تک یہ سپرٹ اور جذبہ پیدا نہیں ہوا کہ ہم کسی مسئلہ حاضرہ اور مسائل پر حتمی فیصلہ کر کے حکومت و عوام کے سامنے پیش کریں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ دارالافتاء کا قیام انتہائی ضروری ہے۔ میری ایک تجویز یہ بھی ہے کہ جس طرح یہ اجتماع ہوا ہے اس طرح کا اجتماع ہر سال منعقد ہونا چاہیئے اس کے لئے آپ ایک تاریخ اور

Marfat.com

وقت مقرر کریں جس کے اندر ملک بھر کے سنی مسلمان جمع ہوں اور جمع ہو کر اپنے مسائل کے سلسلے میں سوچیں ۔ آپس میں ملیں تاکہ اتحاد و اتفاق کے ساتھ اس ملک میں نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے کام کر سکیں ۔ انجمن طلباء اسلام پاکستان کے ساتھ ہر سنی مسلمان کو تعاون کرنا چاہیئے انجمن کی جو حیثیت ہے جو کیفیت ہے وہ ستونوں کی مانند ہے ۔ ہمارے دینی مدارس کے فاضل علماء و طلباء اتنا کام نہیں کر سکتے جتنی صلاحیت سے یہ کام کر سکتے ہیں ۔ اسی لئے ان کے ساتھ تعاون کرنا ہمارا فرض ہونا چاہیئے اور ان کی سرپرستی کرنی چاہیئے ۔ اس لئے مجھے جو بھی ذمہ داری سونپی جائے گی ، میں اسے حتی الامکان پوری کرنے کی کوشش کروں گا ۔"

علّامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی

جماعت اہلسنّت کے عقائد کی بنیاد عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے ۔ اللہ تعالےٰ اپنے محبوب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد فرمایا ہے ۔

" وہ اللہ تعالیٰ جس کی بندگی ساری مخلوق پر فرض ہے :

وہ خدا اپنے بندوں کو حکم دیتا ہے ۔

" تم میرے محبوب کی توقیر بجالاؤ ۔ وہ خدا جو ساری کائنات کا خدا ہے اس کا حکم ہے کہ تم میرا ہر حکم بجالاؤ ، وہی خدا جو سارے جہان کا مالک ہے فرماتا ہے کہ میرے محبوب کی توقیر بجالاؤ ۔ آپ ملاحظہ فرمائیں کہ حضورؐ کی توقیر اور تعظیم کا کیا مقام ہے حضور اکرمؐ کی محبت اور تعظیم کو ہم اپنے ایمان کا بنیادی نقطہ سمجھتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اپنے محبوب کا ذکر پہلے فرمایا ہے اور اپنی تسبیح کا ذکر بعد میں فرمایا ہے مقصد یہ ہے کہ جب تک میرے محبوب کی توقیر و تعظیم نہیں ہوگی ، میری تسبیح بھی قبول نہیں ہوگی ، میں عرض کر رہا تھا کہ توقیر و تعظیم محبت کی علامات ہیں

Marfat.com

اصل جوہر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے غارِ ثور میں حضورِ اکرمؐ کی محبت میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا۔ حضرت عمر فاروقؓ کی محبت کا یہ حال تھا کہ حضورؐ کی عظمت و شان کے خلاف کوئی شخص بات بھی سامنے کہنے کا تصور نہیں کر سکتا تھا۔ حضرت عثمانؓ کا یہ عالم تھا کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر جب حضرت عثمان غنیؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے کفارِ مکہ کے ساتھ بات کرنے کے لئے حضور کے حکم سے پہنچے تو کفارِ قریش نے انہیں کہا کہ

"اے عثمان غنی! آپ مدینہ سے عمرہ اور طواف کرنے کے لئے آئے ہیں تو ہم آپ کو اس بات کی اجازت دیتے ہیں کہ آپ طواف کر لیں اور عمرہ بھی کر لیں حضرت عثمان غنیؓ نے جواب دیا۔ یہ تو ہو نہیں سکتا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو طواف اور عمرہ نہ کریں اور عثمان یہاں عمرہ اور طواف کر لے۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت عثمان غنیؓ نے جواب دے دیا اور بالکل طواف اور عمرہ نہیں فرمایا۔

قرآن شریف کا حکم ہے کہ "اللہ کے لئے حج اور عمرہ ادا کرو۔" جب عمرہ کے لئے احرام باندھ لیا تو پھر اس کا ادا کرنا واجب ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ کو عمرے کا موقع مل گیا تھا لیکن انہوں نے صرف اس لئے عمرہ ادا نہیں کیا جیسا کہ اعلیٰحضرت کا فرمان ہے کہ جملہ فرائض فروع ہیں۔

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے۔ (نعت)

حضور اکرمؐ کی محبت اور تعظیم و تکریم ہمارے ایمان کی حقیقت ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضور اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہیں۔ عرض کیا میرے آقا محمدؐ مجھے ہر چیز سے زیادہ آپ سے محبت ہے، لیکن ابھی تک اولاد سے غرضیکہ ہر چیز

Marfat.com

سے زیادہ آپ سے محبت ہے۔ لیکن ابھی تک میں اپنے اندر اپنی جان سے زیادہ حضورؐ کی محبت نہیں پاتا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے عمرؓ! جب تک اپنی جان سے بھی زیادہ میری محبت نہیں ہوگی کوئی مومن عزت کے قابل نہیں ہو سکتا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانی فیض ایسا حضرت عمر کو حاصل ہوا کہ اسی وقت حضرت عمر فاروقؓ کے دل میں یہ بات پیدا ہو گئی اور حضرت عمرؓ نے قسم کھا کر عرض کیا اے اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم جس اللہ نے آپ پر کتاب کو نازل کیا ہے۔ میں اس اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ کی محبت میرے دل میں میری جان سے بھی زیادہ پیدا ہو گئی ہے۔

اہلسنت کا یہ عظیم اجتماع بھی اس بات کی تبلیغ کے لئے ہوا ہے اور اسی بنیاد پر سوادِ اعظم کو منظم کرنے کے لئے یہ عظیم کانفرنس منعقد ہوئی ہے جس میں دس ہزار سے زائد علماء و مشائخ اور ۱۵ لاکھ افراد شریک ہوئے ہیں۔ یہ عظیم اجتماع حرفِ آخر نہیں۔ ابتداء ہے اور مستقبل میں ایسی کانفرنسیں منعقد ہوا کریں گی۔ میں سوادِ اعظم کا شکر گذار ہوں کہ وہ یہاں جمع ہوتے ہیں کہ وہ متحد ہو کر اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے اپنی آواز بلند کر سکیں۔ دستور اسلام کی عمارت کی بنیاد ہے اور جب بنیاد ہی نہ ہوگی تو عمارت کیسے تعمیر ہوگی اسی لئے ضروری ہے کہ اس مملکتِ خداداد میں جو اسلام کے نام پر وجود میں آئی اس میں اسلامی دستور نافذ کیا جائے۔ کیونکہ یہ دستور ہی مسلمانوں کی عظمت اور امتیاز کا علامتی نشان ہے اور جو اس کی آواز پر لبیک کہتا ہے وہ اس دنیا کا خوش نصیب انسان ہے۔

آخر میں انہوں نے کہا کہ

ملک بھر سے سینکڑوں خطوط اور برقیئے موصول ہوئے ہیں اور جماعت

Marfat.com

اہلسنّت کراچی نے بھی تجویز پیش کی ہے اور میں بھی اس سے متفق ہوں کہ سُنّی کانفرنس میں شریک ہر فرد جماعت اہلسنت کے مرکزی فنڈ میں کم از کم ایک روپیہ بطور عطیہ دے تاکہ سنی کانفرنس کے موقع پر کئے جانے والے اخراجات پورے کئے جاسکیں اور جماعت اہلسنت کی تنظیم کے لئے بھی اسے استعمال میں لایا جاسکے۔

مولانا عبدالعزیز چشتی

ہم ہمیشہ سوادِ اعظم رہے ہیں اور انشاءاللہ ہمیشہ رہیں گے اگر ہم یہ کانفرنس منعقد نہ بھی کرتے تب بھی سوادِ اعظم تھے اور کانفرنس منعقد کرنے کے بعد بھی سوادِ اعظم ہیں۔ ہم جنرل صاحب سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ پاکستان کی مخالف قوتوں سے ہوشیار رہیں۔ ان کے قریب وہ لوگ ہیں جو نظریۂ پاکستان کے مخالف ہیں اور نظریۂ پاکستان کے مخالف اپنے آپ کو پاکستان کا مالکِ اصل ظاہر کر رہے ہیں لیکن وہ لوگ جو ہمیشہ مسلمانوں کے مفادات سے کھیلتے رہے ہندوؤں سے اتحاد کیا جنگِ آزادی میں انگریزوں کے آلۂ کار رہے اب پاکستان کو اپنی جاگیر سمجھتے ہیں لیکن دوسری طرف ہمارے علماء تھے جیسا کہ اعلیٰحضرت احمد رضا خاں بریلوی نے فرمایا

ع میرا دین پارہ نان نہیں

ہمارے علماء کا دین پارہ نان نہیں۔ انہوں نے کبھی دین کو نہیں بیچا۔ ہمیشہ کملی والے آقا کے نظام کے نفاذ کی جدوجہد کی ہے۔ علماء اہلسنت نے ہمیشہ سلطنتِ مصطفیٰؐ کے نفاذ کی بات کی ہے۔ ہمیں صرف اس ملک میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ ہی مطمئن کر سکتا ہے۔ ہم اس کے علاوہ کسی اور نظام کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ اس نظام کے علاوہ کوئی ازم ہمارے لئے قابلِ قبول نہیں۔ کسی اور نظام کی یہاں کوئی گنجائش نہیں آج وہ لوگ نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کا وعدہ کر کے کرسی پہ براجمان ہیں۔ اس کے بتدریج نفاذ کی بات کرتے ہیں۔ یہ فریب

Marfat.com

ہے یہ دھوکہ ہے ہم ان کے اس فریب کو بے نقاب کر دیں گے جو مقامِ مصطفےٰ کو نہیں سمجھتے جو حضور رحمتِ عالم کی عظمت کے قائل نہیں ان سے نظامِ مصطفےٰ کے نفاذ کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ آج وہ لوگ ہمیں فرقہ کہتے ہیں۔ لیکن میں ان سے پوچھتا ہوں کہ آپ کی جماعت میں کبھی کوئی ولی اللہ ہوا ہے۔ ہماری جماعت ہمیشہ سوادِ اعظم رہی ہے۔ تمام اولیاء کرام اسی جماعت میں سے تھے۔ کیا اولیاء کرام کی جماعت فرقہ ہے؟ کیا اولیاء کرام فرقہ پرست تھے۔ ہم پہ ان اولیاء کرام کا سایہ ہے جن کا مشن عظمت مصطفےٰ کے گیت گانا اور مقامِ مصطفےٰ کے تحفظ اور نظامِ مصطفےٰ کے نفاذ کے لئے جدوجہد کرنا رہا ہے اور وہ جن کا دین پارہ نان نہیں۔ جنہوں نے کبھی اپنے ضمیر کا سودا نہیں کیا۔ کبھی باطل کی حمایت نہیں کی اس لئے کہ

"ان کا دین پارہ نان نہیں ہے"

سلیم اللہ خان

"ہر طبقہ اپنے مفاد کے لئے معاشی نظام کو تشکیل دیتا ہے۔ سوشلزم اور کیمونزم کا معاشی نظام بھی اسی فلسفہ کا آئینہ دار ہے۔ وہاں بھی ایک مخصوص طبقہ معاشی نظام پر چھایا رہتا ہے اور ملکی دولت اس کے قبضۂ قدرت میں ہوتی ہے ہر قوم اپنی روایات اور تقاضوں کو مدِ نظر رکھ کر اور سیاسی اور معاشی نظام ترتیب دیتی ہے لیکن اسلام کا معاشی نظام کسی فرد کے ذہن کی اختراع نہیں یہ کسی ایک انسان کے ذہن اور فکر کا آئینہ دار نہیں۔ نہ ہی کسی انسان نے اس کے خاکہ کو مرتب کیا ہے بلکہ یہ نظام اس مالکِ حقیقی کا نظام ہے جس نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی ضرورتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اس کیلئے اسلام کو بطور دین پسند فرمایا۔ اس لئے یہ نظامِ فطرت ہے اور اس کے نفاذ میں کسی قسم کی دشواری حائل نہیں اسے بہت آسانی کے

Marfat.com

ساتھ نافذ کیا جا سکتا ہے۔

انہوں نے مزید کہا۔

ہر تحریک کو ہم نے جس کامیابی کی منزل تک پہنچایا۔ اہلسنت نے ہی ہر موقع پر قوم کی رہنمائی کی۔ قیامِ پاکستان کا مرحلہ درپیش آیا۔ علماء اہلسنت نے بنارس سنی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ جب سوشلزم کی آواز پاکستان میں سنائی دی تو علماء اہلسنت نے دارالاسلام سنی کانفرنس منعقد کر کے نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کا نعرہ بلند کیا۔ یہاں تک کہ وہ لوگ جو پہلے نظامِ مصطفےٰؐ کی اصطلاح پر اعتراضات کرتے تھے اس نام سے چڑتے تھے ان کی زبان سے بھی یہ نعرہ سنائی سنایا لیکن وہی لوگ اب نظامِ مصطفےٰؐ کے نفاذ میں بھی تاخیری حربے استعمال کر رہے ہیں انہیں یہ بھی پتہ نہیں کہ بلاسود بینکاری نظام کس طرح نافذ ہوگا۔ دنیا میں ہر جگہ اکثریت کے مسلک اور عقیدے کے مطابق آئین بنتے ہیں اور قوانین نافذ ہوتے ہیں کیونکہ یہی حقیقی جمہوریت ہے۔ افغانستان کے دستور میں یہ واضح طور پر درج ہے کہ وہاں کا صدر لازمی طور پر سنی حنفی عقیدے کا ماننے والا ہوگا اسی طرح ایران میں بادشاہ کا شیعہ اثنا عشری ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

سلیم اللہ خاں نے کہا۔

محمدی نظامِ معیشت کو سمجھنے کے لئے اس کے نفاذ کے لئے غیر مسلموں کی لکھی ہوئی کتابیں ہماری رہنمائی نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ نظامِ معیشت پر زیادہ تر کتابیں یہودیوں کی لکھی ہوئی کتابیں محمدی نظامِ معیشت میں شراکت اور مضاربت کا اصول اپنایا جا سکتا ہے۔ اس میں عشر اور زکوٰۃ کے نظام کو مکمل طور پر نافذ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ آج کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اسلامی نظام معیشت اور بلاسود بینکاری نظام کے راستے میں بہت سی رکاوٹیں حائل ہیں اور یہ اس زمانے کا ساتھ نہیں دے سکتا یا اس کے نفاذ کے لئے بہت عرصہ درکار ہوگا۔ وہ لوگ غلط کہتے ہیں انہیں

Marfat.com

معلوم نہیں کہ آج بھی بہت سے ملکوں میں بلاسود کے بینکاری نظام نافذ ہیں جہاں بغیر سود کے کاروبار ہوتا ہے یہاں تک کہ چین جیسے ملک میں بھی سود کا نام و نشان موجود نہیں کیونکہ ہمارا نظام معیشت اس وقت تک مستحکم نہیں ہو سکتا جب تک سود کا خاتمہ نہ کر دیا جائے۔

سلیم اللہ خان نے بلاسود بینکاری نظام کے قیام پر تفصیل سے روشنی ڈالی ان تمام تفصیلات کو جگہ اور وقت کی کمی کے پیش نظر شائع کرنے سے معذور ہیں پھر کسی مناسب موقع پر اس موضوع پر ان کے خیالات کو تفصیل کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔

پروفیسر شاہ فرید الحق

میں اس عظیم الشان تاریخی کانفرنس کے انعقاد پر غزالیٔ دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی اور دیگر علماء اکابر اہلسنت کو دل کی گہرائیوں سے مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اولیاء کرام کے مزارات کے سائے میں پاکستان کے سواد اعظم کے عظیم ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر کو دیکھ کر میرے جذبات نے لفظوں کا روپ دھار لیا ہے میں شاعر نہیں ہوں لیکن دل کی دھڑکنوں کو لبوں پر آنے سے نہیں روک سکتا۔ میرے دل نے اس عظیم اجتماع کو دیکھ کر جو کچھ کہا ہے وہ میں اہلسنت تک پہنچاتا ہوں۔

اجتماع اہلسنت دیکھئے ملتان میں
بارش انوار رحمت دیکھئے ملتان میں
نعرۂ تکبیر سے گونجی فضا ہے شہر کی
یا رسول اللہ کی کثرت دیکھئے ملتان میں

انہوں نے کہا کہ۔

سنی کانفرنس کا اس کے سوا اور کوئی مقصد نہیں کہ سواد اعظم اپنے حقوق کا تحفظ چاہتے ہیں۔ یہ کانفرنس کسی فرقہ یا گروہ کے خلاف نہیں۔ یہ خالصتاً مذہبی اجتماع

Marfat.com

ہے اس ملک میں دو گروہ کام کر رہے ہیں ایک بڑا گروہ سوادِ اعظم کا ہے جو یا رسول اللہ کا نعرہ لگاتا ہے اور دوسرا گروہ وہ ہے جو اس کی مخالفت پر تلا ہوا ہے وہ قلیت میں ہے اور ہم اکثریت میں ہیں اور جہاں ہماری اکثریت ہے وہاں صرف نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی نافذ ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی نظام جو اس اکثریت کے مسلک اور عقیدے کے خلاف ہو گا ہرگز قبول نہیں ہو گا۔ آج ہم پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ مذہب کی آڑ میں سیاست ہو رہی ہے۔ اس لئے ہم ان کا کاروبار نہیں ہونے دیں گے۔ لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ

ع جُدا ہو دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

ہم انگریز کی سیاست کے قائل نہیں۔ ہم صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نظریات اور تعلیمات کو نافذ کرنا چاہتے ہیں اور یہی ہمارا مقصدِ حیات ہے۔ یہ ساری جدوجہد صرف اسی مقصد کے لئے ہے اور سنی کانفرنس بھی اسی مطالبے کا نام ہے کہ ملک میں جلد از جلد نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ شریعتِ محمدی اور معیشت محمدی کو نافذ کر دیا جائے۔ اس کے لئے کسی کمیشن کے بٹھانے کی ضرورت نہیں کا بینہ کے اجلاس بلانے کی ضرورت نہیں۔ باہر سے علما، بلانے کی ضرورت نہیں اسطرح مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ گزشتہ ۳۲ سالوں سے یہی ہو رہا ہے کمیشن بٹھائے جا رہے ہیں۔ اجلاس بلائے جا رہے ہیں یہاں تک کہ پاکستان دو ٹکڑے ہو گیا۔ صوبائی عصبیتوں کو پھلنے پھولنے کا موقع ملا۔ صوبائی اور علاقائی منافرت کو پھیلایا گیا لیکن جس مقصد کے لئے اتنی عظیم قربانیاں دی گئیں جس عظیم مقصد کے لئے یہ ملک حاصل کیا گیا اسے فراموش کر دیا گیا اسے بھلا دیا گیا۔

پروفیسر شاہ فرید الحق نے کہا۔ ہم جو کام بھی کرتے ہیں۔ ہم کوئی بات بھی کرتے ہیں اس پر فرقہ واریت کا لیبل لگا دیا جاتا ہے لیکن جب شیعہ ایران میں مذہب کو سرکاری قرار دیا جائے تو وہ جمہوریت کہلاتی ہے جب برطانیہ میں ملکہ کا پروٹسٹنٹ ہونا لازمی

Marfat.com

قرار دیا جائے تو وہ جمہوریت ہے۔ لبنان میں صدر کا عیسائی اور وزیر اعظم مسلمان ہونا ضرور قرار دیا جائے تو وہ عین جمہوریت ہے۔ لیکن اگر ہم فقہ حنفی کے نفاذ کی بات کریں تو یہ فرقہ واریت جاتی ہے۔ جمہوریت اکثریت کا نام ہے اور پاکستان میں اکثریت اہلسنت کی ہے اس لئے پاکستان کا صدر بھی سنی ہوگا اور وزیر اعظم بھی حنفی مسلمان سنی ہوگا اور یہی حقیقی جمہوریت ہے کہ اکثریت کے مسلک اور عقیدے کے مطابق ہی آئینی ڈھانچہ تشکیل دیا جائے۔ حکومت اگر اکثریت کی یہ رائے مان لے تو تمام مسائل خود بخود حل ہو جائیں گے۔ فتاویٰ عالمگیری جو اس سے پہلے بھی برِصغیر پاک و ہند میں سینکڑوں برس نافذ رہا ہے اسے دوبارہ نافذ کر دیا جائے اور ملکی قانون کو فقہ حنفی کے مطابق بنایا جائے۔ ہمارا قانون فقہ حنفی کے مطابق ہوگا اور ہم ہر فرقے کے عقائد کے تحفظ کی ضمانت دیں گے بشرطیکہ وہ اکثریت کے مسلک اور عقیدے میں دخل نہ دے گا۔ ہر فرقہ کے عقائد کے مطابق اس کے مسلک اور عقیدے کے علیحدہ قاضی مقرر کئے جائیں گے جو ان کے عقائد کے مطابق فیصلے کریں گے۔ اگر ہم فقہ حنفی کے نفاذ کا مطالبہ کرتے ہیں تو یہ کون سی فرقہ واریت ہے۔

انہوں نے مزید کہا۔

ہم نے ہمیشہ اقتدار پر لعنت بھیجی ہے ہم نے وہ کرسیاں پڑوسیوں کو دے دی ہیں جن پر آج وہ ناچ رہے ہیں جس کرسی پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ ہو وہ ہمارے لئے ہرگز قابلِ قبول نہیں۔ جس کرسی پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ ہوگا اسی پر نورانی جلوہ گر ہوگا۔

ہمیں اقتدار کی کرسی سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منبر محبوب ہے۔

(نعرے) شاہ فرید الحق نے آگے چل کر کہا۔

ہمارا مذہب مثبت ہے منفی نہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کی وحدت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت پر یقین رکھتے ہیں۔ ہم صحابہ کرام، اہل بیت اطہار، اولیاء

Marfat.com

کرام و محدثین و آئمہ کرام سب کی عزت و توقیر کرتے ہیں۔ لیکن ہماری اس جنگ سے جو ختم نبوت کا منکر ہے جو صحابہ کی شان میں گستاخی کرتا ہے۔ اور اولیاء کرام کی بے عزتی کرتا ہے۔ آج بعض افراد نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وعدے سے منکر ہونے کے لئے طرح طرح کے ڈھونگ رچا رہے ہیں روزنامہ جنگ میں ایک بڑے عالم کا بیان شائع ہوا ہے جس کا کہنا ہے کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں اسلام کی تبلیغ کرنے کے لئے آئے تھے اسلام نافذ کرنے نہیں"۔ اس شخص کو میں اس صدی کا سب سے بڑا احمق تصور کرتا ہوں جو یہ کہتا ہے کیونکہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں کھلی گستاخی ہے اور توہین ہے سوادِ اعظم اس قسم کی توہین آمیز باتوں کو ہرگز برداشت نہیں کرے گا۔ حکومت اس طرف توجہ کیوں نہیں کرتی کیوں ایسے گستاخوں کا منہ بند نہیں کیا جاتا۔

انہوں نے آخر میں کہا کہ سنی کانفرنس نے دشمنوں کے دن کا چین اور راتوں کی نیند اڑا دی ہے اور یہ اس بات کی ضمانت ہے کہ ہم کامیاب ہیں۔

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی

ہماری جماعت حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے طرزِ عمل کی پیروکار ہے اسی لئے ہم اہلسنت وجماعت ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد نئے نئے فتنوں نے جنم لیا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں فتنہ ارتداد نے شدت اختیار کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کا خاتمہ کیا، خارجیت کے فتنہ کا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مقابلہ کیا اور جب ان کے بعد یزیدی فتنوں نے جنم لیا تو ان کا مقابلہ سیدالشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام نے کیا۔

انہوں نے کہا کہ آپ غور کریں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ وہ جماعت صرف

Marfat.com

ہماری اہلسنت وجماعت ہی ہے جس کے دامن اولیاء کرام سے وابستہ ہیں حضرت داتا گنج بخشؒ، حضرت خواجہ غریب نوازؒ اور دیگر اولیاء کرام نے ہمیشہ تعمیری کام کیا ہے کبھی تخریبی کام نہیں کیا۔ ان بزرگان دین کی پیروی کرنے والے اور ان سے عقیدت و احترام رکھنے والے اہلسنت وجماعت (سوادِ اعظم) نے بھی ہمیشہ تعمیری کام کیا ہے اگر آپ ماضی کی طرف جھانک کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ جب پاکستان کا نعرہ لگایا گیا تو بنارس سنی کانفرنس ہوئی اور پاکستان بن گیا۔ بنارس سنی کانفرنس ہی میں علماء اہلسنت سے یہ طے کر لیا کہ اگر خدانخواستہ قائداعظم بھی مطالبہ پاکستان سے دستبردار ہو گئے اور اپنے مؤقف سے ہٹ گئے تو پھر علماء اہلسنت پاکستان بنا کر دم لیں گے۔ دوسری طرف وہ لوگ تھے جو برملا جلسہ عام میں قائداعظم کو کافر اعظم کہہ رہے تھے اور یہ فتویٰ دے رہے تھے کہ مسلم لیگ کو ووٹ دینا جائز نہیں اور پاکستان تو پلیدستان ہوگا۔

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی نے مزید کہا۔

اسی طرح جب پاکستان میں سوشلزم کا نعرہ لگا تو دارالسلام (ٹوبہ) سنی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اور پھر وہ وقت بھی آیا جب سوشلزم کا داعی مسٹر بھٹو جیل جا پہنچا۔

اب نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کا مسئلہ ہے تو کل پاکستان سنی کانفرنس ملتان منعقد ہوئی ہے اور جو لوگ نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کی راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں انہیں بھٹو کا انجام ذہن میں رکھنا چاہیئے۔ سوادِ اعظم اب میدانِ عمل میں آچکے ہیں تاریخ ہمیں یہ بتاتی ہے کہ جب بھی سوادِ اعظم میدانِ عمل میں آیا ہے کامیابی نے ہمیشہ اس کے قدم چومے ہیں، ۴۰ سالہ پرانی جماعت جو یہ دعویٰ کرتی تھی کہ صرف وہی اسلام سمجھتی ہے اور نافذ کر سکتی ہے اب یہ کہتی ہے کہ ہم پہلے حالات کو سازگار کریں گے پھر نظامِ مصطفےٰؐ نافذ کریں گے اور اسے

Marfat.com

بتدریج نافذ کریں گے ، میں ان سے یہ پوچھتا ہوں کہ آپ حالات کس طرح سازگار کریں گے کیونکہ بغیر نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ کئے حالات سازگار نہیں ہوسکتے ، حالات کو سازگار کرنے کے لئے ہی تو نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ کیا جاتا ہے اور جو لوگ پہلے نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اصطلاح پر نکتہ چینی کرتے تھے وہ اسے کس طرح نافذ کریں گے جو مصطفےٰ کی حکومت کے ہی قائل نہیں وہ نظامِ مصطفےٰ کس طرح نافذ کریں گے ۔ باہر سے علماء درآمد کئے جارہے ہیں اور پاکستان میں بخدیت قائم کرنے کی سازش کی جارہی ہے ۔ باہر سے جو لوگ آرہے ہیں وہ بخدیت کے خواب دیکھ رہے ہیں اور اسلام کے خلاف گھناؤنی سازشیں کررہے ہیں اور اس سلسلے میں درآمدی علما ، کا سہارا لیا جارہا ہے ۔

انہوں نے انکشاف کیا کہ اس بار حاجی کیمپ کراچی میں وزارت حج کی طرف سے ایک کتاب "مسائل حج وعمرہ" کے نام سے تقسیم کی گئی ہے جس کے مصنف مدینہ منورہ کے عبدالعزیز بن باز اور مترجم علامہ احسان الٰہی ظہیر ہیں اس کتاب میں عقائد اہلسنت اور سلف صالحین کے خلاف من گھڑت باتیں لکھی گئی ہیں ۔ اس کتاب میں ایک جگہ تحریر ہے کہ

" دنیا کی جس بھی عورتوں نے آج تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت کی ہے وہ (معاذاللہ) لعنتی ہیں"۔

مولانا محمد شفیع اوکاڑوی نے کہا ۔ اس طرح مصنف نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے لے کر آج تک چودہ سو سال کے عرصہ میں روضۂ مبارک کی زیارت کرنے والی خواتین کو لعنت کا مستحق ٹھہرانے کی ناپاک کوشش کی ہے ۔ اسی طرح کتاب میں ایک اور جگہ تحریر ہے کہ

" مدینہ جانے والے افراد روضہ کی زیارت کا ارادہ نہ کریں کیونکہ اس سلسلے میں جتنی بھی حدیثیں ہیں (معاذاللہ) من گھڑت ہیں"۔

Marfat.com

اس کتاب کے اندر ایک ایسی سازش کی بنیاد رکھی گئی ہے جو گمراہی اور کفر کی طرف لے جاتی ہے، میرے بار بار کے احتجاج پر ڈائریکٹر جج ڈیپارٹمنٹ نے اس کتاب کی تقسیم بند کر دی ہے۔ لیکن اندرون خانہ ایسی سازشیں کی جا رہی ہیں جنہیں سوادِ اعظم ناکام بنا دیں گے۔ پاکستان میں بخدیت نہیں چل سکتی۔

انہوں نے کہا کہ ولی کسی فرقے میں نہیں۔ غوث کسی فرقے میں نہیں، حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ، حضرت داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ اور حضرت مجدد الف ثانی رحمتہ اللہ علیہ ان سب اولیاء کرام کا تعلق اہلسنت سے ہے۔ یہ سب سوادِ اعظم کے رہنما ہیں اور پاکستان انہی اولیاء کرام کا فیضان ہے۔ محکمہ اوقاف میں ایک مخصوص جماعت کے اشارے پر اہلسنت کے اماموں اور خطیبوں کو مختلف من گھڑت الزامات کے تحت نوٹس بھیجے جا رہے ہیں۔ انہیں مذہب چھوڑنے یا مساجد چھوڑنے پر مجبور کیا جا رہا ہے لیکن ہم ان گیدڑ بھبکیوں سے ہرگز مرعوب نہیں ہوں گے کیونکہ یہ ملک سنی اکثریت کا ملک ہے اور یہاں صرف وہی نظام نافذ ہوگا جو ہم چاہیں گے اور ہم چاہتے ہیں کہ نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو فی الفور نافذ کر دیا جائے۔ اختتامی تقریر کے بعد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس پناہ میں صلوٰۃ و سلام کا ہدیہ پیش کیا گیا۔ لاکھوں عاشقانِ رسولؐ نے کھڑے ہو کر سلام پڑھا جس کے بعد صدر اجلاس شیخ الحدیث مولانا غلام رسول صدر جماعت اہلسنت صوبہ سندھ نے ایمان کی سلامتی، پاکستان کی ترقی و استحکام، اتحاد عام اور ملک میں نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی جس کے بعد دوسرا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

Marfat.com

نظم

سماں پر کیف سا ہے اور فضائیں مسکراتی ہیں
عروج شادمانی ہے ہوائیں گیت گاتی ہیں
نبی کے چاہنے والوں کی فوجیں بڑھتی آتی ہیں
سمندر ہے کہ ہر دم جس کی موجیں چڑھتی جاتی ہیں

کچھ ایسا دلربا ہے گلشنِ قاسم کا نظارہ
کہ رکتا جا رہا ہے دیکھنے کو وقت کا دھارا

سنو! اے سنیو شاہ دو عالم کے ثنا خوانو!
نظام مصطفٰے کے وارثو، حق کے نگہبانو!
مقام مصطفٰے پہچاننے والوں کے پروانو!
تمہیں اک بات کہتا ہوں اسے سمجھو اسے مانو

کہ طوفاں بڑھنے والے ہیں ہوائیں آنے والی ہیں
تھپیڑوں سے دوبارہ کشتیاں ٹکرانے والی ہیں

سنو؟ حق کو بانداز دگر باطل نے للکارا
بنا کر بھیس ساحل کا چلا طوفان کا دھارا
مقامِ مصطفٰے جس کو نہ ہوگا جان سے پیارا
نظامِ مصطفٰے نافذ کرے گا کیا وہ ناکارہ

ضرورت ہے کہ اب تم نیند سے بیدار ہو جاؤ

Marfat.com

نظامِ مُصطفٰے کے واسطے تیار ہو جاؤ

ہمارے رہنمائے معتمد ہیں، شاہ نورانی
قیادت جنکی روحانی سیاست جن کی ربّانی
یہ شاہ بے کلہ حامد علی خاں پیرِ ملتانی
کہ اپنی صورت و سیرت میں ہیں لاریب لاثانی

ادھر ہیں کاظمی صاحب ادھر وہ خاں نیازی ہیں
انہیں دیکھو مجاہد ہیں انہیں دیکھو غازی ہیں

مشائخ، انبیاء، اغواث، اقطابِ ولی سارے
ہیں چشتی، قادری اور نقشبندی جان سے پیارے
ہیں پیرانِ گرامی شان اپنی آنکھ کے تارے
یہ سب ہوں ساتھ جس کے کیوں کسی میدان میں ہارے

خدائے پاک نے ہم پر ہے لطف خاص فرمایا
شہ لولاک کی رحمت کا ہے ہم پر گھنا سایہ

نظامِ مصطفٰے سب سنّیوں کو جاں سے پیارا ہے
یہی خواہش ہماری ہے تقاضا یہ ہمارا ہے
خدا پر ہے توکل، اولیا کا بھی سہارا ہے
بہاوالحق والدین، رکن عالم نے پکارا ہے

تو ہم لبیک کہہ کر آج ان کے پاس آئے ہیں
نیاز و عجز کے ہدیے بھی اپنے ساتھ لائے ہیں

Marfat.com

عزیزو! اس مقدس شہر میں آنا مبارک ہو
یہاں آکر وفا کے پھول برسانا مبارک ہو
خدا کے واسطے تکلیف فرمانا مُبارک ہو
محمد مصطفےٰ کے دیں پہ مٹ جانا مُبارک ہو
تمہیں تحفہ میں دل کا میں نگینہ پیش کرتا ہوں
مبارکبادیوں کا اک خزینہ پیش کرتا ہوں

ہواہ سیّد ابرار ختم المرسلین یا رب
بحق شاہ عالم رحمتہ للعٰلمین یا رب
انہیں کچھ اور بھی دے دولت عزم و یقیں یارب
انہیں اک بار پھر دے وعدۂ فتح مبیں یارب
خداوندا انہیں کچھ اور بھی سوز دروں دینا
خرد کی گتھیاں سلجھا چکے ہیں اب جنوں دینا

(مطبوعہ ہفت روزہ "افق" کراچی)

حافظ بصیر پوری

Marfat.com

سنی کانفرنس ملتان کے تیسرے اجلاس میں حضرت سید دیوان آل مجتبیٰ
حضرت پیر سید اختر حسین علی پوری۔ صاحبزادہ، قاضی فضل رسول صاحب

Marfat.com

تیسرا اجلاس

بتاریخ ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء بروز منگل بوقت بعد نماز ظہر

زیر صدارت	جناب خواجہ دیوان آل مجتبیٰ صاحب
مہمان خصوصی	جناب اختر حسین علی پوری صاحب
اسٹیج سکریٹری	جناب ظہور الحسن بھوپالی صاحب
تلاوت کلام پاک	جناب قاری محمد صفدر گولڑاوی
نعت رسول مقبولؐ	جناب ریاض صابری، خورشید
نظم	جناب سکندر لکھنوی صاحب

مقررین

جناب مولانا ظاہر شاہ قادری صاحب	سرحد
جناب مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب	سندھ
جناب مولانا علی بخش قادری صاحب	سندھ
جناب صاحبزادہ فضل کریم صاحب	پنجاب
جناب خواجہ دیوان آل مجتبیٰ صاحب (پیغام)	سرحد
جناب علامہ عبدالستار خاں نیازی صاحب	پنجاب

Marfat.com

مولانا ظاہر شاہ قادری مدین سوات

نے پشتو میں تقریر کی، جس کا ترجمہ یہ ہے

انہوں نے کہا۔

"اس تاریخی سنی کانفرنس میں ہر علاقے کے عوام نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی ہے خصوصاً صوبہ سرحد کے علماء کرام اور عوام و خواص نے پہلی بار اتنی بڑی تعداد میں کسی مذہبی اجتماع میں اتنے منظم انداز میں شرکت کی ہے ان تمام افراد کی شرکت کا مقصد یہ ہے کہ یہ اپنے اندر ایک حساس دل رکھتے ہیں اور اب یہ مسلک اہلسنت کے لئے بھرپور جدوجہد کرنے کا عزم لے کر واپس جائیں گے۔

اہلسنّت وہ ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت اور صحابہ کرام کی پیروی کرتے ہیں

انہوں نے کہا

آج ہر ایک مکتبہ فکر یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ حق پرست ہے اور صرف وہی سیدھے راستہ پر ہے مرزائی بھی اپنے آپ کو حق پرست خیال کرتے ہیں لیکن قرآن پاک و حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح طور پر فرما دیا ہے کہ سیدھے راستہ پر وہ ہیں جن پر انعام کیا گیا اور جن پر انعام کیا گیا وہ صحابہ کرام، شہداء اور علماء کرام کی جماعت ہے اور اس جماعت سے محبت و عقیدت رکھنے والے ہم ہی ہیں اور ہم سوادِ اعظم ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق پرست جماعت اکثریت میں (سوادِ اعظم) ہوگی۔

اور یہ بھی فرمایا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوگی۔ جس کا واضح مطلب یہ ہے کہ سوادِ اعظم ہی حق پرست اور ہدایت یافتہ لوگوں کی جماعت ہے جو قرآن و سنت کی پیروی کرتی ہے۔

Marfat.com

مولانا شاہ تراب الحق قادری

پاکستان علماء اہلسنت نے بنایا۔ اگر علماً اہلسنت تحریک پاکستان میں شامل نہ ہوتے تو پاکستان کبھی معرضِ وجود میں نہ آتا اہلسنت اس ملک میں اسّی اور نوّے فیصد بستے ہیں۔

لیکن وہ کون سے محرکات ہیں جن کی بناء پر ان کے حقوق پامال کیے جا رہے ہیں ذرائع ابلاغ میں ان کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ پاکستان ٹیلی ویژن اور ریڈیو پاکستان جن سے گھنٹوں محرب اخلاق پروگرام نشر ہوتے ہیں اور جن پر قومی سرمایہ خرچ ہو رہا ہے۔ کیا انہیں یہ لاکھوں عوام کا اجتماعِ عظیم نظر نہیں آتا! انہوں نے ان اخبارات کی شدید مذمت کی جو اس کانفرنس کو گھٹا کر پیش کر رہے ہیں! انہوں نے کہا کہ آج مختلف اخبارات اس اجتماع کے بارے میں متضاد خبریں شائع کر رہے ہیں لیکن کیا ان کو یہ لوگ جو اس کانفرنس میں شریک ہیں نظر نہیں آتے۔ مولانا شاہ تراب الحق نے کہا کہ آج ہمارے حقوق پامال کیے جا رہے ہیں۔

ہمیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ ہم کوئی قدم اٹھائیں ہم انہیں یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ سوادِ اعظم ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو چکے ہیں اور اپنے حقوق حاصل کر کے ہی دم لیں گے

انہوں نے کہا کہ ایک منظم سازش کے تحت اس ملک کو وہابی اسٹیٹ بنانے کی کوشش کی جا رہی ہے لیکن ہم کبھی اس بات کی اجازت نہیں دیں گے کہ اس ملک میں وہابیت پھیلے کیونکہ یہ ملک اہلسنت نے قربانیوں کے بعد حاصل کیا ہے اور وہی اس کے اصل وارث اور مالک ہیں انہوں نے کہا کہ جو پاکستان کے بنانے والے ہیں وہ پاکستان کو چلا بھی سکتے ہیں ہم کسی فرقہ کو ختم کرنے کی دھمکی نہیں دے رہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ جو فرقے ہیں وہ جماعت کے راستے میں حائل ہونے کی کوششیں ترک کر دیں کیونکہ دونی اور چونی روپے کا راستہ نہیں روک سکتی اور نظامِ مصطفےٰ اس ملک کا مقدر بن چکا ہے اور اس کی راہ میں حائل ہونے والے عناصر اپنے انجام کو

Marfat.com

پہنچیں گے انہوں نے عوام کی اپیل کی کہ وہ سوادِ اعظم کے ترجمان اخبارات ورسائل کی سرپرستی کریں خود پڑھیں اور اپنے دوستوں کو پڑھائیں۔ گلی گلی اور کوچے کوچے میں پھیل کر جماعت اہلسنت کا پیغام پہنچائیں اور ایک جگہ جمع ہو جائیں۔ ایک موقع پہ مولانا محمد علی جوہر نے کہا تھا کہ

تو نہ سمجھتا کہ فنا میرے لئے ہے
غیب سے سامانِ بقا میرے لئے ہے
توحید تو یہ ہے کہ خدا حشر میں کہہ دے
یہ بندہ دو عالم سے خفا میرے لئے ہے
اے شافع محشر جو کرے تو نہ شفاعت
تو کون وہاں تیرے سوا میرے لئے ہے

مولانا علی بخش قاسمی

اس میں شک نہیں کہ ہم سوادِ اعظم ہیں اس میں شک نہیں کہ ہم کثیر ہیں اور اس وقت آپ کے سامنے پورے پاکستان کی نمائندگی موجود ہے۔ علماء و مشائخ تشریف فرما ہیں یہ کوئی عام جلسہ نہیں کہ آپ اٹھ کے چلے جائیں۔ آپ بزرگوں کے پیغامات لے کر جائیں ہدایات لے کر جائیں ان پر عمل کریں اور سختی سے عمل کریں دیکھئے ہر مذہب مہذب کے دو حصے ہوتے ہیں ایک کا نام اعتقادیات ہے اور دوسرے کا اخلاقیات اعتقادیات وہ ہوتی ہیں جن کا تعلق دل کے ساتھ ہوتا ہے اور اخلاقیات وہ جن کا تعلق جوارح اور اعضاء کے ساتھ ہوتا ہے۔ قرآن پاک میں بھی انہی دو کا بیان ہے میں بالکل واشگاف الفاظ میں عرض کرتا ہوں کہ اعتقادیات کو مقامِ مصطفےٰ کہتے ہیں اور اخلاقیات کو نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ جب یہ بات پکی ہو کہ اعتقادیات مقامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اخلاقیات نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے تو کہیں گے کہ رسالت کا نعرہ دین ہے اور کوئی ہم سے ہمارا دین نہیں

Marfat.com

چھڑا سکتا۔ کبھی نہیں پھرا سکتا اور جو کوئی ہم سے ہمارا دین چھڑانے کی کوشش کرے گا تو ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم کٹ تو سکتے ہیں مگر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین نہیں چھوڑ سکتے۔ بس اسلام کے دو حصے ہیں ایک اعتقادیات اور ایک اخلاقیات۔ اعتقادیات وہ جن کا تعلق دل سے ہوتا ہے جیسے توحید، رسالت، خلافت قیامت، شہادت غرضیکہ یہ ساری باتیں اور اخلاقیات کے بھی کئی حصے ہیں نماز۔ روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ سب کچھ ایک بات میری کان کھول کر سن لیں کہ یہ ساری باتیں اسلام کی جان ہیں تو کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام پڑھنا ہی ایمان ہے۔ احترام بڑی چیز ہے اہل بیت کا ادب، اہلِ بیت کی محبت، اہلِ بیت کا عشق بھی ضروری ہے اس لئے ہمارا عقیدہ ہے کہ صدیق اکبرؓ کی بڑی شان، فاروق اعظمؓ کی بڑی شان عثمان غنیؓ کی بڑی شان اور حیدر کرارؓ کی بڑی شان وہ ہیں کہ جب آپ آتی تھیں تو مصطفےٰ پاک کھڑے ہو جاتے تھے۔ ایمان ہے کہ نہیں؟ اولیاء کا ادب بزرگوں کا ادب، بزرگوں کی بارگاہوں کی حاضری ایمان ہے تفصیل میں میں نہیں جاتا۔ اس لئے کہ اصل ایمان ہے احترام مصطفےٰ۔ ہمارے نزدیک نماز عبادت، روزہ عبادت زکوٰۃ عبادت، حج عبادت یہ سارے رکن دین کے ہیں سارے اپنے مقام پر ایمان کی علامتیں ہیں لیکن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب ایمان کی جان ہے ادب کے بارے میں حضرت غوث بہاؤالحق فرماتے ہیں ؎

زمین وآسمان بہ . . . . برقرار است
بہاؤالحق غلام چار یار است

اور اگر اس بات کو دیکھو کہ صحابہ کیا ہیں، اہل بیت کیا ہیں، اولیاء کیا ہیں ان کا ادب کیا ہے تو امام سے پوچھ لیجئے لکھا ہوا میں دکھا سکتا ہوں جب آپ مدینہ پاک میں گئے۔ تو مدینہ پاک کے کتے کے گلے میں بازو ڈال کر فرمایا ؎

من نستم کہ بہ تو دم دوستی زنم

Marfat.com

اللہ اکبر..... میں بات یوں ہی نہیں کہہ رہا پوری ذمہ داری سے عرض کر رہا ہوں کہ اسلام مقام مصطفےٰ کا نام ہے اور نظام مصطفےٰ کا نام ہے۔

اعلامیۂ ملتان

مرکزی جماعت اہل سنّت کے زیر اہتمام پاکستان کے مقتدر علماء و مشائخ اور ملک بھر سے آئے ہوئے لاکھوں مندوبین کا یہ اجتماع اس امر پر خدائے بزرگ و برتر کے حضور شکر گزار ہے کہ اس کے فضل و کرم اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتوں کے صدقہ میں ملک کے گوشہ گوشہ سے شمع رسالت کے پروانے ملتان کے اس تاریخی شہر میں اولیائے عظام کے مزارات کے سائے میں ایک مشترکہ اور متحدہ پلیٹ فارم پر جمع ہوئے ہیں۔

ملک کی تاریخ کے اس نازک مرحلے پر سوادِ اعظم اہل سنت والجماعت کے عظیم اتحاد کا یہ ہمہ گیر مظاہرہ پوری قوم کے لئے باعثِ اطمینان ہے جس کی نظریں رہنمائی کے لئے اس اجتماع پر لگی ہوئی ہیں۔ کیونکہ اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد اہل سنت والجماعت کی مذہبی بنیادوں پر مستحکم تنظیم کے دائرہ کی توسیع اور سوادِ اعظم کی مذہبی اخلاقی اور عملی سطح پر تزئین کے ساتھ ساتھ نظریۂ پاکستان کی ترویج، مقامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ اور نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے فوری نفاذ کی حمایت کا ملک گیر عملی مظاہرہ کرنا ہے۔

سُنّی کانفرنس کے مندوبین اور شرکاء کو پورا احساس ہے کہ پاکستان مسلمانوں کی علیحدہ مملکت کی حیثیت سے سوادِ اعظم کی حمایت اور کوششوں کے نتیجہ میں قائم ہوا اور اس کو اس حیثیت سے قائم رکھنا اور مستحکم بنانا بھی ہماری ذمہ داری ہے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی جانب سے

Marfat.com

دو قومی نظریہ پیش کرنے سے بنارس سنی کانفرنس کے انعقاد اور پھر قیام پاکستان کی عملی تعبیر تک انتھک حد و جہد اور مسلسل مساعی ہمارے علماء کا ناقابل فراموش کارنامہ ہیں۔ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر قائد اعظم محمد علی جناح کو سواد اعظم کے علماء اور مشائخ کا عملی تعاون حاصل نہ ہوتا تو کانگریس نواز علماء کا ٹولہ تحریک پاکستان کو سبوتاژ کرنے میں کامیاب ہو جاتا۔

اس پس منظر میں سنی کانفرنس ملتان کے مندوبین اور شرکاء اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جس طرح انہوں نے تحریک پاکستان میں بھرپور کردار ادا کیا وقت آگیا ہے کہ اب وہ نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے ذریعے تعمیر پاکستان میں بھی اپنا قائدانہ کردار پیش کریں۔ اور سیکولرزم کمیونزم، سوشلزم، کیپٹلزم، علاقائی عصبیت اور فرقہ وارانہ منافرت کی ملک دشمن سازشوں کو ناکام بنانے کے سلسلے میں اپنی مذہبی ذمہ داریاں پوری کریں۔

اس نتائج کی روشنی میں ——— یہ کانفرنس اس امر کا واضح اور دو ٹوک انداز میں اعلان کرتی ہے:۔

(۱) یہ ملک نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے قائم کیا گیا ہے۔ اسی کے ذریعہ برقرار رہ سکتا ہے۔ یہی پاکستان کی سالمیت، بقا، استحکام ترقی اور خوشحالی کا ضامن ہے۔ نظام مصطفیٰ کے بتدریج نفاذ کا فریب نہیں۔ بلکہ اس کے فوری نفاذ کا مژدہ ہی ہمیں مطمئن کر سکتا ہے۔ اس سرزمین پر نظام مصطفیٰ کا عملی نفاذ ہماری زندگیوں کا مقصد ہے اور اس مقصد کے حصول میں اگر کچھ عملی دشواریاں ہیں تو ہمارے علماء ان کا حل تلاش کرنے میں بھرپور تعاون کے لئے تیار ہیں۔ برصغیر کے علماء کا ماضی درخشاں ہے۔ یہ کوئی نو مسلم ریاست نہیں جس میں قوانین

Marfat.com

کی تشکیل کی مدد کے لئے باہر سے علماء اور ماہرین بلائے جائیں بلکہ اس خطے کے علماء نے ماضی میں فتاویٰ عالمگیری جیسے عظیم تعزیری، فوجداری اور دیوانی قانون کی تدوین کی ہے اور آج بھی اس اسٹیج پر ایسے درخشاں ستارے جلوہ افروز ہیں جو اس سلسلے میں عملی رہنمائی کر سکتے ہیں۔

(۲) کانفرنس واضح اور دوٹوک الفاظ میں اس مسلمہ حقیقت کا اظہار کرتی ہے کہ اہل سنت والجماعت کسی فرقہ کا نام نہیں بلکہ پاکستان کی واضح اکثریت کا نام ہے۔ اور جو اکثریت سے جدا ہو وہ فرقہ کہلاتا ہے لہٰذا فرقہ کا نام دے کر ملک کی غالب ترین اکثریت کو اس کے مذہبی حقوق سے محروم کرنے کی کوشش ناقابلِ برداشت ہوگی۔ اس وقت جہاں پاکستان کے کچھ بدخواہ حکومت سے باہر ہو کر علاقائی اور لسانی عصبیتوں کو ہوا دے رہے ہیں وہیں کچھ دوسرے اقتدار سے قریب ہو کر مخصوص مفادات کی تکمیل کے لئے اہل سنت کے حقوق پامال کر کے فرقہ واریت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ یہ کانفرنس اہل سنت والجماعت کے مرکزی مذہبی و تبلیغی اجتماع کی حیثیت سے سوادِ اعظم کے حقوق کے تحفظ کے عزم کا اعادہ کرتی ہے اور اقتدار کے سائے میں ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی پھیلانے والوں کو آگاہ کرتی ہے کہ ہم نے اپنے خون سے اس چمن کی آبیاری کی ہے اور کسی کو خواہ وہ کسی مقام پر کیوں نہ ہو اس چمن کو پامال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

(۳) یہ کانفرنس اس عمل کا اعلان کرنا بھی ضروری سمجھتی ہے کہ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا ہے اور مسلم قومیت کی بنیاد مذہب

Marfat.com

پرسہے :اگر مذہب نہیں تو کچھ بھی نہیں ۔ پاکستان کے مسلمان ایک قوم کے افراد ہیں۔ لہٰذا علاقائی عصبیت کے فتنوں کے خاتمے کے لئے ضروری ہے کہ ہمارے قومی اور ملّی تشخص کو اُجاگر کرنے کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں پاکستان جن داخلی اور خارجی مشکلات سے دوچار ہے اُن کا حل یہ ہے کہ علاقائی قبائلی اور لسانی عصبیتوں کا سر کچلنے اور مختلف مکاتیب فکر میں بے چینی اور فتنہ و فساد کی آگ بھڑکانے والوں کو لگام دینے کے لئے سوادِ اعظم اہل سنت کو اپنا بھرپور کردار ادا کرنے کا موقع دیا جائے۔

(۴) اس عظیم کانفرنس کے مندوبین اور شرکاء اس امر پر شدید تشویش کا اظہار اور پُرزور احتجاج کرتے ہیں کہ محکمہ اوقاف میں ہماری واضح اکثریت کو مسلسل نظر انداز کیا جارہا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ محکمہ اوقاف کی نوے فیصد آمدنی اولیاء کرام رضوان اللہ اجمعین کے درباروں سے متعلق اوقاف کے نذرانوں سے حاصل ہوتی ہے۔ اسی طرح اس محکمہ کے زیر انتظام زیادہ تر مساجد کا تعلق بھی اہل سنّت والجماعت سے ہے لیکن کیسی ستم ظریفی ہے کہ محکمہ کے افسران کی اکثریت اوپر سے نیچے تک ایسے حضرات پر مشتمل ہے جنہیں اولیاء کرام سے عقیدت تو درکنار بلکہ وہ مزارات پر حاضری کو قبر پرستی سے تعبیر کرتے ہیں۔ اسی طرح جو ڈسٹرکٹ خطباء مقرر ہیں ان میں اکثریت ان حضرات کی ہے جو اولیاء کرام کے عقیدت مندوں پر شرک اور بدعت کے فتوے لگاتے ہیں۔ اور اسی کا نتیجہ ہے کہ محکمہ کے بعض لوگوں نے در پردہ اہل سنت کی مساجد پر قبضہ کی مہم چلائی اور بعض نے تو درود وسلام پر پابندی کے احکامات تک جاری کرنے سے گریز نہیں کیا۔ اسی طرح

Marfat.com

اہل سنت آئمہ اور خطباء کی برطرفیوں کی اطلاعات اور یہ اطلاعات کہ فوج اور دیگر سرکاری محکموں میں آئمہ اور خطباء سے کہا جارہا ہے کہ وہ مسجد دینی اداروں کی سند لائیں ورنہ ملازمت سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ بیجا طور پر ہیجان پیدا کرنے کا باعث بن رہی ہیں۔ کتنی عجیب بات ہے کہ جس مسلک کے لوگوں نے یہ ملک بنایا انہی کے تعلیمی اداروں کے لئے یہ زمین تنگ ہے۔ اور تعلیمی اداروں کو حکومت کی طرف سے جو امداد دی جاتی ہے ان میں اہلِ سنت کے حقیقی مدارس کے بجائے زیادہ تر حصہ ان لوگوں کو عطا ہوتا ہے جو محکمہ اوقاف کی اس آمدنی کو حرام ثابت کرنے میں ساری صلاحیتیں صرف کرتے رہے ہیں ——— یہ کانفرنس مطالبہ کرتی ہے کہ کیونکہ محکمہ اوقاف کی آمدنی کا ۹۰٪ (نوے فیصد) حصہ اولیاء کرام کے مزارات اور اہل سنت کی مساجد سے حاصل ہوتا ہے اس لئے اخلاقاً اور شرعاً انصاف کے تقاضوں کے پیشِ نظر ان کا مکمل انتظام بھی علماء اہل سنت کے سپرد کیا جائے۔ ورنہ پھر اہلِ سنت والجماعت کے تمام اوقاف انکے حوالے کر دیئے جائیں۔ اسی طرح یہ کانفرنس یہ اپیل بھی کرتی ہے کہ سرکاری محکموں خصوصاً محکمہ افواج میں اہل سنت والجماعت کے مدارس کی اسناد کو تسلیم کیا جائے اور اہل سُنّت کے جو آئمہ اور خطباء ان اداروں میں ابتداء سے کام کر رہے ہیں انہیں تحفظ دیا جائے۔ اور جو لوگ نکالے گئے ہیں انہیں بحال کیا جائے۔

برصغیر کی تاریخ میں اہل سنت والجماعت کا یہ عظیم الشان اجتماع اس تاریخی موقع پر اس عزم کا اعادہ کرتا ہے۔

(۱) اہلِ سنت والجماعت پاکستان کی تعمیر و ترقی، استحکام و خوشحالی کے لئے

Marfat.com

بھرپور اجتماعیت یگانگت اور اتحاد کا مظاہرہ کریں گے ——
بنارس سنی کانفرنس میں قیام پاکستان کے جن مقاصد کا تعین کیا گیا تھا اور جن کے لئے برصغیر کے مسلمانوں نے ناقابل فراموش قربانیاں پیش کیں۔ ان مقاصد کو ہر حالت میں حاصل کیا جائے گا۔

(۲) دارالسلام (ٹوبہ) کی سُنی کانفرنس میں ہم نے مقام مصطفٰے کے تحفظ اور نظام مصطفٰے کے نفاذ کی جدوجہد کا عہد کیا تھا اور تاریخ گواہ ہے کہ ہم —— آٹھ برس سے اس عہد پر قائم ہیں۔ اور اس کے لئے لازوال قربانیاں دے رہے ہیں۔

ھم عہد کرتے ہیں کہ مقامِ مصطفٰے، شانِ صحابہ و اہل بیت اور عظمتِ اولیاء کرام کے تحفظ کے لئے اپنے مسلک کی تبلیغ کا سلسلہ جاری رکھیں گے ہم حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ، شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت موسٰی پاک شہید رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات کے سائے میں عہد کرتے ہیں کہ اس ملک کو نظام مصطفٰے کی روشنی سے منور کرنے کے لئے اولیاء کرام کی جلائی ہوئی مشعل کو فروزاں رکھیں گے۔ اور آج ہم نے جس اجتماعیت، اتحاد اور اخوت کا مظاہرہ کیا ہے۔ اسے نہ صرف حصُول منزل تک بلکہ اسکے بعد بھی برقرار رکھیں گے اور سوادِ اعظم کا یہ قافلہ مقتدر علماء و مشائخ کی قیادت میں انشاء اللہ یونہی رواں دواں رہے گا۔

یہ کانفرنس ملک بھر کے سوادِ اعظم برادران اہل سنت کو یاد دلاتی ہے کہ انہیں جماعت اہل سنت پاکستان کی تنظیم کو زیادہ سے زیادہ مؤثر اور مضبُوط بنانے میں اپنی انفرادی اور اجتماعی ذمہ داریوں کو پورا کرنا ہے۔ اس کے لئے ارکان اسلام کی پابندی خصُوصًا مساجد میں نماز باجماعت کا خصوصی اہتمام کریں۔ اولیاء کرام کے اعراس کے موقعوں پر مقام

Marfat.com

اولیاء کانفرنسوں کا انعقاد کیا جائے اور اولیاء کرام رضؓ کے معمولات کو جاری رکھا جائے۔ اور اعراس کے موقع پر ہر قسم کی لغویات اور منکرات کو روکا جائے۔ ہر محلہ، تحصیل، گاؤں، ضلع میں تنظیمی دفاتر قائم کریں۔ باقاعدہ تبلیغی و تربیتی پروگرام منعقد کریں۔

ہر علاقے میں دارالمطالعہ قائم کریں۔ اور اہل سنت کے لٹریچر اور جرائد کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں اور اس کامل یقین کے ساتھ اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں۔ کہ پاکستان ہم نے بنایا تھا۔ اور اس ملک کو اس کا صحیح تشخص دینے کا فریضہ بھی سوادِ اعظم اہل سنت کو انجام دینا ہے۔

خدا ہمارا نگہبان ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے وسیلۂ جلیلہ ہیں۔

پیش کردہ

صاحبزادہ حاجی فضل کریم

مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان

Marfat.com

محمد یعقوب قادری ایڈوکیٹ

نے صدر اجلاس سجادہ نشین اجمیر شریف دیوان آلِ مجتبیٰ کا پیغام پڑھ کر سنایا.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم. حضرات قائدین اہلسنت علمائے کرام، مشائخ عظام و برادران اسلام! کل پاکستان سنی کانفرنس ملتان کا انعقاد خدائے بزرگ و برتر کا بڑا فضل و کرم ہے کہ پاکستان کے عوام و خواص سنی سوادِ اعظم میں اس سے جو بیداری پیدا ہوئی ہے وہ سالہا سال کی جدوجہد کے بعد نہیں ہو سکتی. تھی الحمدللہ اس عظیم الشان سنی کانفرنس کے ذریعے حضرات مشائخ عظام اور علماء کرام نے جب مصطفےٰ اور مقامِ مصطفےٰ کی اہمیت کو بہ طریقہ احسن ذہن نشین کرادیا اب یہ مسلمانوں کی مذہبی ذمہ داری ہے کہ ان مجالسِ مقدسہ میں بیان کردہ امور پر مستقلاً عمل پیرا رہیں اور دینِ حقہ اور عقائدِ حقہ کی اشاعت و ترویج میں انسانی حد سعی و کوشش کریں. کانفرنس میں یہ بات بھی واضح ہوگئی ہے کہ محمد مصطفےٰ اور مقامِ مصطفےٰ کی عظمت کے اہتمام کے بغیر جو نظام قائم ہوگا وہ بے روح نظام ہوگا اس نظام کو نظامِ فقہواریت یا نظامِ صوبائیت کہا جا سکتا ہے مگر نظامِ مصطفےٰ نہیں کہا جا سکتا۔ نظامِ مصطفےٰ ایسا ہمہ گیر نظام ہے کہ اس کے سامنے تمام جدید و قدیم نظام بے جان اور نامکمل نظر آتے ہیں۔ آج دنیا میں جہاں جہاں جو نظام رائج ہیں ان کی تنگ دامانی اور کم مائیگی اظہر من الشمس ہے انسان کو مساوات انسانی ہمدردی اور بھلائی کے زریں اصولوں کو اپنی اپنی قوموں، صوبوں اور ملکوں میں محدود و مقید کر دیا گیا ہے۔ مذہب دنیا کی راہِ انصاف ہے مساوات میں رنگ و نسل آج بھی حائل ہے کالے اور گورے کا فرق مٹائے نہ مٹ سکا امتیازات اور خصوصی مراعات کا قانون تہذیبِ حاضر کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ ہے۔ کہاں آج کے تنگ نظر نظام ظالمانہ نظام اور کہاں نظامِ مصطفےٰ مخلوق کے قانون کو خالقِ کائنات

Marfat.com

کے قانون سے کیا نسبت اغیار بھی اسلام کی حقانیت تسلیم کرتے ہوئے اس کے عالمگیر اور لافانی نظام کو دنیا کے لئے مسرتوں کا ضامن قرار دیتے ہیں" بوناپارٹ اسلام کے عیسائی مصنف نے اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰۵ پہ درج کیا ہے کہ نپولین نے قرآن کریم کو لافانی نظام، نظامِ مسرت قرار دیتے ہوئے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ "مجھے امید ہے کہ میں دنیا کے تمام دانا اور باشعور لوگوں کو آگاہ کر کے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایک لافانی نظام قائم کروں گا کیونکہ یہی تعلیمات انسان کو حقیقی مسرتوں سے روشناس کر سکتی ہیں درحقیقت نظامِ مصطفےٰ کا نظریہ صرف مسلمانوں تک محدود نہیں بلکہ وہ عالمگیر ہے اس کا دامن وسعت تمام انسانوں کو اپنی آغوشِ ابدیت میں لینے کے لئے نکلا ہے امن ومحبت اور صحیح سماجی انصاف کا علم بردار ہے۔ نظامِ مصطفےٰ ہی طبقات اور رنگ ونسل میں انسانیت کے لئے امن وسکوں اور ترقی کا ضامن ہے۔

سلطان الہند خواجہ غریب نواز حضرت معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے تمام عقیدت مندوں اور وابستگان سلسلۂ عالیہ چشتیہ سے فقیر بالخصوص متوقع ہے کہ وہ جماعت اہلسنت پاکستان سے بھرپور تعاون کر کے اپنی ذمہ داریاں پوری کریں گے کیونکہ حضرت غریب نواز کی خوشنودی بھی اس میں مضمر ہے۔

مجاہد ملّت مولانا عبدالستار خاں نیازی

صدر محترم حضرات مشائخ عظام علمائے کرام بزرگانِ ملّت میرے بھائیو عزیز دوستو!

یہ فرزندان اسلام کا اجتماع عظیم جس مقصد اور مدعا کے لئے منعقد ہے اس کا بخوبی علم ہے گذشتہ روز سے جس طرح قافلہ ہائے شوق یہاں ملتان میں آرہے ہیں اس کا آپ کو بخوبی علم ہے یہ کانفرنس اس مقصد کے لئے منعقد ہو رہی ہے کہ سوادِ اعظم اہلسنت والجماعت اپنے وجود اپنی قوت، اور اپنی عظمت یہاں پر سکہ منوانے کے لئے

Marfat.com

پاکستان میں واضح کرنا چاہتا ہے کہ اہلسنت والجماعت کا موقف اور ان کا نظریہ حیات اور مقصدِ پاکستان کے اندر خالصتاً نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ ہے افسوس یہ ہے کہ انگریز کی آمد کے بعد یہاں پر انگریز کی تربیت سے اور بعض خود ایسے فرقے پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے کہ مقامِ مصطفےٰ کو کم کرنے کے لئے نظامِ مصطفےٰ کو ملتوی کرنے کے لئے مسلسل نوے سال جدوجہد جاری رکھی لیکن اللہ کے فضل وکرم سے سوادِ اعظم اہلسنت والجماعت نے ملت کی ہر مصیبت کے وقت مدد کی اور ایک وہ وقت تھا جب کہ ہندوستان کے اندر الحاد زندقہ اور نصرانیت کا دور دورہ ہو رہا تھا اس وقت علمائے اہلسنت جمع ہوئے اور پہلی سنی کانفرنس منعقد ہوئی لیکن سب سے بڑی کانفرنس وہ ہے جو ۱۹۴۶ء میں منعقد ہوئی۔ اور جس نے تحریکِ پاکستان کا پیغام گھر گھر پہنچا دیا۔

سوادِ اعظم اہلسنت نے ہمیشہ غیر اسلامی نظریات کے خلاف جہاد کیا ہے ہر بحران اور ہر آزمائش میں سوادِ اعظم نے مسلمانوں کی کشتی کو منجدھار سے نکالا ہے۔ انگریز اور بنیا سامراج کے خلاف سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر مسلماں کے لئے الگ خطۂ زمین پاکستان کی شکل میں حاصل کیا۔ لیکن کتنے دکھ کی بات ہے کہ سوادِ اعظم کی قربانیوں کے باوجود ہمیشہ اسے نقصان پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ سوادِ اعظم کے مزارات کو محکمہ اوقاف کے سپرد کر دیا گیا۔ اس طرح سوادِ اعظم کے مزارات کو غیر حنفی مسلک کے تصرف میں لایا گیا۔ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ یا تو محکمہ اوقاف توڑ دیا جائے یا اہلسنت کے وقف کے لئے الگ بورڈ قائم کیا جائے۔

ہم نظامِ مصطفےٰ کی آڑ میں اقتدار حاصل کرنے کو مذموم فعل سمجھتے ہیں۔ ہم نے وزارتوں کی خاطر دینِ اسلام سے کبھی دھوکہ نہیں کیا۔ اگرچہ وزارتیں ہمارے قدموں میں پڑی ہوئی تھیں، ہم نے اقتدار کو ٹھکرا دیا۔ دین فروشی نہیں کی۔ اسلام پسندوں کی اسلام کو دھیرے دھیرے نافذ کرنے کی منطق ہماری سمجھ سے بالاتر ہے۔ جب ہمارے

Marfat.com

پاس اسلامی فقہ موجود ہے تو ہمیں باہر سے مشورہ لینے کی ضرورت نہیں نہ اسلام کو قسطوں میں نافذ کرنے کی کوئی تک ہے۔

ہم ابھی اس وقت اسلام کا مکمل ضابطۂ حیات نافذ کر سکتے ہیں۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ پاکستان واحد ملک ہے، جس کے عوام خود اسلامی نظام کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ لیکن حکومت اسے معرض التوا میں ڈال رہی ہے۔ نوکر شاہی ہمیشہ ہر حکومت کی غلام رہی ہے۔ ان افسروں کے مشورہ پر اگر نظامِ مصطفےٰ کو قسطوں میں نافذ کرنے کی پالیسی مرتب کی گئی تو یہ افسوس ناک بات ہوگی۔ فوری طور پر فتاویٰ عالمگیری نافذ کیا جائے۔ ہم چیف مارشل لا ایڈ منسٹریٹر کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر اس سلسلہ میں انہیں کوئی پریشانی ہوئی تو سوادِ اعظم ان کا پوری طرح ساتھ دے گا ہم یہ بات بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ حنفی فقہ کے نفاذ کی صورت میں کسی بھی دوسرے فرقے کی حق تلفی نہیں کی جائے گی۔ بلکہ دوسرے فرقوں کو ان کے نظریات کے مطابق مراعات دی جائیں گی۔

میں مفتی محمود سے کہتا ہوں کہ تم اپنے آپ کو حنفی کہتے ہو تو فتاویٰ عالمگیری جو فقہ حنفی کی روشنی میں ہند کے سینکڑوں علماء نے مرتب کیا ہے اس کے نفاذ کا مطالبہ کیوں نہیں کرتے اور اسے نافذ کیوں نہیں کراتے اب تو اقتدار بھی تمہارے پاس ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم اس میں ردوبدل چاہتے ہو۔ دال میں کچھ کالا کالا ضرور ہے۔ یہ وہی لوگ ہیں جو ہر دور میں ہر حکومت کے وفادار اور غلام رہے ہیں وہ انگریز کے بھی خانہ زاد غلام تھے ہندوؤں کے بھی خانہ زاد غلام تھے اور بھٹو کے بھی خانہ زاد غلام رہے ہیں۔

اگر یہ لوگ مخالفت کرتے ہیں تو میں CMLA کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ آپ بے پرواہ ہو جائیں کچھ پرواہ نہ کریں۔

وہ فتاویٰ عالمگیری جو احناف کا قانون ہے وہ اگر نافذ ہو گیا تو آپ یہ دیکھیں

Marfat.com

گے کہ کیا رنگ بنتا ہے۔

یہ کانفرنس جن مقاصد کے لئے بلائی گئی ہے آپ کے سامنے مختصراً میں نے ان کا جائزہ پیش کر دیا اور آپ لوگ جب گھروں کو واپس جاؤ تو اپنے مسلک کو سمجھو مذہب کو سمجھو اپنے نظریے کو سمجھو، حضور کے مقام کے لئے۔ رتبے کے لئے حضور کی ناموس کے لئے اور حضور کی کل جہان کی سروری اور سلطانی کے لئے اگر ہم جذباتی ہو جاتے ہیں الرجک ہو جاتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہم کسی کا نقصان کرتے ہیں کسی سے الرجک میں کسی سے متنفر ہیں بلکہ یہ ہماری محبت ہے لیکن وہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی کو بیٹھ پیچھے کا علم نہیں تھا۔

جو لوگ یہ کہیں کہ نبی علیہ السلام کو چند باتوں کا علم تھا باقی کا نہیں تھا تو ان لوگوں کو معیشت محمدی کے متعلق معاشرے کے متعلق تمدن کے متعلق اور تمام دوسرے مسائل کے متعلق کسی اور کی رہبری کی ضرورت پڑے گی۔ حضور کی بشریت کے متعلق حضور کی شخصیت کے متعلق ہم یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور کو کل کائنات اور کنٹرول دیا ہے۔" ورسول علیکم شہیدا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہم سب پر نگران ہیں آپ کی نگرانی ہے آپ کا امت کے ساتھ تعلق ہے کنٹرول ہے آپ صدر مملکت بھی ہیں آپ کمانڈر انچیف بھی ہیں آپ قاضی القضاۃ بھی ہیں آپ امام اور رہبر و راہنما بھی ہیں اس لئے امامت عبادت ہر لحاظ سے حضور پاک کی قیادت عظمیٰ میں ہمارے تمام مسائل کو قیامت تک کے لئے حل موجود ہے۔

اے میرے دوستو! عزیزو! آج ہم نے کانفرنس میں یہ فیصلہ کرنا ہے آپ نے واپس جا کر اپنے گھروں میں جا کر اپنے عقیدہ و مسلک کو سمجھنا ہے۔ یہ سنیت کیا ہے اس کا حدود اربعہ کیا ہے آپ کے حقوق پہ ڈاکے کون ڈال رہا ہے تم اپنے گھروں کی حفاظت کرو اور ان لوگوں کو سمجھاؤ جو لکھے پڑھے ہیں لیکن دین کی تعلیم

Marfat.com

کم ہے ان کو سمجھاؤ کہ جب اس طریقہ سے اپنے گھر کو مضبوط کر لوگے جب اس پر تم مستحکم ہو جاؤ گے پھر نکل کر اقوام عالم کو بتاؤ۔ اس طرح ہمارا معاشرہ گناہ سے پاک معاشرہ بن سکتا ہے اور پاکیزہ ہو سکتا ہے۔

آج یہ لوگ تو کہہ رہے ہیں کہ اسلام کا فوجداری قانون ہے وہ (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ) نافذ العمل نہیں ہو سکتا۔ ان کو معلوم ہونا چاہیئے کہ آج کی دنیا آج کا انگلستان آج کا امریکہ، آج کا روس، اپنے گناہ سے تنگ آکر اسلام کے متعلق غور کر رہے ہیں۔ مجھے ذاتی تجربہ ہے کہ انگلستان کے اندر جب ہم ایک ہوٹل کے اندر ٹھہرے ہوئے تھے۔ ہوٹل کے اندر ایک معمولی سا سوراخ تھا کمرہ میں اور اس سوراخ سے آدمی دیکھ سکتا ہے کہ کون آ رہا ہے۔ اندر سے بھی تالا لگا ہوا تھا اور باہر سے بھی تالا لگا ہوا تھا جب میں نے ان سے پوچھا تو اس نے جواب دیا کہ بات یہ ہے کہ یہاں پر رات دن کوڈا کے پڑتے ہیں۔

AND WE ARE SERIOVSLY THINKING TO ADOPT

THE CRIMINAL LAW BECAUSI. THOT IS_

ہم سنجیدگی سے سوچ رہے ہیں کہ ہم محمد مصطفےٰ کا فوجداری قانون نافذ کریں کہ ہماری تمام مصیبتوں کا حل محمد مصطفےٰ کے قانون میں ہے۔ عجیب بات ہے ؎

میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلماں ہو گیا

آج تم تفکر میں ہو آج تم سوچ رہے ہو۔ تم مشورے کر رہے ہو میں اعلان کرتا ہوں۔ علمائے دین کے اندر ہم CMLA کو پورا یقین دلاتے ہیں کہ سواد اعظم اہلسنت ۸۵ فیصد آبادی اس امر کا یقین دلاتی ہے کہ بے خوف و خطر وہ فتویٰ عالمگیری نافذ کر دیں اگر کوئی طاقت اس کے مقابل آئے گی تو دنیائے اہلسنت اس کے ساتھ کھڑی ہو گی CMLA کی مدد کرے گی میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کام طویل نہیں کرنا چاہیئے ہم تو اس دن کی تیاری میں ہیں کہ قربانی کی عید ادھر ختم ہو اور ملک

Marfat.com

کے اندر نظامِ مصطفےٰ نافذ ہو لیکن "ڈیٹ" کی ضرورت نہیں ہے۔ لمبی معیاد کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وزراء کی کابینہ جو ہے یہ تو پابند ہے ایک ماہ کے اندر ملک میں نظامِ مصطفےٰ نافذ کرنے کی۔ اس کا دوسرا مہینہ ہونے کو آرہا ہے یہ ابھی طفل تسلیاں دے رہے ہیں سب دلاسے دے رہے ہیں یہ ان کی بھول ہے۔ یہ سمجھتے ہیں کہ لوگ اس بات پر خاموش ہو جائیں گے جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ جہاں تک سوادِ اعظم اہلسنت کا تعلق ہے ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھیں گے جب تک ملک میں نظامِ مصطفےٰ نافذ نہیں ہو جاتا۔ لوگ کہتے ہیں سوادِ اعظم سے کیا مراد ہے۔ سوادِ اعظم بھٹو کے ساتھ ہے۔ نہیں سوادِ اعظم تو وہ ہے جو حق پر ہے جو باطل پر جمع ہوتے ہیں وہ سوادِ اعظم نہیں ہیں جو حق پر ہیں وہ سوادِ اعظم ہیں۔ مسلمانوں کی وہ جماعت جو ہر دور میں ہے زمانہ میں نظامِ مصطفےٰ کا جھنڈا بلند کرتی

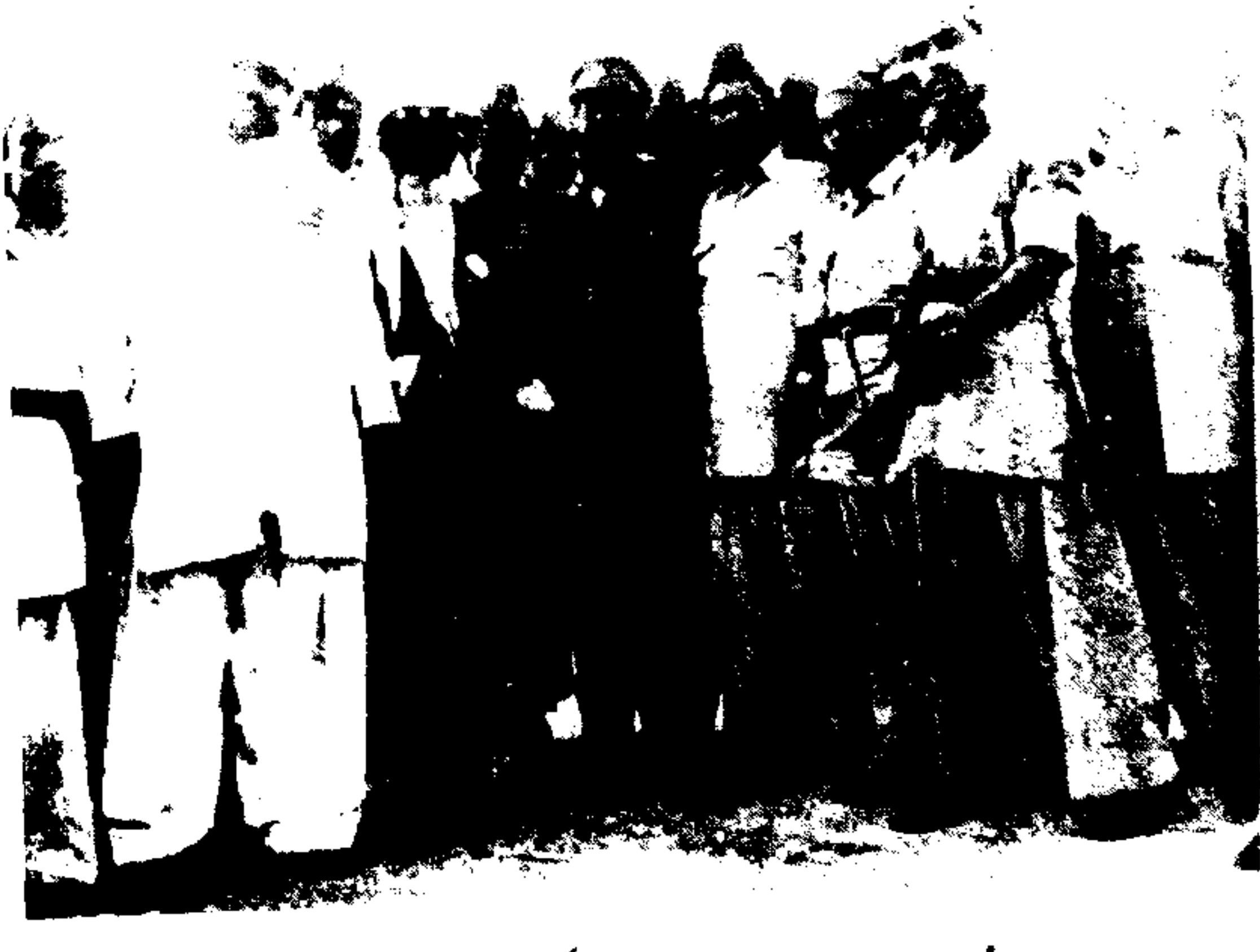

سنی کانفرنس ملتان کے رضا کاروں کی ایک یادگار تصویر

Marfat.com

ہے وہ سوادِ اعظم ہوتی ہے اس لئے میں اعلان کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ کوئی ساتھ دے یا نہ دے ۔ اس نظام کو بے خوف وخطر نافذ کرنا ہوگا۔ عیدالضحیٰ کے فوراً بعد اس ملک کے اندر نظامِ مصطفیٰؐ نافذ ہوگا۔ لوگ کہتے ہیں کہ نافذ ہونے سے کیا مطلب ہے ۔ دیکھئے اگر کوئی زنا بالجبر کرے گا ۔ اس کو سات سال سزا ہوگی اور پندرہ کوڑے لگائے جائیں گے ۔ تو کیا اس کے لئے تم انتظار کرتے ہو۔ یہ آرڈر جو ہے اب ساری دنیا کے سامنے آگیا ۔ جو جرم کا مرتکب ہوگا اسے کوڑے لگیں گے سزا ملے گی ۔ اسی طرح فوجداری قانون اسلامی کا نفاذ اس کا اعلان ہوجائے گا ۔ اس کے نتائج کا بعد میں پتہ چلے گا اور انشاء اللہ نتائج ایسے ہوں گے کہ پاکستان دارالامن بن جائے گا پاکستان کا معاشرہ سدھر جائے گا ۔ پاکیزہ ہوجائے گا اس لئے یہ کانفرنس تین مطالبے کرتی ہے پہلا مطالبہ یہ ہے کہ فتویٰ عالمگیری کا فوری نفاذ ہو۔

دوسرا مطالبہ یہ ہے کہ ہمارے اوقاف معابد، مزارات اور مساجد کا انتظام سنی بورڈ کے ہاتھ میں ہونا چاہیئے افسران آئمہ اور خطبا تمام کے تمام سنی عقیدہ کے ہونا چاہیئے اور تیسری بات یہ ہے کہ ہم اس بات کو واضح کرنا چاہتے ہیں کہ جو باقی فرقے موجود ہیں ۔ وہ اپنے قانون لائیں گے جیسا کہ آپ کو بتایا گیا ہے کہ ان کے قانون کو ہم قبول کرلیں گے جیسا کہ وزیر مذہبیات کہتے ہیں کہ اگر نظامِ مصطفیٰؐ کو نافذ کرنے میں فرقہ بندی رکاوٹ ہے ۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ فرقہ بندی اس میں رکاوٹ نہیں ہے ۔ یہ تمہارا تذبذب ہے تمہاری بدنیتی ہے ۔ تمہارا عزم مصمم ہو۔ یقین کامل ہو تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ میں کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہوسکتی ایک اور بات جس پہ میں اپنی تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ نظامِ مصطفیٰ کا نام صرف عام فوجداری قانون کے لئے ہم استعمال نہیں کرتے بلکہ نظامِ مصطفیٰ کا معنیٰ یہ ہے کہ ہمارے معاشرے کے اندر کوئی محتاج نہیں رہے گا ۔ ہمارے معاشرے کے

Marfat.com

اندر حرام کی جو جائدادیں لوگوں نے بنائی ہیں۔ خون چوس چوس کر، ہڈیاں پیس پیس کر تمام کا تمام واپس دینا ہوگا. نظامِ مصطفٰے کا مطلب یہ ہے کہ یہاں کوئی گداگر نہیں ہوگا۔ نظامِ مصطفٰے کا مطلب یہ ہے کہ بیوہ کے لئے ہر یتیم اور محتاج کے لئے وظیفہ اس کے گھر میں پہنچے گا۔ نظامِ مصطفٰے کا مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ، عشر اور صدقات کے حصول کے لئے حکومت کی جانب سے اقدام ہوگا جو زکوٰۃ کا منکر ہوگا وہ باغی تصور کیا جائے گا جو زکوٰۃ نہیں دے گا اس کو سزا ملے گی۔ ایسا نظام ملک میں نافذ ہو جائے گا تو کوئی کسی کا محتاج نہیں رہے گا۔

میرے دوستو! یہ پہلو نظامِ مصطفٰے کا خاص طور پر قابلِ ذکر ہے اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی سنو کہ نظامِ مصطفٰے میں یہ بھی لازم ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے "انصُرْ اَخاکَ ظالماً اَو مظلوما" "اپنے بھائی کی مدد کرو ظالم ہو یا مظلوم صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم کی مدد تو سمجھ میں آگئی۔ ظالم کی مدد کیسے کریں حضور نے فرمایا۔ ظالم کی مدد اسے ظلم سے روک دینا ہے۔

یہاں پر شورائی نظام ہو اور جمہوری نظام ہو اور عوام کے نمائندے "امر بالمعروف اور نہی عن المنکر" کے لئے آئیں۔ ہمارا جیسا کہ حضرت نے اپنی تقریر میں کہا تھا حضرت صدیق اکبر کا خطبہ جو آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔

"اے لوگو! میں تمہارا سردار بنایا گیا ہوں مجھے تم پر کوئی برتری نہیں ہے۔ تمہارا کمزور میرے لئے قوی ہے۔ جو قوی ہے وہ میرے نزدیک کمزور ہے۔ ؏

ضعیف اگر نظر پڑے رسول کا جمال بن
قوی اگر ہو سامنے تو قہر ذوالجلال بن
خدا کے آگے سر جھکا کہ سرکشوں کا سر جھکے
سزا ستم گروں کو دے ستم زدوں کی ڈھال بن

اس لئے غور سے سنو! یہ اہلسنت حضرات کا موقف عین رسول اللہ کی منشا کے

Marfat.com

مطابق ہے ۔

علیکم سنّتی وسنت خلفانی

مسلمان ہو ہی نہیں سکتا جب تک حضور کی سنت حضور کے صحابہ کی سنت تبع تابعین کی سنت بزرگان دین کی سنت کا قائل نہ ہو۔ یہ ہمارا نظام ہے ۔ اسی پہ ہم قائم ہیں ۔ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ ہم اسی نظام پر قائم و دائم رہیں ۔

احباب اہلسنّت سے تعاون کی اپیل

برائے تعمیر دارالعلوم حسین شکور ناگوریؒ

زیر اہتمام :۔ انجمن محبانِ حضرت شکورالدین ناگوریؒ رجسٹرڈ کراچی ۔

آفس ایڈریس :۔ پلاٹ نمبر ۱۷۲/۱/۱۷ سیکٹر نمبر ۱۱ ۔ اورنگی ٹاؤن کراچی ۔

ڈاک کا پتہ :۔ مبین جنرل اسٹور نزد مسجد ہلال وحید آباد ۔ گلبہار کراچی ۔

منجانب : محمد مبین بیگ جنرل سکریٹری انجمن ہذا

Marfat.com

ملتان چلو، ملتان چلو

اے حُسنِ نبی کے پروانو! ملتان چلو، ملتان چلو
اے دینِ مبیں کے دیوانو! ملتان چلو ملتان چلو
اس ملک کے گوشے گوشے سے آئیں گے لاکھوں ہا پیر و جواں
تم سب بھی چلو اور ہم بھی چلیں دیکھیں تو وہاں کی عظمتِ شاں
اے حُسنِ نبی کے پروانو! ملتان چلو، ملتان چلو
اس بزم میں شرکت کر کے ہمیں ماضی کا سبق دُہرانا ہے
ہم لوگ سوادِ اعظم ہیں۔ دنیا کو یہی سمجھانا ہے
اے حُسنِ نبی کے پروانو! ملتان چلو ملتان چلو
ہم کون ہیں؟ کیا ہیں! دنیا کو یہ اپنے عمل سے دکھلا دیں
اس بزم کی شان و شوکت سے دشمن کے دلوں کو دہلا دیں
اے حُسنِ نبی کے پروانو! ملتان چلو ملتان چلو
بیدار بصیرت والوں نے، سوتے سے جگایا ہے ہم کو
یہ وقت جہادِ اصغر ہے پیغام سنایا ہے ہم کو
اے حُسنِ نبی کے پروانو! ملتان چلو ملتان چلو

Marfat.com

اک آلِ نبی ، اولادِ علی ، ثانیٔ غزالی و رازی
علامہ سعید احمد قبلہ اس بزم کے بیں سند۔ و بانی

اے حسنِ نبی کے پروانو! ملتان چلو ملتان چلو

یہ وقت نہیں ہے غفلت کا یہ راز بتایا ہے ہم کو
ملت کے غزالی دوراں نے ملتان بلایا ہے ہم کو

اے حسنِ نبی کے پروانو! ملتان چلو، ملتان چلو

ہم فخرِ سوادِ اعظم ہیں ، پیروئے امام اعظم ہیں
ہم خواجۂ سنجر کے شیدا ہم بردۂ غوث اعظم ہیں

اے حسنِ نبی کے پروانو! ملتان چلو، ملتان چلو

خدامِ نبی ملتان جا کر پھر شان غلامی دکھلا دیں
آئین قرآن و سنت کو اس ملک میں نافذ کروا دیں

اے حسنِ نبی کے پروانو! ملتان چلو، ملتان چلو

اسلام کا جس دل میں گھر ہے جس قلب میں عشق سرور ہے
ہر حال میں وہ سب جائیں گے یہ بات سکندر اظہر ہے

اے حسنِ نبی کے پروانو! ملتان چلو ملتان چلو

سگِ دربارِ نبی سکندر لکھنوی

Marfat.com

چوتھا اجلاس

بتاریخ ۱۷ اکتوبر ۱۹۸۰ء بروز منگل بوقت بعد نماز عشاء

صدارت جناب علامہ سید احمد سعید کاظمی صاحب

مہمان خصوصی جناب علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی قائد اہلسنت
صدر جمعیت علماء پاکستان

تلاوت کلام جناب قاری غلام رسول صاحب

اسٹیج سکریٹری جناب اقبال احمد اظہری صاحب

نعت جناب محمد یونس شہزاد صاحب

نظم جناب محمد یوسف میمن کراچی

مقررین

جناب مولانا شمس الزماں صاحب پنجاب
جناب صاحبزادہ حاجی فضل کریم ؍؍
جناب مفتی محمد حسین نعیمی رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان
جناب مولانا سید خلیل احمد قادری آزاد کشمیر
جناب علامہ غلام علی اوکاڑوی پنجاب
جناب راؤ ارتداد حسین صاحب
جناب علامہ عبدالمصطفےٰ الازہری شیخ الحدیث صاحب سندھ
جناب قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی صاحب پاکستان

جناب مولانا ابرار احمد رحمانی صاحب سندھ
جناب مفتی محمد عبداللہ صاحب پنجاب
جناب ظہور الحسن بھوپالی صاحب سندھ
جناب مولانا محمد حیات ؍؍ آزاد کشمیر

Marfat.com

مولانا شمس الدین قادری

حضرات کرام!

آج کے اس عظیم اجتماع کل پاکستان سنی کانفرنس کے موقع پر ثابت کرنا چاہتا ہوں کہ ہم آج ہی کثیر نہیں بلکہ ابتداء انسانیت سے ہی نبوت کی تعظیم کرنے والے کثیر رہے ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ بنیادی مسئلہ اس کائنات میں تعظیم نبیؐ اور توہین نبیؐ کا ہے چنانچہ قرآن مقدس میں ارشاد باری سے واضح ہے کہ جب آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ اپنا نائب وخلیفہ بنا رہا تھا تو فرشتوں کو اپنے اس ارادہ سے آگاہ فرمایا اس میں ایک بات تو یہ واضح ثابت ہوئی کہ فرشتے اور جن پہلے سے موجود تھے مگر خداوندِ قدوس نے اپنی نیابت وخلافت کے لیئے انسان کا انتخاب فرمایا جو عظمتِ انسانیت کی دلیل ہے اور مزید اپنے نائب اور خلیفہ کی عظمت کو واضح کرنے کے لئے اپنے فرشتوں کو فرمایا جب میں اسے ٹھیک بنا دوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تمہیں تمام کو اس کو سجدہ کرنا ہوگا چنانچہ تمام فرشتوں نے سجدہ کیا مگر شیطان نے سجدہ نہ کیا اگر خداوند قدوس چاہتے تو اس کو فوراً نکال پھینکتے مگر ایسا نہیں کیا بلکہ مزید عظمتِ نبوت کو اُجاگر کرنے کے لئے شیطان سے پوچھا کہ تو نے سجدہ کیوں نہیں کیا؟ تو شیطان نے جواباً کہا کہ میں آدم سے بہتر ہوں تو نے مجھے نار سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا ہے۔ گویا کہ شیطان نے فلسفیانہ انداز میں اپنی عظمت کو واضح کرنا چاہا کہ میری پیدائش نار سے ہے اور آدم کی پیدائش خاک سے ہے اور مادہ نار لطیف ہے اور مادہ خاک کثیف ہے اور لطیف شے کثیف سے بہتر ہوتی ہے اور شیطان نے دوسرا جواب یوں دیا کہ کیا میں بشر کو سجدہ کروں جس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ گویا شیطان نے اپنی عظمت پر غرور کرتے ہوئے آدم کی خاک و بشریت کو تو دیکھ لیا لیکن نورِ نبوت اور نیابتِ خدا کو نہ دیکھ سکا۔ بس اس جواب کے بعد خداوندِ عالم نے فرمایا۔ پس نکل جا تو مردود ہے۔ معلوم ہوا کہ

Marfat.com

بنیادی مسئلہ تعظیم نبی اور توہین نبی ہے سب سے پہلا کافر جس کو اپنے علم و فلسفہ پر ناز تھا وہ منکرِ توحید جب شرک نہیں ہے بلکہ گستاخ نبی ہے اسی لئے تعظیم نبی کرنے والے نوری کہلاتے ہیں اور توہین نبی کرنے والے جہنمی اور ناری ہیں۔

مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا۔

نوریاں مر نوریاں را طالب اند

ناریاں مر ناریاں را طالب اند

نوری نوری کو ڈھونڈ لیتا ہے اور ناری ناری کو کھینچ لیتا ہے جس دل میں عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہو اُسے جبریل کی معیت نصیب ہوتی ہے اور جس دل میں بغضِ مصطفےٰ ہو اسے ابلیس مردود کی غلامی نصیب ہوتی ہے الحمدللہ کہ کل پاکستان سنی کانفرنس میں شریک ہونے والے اور جمیع اہل سنّت اسی سبق کو دہرانے کے لئے آج یہاں جمع ہیں اور قیامت تک جمع ہوتے رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سرشار رکھے اور ان کی غلامی کی توفیق نصیب فرمائے۔

مولانا ابرار احمد رحمانی

"کل پاکستان سنی کانفرنس جو کہ مدینۃ الاولیاء ملتان میں منعقد ہو رہی ہے اس کانفرنس میں ملک کے گوشے گوشے سے قریہ قریہ سے لاکھوں عوام اہلسنت ملتان کے اسٹیڈیم میں جمع ہو کر اس بات کا عزم کر رہے ہیں کہ ہم اس ملک میں بخدیت کے خواب کو ہرگز پورا نہ ہونے دیں گے ہم کسی کو اہل سنت کے حقوق چھیننے کی اجازت نہیں دیں گے۔ آج کا یہ عظیم اجتماع اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اس ملک کی اکثریت سوادِ اعظم اہل سنت ہیں اور سوادِ اعظم انشاء اللہ اس ملک میں نظامِ مصطفےٰ نافذ کر کے رہے گا لیکن میں یہ بات کہتا چلوں کہ جب تک ہمارے دلوں میں عشقِ مصطفےٰ جاگزیں نہیں ہوگا نظامِ مصطفےٰ نافذ نہیں ہو سکتا۔ کل جب ہم نے اس ملک میں نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ پیش کیا تو بعض لوگوں نے

Marfat.com

عجیب حیرت و استعجاب کا مظاہرہ کیا اور انہوں نے کہاطرح طرح کی تاویلیں پیش کیں. کسی نے اس نظام کے مقابلے میں اسلامی نظام کا نعرہ لگایا کسی نے بقول اس ملک کے ایک وزیر کے ۔ بروہی صاحب نے قانونِ الٰہی کہا اور کہا کہ نظامِ مصطفیٰؐ کی اصطلاح غلط ہے لیکن ،،، کی تحریک نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو ثابت کردیا کہ عوام اہلسنت اور تمام قوم نے نظامِ مصطفیٰؐ کے نعرہ کو قبول کیا. مولانا رحمانی نے مزید کہا کہ لیکن وہ لوگ جو ہمیشہ اسلام کی باتیں کرتے نہیں تھکتے تھے جب تحریک میں قربانی کا وقت آیا تو نام نہاد مفکرِ اسلام (مودودی) راہِ فرار اختیار کر جاتا ہے لیکن ایک طرف انجمن طلباء اسلام کے نوجوان اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر رہے تھے. عورتوں کے سہاگ اجڑ گئے. بچے یتیم ہوگئے. بہنیں بھائیوں سے بچھڑ گئیں. میرے وہ رہنما میرے وہ قائد علامہ مفتی مختار احمد گجراتی نے سیالکوٹ میں اپنے سینے پر نو گولیاں کھائیں زخمی ہوئے لیکن نام نہاد مفکرینِ اسلام (معذرت کے ساتھ) سب نہیں نام نہاد مفکرِ اسلام مودودی جب نمازِ جمعہ کے لئے گھر سے چلا تو راستے میں فوج نے روک لیا تو حضرت نے نماز بھی چھوڑ دی ایک وہ ہے جو سینے پر گولیاں کھا کر نظامِ مصطفیٰؐ کے جھنڈے کو بلند کرتا ہے ایک وہ ہے جو خدا کی عبادت بھی چھوڑ دیتا ہے آج کربلا سے صدا آرہی ہے کہ اگر ہمیں اسلام کو نافذ کرنا ہے تو جب تک عشقِ محمدی کو اپنے سینے میں جاگزیں نہ کریں گے نظامِ مصطفیٰ کو نافذ نہیں کرسکتے مولانا رحمانی نے ایک شعر پڑھتے ہوئے کہا کہ عاشقِ رسولؐ عشق کی منزل میں اپنی گردن پر تلوار بھی چلے تو اُف نہیں کرتا۔

؎ زیرِ شمشیر میرے تڑپنا کیسا
ہم سے تو سر بھی محبت میں ہلایا نہ گیا

تو آج کا یہ سیلابِ عظیم اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اس ملک کی اکثریت جماعت اہلسنت ہیں یہی سوادِ اعظم ہیں اور سوادِ اعظم اس ملک میں نظامِ مصطفیٰؐ کو نافذ

Marfat.com

کرنے کا عزم کر چکے ہیں تو پھر رکنے نہیں عنقریب وہ منزل سامنے آرہی ہے نظامِ مصطفےٰ اس ملک کی تقدیر بنے گا اپنی تقریر کو مولانا رحمانی نے اس شعر پر ختم کیا۔

ے ہوئی جاتی ہے کیوں بے تاب منزل
مسلسل چل رہا ہوں آ رہا ہوں

صاحبزادہ حاجی فضل کریم

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر نورِ مجسم شفیع معظم آقائے نعمت ، ہادیٔ دوجہاں محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تک تمام انبیاء علیہ السلام نے صرف اور صرف دین اسلام کی تبلیغ کا کام سرانجام ہی دیا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ دینِ اسلام سے اچھا اس دنیا میں کوئی اور دین موجود نہیں ہے۔ میرے عزیز بھائیو! اب دیکھنا یہ ہے کہ جو دین ہم تک پہنچا وہ کس ہستی کی معرفت ہم تک پہنچا اور آج ہم مسلمان ہیں اور رسول اللہ کے در کے گدا ہونے کی حیثیت سے اپنے آپ میں فخر محسوس کر رہے ہیں یہ کس کے صدقہ میں ملا۔ میرے عزیز بھائیو! صرف اور صرف رسول اللہ کی غلامی ہمارے لئے کافی ہے کوئی کچھ کہتے ہیں کسی کو بادشاہ کی غلامی پر ناز ہوتا ہے۔ کسی کو اپنے امیر کی غلامی پر ناز ہوتا ہے مگر شمعِ رسالت کے پروانوں کو اگر ناز ہے تو محمدؐ کی غلامی پر ناز ہے۔ (نعرے)۔

وقت بہت ہی مختصر ہے۔ میں آپ حضرات سے التماس کروں گا کہ آپ جس مقصدِ عظیم کے لئے ملتان شریف کے اندر جمع ہوئے ہیں اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ آپ حضرات یہاں پر تشریف لائیں اور جلسہ کے بعد جس وقت آپ واپس جائیں گے تو تنظیمی کام نہ کریں سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ وقت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ جماعت اہلسنت کو آپ شہر شہر، گھر گھر، گلی گلی، کوچہ کوچہ، قریہ قریہ کے اندر پہنچا دیں تاکہ دشمنانِ مصطفےٰ تمہارے سامنے آنکھ اٹھا بھی نہ سکیں

Marfat.com

گے (نعرے) ۔ لاکھوں کے اجتماع میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ آج کے بعد اگر اہلسنت کے حقوق کو غصب کیا گیا تو ہم برداشت نہیں کریں گے ۔ ہمارے صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور ہمارے حقوق بہت غصب ہو چکے ہیں لیکن اب ہم کسی کو اپنے حقوق غصب کرنے کی اجازت نہیں دیں گے ۔

میرے عزیز بھائیو!

یہ اسی طریقے سے ہو سکتا ہے کہ آپ حضرات نظم ونسق کے ساتھ چلئے ایک پلیٹ فارم پر ہو کر چلئے اور اگر آپ خدانخواستہ ۔ خدانخواستہ ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر نہ چلے تو یقین کر لیجئے کہ اس ملک کو نجدی اسٹیٹ بنانے کی مکمل سازش کی جا رہی ہے اور ہم اس بات کی بھی اجازت نہیں دیں گے کہ جب تک یہاں پر محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام موجود ہیں ۔ جتنی دیر تک شمعِ رسالت کے پروانوں کے جسموں میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود ہیں پاکستان کو نجدی اسٹیٹ نہیں بننے دیا جائے گا ۔ (نعرے) سازشیں ہو رہی ہیں ۔ اولیاء کرام کے متعلق تنقید ہو رہی ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر یہ کہا جا رہا ہے (نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ) کہ رسول اللہ کی رائے سے زیادہ افضل صحابہ کی رائے تھی وہ نام نہاد مفکر یہ بات سن لیں کہ صحابیوں کو تو عقیدت اپنے آقا دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم سے اتنی تھی کہ آقا علیہ السلام جس پانی سے وضو شریف فرمایا کرتے تھے صحابہ کرام اس پانی کو نوش فرما لیا کرتے تھے ۔

میرے عزیز بھائیو!

اب وقت نہیں ہے کہ یہ جو طرح طرح کے الزام ہیں یا کسی قسم کا غلط پروپیگنڈہ جو ہے وہ کوئی کرے ہم انشاء اللہ اب متحد اور متفق ہیں جو آنکھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کے لئے اٹھے گی ۔ شمعِ رسالت کا ہر بچہ اس آنکھ کو نکال دے گا ۔

Marfat.com

مفتی محمد عبداللہ قصوری

عوام اہلسنت سے مخاطب ہوئے انہوں نے سوادِ اعظم کی ملّی ، قومی اور مذہبی وسیاسی خدمات پر روشنی ڈالی اور کہا کہ آپ نے ہی تحریک پاکستان کو کامیابی کی منزل تک پہنچایا۔ آپ نے تحریک ختم نبوت میں جان ومال کی قربانی دے کر تحفظ ناموس مصطفےٰ ﷺ کے لئے شاندار کردار ادا کیا اور اب بھی آپ پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ اس ملک کو حصولِ مقصد سے ہمکنار کرنے کے لئے اپنی جدوجہد تیز تر کر دیں ۔ اس ملک کو حقیقی ریاستِ اسلامی بنانا بھی آپ اہلسنت کا کام ہے ۔ یہ ذمہ داری بھی تمہارے کاندھوں پر ہے ۔ نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نافذ ہوگیا تو اس ملک کے عوام سکھ کا سانس بھی لے سکیں گے اور اس کی ترقی واستحکام کی ضمانت بھی ملے گی :

مفتی صاحب نے کہا ۔

یہ عظیم کام صرف وہ لوگ کرسکتے ہیں جن کے دلوں میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کا جذبہ ہے اور جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کے قائل ہیں ان کے مقام کے محافظ ہیں اور جو اس نظام کی برکتوں سے آشنا ہیں ۔

مفتی محمد حسین نعیمی

میں آپ کی خدمت میں چند منٹ کے اندر اپنے خیالات کو اختصار کے ساتھ بیان کروں گا ۔

اے میرے سُنّی بھائیو!

آج ہم نے یہ دیکھنا ہے ۔ یہ تبلانا ہے ۔ یہ کہنا ہے کہ اہلسنت کے سوادِ اعظم یہ ٹھیک ہے کہ پاکستان تمام دنیا کے مسلمانوں کا ہے اور تمام دنیا کے مسلمانوں کی

Marfat.com

نگاہیں اس وقت پاکستان پر لگی ہوئی ہیں یہ بھی ٹھیک ہے کہ پاکستان کے ہر باشندے ہر فرقے ہر جماعت کا پاکستان ہے لیکن اصلیت یہ ہے کہ پاکستان سنیوں کا سب سے زیادہ ہے اس لئے کہ پاکستان کے بنانے میں سنیوں نے اہلسنت نے سب سے زیادہ حصّہ لیا ہے اور پاکستان کی قیمت اہلسنت نے زیادہ ادا کی ہے۔ جب پاکستان بنایا جارہا تھا تو تحریک پاکستان کے جلوسوں میں اہلسنت ہوتے تھے جب پاکستان بنایا جارہا تھا تو تحریکِ پاکستان کے جلوسوں میں سنیوں کی تعداد زیادہ ہوتی تھی۔ جب پاکستان بنایا جارہا تھا تو جیلوں میں اہلسنت زیادہ گئے تھے لاٹھیاں زیادہ کھائی تھیں۔ گھر زیادہ سنیوں نے لٹائے۔ زیادہ قربانیاں چونکہ سنیوں نے دی ہیں اس لئے پاکستان زیادہ سنیوں کا ہے لیکن تعجب اور مقامِ حیرت ہے کہ آج پاکستان کے اندر سنیوں کے حقوق ہر جگہ پامال کئے جارہے ہیں۔ ہر جگہ سنیوں کو پیچھے دھکیلا جارہا ہے اور جو لوگ تحریک کے وقت پاکستان کی مخالفت میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے اور آج وہ آگے آگے ہیں اور اصل پاکستان کے وارثوں کو پیچھے دھکیل دیا گیا ہے ہر جگہ ان کے حقوق اور ان کے تحفظ کو پامال کیا ہے۔

دیکھ لیں اسلامی نظریاتی کونسل جو اس موجودہ حکومت نے بنائی ہے آؤ اب اس پر ایک نظر ڈالیں اور آپ کو یہ جان کر انتہائی دکھ ہوگا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے اندر چار دیوبندی، دو شیعہ اور صرف دو سنی۔ ہاں ہاں اسلامی نظریاتی کونسل میں چار دیوبندی اور سوادِ اعظم جمہور اہلسنت کے صرف دو۔

اے سنیو!

تمہیں بھی بتلانا ہے کہ تمہارے ساتھ کیا ہو رہا ہے اور کس طرح سے تمہارے حقوق اور تمہاری ان ذمہ داریوں سے جو اس پاکستان کی ترقی اور استحکام اور نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں سلسلہ میں عائد ہیں۔ ان سے کس طرح سے آپ کو ہٹایا اور پیچھے دھکیلا جارہا ہے یعنی دو سنی اور چار دیوبندی۔ ہم اس

Marfat.com

موجودہ حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ احتجاج کرتے ہیں کہ جب کہ اس ملک کے اندر ۸۰ فیصدی سنی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے اندر سنیوں کی تعداد دیوبندیوں سے آدھی ہے۔ آپ سن رہے ہیں کہ اوقاف جو ۹۵ فیصدی اہلسنت والجماعت کا، کتنے دربار، کتنی خانقاہیں، کتنے مزارات اور اکثر مساجد اہلسنت کی، تمام آمدنی جو ہے ۹۸ فیصدی اہلسنت کی لیکن اوقاف کا چیف اہل حدیث اوقاف کا ناظم مساجد دیوبندی، اوقاف میں شیعہ تبلیغ کا سربراہ دیوبندی اوقاف کے عملہ کے اندر ۹۰ فیصد بااختیار دیوبندی حضرات فائز ہیں۔ جو سنیوں کے حقوق کو پامال کر رہے ہیں اور سنی اماموں اور خطیبوں کو ہٹاتے چلے جا رہے ہیں۔ ایک بات جو آپ کو تبلانی تھی کانفرنس کو بلا کر آپ کو یہاں دعوت دے کر اجتماع کر کے یہ تبلانا تھا کہ اے سنیو! تمہارے حقوق کو کس طرح پامال کیا جا رہا ہے کب بیدار ہو گے؟

کب جاگو گے۔ کب اٹھو گے۔ کب میدان میں نکلو گے

اور اپنے حقوق کو کب حاصل کرو گے وقت آگیا ہے کہ اب بیدار ہو جاؤ۔ اہلسنت والجماعت اپنے حقوق کو حاصل کرنے کے لئے آج سے متحد ہو گئے ہیں اور عہد کر لیا ہے کہ آج کے بعد اپنے حقوق کی پامالی کا کسی کو موقع نہیں دیں گے۔ ایک بات جو آپ کو بتلائی تھی۔ یہ تمام قربانیاں جو دی گئیں اور اب تک ۳۱ سال میں اہلسنت اپنے حقوق کو پامال ہوتے ہوئے برداشت کرتے رہے یہ محض پاکستان کی محبت میں پاکستان کی سلامتی کے لئے اور پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لئے تھا۔ اپنے حقوق کی قربانی دیتے رہے مگر یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ ہمارے حقوق پامال ہو جائیں ہمیں تکلیفیں دی جائیں۔ ہمارے ساتھ طرح طرح کی زیادتیاں کی جائیں مگر کسی نہ کسی طرح پاکستان میں نظامِ مصطفیٰؐ نافذ ہو جائے لیکن نظامِ مصطفیٰؐ کے اعلانات تو بہت ہیں۔ ہمارے جنرل ضیاء الحق صاحب ڈیڑھ سال سے یہ اعلان

Marfat.com

کر رہے ہیں اور سربراہ ہوتے ہی انہوں نے قوم کو یقین دلایا اور کہا کہ میں صرف نظامِ مصطفیٰؐ کی بنیادیں رکھنے اور ملک میں نافذ کرنے کے لئے آیا ہوں۔ ڈیڑھ سال ہوگیا سینکڑوں اعلانات اور بڑے بڑے وعدے کئے لیکن ڈیڑھ سال کے اندر اس مردِ مجاہد نے مردِ مومن نے نظام مصطفیٰؐ کے نافذ کرنے کے لئے ایک قدم بھی نہیں اٹھایا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ پورے کا پورا اسلام ایک دن میں نافذ کر دو مگر اتنا ضرور کہتے ہیں کہ پاکستان میں نظامِ مصطفیٰؐ کو لانا شروع کر دو، ایک ہفتے میں نہ سہی ایک مہینہ میں، دو مہینے میں، تین مہینے میں، چھ مہینے میں شروع تو کرو کہاں تک پہنچتے ہو۔ مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ اس مردِ مجاہد نے ڈیڑھ سال میں کچھ نہیں کیا اس کی کیا وجہ کیا ہے میں نے جو سمجھا ہے مجھے یوں نظر آیا ہے کہ اس مردِ مجاہد نے اندر دو کمزوریاں ہیں۔ ایک تو اس میں جرأت و حوصلہ نہیں ہے ردِ عمل سے ڈرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اگر ہم نے یہ کیا تو پتہ نہیں کیا ہو جائے گا، کون ناراض ہو جائے گا۔ کون کون بگڑ جائے گا۔ کون کون کیا کیا نقصان پہنچائے گا یہی وجہ ہے کہ اسلامی نظام کے نفاذ میں تاخیر کر رہا ہے۔ دوسرا عیب، دوسری بات جو آج ہمارے سربراہ کے اندر ہے وہ یہ ہے کہ اس میں قوتِ فیصلہ نہیں ہے یہ کچھ نہیں کر سکتا اور جو کرتا ہے اس کے اوپر ڈٹ نہیں سکتا۔ رک نہیں سکتا اس کے اوپر جم نہیں سکتا۔ گومگو اور رائے میں اضطراب ——— مردِ مومن تو جو کہتا ہے وہ کرتا ہے اور یہ کہتا بار بار ہے مگر کرتا ایک بار بھی نہیں۔ اس کے اندر قوتِ فیصلہ نہیں ہے۔ یہ دونوں باتیں کسی ملک کے سربراہ کے اندر انتہائی نقصان دہ ہوتی ہیں۔ مگر مجھے تو اس پہ زیادہ رنج ہے کہ اس لئے یہ سربراہ عام سربراہ نہیں بلکہ میرے ملک کی فوج کا سربراہ بھی ہے اور ملک کی فوج کا سربراہ اگر اس میں جرأت نہ ہو، اگر اس میں قوتِ فیصلہ نہ ہو تو کوئی اعتبار نہیں کیا جا سکتا کہ وہ ملک کو کیسے بچا سکتا ہے۔ جہاد اور جنگ کی فتح میں سب سے زیادہ، بنیادی چیزیں دو ہی ہوتی ہیں۔ ایک تو مجاہد

Marfat.com

میں جرأت ہو اس میں قوتِ فیصلہ ہو اس لئے کہ قوتِ فیصلہ اگر نہیں ہے تو آن کی آن میں منٹوں میں جنگ کا نقشہ بدل جاتا ہے یہ اور مورچے ھٹ جاتے ہیں ایسے میں فوجی کو فوراً فیصلہ کرنا پڑتا ہے۔ فیصلہ کر کے آگے قدم بڑھانا پڑتا ہے۔ جس فرد کے اندر قوتِ فیصلہ نہ ہو۔ جرأت نہ ہو اس پر کوئی کیا اعتبار کرے۔

سنو! نظامِ مصطفیٰؐ کے آنے میں ایک رکاوٹ تو یہ تھی اور دوسری رکاوٹ ہمارے سربراہ کے ساتھ اس کے رفیق، ہم نوالہ وہم پیالہ وزیر، کونسل کے! کون حضرات ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اسلام ہمیں "وارا" نہیں کھاتا۔ اس لئے کہ اسلام آئے گا تو ہمیں شکلیں بدلنی پڑیں گی اسلام آئے گا تو اخلاق بدلنے پڑیں گے۔ اسلام آئے گا تو اپنا رہن سہن بدلنا پڑے گا۔ اسلام آئے گا تو اپنے کردار کو بدلنا پڑے گا۔ اسلام آئے گا تو ذہن بدلنے پڑیں گے۔ اسلام آئے گا تو نیتیں بدلنا پڑیں گی۔ اسلام آئے گا تو پورا نظام بدلنا پڑے گا اس لئے وہ کہتے ہیں کہ اسلام ہمیں "وارا" نہیں کھاتا۔ اور اپنے آپ کو بدلنے کے لئے وہ تیار نہیں۔ ہم ان کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ یہ پاکستان جو بنا تھا۔ لاکھوں انسانوں کی قربانیاں دے کر، گھر وطن جلا کر بنایا گیا تھا۔ یہ تمہارے "وارے" کے لئے نہیں بنایا گیا تھا۔ تمہیں "وارا" کھائے یا نہ کھائے قوم کو وارا کھاتا ہے جس نے قربانیاں دی ہیں اس لئے ملک کے وارث اور اس کے مالک تم نہیں ہو۔ تم نے اس ملک کے بنانے میں کوئی قیمت ادا نہیں کی۔ کوئی نقصان نہیں اٹھایا یہ تو عوام نے قربانیاں دیں۔ عوام ہی اس ملک کے اصل مالک ووارث ہیں۔ ان مالکوں کا یہ تقاضا ہے کہ اس ملک میں اسلامی نظام نافذ کیا جائے۔

اس وقت تو یہ کہہ سکتے تھے کہ اسلام کی انہیں خبر نہیں اسلام سے یہ واقف نہیں۔ لیکن اب کیا ہوا۔ وہ جماعت جو پچاس سال پہلے قائم ہوئی جس کا نام بھی اسلامی جماعت جس کا اعلان اور منشور بھی اسلامی نظام جس کی تمام کتابیں۔ تمام لٹریچر۔ تمام رسائل، تمام پچاس سال میں جو کچھ بھی تھا اس کا نام اسلام۔ اسلام۔ اسلام

Marfat.com

رکھا ہے۔اب وہ جماعت جو اسلام پر شور مچا رہی تھی۔ اسلام کا مطالبہ کر رہی تھی اسلام کا کام کرتی تھی۔اسے کیا ہو گیا کہ پونے دو مہینے ہو گئے اسے نہیں پتہ چلتا کہ اسلام کیا ہے اور کیسے رائج ہو سکتا ہے۔

اور پھر اس علی بابا کے دوسرے ساتھی وہ بھی بہت پڑھے لکھے اور بڑے بڑے وکیل، مفتی صاحبان، شیخ الحدیث، ایک جماعت علماء کے صدر اور قومی محاذ کے صدر وہ بارہ سال سے کہہ رہے ہیں، نظام شریعت، اللہ تعالیٰ ایسے موقع فراہم کرتا ہے کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ پاکستان کے عوام کو یہ بتانے کے لئے موقعہ دیا تاکہ عوام دیکھ لیں اور سمجھ لیں کہ یہ ہیں وہ جو اسلام کا نام لیا کرتے تھے اسلام کی باتیں کرتے تھے۔ اسلامی نظام کے اعلان کرتے تھے۔ نظامِ شریعت، اسلامی شریعت کی باتیں کیا کرتے تھے دیکھ لو یہ اپنے دعوے اپنے قول میں مخلص ہیں یا نہیں ہیں۔ ہم انہیں اقتدار دیتے ہیں ہم انہیں موقع دیتے ہیں پھر نہیں کرتے تو پتہ چلتا ہے قوم کو کہ سچا کون ہے، مخلص کون ہے قوم کو دیکھانے کے لئے اور ان کے چہرے سے نقاب ہٹانے کے لئے اللہ نے چند دنوں کے لئے دیا ہے تاکہ قوم بھی دیکھ لے کہ یہ اسلام اسلام کہنے والے پونے نو مہینے۔ اور یہ ابھی سوچ رہے ہیں کہ کیا کریں۔ کیسے لائیں ابھی تک ان کی سمجھ میں نہیں آتا کہ کیسے لائیں۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ اسلام کی ترجیحات کا کوئی پتہ نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کی ترجیحات کا کوئی پتہ نہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے تقاضوں سے واقف نہیں ہیں۔ اس لئے اس ڈور کو الجھی ہوئی ڈور کو سلجھانے کے لئے مزید الجھا رہے ہیں اس کا کنارہ ڈھونڈھ رہے ہیں جو مل نہیں رہا پورے دو مہینے سے!

اے پاکستان کے غیور اہلسنت!

آپ کو بلا کر یہی تبلانا تھا کہ یہ قربانیاں جو دی گئی تھیں۔ یہ پاکستان جو بنایا گیا تھا اس میں نظامِ مصطفےٰؐ نہیں آ رہا۔ رکاوٹیں ڈالی جا رہی ہیں اور جو ہیں وہ لانے

Marfat.com

میں مخلص نہیں ہیں لانا نہیں چاہتے ، لانا جانتے نہیں اور تم جو تحریکیں چلا کر کامیاب ہو چکے ہو۔ پاکستان کے بنانے کی تحریک چلائی اس میں تم پیش پیش اور کثرت سے تھے کامیاب ہوئے اس کے بعد تم نے تحریک ختم نبوت چلائی۔ تحریک ختمِ نبوت میں بھی زیادہ تعداد تمہاری قربانیوں کی تھی اس لئے تم وہاں بھی کامیاب ہوئے۔ اس کے بعد تم نے تحریک مطالبہ نظامِ مصطفیٰؐ چلائی۔ اللہ نے اس میں بھی کامیاب کیا۔ ایک ظالم وآمر کو جو ملک پر پنجے گاڑے ہوئے تھا اس کا پنجہ توڑ کر باہر کیا اور قوم کو نکال کر نجات دلائی یہ تحریک مطالبہ نظامِ مصطفیٰؐ میں پھر کامیاب ہوئے۔ اب وقت آگیا ہے کہ ایک تحریک اور چلانی پڑے گی۔

اور اس کا نام تحریک تکمیل نظامِ مصطفیٰ اور چلانی پڑ رہی ہے۔ ایک تحریک اور چلانی پڑ جائے گی۔ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہمیں تحریک چلانے کی ضرورت نہ پڑے اور خدا انہی کو توفیق دے کہ نظامِ مصطفیٰؐ کو ہفتہ بھر میں دس دن میں نافذ کریں اور اگر نہیں کیا تو اے سنیو! تحریک چلانی پڑے گی۔ وہ تحریک ہوگی ..... تحریک چلانی پڑے گی اور اس تحریک کا نام ہوگا۔ تحریک تکمیل نظامِ مصطفیٰؐ اس تحریک کے لئے تیار ہونا ہے اس تحریک کے لئے میدان میں آنے کا وقت آگیا ہے۔ یہ جہاد بھی تمہیں کو کرنا پڑے گا۔ سنیو! مگر جب کوئی میدان میں اترتا ہے مجاہد ..... تو اسے جھنڈے کی ضرورت ہوتی ہے جب مجاہد میدان میں اُترتا ہے تو تحریک چلاتا ہے تو اسے جھنڈے کی ضرورت پڑتی ہے۔ تمہیں اللہ نے اے غیور اہلسنت جھنڈا بھی عطا فرمایا ہے اِس جھنڈے پر گنبدِ خضرا اور کلمہ طیبہ لکھا ہوا ہے۔ جمعیت علمائے پاکستان اور جماعت اہلِ سنت کا جھنڈا تمہارے ہاتھوں میں ہوگا اور ان کے قائد تمہارے رہنما ہوں گے اور پھر یہ تحریک چلے گی اور اللہ اس میں کامیابی عطا فرمائے گا اور نظامِ مصطفیٰ پاکستان میں آئے گا۔

Marfat.com

مولانا سیّد خلیل احمد قادری

محمدی کچھار کے شیرو! شمعِ رسالت کے پروانو!

آج ابھی ابھی میرے استادِ محترم مخدوم اہلسنت حضرت مفتی محمد حسین نعیمی نے اس جذبۂ ایمانی اور اس شان کے ساتھ پاکستان کے اہلسنت والجماعت کے دل کی ترجمانی کی ہے اور پاکستان کے مقصد کو جن محبوب اور نہایت ہی موثر الفاظ میں پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے دل کی آواز ہے اور ہم یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ آج شمعِ رسالت کے پروانے آج گنبدِ خضرا کے مکیں کے غلام اپنے آپ کو سنی کہلواتے ہیں لیکن ایسے بھی عناصر ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس کانفرنس کا نام سنی کانفرنس نہیں رکھنا چاہیئے تھا کیونکہ صاحب! وہ کہتے ہیں اس میں فرقہ واریت آجاتی ہے لیکن درحقیقت یہ ان کے دلوں کا نفاق ہے اس لئے وہ یہ بات کہہ کر قوم کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر شیعہ کانفرنس ہو۔ اگر اہلِ حدیث کانفرنس ہو اگر تبلیغی کانفرنس ہو تو اس پر یہ نہیں کہا جاتا کہ یہ فرقہ واریت ہے لیکن اگر ہم اپنے آپ کو اپنی حقیقت کے ساتھ اظہار کریں تو اس کو فرقہ واریت کہا جاتا ہے۔

عزیز دوستو! یہ پاکستان جو عظیم قربانیوں کے بعد حاصل کیا گیا تحریکِ نظامِ مصطفیٰؐ ہی ہے۔ عظیم قربانیوں کے بعد منزل کے قریب آئے لیکن شیرِ اہلسنت مجاہد ملّت مولانا عبدالستار خاں نیازی نے اپنی تقریر میں یہ بات کہی تھی کہ کچھ لوگ تو وہ ہیں جو نور کے راہی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو موڈ کے راہی ہیں۔ جب تک ہم منزل تک نہیں پہنچتے یاد رکھئے نظامِ مصطفیٰؐ اس سرزمین پر جب تک نافذ نہیں ہو جاتا ختمِ نبوت یا وہ قانون جو تحفظِ رسالت کے لئے متفقہ طور پر بنایا گیا۔ جب تک نافذ نہیں ہو جاتا اہلِ سنت کبھی دم نہیں لیں گے، کبھی چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ ۱۹۵۳ء میں ان کے ساتھ

Marfat.com

بڑی بڑی طاغوتی طاقتیں آئیں بڑے بڑے ہتھیاروں کے ساتھ میدان میں آئے اور قوت کے ساتھ دبانے کی کوشش کی لیکن حقیقت یہ ہے کہ جیسے اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ فرماتے ہیں ؎

رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

حضرات! پھر وہ وقت آچکا ہے کہ اہلسنت بیدار ہو چکے ہیں بلکہ میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے روحانی پیشوا علماء اور مشائخ میں ایک عظیم تبدیلی نظر آرہی ہے۔ آپ حضرات اس وقت جو یہاں موجود ہیں پاکستان کے ہر شہر اور صوبے کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ مندوب کی حیثیت سے آپ آئے ہیں آپ سامع کی حیثیت سے نہیں آئے۔ لہٰذا اب ضرورت اس بات کی ہے کہ حضرت مفتی محمد حسین نعیمی نے جیسا کہ ابھی آپ کو پیغام دیا۔ میں انہی کی طرف سے یہ اعلان کرتا ہوں کہ نظام مصطفیٰؐ کے لئے اگر قربانی دینے کی ضرورت پڑی تو ۱۹۵۳ء کی طرح سب سے پہلے میں حاضر ہوں گا اور میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی قربانی پیش کروں گا۔

عزیز دوستو! قربانیوں سے ہی ملت بنتی ہے۔ قربانیوں سے ہی قومیں بنتی ہیں۔ وہ وقت وہ تھا کہ بڑے زور و شور کے ساتھ کہا جاتا تھا کہ ۱۹۵۳ء گزرنے نہ پائے کہ غیر احمدیوں کو مجبور کر دیا جائے کہ وہ احمدیوں کے قدموں میں آگریں لیکن اس کے بعد یہ تحریک چلی اور مجاہدینِ اسلام، شمع رسالت کے پروانے اپنی جانوں کا تحفہ لے کر دربارِ رسالت میں حاضر ہوئے تو پھر آپ نے دیکھا کہ دنیا کی کوئی طاقت ان کے اس عقیدے کو ان کے اس نظریے کو نہیں مٹا سکی یہاں تک کہ مٹانے والے مٹ گئے آج کہاں ہیں وہ طاقتیں کہاں ہیں وہ جرنیل، آج کہاں ہیں وہ قومیں جن کو پاکستان کی سرزمین بھی نصیب نہیں ہوئی۔

Marfat.com

عزیز دوستو!

عظمتِ مصطفےٰ اور نظامِ مصطفےٰؐ کے لئے اب کمربستہ ہوجانے کی ضرورت ہے جہاں تک جذبات کا تعلق ہے۔ جہاں تک اس بات کی دلوں کی آواز کا تعلق ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہر کلمہ گو مسلمان جو آج حضرت شاہ رکنِ عالم، اللہ کے پیارے ولی کامل کے سائے میں ہے یہ عہد کرے۔ آج اس امر کی ضرورت ہے کہ آپ کمربستہ ہوجائیں۔ اپنے اپنے مقام پر پہنچ کر جیساکہ آپ کو ہمارے قائد صدر جماعت اہلسنت غزالیٔ دوراں حضرت علامہ احمد سعید کاظمی اور اس نورانی محفل کے قائد حضرت شاہ احمد نورانی اور جماعت اہل سنّت جو بھی پروگرام دے آپ اس پر عمل پیرا ہوں اور انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں ہے جب کہ یقیناً آپ کامیاب ہوں گے پاکستان کا مقصد کیا لا الٰہ الا اللہ لیکن لا الٰہ الا اللہ سے مراد کیا لی گئی۔ آج تک وہ بدبخت مرزائیوں کی جماعت تھی جو للکار رہی تھی لیکن آج ہمارے جرائد میں، رسالوں میں، تقریروں میں، ایسی آوازیں نظر آرہی ہیں کہ یہ کہا جاتا ہے کہ اذان میں جو درود و سلام پڑھا جاتا ہے ان کو اعلانیہ درّے لگائے جائیں اور اس ملک میں درود و سلام کو بند کیا جائے۔ ہمارے جرائد و رسائل ایسے بھی موجود ہیں کہ جن میں یہ مشورہ دیا کہ سلطان العارفین تاج الاولیاء حضرت داتا گنج بخشؒ کے آستانۂ عالیہ کو شہید کردیا جائے۔

ذرا آپ غور فرمائیں جیسا کہ میرے مخدوم نے ارشاد فرمایا کہ جرأت کی ضرورت ہے نظام کی ضرورت ہے حکومت نے آج تک اس کا کوئی ایکشن نہیں لیا۔ حکومت کا یہ فرض تھا کہ جس نے یہ کہا تھا اس کو برسرِ عام کوڑے لگائے جائیں اور اس کو سزا دی جاتی تاکہ آئندہ کسی کو جرأت نہ ہوتی۔

عزیز دوستو! یہ وہ نظامِ کامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

"تکمیل دین اور اتمام نعمت ہوچکا ہے"۔ اور اس کے بعد نہ کسی وحی، نہ کسی رسول، نہ کسی شریعت، نہ کسی کتاب کی ضرورت ہے اس لئے کہ خاتم النبوت، خاتم

Marfat.com

کتاب اور خاتم رسالت جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اب قرآن پاک کے بعد کوئی کتاب آسمانی نہیں آئے گی اور کوئی شریعت نہیں آئے گی۔ شریعتِ کامل ہے شریعت مضبوط ہے۔

فخر رسل، ختم رسل مولائے کل، شافع محشر، نیر عالم جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم سنت مطاہرہ اور نظامِ مصطفےٰؐ کے لئے اگر قربانی کا وقت آیا تو کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے اب جہاں تک ہیئت کا تعلق ہے تو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا اور بتلایا کہ اپنی قوت کو مجتمع کرو، اپنی قوت کو زیادہ کرو اور اپنی استطاعت کے مطابق کرو۔ یہی وجہ تھی کہ بدر میں جب صحابہ مجاہدینِ اسلام آئے کتنی تعداد تھی، یہ کہ اپنی استعداد کے مطابق وہ اپنی قوت کو جمع کر کے وہ میدان میں آئے اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی اور ان کو نصرت عطا فرمائی۔ آج بھی اللہ کی مدد اللہ کی نصرت آپ کے ساتھ ہے کہ

نصر من اللہ وفتح قریب۔

ظہور الحسن بھوپالی

جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات اور سنی کانفرنس کی مرکزی استقبالیہ کمیٹی کے رکن جناب ظہور الحسن بھوپالی نے پرجوش انداز میں خطاب کرتے ہوئے مزارات و مقابر اولیاء کے خلاف سازشوں سے نقاب اٹھایا اس سلسلے میں انہوں نے تصاویر بھی اجتماع میں دکھائیں۔

انہوں نے کہا۔ کون کہتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے رحم و کرم کا فیض آج جاری نہیں ہے اس لئے کہ رحمتوں کے فیض کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ کم مایہ بے مایہ، بے وسیلا فراد نے پاکستان کی تاریخ کے دھارے کو بدلنے کے لئے اس عظیم کانفرنس کا انعقاد کیا۔ (نعرہ تکبیر)

Marfat.com

اے سنیو!

یہ سب سبز گنبد والے آقا کی مہربانی ہے یہ ان اولیاء عظام کی برکتیں ہیں (نعرہ)۔ یہ میرے آقا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا زندہ معجزہ ہے کہ گنبد خضریٰ کے عاشقوں نے، پروانوں نے آج پاکستان کی تاریخ کے دھارے کو بدلنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میرے دوستو! اور بزرگو! علماء اور مشائخ کی موجودگی میں میرا کچھ عرض کرنا "چھوٹا منہ اور بڑی بات" کے مترادف ہے اس لئے میں صرف دو باتیں آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں جو یہ ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ کل کی کانفرنس کے پہلے اجتماع کے بعد پورے ملک میں جو تاثرات پیدا ہوئے، کچھ لوگ پریشان بھی ہوئے۔ کچھ لوگوں کو شکایات بھی ہوئیں، کچھ لوگ مسائل لے کر ہمارے پاس آئے اور آج دن میں ایک ذمہ دار شخصیت، انتظامیہ کے ایک ذمہ دار فرد سے بھی میری بات چیت ہوئی۔ ہم سے شکوہ کیا گیا کہ ہم نے کانفرنس میں سیاسی باتیں کی ہیں۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ جناب بات ساری یہ ہے کہ ہمارے علماء نے ہمارے مشائخ نے اقتدار حاصل کرنے کی بات نہیں کی۔ کرسی چھیننے کی بات نہیں کی۔ کسی کو کرسی سے اتارنے کی بات نہیں کی۔ محمد مصطفےٰؐ کے نظام کے نفاذ کی بات کی ہے اور اگر یہ سیاست ہے تو پاکستان کا ہر سنی سب سے بڑا سیاست دان ہے۔ (نعرے) میں نے ان سے عرض کیا کہ محترم میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آج کانفرنس میں یہ اعلان ہوتا ہے، یہ مطالبہ ہوتا ہے کہ نظام مصطفےٰؐ فوراً نافذ کرو۔ تو تم کہتے ہو کہ یہ سیاست ہے۔ تمہیں اس وقت خیال نہ آیا جب اس خالص دینی اور تبلیغی اجتماع کے خلاف وزراء اخبارات میں بیانات دیتے رہے۔ تمہیں اس وقت خیال نہ آیا، جب اس تبلیغی اور خالص دینی کانفرنس کے خلاف سازشیں کی جاتی رہیں۔ سیاست کا دروازہ تم نے کھولنا چاہا تھا لیکن اس کانفرنس کے منتظمین نے علماء اور مشائخ نے اپنی مذہبی ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس سازش کو ہمیشہ کے لئے ناکام بنا دیا۔

Marfat.com

میرے دوستو!

ہم اپنے حقوق کی بات کرتے ہیں اگر ہم حقوق کی بات کرتے ہیں تو ہم خطاکار ہیں اور میرے عزیز ساتھیو! آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ نے علماء کرام کے خطابات سنے مگر میں آپ سے کہتا ہوں اس ملک میں ہمارے اور آپ کے حقوق پر ڈاکہ اس سے کہیں زیادہ موثر انداز میں ڈالا جا رہا ہے جس کا نقشہ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے آج مدینۃ الاولیاء ملتان کے اس شہر میں میں آپ کی توجہ ایسے ہی ایک واقعہ کی طرف دلاتا ہوں یہ میرے ہاتھ میں حضرت شاہ رکن عالم کے مزار مبارک کے مختلف مناظر کی تصاویر ہیں اور ان تصاویر کی روشنی میں، میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہم جھوٹ نہیں بولتے ہم غلط دعویٰ نہیں کرتے ہم جو کہتے ہیں کہ اس ملک میں مزارات کو ڈھانے کی سازشیں ہو رہی ہیں تو یہ بات غلط نہیں ہے یہ بات دعوے کے ساتھ ثبوت کے ساتھ پیش کی جاتی ہے اور اسی لئے آج میں آپ کو یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ حضرت شاہ عالم کے مزار کے احاطہ میں جو قبریں تھیں جو مزارات تھے۔ جن بزرگوں کی قبریں وہاں موجود تھیں ان کو ختم کر دیا گیا ان کی جگہ فرش بنا دیا گیا یہ مختلف درجات کی تصاویر ہیں جن سے کہ اس بات کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔ حضرت شاہ رکن عالم کے مزار کی پائنتی ایک قبر کو اس طرح کھودا گیا یہ تصویر شاہد ہے کہ ایک لاش مبارک صاف نظر آ رہی ہے اور پھر ہم اگر یہ بات کہیں ہم یہ مطالبہ کریں (بخدیت مردہ باد کے نعرے) کہ مزارات کی حرمت کو برقرار رکھو۔

تو میرے دوستو! یہ کون سا جرم ہے۔ ہم نے سابق حکومت کے زمانہ میں بھی یہی بات کہی تھی، اب بھی یہی بات کہتے ہیں، آئندہ بھی یہی بات کہنا چاہتے ہیں ہمیں اقتدار نہیں چاہیئے۔ ہم مولانا شاہ احمد نورانی کو کرسیٔ صدارت پر نہیں دیکھنا چاہتے۔ غزالیٔ دوراں نے یہ تحریک کرسی کے حصول کے لئے نہیں چلائی اس لئے کہ یہ نظامِ مصطفیٰؐ کو اقتدار میں لانا چاہتے ہیں۔ نظامِ مصطفیٰؐ اقتدار میں آ گیا تو یہ بھی اقتدار میں آ جائیں گے اور میرے دوستو! یہی ہمارا مقصد ہے، یہی ہمارا منزل ہے اور اسی منزل کے

Marfat.com

حصول کے لئے یہ سنی کانفرنس منعقد کی گئی ہے، انشاء اللہ العزیز آپ کا یہ تبلیغی اور دینی اجتماع پاکستان کی تاریخ کے دھارے کو موڑ دے گا۔ اب انشاء اللہ جب دوسری سنی کانفرنس منعقد ہوگی تو اس سے پہلے اس ملک میں کوئی اقتدار میں ہو لیکن اس کو نظامِ مصطفےٰؐ نافذ کرنا پڑے گا ..... کرنا پڑے گا ..... کرنا پڑے گا .... اس لئے کہ عوام کی اس سیلِ رواں سے عوام کے اس سیلاب سے کوئی نہیں ٹکرا سکتا۔

مولانا ابوداؤد محمد صادق

حضرات جیسا کہ میرے عزیز اظہر صاحب نے کہا ہے کہ فقیر نے دارالاسلام ٹوبہ میں نظم کی صورت میں ایک نعرہ پیش کیا تھا۔ الحمدللہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس نعرہ کو برکت اور مقبولیت عطا فرمائی اور ۱۹۷۰ء سے اب تک وہ نعرہ اکثر اہلسنت والجماعت کے اسٹیجوں پر گونجتا رہا ہے اور کل پاکستان سنی کانفرنس ملتان کے اسٹیج پر بھی وہ نعرہ وقتاً فوقتاً گونج رہا ہے آپ کے ماہنامہ رضائے مصطفےٰؐ میں وہ نظم شائع ہو چکی ہے اور روزنامہ "آفتاب" ملتان کے آج کے شمارہ میں بھی وہ نظم شائع ہوئی ہے جس کا شعر بصورت نعرہ یہ ہے کہ ؎

جاگ اٹھے ہیں اہلسنت گونج اٹھا یہ نعرہ ہے
دُور ہٹو اے دشمنِ ملت پاکستان ہمارا ہے

وہ نظم چونکہ بفضل تعالیٰ کافی مشہور ہو چکی ہے اب میں اہلسنت والجماعت کی خدمت میں ایک نیا نعرہ پیش کرنا چاہتا ہوں اور یہ نعرہ غافل لوگوں کے نام ایک پیغام بھی ہے۔

اس نظم کو سامعین نے بہت پسند کیا اس نظم کے چند بند یہ ہیں۔

بہت غافل رہا اب ہوش میں آ

Marfat.com

بہت سو چکا بیدار ہو جا
ہر اک کو یہ پیغام پہنچا
سنی تو ہے جماعت اہلِ سنت میں آ
اھلاً سہلاً مرحبا مرحبا

اب دین کا ڈنکا ہر سو بجا
بے دینوں کو نظروں سے دور ہٹا
بدمذہبوں سے اپنا دامن بچا
ہے تجھ کو یہ حکمِ رسولِ خُدا
یاد آنے پہ ان کے قریب نہ جا
سنّی ہے تو جماعت اہلسنّت میں آ

تیرے دین کے دشمن جان کے دشمن
ملک کے اور ایمان کے دشمن
ملّتِ پاکستان کے دشمن
تاریخ وطن ہے اس پہ گواہ
انکے چہروں پہ سب کچھ ہے لکھا ہوا
سنّی ہے تو جماعت اہلسنّت میں آ

ان کے بس میں ہو تجھ کو مٹا دیں ابھی
چھین لے جائیں تیری مساجد سبھی
کرنے نہ دیں تجھ کو ذکرِ ربّی
پڑھنے نہ دیں تجھ کو صلِّ علیٰ
یہ عزائم ہیں ان کے بھول نہ جا
سنّی ہے تو جماعت اہلسنّت میں آ

Marfat.com

اشتہار

سوادِ اعظم کا محبوب ترجمان

ماہنامہ ترجمان اہلسنّت کراچی

کسی بھی بک اسٹال سے آج ہی خریدیئے

آپ کے حقوق کے لئے سرگرم عمل

خود پڑھیئے احباب کو پڑھوایئے

سالانہ چندہ بذریعہ رجسٹری	فی شمارہ
۳۵ روپے	۲/۵۰ روپے

رابطے کے لئے

فون نمبر ۷۲۷۲۲

۲۷ محمدی مینشن مارسٹن روڈ، کراچی ۳

Marfat.com

مولانا غلام علی اوکاڑوی

اعلیٰحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا
مٹ گئے۔ مٹ جائیں گے اعدا تیرے
نہ مٹا ہے نہ مٹے گا کبھی چرچا تیرا

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مٹ نہیں سکتا۔ نبی پاکؐ کا ذکر بند نہیں ہوسکتا۔ جس کے ذکر کو خود رب تعالیٰ فرماتا ہے اس کے ذکر کو خود رب تعالیٰ فرماتا ہے اس کے ذکر کو خدا کی قسم کوئی بند نہیں کرسکتا جو اسے بند کرنے کی کوشش کرے گا وہ خود بند ہو جائے گا جو اسے ختم کرنے کی کوشش کرے گا وہ خود ختم ہو جائے گا۔ اس کی لڑائی ہم سے نہیں رب تعالیٰ سے ہے۔ حقیقت میں نبی پاکؐ کا ذکر رب کا ذکر ہے۔ رب کا ذکر کوئی بند نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ

"اے ایمان والو! تم سبھی نبی پاکؐ پر درود بھیجو اور سلام بھیجو جیسا کہ درود و سلام بھیجنے کا حق ہے۔

میرا مسلک ہے

سینم من نعرۂ تکبیر و رسالت می زنم
رمز۔ ابوبکرؓ۔ عمرؓ۔ عثمانؓ و حیدرؓ می زنم
قادریم نعرۂ یا غوث اعظمؓ می زنم
رمز احمد رضا خان قطب عالم می زنم

میرا تعارف!

شفیع روزِ قیامت محمد است و علی

Marfat.com

علی امام غلام علی

ہزار جان گرامی خدائے نام علی

مولانا غلام علی اوکاڑوی نے مزید کہا۔

علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی نے نہایت تفصیل کے ساتھ خطبۂ استقبالیہ آپ کے سامنے پیش فرمایا ہے۔ باقی حضرات بھی آپ کے سامنے اپنے گراں قدر خیالات کا اظہار کر رہے ہیں ہم نے تحریک چلانے کے لئے اس ملک کے عوام کو جمع نہیں کیا ہے۔ ہم اس کانفرنس سے کوئی سیاسی فائدہ نہیں اٹھانا چاہتے۔ کوئی سیاسی مفادات نہیں ہیں یہ خالصتاً دینی سطح پر اجتماع ہے۔ اس کانفرنس سے ہم نے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ اہلسنت کے تمام علما و مشائخ نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے متفق ہیں۔

مجھے خصوصی طور پر اسلامی حدود و تعزیر کے متعلق کچھ کہنا ہے۔ حضرت غزالیٔ دوراں نے اپنے خطبہ میں بڑی وضاحت سے اس کو بیان فرمایا ہے۔

اگر اس ملک کے حکمران خلوص و دیانت داری کے ساتھ یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک میں نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ ہونا چاہیئے تو انہیں فوراً اس ملک میں نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفاذ ہونا چاہیئے اور اسلامی حدود و تعزیر کو فوراً نافذ کر دینا چاہیئے۔ لیکن اکثر کہا جاتا ہے کہ اسلام صرف چند سزاؤں کا نام ہے اسلام صرف چند سزاؤں کا نام نہیں۔ ہم اس بات کا احترام کریں گے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہمارے ملک میں حکمرانوں کو توفیق عطا فرمائے کہ وہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور نماز پڑھائیں لیکن میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ حکمران کے ذمے صرف اتنا فرض نہیں ہے کہ وہ صرف یہ کہے کہ وہ خود نماز پڑھتا ہے اس لئے یہ فرض اسی نے ادا کر دیا بلکہ حکمران اسلام کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ خود بھی نماز پڑھے اور دوسروں کو بھی نماز پڑھائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

Marfat.com

"اور جنہیں ہم اقتدار و حکومت اعطا کرتے ہیں ان کا کام یہ ہے کہ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں نیکی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔"

حکمِ الٰہی کے بموجب اسلامی حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ نماز قائم کرائے زکوٰۃ کے نظام کو نافذ کرے اور اسلامی حدود و تعزیرات کو نافذ کرے۔

"وہ سزا جو مقرر کر دی گئی ہو اور جس میں کمی بیشی کا کسی کو اختیار نہیں۔"

تعزیر: "یہ وہ مقرر کردہ سزا نہیں بلکہ جج کو اختیار ہے کہ وہ جرم کے حساب سے چالیس درّوں سے کم۔ جو سزا چاہے دے سکتا ہے۔"

:۔ یہ کہنا کہ اسلامی حدود و تعزیرات اس مہذب ملک و معاشرہ میں نافذ کرنا درست نہیں لیکن اگر یہ مہذب دور ہے تو مہذب ملک و معاشرے میں چوری نہیں ہوتی۔ زنا نہیں ہوتا۔ ڈاکہ زنی نہیں ہوتی۔ لوگوں کی جان و مال عزت و آبرو محفوظ رہتی ہے۔ اگر یہ مہذب دور ہے تو جرائم کیوں ہوتے ہیں؟ اور اگر جرائم ہیں تو پھر شریعت نے سزائیں مقرر کی ہیں وہ سزائیں ضرور نافذ ہونی چاہئیں۔ جرم جتنا سخت ہوگا اس کی سزا بھی اتنی ہی سخت ہوگی۔ ایک طرف تم جرم کو رکھو اور دوسری طرف اسلامی سزاؤں کو رکھو۔ لوگ کہتے ہیں کہ وحشیانہ سزائیں ہیں لیکن قرآن پاک نے فرمایا کہ

"چور مرد اور عورت کے ہاتھ کاٹ دو۔ بدکار مرد اور بدکار عورت کو درّے لگاؤ۔"

قرآن پاک نے جو سزا مقرر کی ہے اس میں بے شمار معنویت ہے۔ وہ یہ کہ قرآنِ پاک نے فرمایا کہ

درّے لگاؤ۔ جلد جس حد تک ہے۔ ہماری فقہ اور علماء یہ کہتے ہیں کہ درّے اس طرح لگانا جائز نہیں ہیں جس طرح انگریز کے دور سے اب تک جیلوں میں لگائے جا رہے

Marfat.com

ہیں بلکہ درّہ زیادہ سخت نہ ہو۔ نہ زیادہ نرم ہو اور نہ ہی ایسا ہو کہ دو درّے لگانے کے بعد ہڈی ٹوٹ جائے اور ڈاکٹری معائنہ کی ضرورت پیش آئے۔ بلکہ فرمایا۔

اسلامی سزا۔ اور اس طرح سزا دینا جو کہ قرآن و سنت سے ثابت نہیں ہے وہ اسلامی سزا نہیں بلکہ غیر اسلامی سزا ہے ہمیں ہر بات کو حدِ اعتدال پر رکھنا ہے جس طرح مجھ سے پہلے میرے بعض اکابر نے فرمایا۔ ہمارے حکمران ڈرتے ہیں اور کچھ ان کا ایمان و اعتقاد پختہ نہیں ہے اگر انہیں کچھ ڈر ہے تو میں جمعیت علماء پاکستان اور جماعت اہلسنت پاکستان کی طرف سے موجودہ حکومت کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ ملک کے اندر یونین کونسلیں قائم ہوں صوبوں میں اور مرکز میں حکومت بنے۔ ہم اس طرح کی حکومت کے طلب گار نہیں ہم کوشش صرف دین کے لئے کر رہے ہیں۔ اقتدار کے لئے نہیں صرف نظام مصطفیٰؐ کے لئے کر رہے ہیں۔ ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ اگر وہ دیانتداری کے ساتھ اس ملک کے اندر نظامِ مصطفیٰؐ کو نافذ کریں اور اگر اس راستے میں کوئی رکاوٹ ہے تو جماعت اہلسنت اور جمعیت علماء پاکستان نظامِ مصطفیٰؐ کے نفاذ کے لئے پورے خلوص کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرے گی۔ اگر ان کی نیت درست نہیں ہے۔ اور وہ اسلام کو نافذ نہیں کرنا چاہتے۔ بہانے تلاش کر رہے ہیں تو میں اپنی قیادت اور اپنے بزرگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کی طرف سے جو ہدایت ہو گی اس کے مطابق ہم نظام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگانے کو تیار ہیں۔ اس ملک میں نظامِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ۔ مقامِ مصطفیٰؐ اور حقوق اہلسنت کے تحفظ کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہیں کرے گی۔ یہ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ایک مارشل لاء وہ تھا جسے فوجی مارشل لاء کہا جاتا تھا۔ دوسرا مارشل لاء آیا تو کہا گیا کہ یہ عوامی مارشل لاء ہے۔ اس کے بعد اب جو مارشل لاء آیا ہے تو کہا جا رہا ہے کہ یہ اسلامی مارشل لاء ہے۔ یہ ایسا مارشل لاء ہے کہ مسجدوں میں تقاریر پر پابندی ہے۔ مدرسوں پر پابندی ہے اور اب یہ پابندیاں مزید بڑھتی جا رہی ہیں ہم

Marfat.com

یہ نہیں چاہتے کہ حکومت سے ٹکرائیں اور ملک میں انتشار اور بدنظمی پیدا کریں لیکن ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ اس کرسی پر کوئی غاصبانہ قبضہ کرے۔ میں دارالسلام سنی کانفرنس کے اپنے فقرے دہراتا ہوں کہ "ہم نہ مودودی ازم چاہتے ہیں نہ سوشلزم چاہتے ہیں ہم اس ملک میں صرف نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے ہیں۔

مولانا محمد حیات

"ہمیں بہت مسرت ہے کہ آج جب پاکستان کے کونے کونے سے سنی ملتان میں جمع ہوتے ہیں تو آزاد کشمیر کے سنی بھی اس کانفرنس میں شریک ہیں ہم نے بھی یہ عہد کر لیا ہے کہ جس طرح پاکستان کے سنی نظامِ مصطفےٰؐ کے نفاذ کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں ہم بھی آزاد کشمیر کو نظامِ مصطفےٰؐ کا گہوارہ بنا کر دم لیں گے اور جماعت اہلسنت اور جمعیت علماء کے جھنڈے تلے آکر اس پیام کو جگہ جگہ پہنچائیں گے اور اس عظیم نصب العین کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔ تاکہ جب محشر کے روز ہم سے اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کے بارے میں پوچھا جائے تو ہم بتا سکیں گے کہ اے اللہ ہم نے تیرا پیغام تیرے محبوب کا پیغام جگہ جگہ پہنچا دیا۔ جماعت اہلسنت کی کانفرنس اتنی عظیم ہے کہ ہر مسلمان اسے عزت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کے فرشتے بھی رحمت کے انداز میں دیکھ رہے ہیں۔ آزاد کشمیر سے صوفیاء علماء کرام و مشائخ عظام جو ہمارے ساتھ تشریف لائے ہیں۔ ہم نے یہ محسوس کیا کہ جس طرح پاکستان میں جماعت اہلسنت منظیم ہے۔ صدر جماعت اہلسنت غزالیٔ دوراں علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی کی اجازت سے اپنی تنظیم آزاد کشمیر میں بھی قائم کی ہے ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم جماعت اہلسنت کو پورے آزاد کشمیر میں جگہ جگہ پہنچائیں گے اور نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے جس قدر بھی جدوجہد

Marfat.com

یا قربانیوں کی ضرورت ہوگی پیش کرنے سے گریز نہیں کریں گے۔

راؤ ارتداد حسین اشرفی

نے موجودہ دور اور حالات میں طلباء کے کردار پر مختصر سا خطاب کیا اور طلباء کو ان کی ذمہ داریوں کا احساس دلایا انہوں نے کہا کہ انجمن طلباء اسلام پاکستانی طلباء میں عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شمع فروزاں کرنا چاہتی ہے۔ وہ طلباء کا رشتہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جوڑنا چاہتی ہے۔ ہم عشقِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو دین و ایمان کی بنیاد سمجھتے ہیں خلفاء راشدین، صحابہ کرام، اولیاء کرام کی مقدس اور پاکیزہ شخصیتوں کی عزت و ناموس کی حفاظت ہمارا اولین مقصد ہے۔ ہم اولیاء کرام کے مشن کی تکمیل کے لئے سرگرم عمل ہیں اور پاکستان کو بھی اولیائے کرام کا فیضان سمجھتے ہیں۔ (اولیاء کا ہے فیضان۔ پاکستان پاکستان)

ہم صحابہ کرام۔ اولیاء کرام اور علماء اہلسنت کے خلاف کسی گستاخی کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ ہم طلباء میں صحیح اسلامی روح بیدار کرنے کے لئے ان کا رشتہ اسلاف سے جوڑنا چاہتے ہیں۔ ہمارا مقصد اقبال کا یہ پیغام ہے کہ

قوتِ عشق سے ہر پست کو بالا کر دے
دہر میں عشقِ محمدؐ سے اجالا کر دے

علامہ عبدالمصطفےٰ الازہری

یہ اجتماعِ عظیم صرف مجھے نظر آرہا ہے یا آپ کو بھی نظر آرہا ہے؟ غور سے دیکھنا سب کو نظر آرہا ہے نا۔ لیکن ..... ان کی آنکھ نہیں دیکھتی۔ دیکھتی ہے اور اسے ضرور دیکھنا چاہیئے۔ لیکن جماعتِ اسلامی کے فلسفہ نے ٹی۔ وی کو بھی اندھا بنا دیا ہے۔ ٹی وی کی بھی آنکھیں پھوڑ دی ہیں اگر ٹی وی میں یہ مجمع دکھایا جائے گا تو پوری

Marfat.com

دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ اس ملک میں سنیوں کی اکثریت ہے۔ پورے ملک اور آزاد کشمیر سے آنے والے سوادِ اعظم کا یہ اجتماع کہہ رہا ہے کہ اس ملک کے اصلی وارث ہم ہیں تم نہیں ہو۔ شروع سے لے کر آج تک جتنے بھی مصنفین ہیں۔ جتنے بھی محدثین ہیں۔ جتنے بھی مفکرین ہیں جتنے بھی فقہا ہیں، جتنے اولیاء ہیں جتنے بزرگ ہیں اور سب جماعت اہلسنت کے افراد ہیں حضرت امام مسلم نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "مسلم شریف" میں فرمایا ہے کہ

"جب نئے فتنے پیدا ہونے لگیں تو بزرگوں نے کہا کہ اپنے آدمیوں کے نام لو کہ وہ کون لوگ ہیں۔ اہلسنت سے حدیثیں مروی ہیں۔ اہلِ حدیث سے حدیثیں مروی نہیں"

ہمیشہ اہلسنت ہی سوادِ اعظم رہے ہیں اور حدیثیں ان سے مروی ہیں۔ تفسیریں ان کی ہیں، کتابیں ان کی ہیں۔ بعض لوگ چوری کر کے مصنف بنتے ہیں اور چوری کا مال بازار میں لا کر اپنے آپ کو مصنف کہتے ہیں۔ واقعی وہ اسلامی نظام کے داعی ہوتے۔ اسلامی نظام کو چاہتے یا پہچانتے تو یہ دو مہینے کم از کم ان کے لئے اسلامی نظام کی ابتداء کے لئے کافی تھے۔ تم جس دوالیبی کو شریعت کی کمان سونپنا چاہتے ہو وہ خود نہیں جانتا کہ شریعت کیا ہے.....

علماء اہلسنت خود اچھی طرح جانتے ہیں کہ اسلام کیا ہے اور شریعت کے قوانین کس طرح نافذ ہوں گے۔ آج اگر موقع دو اہلسنت کو تو کل سے بنیاد پڑ جائے گی اور شریعت کے نفاذ کی ابتداء کر دی جائے گی لیکن انگلینڈ سے درآمد کیا ہوا ماہر اقتصادیات۔ مدینے والے کے نظام کو نافذ نہیں کر سکتا۔ وہ سُودی نظام کو ختم نہیں کر سکتا۔ اس کو پتہ نہیں کہ بغیر سُود کے کس طرح نافذ ہو گا۔ کیونکہ سودی نظام یہودیوں کا نافذ کردہ ہے اور اس بارے میں ان ہی کی کتابیں لکھی ہوئی ملتی ہیں۔

میں قومی اسمبلی کا سابق ممبر ہوں۔ مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔ لیکن مجھے فخر ہے کہ

Marfat.com

جماعت اہلسنت کا پہلا صدر میں ہوں اس جماعت کو ہم نے کراچی میں قائم کیا۔ میری رائے تھی حضرت مولانا شاہ احمد نورانی کی بھی یہ رائے تھی کہ اس جماعت اہلسنت کو پورے ملک میں پھیلا دیا جائے۔ لیکن الیکشن کمیٹی نے یہ تجویز منظور نہیں کی اور ہم جماعت اہل سنت پورے ملک میں پھیلا نہ سکے۔ بعد میں ان کو افسوس ہوا۔ پھر مولانا شاہ احمد نورانی کے مشورے سے صوفی محمد ایاز خان نیازی اور میاں نے یہ فیصلہ کیا اور بروقت یہ فیصلہ کیا جس میں حقیقی کردار مولانا شاہ احمد نورانی کا ہے کہ اس جماعت کو پورے ملک میں پھیلا دیا جائے۔ الحمدللہ۔ آج یہ جماعت پورے پاکستان اور آزاد کشمیر میں پھلنے پھولنے کا انتظام کر رہی ہے۔ پورے سندھ، پورے پنجاب، پورے سرحد، بلوچستان اور آزاد کشمیر میں اس کی شاخیں قائم ہوگئی ہیں۔

اب اپنا کام شروع کر دو۔ ہر موضوع پر مستند تحریریں، مستند تقریریں اور مستند کتابیں میدان میں آجانی چاہئیں ہر محلے، قصبے اور ہر علاقے میں دارالکتب اور دار المطالعے قائم ہونے چاہئیں۔ ہر سنی کو بیدار ہونا چاہیئے۔ پہلے لوگ کہتے تھے کہ سنی سن ہوتا ہے لیکن اب میں کہتا ہوں کہ سنی سنتا ہے اور بیدار رہتا ہے اب سنی سن رہا ہے اور سننے کے بعد عمل کرنے کے لئے بھی تیار ہے۔ آپ کبھی نہ شرمائیں۔ ہم کبھی نہیں شرماتے اس لئے کہ ہم حق پر ہیں۔ . . . . . اتنا بہتر انتظام ہے کہ خیموں والے خیموں کے اندر سن رہے ہیں راستے والے راستے پر سن رہے ہیں اور ان کی تقریروں کی آواز ہر جگہ پہنچ رہی ہے۔

ہم نے اس مدینۃ الاولیاء میں ان بزرگوں کا سایہ پایا ہے۔ میں کن کن بزرگوں کو یاد کروں۔ کن کن تقریروں کو یاد کروں۔ کن کن تحریروں کو یاد کروں۔ دنیا کی بے نظیر کتابیں آپ کے علماء نے لکھی ہیں۔ میرے والد محترم نے بہار شریعت لکھی ہے۔ دنیا کی کسی بھی زبان میں اس سے جامع کتاب فقہ میں موجود نہیں ہے۔

علامہ ازہری نے مزید کہا کہ

Marfat.com

ہم فخر کرتے ہیں کہ عقائد پر فخر کرتے ہیں۔ ہم فخر کرتے ہیں تو اپنی قوتِ افرادی پر فخر کرتے ہیں ہم فخر کرتے ہیں تو غلامیٔ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر فخر کرتے ہیں ہم فخر کرتے ہیں تو اپنے علم پر فخر کرتے ہیں۔ ہم فخر کرتے ہیں تو اپنے غزالیٔ دوراں پر فخر کرتے ہیں۔ ہم فخر کرتے ہیں تو قائدِ اہلسنت پر فخر کرتے ہیں۔ ہم اگر فخر کرتے ہیں تو اپنے علماء مشائخ پر فخر کرتے ہیں۔ ہم اگر فخر کرتے ہیں تو آپ پر فخر کرتے ہیں کیونکہ آپ ہمارا سرمایہ ہیں آپ ہماری قوم ہیں آپ ہماری قوت ہیں۔

میں ملتان کے جیالے فرزندوں۔ جماعت اہلسنت پاکستان وجمعیت علماء پاکستان کے قائدین کو مبارک باد پیش کرتا ہوں جنہوں نے اس کانفرنس کے بہتر انتظامات کئے اور اس تاریخی کانفرنس کا انعقاد کیا۔

قراردادیں

کل پاکستان سُنّی کانفرنس ملتان کے آخری اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں جمعیت علماء پاکستان پنجاب کے سیکریٹری اطلاعات قاری عبدالحمید قادری نے پیش کیں جن کو لاکھوں فرزندانِ توحید نے متفقہ طور پر منظور کیا۔

کُل پاکستان سنی کانفرنس کا یہ عظیم تاریخی اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے

و (۱) سنی اوقاف کو علیحدہ کر دیا جائے۔

و (۲) سنی اوقاف بورڈ صرف علماء ومشائخ سوادِ اعظم پر مشتمل قائم کیا جائے۔

و (۳) محکمہ اوقاف میں صرف وہ ملازم رکھے جائیں جن کی اوقاف بورڈ سفارش کرے۔

و (۴) محکمہ تعلیم کے نصاب بورڈ میں سوادِ اعظم کے علماء کو شامل کیا جائے۔

و (۵) سوادِ اعظم کے جو تعلیمی ادارے منظور کئے جا چکے ہیں ان کی اسناد کو تمام سرکاری ملازمتوں میں تسلیم کیا جائے۔

و (۶) ذرائع ابلاغ کے اداروں میں سوادِ اعظم کے علماء اور قراء کا جو استحصال کیا

Marfat.com

جارہا ہے اس کو فوری طور پر ختم کیا جائے اور انتخابی بورڈوں میں قراء سوادِ اعظم کو شامل کیا جائے۔

(۷) لاہور ریڈیو اسٹیشن پر عرصہ سے جو محفل میلاد پاک منعقد ہو رہی تھی اس کو ختم کر کے ٹیپ ریکارڈ نشر کیا جارہا ہے اس کی تمام تر ذمہ داری پروگرام پروڈیوسر عبدالحئی پر عائد ہوتی ہے اس کو فوراً ملازمت سے برطرف کیا جائے۔ ریڈیو لاہور پر رات کے نو بجے منزلِ پاکستان کے عنوان سے جو پروگرام نشر کیا جارہا ہے اس میں دارالعلوم

دیوبند جو تحریک پاکستان کا مخالف مرکز رہا ہے اس کو حامی کرنے کی کوشش کر کے تاریخ مسخ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اجتماع وزیر اطلاعات کی اس جانبداری اور مذہبی عصبیت کی پرزور مذمت کرتا ہے جو اس نے ملتان کانفرنس کو ٹیلی کاسٹ کرنے سے روک دیا یہ اجلاس جنرل ضیاء الحق سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس سازش اور شرارت کی کھلی تحقیقات کرائی جائے۔ اگر وہابیوں کے اجتماع رائے ونڈ کو ٹیلی کاسٹ کیا جاسکتا ہے تو پھر ملتان کانفرنس کے بائیکاٹ

Marfat.com

کا کیا جواز ہے۔

یہ اجتماع جنرل ضیاء الحق سے مطالبہ کرتا ہے کہ نظریاتی کونسل میں سوادِ اعظم کی نمائندگی میں اضافہ کیا جائے اور نظریاتی کونسل نے ابتک جو فیصلے کئے ہیں ان پر بلاخیر عملدرآمد کیا جائے۔ یہ اجتماع جنرل ضیاء الحق سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان میں فوری طور پر نظامِ مصطفےٰؐ نافذ کیا جائے یہ اجتماع جنرل ضیاء الحق کو یقین دلاتا ہے کہ انہوں نے نظام مصطفےٰؐ نافذ کر دیا تو پوری قوم ان کی پشت پر ہوگی۔

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ جو پاکستانی بنگلہ دیش میں محصور ہیں انکو بلاخیر واپس بلایا جائے اور انکو پاکستان میں باعزت طور پر آباد کیا جائے یہ قومی عزت کا تقاضہ ہے چونکہ جو لوگ بنگلہ دیش میں محصور ہیں وہ قانونی طور پر پاکستانی ہیں اور ان کا پاکستان پر قانونی حق ہے۔

یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ توبہ ٹیک سنگھ کا نام دارالسلام رکھا جائے اگر لائلپور کا نام فیصل آباد رکھا جا سکتا ہے تو ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام دارالسلام کیوں نہیں رکھا جا سکتا۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اسلام آباد میں سپر مارکیٹ کی مسجد میں صاحبزادہ خالد سہروردی کو سیف اللہ خالد نامی ایک شخص نے زدوکوب کر کے شدید زخمی کر دیا اسکو ابھی تک گرفتار نہیں کیا گیا اسکو فوری طور پر گرفتار کرا جائے پورے اسلام آباد میں سوادِ اعظم اہلسنت کے پاس ایک بھی سٹی ٹائپ مسجد نہیں ہے سرکاری مساجد کی صحیح طور پر تقسیم کی جائے چونکہ آبادی نوے فیصد سوادِ اعظم بریلوی مکتبِ فکر کی ہے۔ یہ اجتماع مطالبہ کرتا ہے کہ پاکستان کے ریڈیو۔ ٹیلی ویژن اسٹیشنوں پر علماء اور قراء سوادِ اعظم کو استحقاق کے مطابق موقعہ دیا جائے اور مرکزی جمعیت القرأ سوادِ اعظم کو قاریوں کی نمائندہ جماعت تسلیم کیا جائے۔

Marfat.com

قائدینِ اہلسنّت کو سلام

قائدینِ اہلسنّت کو سلام
اہلسنّت اور جماعت کو سلام

ہیں مجدد حضرت احمد رضا
تاجدارِ اہلسنّت کو سلام

ہیں غزالی وقت کے احمد سعید
صاحبِ علم و فضیلت کو سلام

فخرِ ملتان حضرت حامد علی
ان کی عظمت اور بصیرت کو سلام

مردِ آہن شاہ نورانی میاں
صاحبِ فہم و فراست کو سلام

جانشین حضرت عبدالعلیمؒ
شاہ نورانی کی نسبت کو سلام

ان کی منزل ہے نظامِ مصطفےٰ
انکی پاکیزہ قیادت کو سلام

Marfat.com

حضرت علامہ عبدالمصطفیٰ
مظہر صدرِ شریعت کو سلام

پیر کامل شاہ قمر الدین ہیں
پیکرِ رُشد و ہدایت کو سلام

شیر یزداں حضرت ستار خاں
انکی ہیبت اور شجاعت کو سلام

مفتیٔ دیں حضرت مختار ہیں
عالم حق و صداقت کو سلام

حضرت پیر کرم شاہ ذی وقار
حامیٔ دینِ طریقت کو سلام

ہیں حسین الدین شاہ آلِ رسول
اِنکی سیرت اور صورت کو سلام

عارفُ اللہ قادری حق آشنا
آپ کی علمی ذہانت کو سلام

حضرت محمود احمد باعمل
فیضیابِ اعلیٰحضرت کو سلام

ہیں غلام علی مدح خوانِ مصطفیٰ
پیکرِ عشقِ رسالت کو سلام

Marfat.com

مخلص و بیباک رہبر قوم کے
حنیف طیب ذی وجاہت کو سلام

خوش بیاں عالم شفیع اوکاڑوی
بُلبل باغِ رسالت کو سلام

صاحبزادہ حضرت فضل رسول
حامل علمِ طریقت کو سلام

ہیں ملک ساقی نوائے ملک و قوم
حاصل دین و سیاست کو سلام

مجتہد الوقت ہیں صوفی ایاز
غازی ختمِ نبوت کو سلام

فاضل و شعلہ بیاں بھوپالی ہیں
ماہرِ فنِ خطابت کو سلام

شاہ فرید الحق صدائے مردِ حق
ترجمان ملک و ملّت کو سلام

اہلسُنّت جتنے آئے ہیں یہاں
انکی آمد اور ارادت کو سلام

"کہہ" ضیاء الحق بصد عجز و نیاز
قائدینِ اہلسُنّت کو سلام

(قاری ضیاء الحق کراچی کا منظوم نذرانۂ عقیدت

Marfat.com

جسے کراچی کے ممتاز نعت خواں محمد یوسف میمن نے
کل پاکستان سُنّی کانفرنس ملتان میں پڑھا۔) (ادارہ)

قائدِ اہلسنّت علامہ شاہ احمد نورانی

غزالیٔ عصر مولانا سعید احمد شاہ کاظمی وامّت برکاتہم صدر جماعت اہلسنّت پاکستان حضرات علماء کرام مشائخ عظام اور میرے سنّی بھائیو! السلام علیکم ورحمتہ اللہ میں عظیم الشان تاریخی سنّی کانفرنس پر سب عوام اہلسنت کو مبارکباد دیتا ہوں اور ملتان کے غیور عوام سے ملتان کے جیالے غیور عوام اہلسنّت کی جانب سے شیخ طریقت حضرت مولانا حامد علی خان صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور ان کی جانب سے حضرت علامہ سعید احمد شاہ کاظمی صاحب اور ان کے تمام رفقا اور مرکزی جماعت اہلسنّت کے تمام عہدیداروں کو مبارک باد دیتا ہوں ۔ اب میں محسوس کر رہا ہوں اور اگر آپ سُن سکتے ہیں تو سُنیں۔ دل کے کانوں سے سنیں۔ مدینۃ الاولیاء کی سرزمین آپ کو مبارک باد دے رہی ہے اور اگر آپ مدینۃ الاولیاء کی سرزمین سے پوچھیں جو آپ کو خوش آمدید کہہ رہی ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ اللہ کے بندے جو یہاں آرام فرما ہیں جن کے زیرِ سایہ یہ نعرہ ہائے رسالت بلند ہو رہے ہیں وہ سُن رہے ہیں اور سب آپ کو مبارک باد دے رہے ہیں۔ اس مقام سے اس شہر کے در و دیوار سے اس شہر کے گلی اور کوچوں سے اہلسنت کے قافلے ملتان کی طرف روانہ ہو رہے ہیں ۔ وہاں کے در و دیوار تمہیں مبارک باد دے رہے ہیں اور جب سے یہ ملتان میں پہنچ رہے تھے تو آپ کے قافلے کی آمد دیکھ کر

سنا ہے قدسیوں سے میں نے کہ وہ شیراب پھر بیدار ہو رہا ہے ۔ درود و سلام کی آوازیں اس کثرت سے آ رہی تھیں اور اس کے ادھر مبارک باد کی صدائیں اس شان سے بلند ہو رہی تھیں کہ اگر دیکھنے والی آنکھ دیکھنا چاہیئے تو اللہ اللہ مدینۃ الاولیاء

Marfat.com

کی سرزمین سے ، پاکستان کے در و دیوار سے درود و سلام کے پڑھنے والے اس مجمع پر مبارک باد کی صدائیں آ رہی ہیں اگر آنکھ سے دیکھو تو پتہ چلے گا کہ عرش بریں سے مبارک باد کی صدائیں آ رہی ہیں جہاں درود و سلام ہوتا ہے ۔ وہاں اللہ رب العالمین کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے ۔ مدینۃ الاولیاء میں حاضری مبارک ہو ۔ اسی کے ساتھ ساتھ یہ شکوہ آپ کا بجا ہے میرے محترم فاضل علماء اور مقررین نے بجا شکوہ کیا ہے کہ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کی نگاہیں اپنی طرف کرنے کے لئے مجمع لگایا ہمیں ان کی نگاہوں کی ضرورت نہیں ہے ہم مطمئن ہیں کہ ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں اور مدینے والے کی نگاہیں ہماری طرف ہیں ۔ عوام اہلسنت ! دنیا کی نظریں سنی کانفرنس پر لگی ہوئی ہیں یہ اللہ کا شکر ہے کہ ہم ان کی نظر بد سے بچ گئے ہیں ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ نگاہ مصطفےٰؐ اس طرف ہے جب ان کی نگاہ اس طرف ہے تو ہمیں کسی کی طرف دیکھنے کی ضرورت نہیں ۔ یہاں اس اجتماع میں ایک بات کہی گئی ہے کہ اہلسنت کے پاس وسائل نہیں ۔ یہ بات صحیح ہے کہ لیکن ایک ایک روپیہ کے کوپن بیچ کر پچیس پچیس پچاس پچاس روپے کے کوپن بیچ کر عوام اہلسنت غرباء اہلسنت نے کانفرنس کا انتظام کیا ہے یہ کھلی ہوئی کتاب ہے امریکن ایڈ نہیں ۔ امریکہ کے واسطے سے بھی ایڈ نہیں آئی ۔ ایڈ ضرور آئی ۔ ایڈ آئی ضرور آ رہی ہے اور آتی رہے گی ۔ ہمیں روسی سفیر سے ملاقات کر کے ایڈ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ۔ ہم بے وسائل ضرور ہیں لیکن الحمد اللہ بے وسیلہ نہیں ہیں ۔ (نعرے) وہ دیکھو آقا دیکھ رہے ہیں دل کی آنکھ سے دیکھو یہ ان کے دیکھنے کی برکت ہے کہ تم بھی انہی کے لئے یہاں آئے ہو اور ان کے لئے ہی انشاء اللہ زندہ رہو گے اور جب قبر میں ہو گے تو وہ تمہیں دیکھنے آئیں گے ۔ حشر میں ہو گے تو وہ تمہارا استقبال کر رہے ہوں گے آج تم ان کے لئے یہاں جمع ہو وہ کل تمہارے لئے انتظار کر رہے ہوں گے میرے دوستو عظیم المرتبت امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ۔

Marfat.com

ع میں گدا ہوں اپنے کریم کا میرا دین پارۂ نان نہیں

جو کہا کرتے ہیں کہ سنی کانفرنس سیاسی مقاصد کے لئے منعقد ہوئی ہے ۔ ہرگز نہیں ۔ ہم بزدل نہیں ہیں جب سیاسی مقاصد کیلئے کانفرنس کریں گے تو کھل کر کریں گے اور کہیں گے کہ یہ سیاسی مقاصد کے لئے ہے لوگوں نے کہا کہ سیاسی مقاصد کے لئے مقصد کسی فرقہ کی دل آزاری ہے ہرگز نہیں ۔ اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ ہم کسی کی دل آزاری کر رہے ہیں تو اس سے پہلے اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھئے کہ ان کے افعال و کردار سے کملی والے آقا کی دل آزاری ہو رہی ہے یا نہیں ہو رہی ۔ (نعرے) ہم بڑی خاموشی کے ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں اور حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے محبت بھرے مشن کو لے کر چل رہے ہیں ۔ اولیاء اللہ کا مشن محبت کا مشن ہے اولیاء اللہ کا پیغام محبت کا پیغام ہے ۔

جس تاریخ کو اللہ کی زمین پر جس تاریخ کو برصغیر میں سلطان الہند ولی الہند حضرت خواجہ غریب نواز رحمتہ اللہ علیہ نے قدم رکھا ، اس دن سے یہاں سنیت کا بول بالا ہے اور رہے گا ۔

ے رہے گا یوں ہی ان کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

اگر سلطان الہند ولی الہند خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی علیہ رحمتہ حضرت امام ربانی شیخ احمد فاروقی سرہندی ، حضرت ابوالحسن علی ہجویری (داتا گنج بخش رحمتہ اللہ علیہ شیخ الاسلام حضرت فرید شکر گنج رحمتہ اللہ علیہ ۔ حضرت مخدوم غوث بہاؤ الحق زکریا ملتانی رحمتہ اللہ علیہ ۔ خواجہ رکن عالم رحمتہ اللہ کا پیغام محبت ہے ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا پیغام ہے اس کی تکمیل جس کے لئے وہ زندہ رہے وہ ہی ہمارا مشن ہے ۔

اگر خواجہ غریب نواز اجمیری کا ، اللہ تعالیٰ کی محبت کا ۔ اگر محمد بن قاسم رحمتہ اللہ علیہ کا مشن فرقہ وارانہ تھا تو ہمارا بھی فرقہ وارانہ ہے اگر ان کا مشن فرقہ وارانہ نہیں تھا اور

Marfat.com

یقیناً نہیں تھا تو ہمارا مشن بھی فرقہ وارانہ نہیں تھا۔ فرقہ وارانہ ان لوگوں کا مشن ہے جو ان اولیاء اللہ کے مزارات پر حاضری کو زنا کے برابر کہتے ہیں۔ ہمارا مشن فرقہ وارانہ نہیں ہے۔ جو اولیاء اللہ کے دامن سے وابستہ ہیں وہ فرقہ نہیں ہیں فرقہ وہ ہیں جو اللہ والوں سے کٹ گئے ہیں، آج چور کہہ رہا ہے۔ چور چور چور! اس لئے کہ گھر والا سنی بیدار ہو گیا ہے۔ بیدار۔ تو میں عرض کر رہا تھا۔ کسی نے کہا کہ سنی کانفرنس کا مقصد سیاسی ہے ہم کہتے ہیں بالکل نہیں لیکن شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستار خاں نیازی سیاسی ہیں ہم کہتے ہیں بالکل نہیں۔ آپ شکل دیکھ لیجئے۔ مولانا مجاہدِ ملت۔ بطلِ حریت۔ مولانا عبدالستار خاں نیازی کی۔ وہ مردِ مجاہد کہ جس نے پھانسی کے پھندے پر موت کی آنکھوں میں آنکھ ڈالی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی۔ یہ مردِ مجاہد ان کی شکل دیکھ لیجئے کہ سیاسی ہیں حضرت علامہ عبدالمصطفےٰ الازہری شیخ الحدیث جانشین صدرالشریعہ سیاسی ہیں۔ شکل وصورت دیکھ لیں لمبا کرتہ دیکھ لیں پٹکا دیکھ لیں۔ اگر دل دیکھنا چاہتے ہو تو وہ بھی دیکھ لیجئے ان کے جسم کے ہر حصے سے عشقِ مصطفےٰؐ نکلے گا جسم کے ہر حصے سے محبتِ مصطفےٰؐ موجزن ہوگی۔ کرتہ دیکھ لیجئے عمامہ دیکھ لیجئے، داڑھی دیکھ لیجئے، چہرہ دیکھ لیجئے، خون ٹیسٹ کر لیجئے ان کے ہر قطرہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت دوڑ رہی ہوگی۔ اگر یہ سیاست ہے تو ہم اس الزام کو قبول کرتے ہیں۔ ہم اس سے انکار نہیں کرتے۔ سنیوں کا یہ اجتماع یہ دیوانوں کا مجمع ہے۔ یہ رسولؐ اللہ کے پروانوں کا مجمع ہے۔ یہ رسول اللہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیچے کے پھول ہیں جو آج اس شکل میں اس اجتماع میں پُر بہار ہو کر کھل رہے ہیں۔ جھوم رہے ہیں۔ درود وسلام کے نذرانے پیش کر رہے ہیں۔ یہی سیاست ہے اور یہ سیاست ہمارے دین کا ایک حصہ ہے ہم پر ہر وقت سیاست کا بھوت سوار نہیں ہے اگر سیاست کا بھوت سوار ہوتا تو یہاں نہ ہوتے وہاں ہوتے (اقتدار میں) ہمیں کملی والے آقا کی محبت، نظامِ مصطفےٰؐ کی محبت سرگرداں کئے ہوئے

Marfat.com

ہے ہم ان کے دیوانے ہیں ان کے مستانے ہیں اور اُن کے نظام کے فرزانے ہیں جہاں یہ نظام ہوگا جہاں وہ لوگ ہوں گے جو اس نظام کے چاہنے والے ہوں گے تو ہم وہاں ہوں گے اور جہاں ایسے لوگ نہیں ہوں گے وہاں ہم بھی نہیں ہوں گے۔ سیاست ہمارا مذہب نہیں۔ سیاست ہمارے دین کا ایک حصّہ ہے ہمیں سیاسی میدان میں بات کرنی ہوگی تو وہ کریں گے وہ الگ مرحلہ ہے وہ دوسری بات ہے کہ سنّی کانفرنس یہ مقامِ مصطفیٰؐ کی کانفرنس ہے آج اس اجتماع کا مقصد حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام اور عظمت اور شرف اور حرمت ان کی عزت تعظیم کے تحفظ کرنے کی کانفرنس ہے اگر ہم کو اس کانفرنس میں نہیں ہونا چاہیئے تھا وہ اگر چاہتے تو آجاتے کیوں نہیں آئے اس لئے نہیں آئے کہ ان کا منہ اس قابل نہیں تھا وہ کس منہ سے آتے کہ یہ درود و سلام کی نشست تھی یہاں جو ادب سے آئے آئے اور جو بے ادب ہو نکل جائے۔ جو نکلے ہوئے ہیں وہ نکلے ہوئے ہیں جو آرہے ہیں وہ آرہے ہیں۔ سبحان اللہ جو آرہے ہیں ان کو یقین رکھنا چاہیئے کہ ایک وقت وہ آئے گا کہ پوری زمین کے مسلمان رسولِ کریمؐ کے غلام اسی پاک سرزمین پر مجتمع ہوں گے۔ اسی طرح حشر کے میدان میں بھی اجتماع ہوگا اور یا رسول اللہ کے نعرے جیسے آج لگ رہے تھے کل لگ رہے تھے اسی طرح انشاء اللہ تعالیٰ سنّی کانفرنس کا مقصد پورا ہوگا لوگ کہتے ہیں کہ سنی کانفرنس کا پیغام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ فرقہ وارانہ کانفرنس ہے۔ اگر ع

دہر میں اسمِ محمد سے اجالا کرنا

فرقہ واریت ہے تو ہم اسے قبول کرتے ہیں اور ہم کہتے ہیں کہ ہمارا مقصد مشن دہر میں اسمِ محمد سے اجالا کرنا ہے اور جو اسے فرقہ وارانہ کہتے ہیں انہیں اپنا رستہ مبارک ہمیں اپنا رستہ مبارک آج سنّی کانفرنس سے مقامِ مصطفیٰؐ کے تحفظ کا یہ پیغام لے کر جا رہے ہیں کہ وطنِ عزیز پاکستان میں جب تک ہم زندہ رہیں گے اپنی جان سے زیادہ اپنے مال سے زیادہ اپنی اولاد سے زیادہ کملی والے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کے مقام کا تحفظ کریں گے۔ سنّی کانفرنس کا آپ کے لئے یہی پیغام ہے کہ

"آپ کو اب زندگی رسول اللہ کے پاکیزہ مقام کے لئے گزارنی ہے

آج جب آپ ملتان کی سنّی کانفرنس سے جائیں تو آپ میں ایسی تبدیلی

ہونی چاہیئے کہ دیکھنے والے کہیں کہ یہ کون لوگ جا رہے ہیں تو آپ کے

کردار سے آپ کی گفتار سے آپ کی رفتار سے یہ اندازہ لگا کر کہنے والا

خود بخود یہ کہہ سکے کہ یہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیوانے جا رہے

ہیں۔ مصطفےٰؐ کے غلام جا رہے ہیں۔

میرے محترم بھائیؔ !

یہ کہا جا رہا ہے کہ سنی کانفرنس کا مقصد یہ ہے کہ علمائے اہلسنت عوام اہلسنت

اپنی طاقت کے مظاہرے سے حکومت پر دباؤ ڈال کر اقتدار اور وزارتیں حاصل کرنا

چاہتے ہیں میں اس کے جواب میں کچھ نہیں کہنا چاہتا صرف ایک بات کہتا ہوں کہ ہمارا

مقصد آپ کے سامنے ہے کے سامنے ہے اور علیحضرت عظیم المرتبت امام اہلسنت

رضی اللہ عنہ کے بقول ؎

میں گدا ہوں اپنے کریم کا

زندگی لالچ کے لئے نہیں ہے وزارتوں کا جوڑ توڑ جو لوگ کرتے ہیں وہ کرتے

رہیں۔ ہمارا جوڑ توڑ تو صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ جوڑنے کے لئے۔ وہ

توڑتے رہتے ہیں ہم جوڑتے رہتے ہیں ان کو توڑ کر رکھنا مبارک ہم کو جوڑ کر رکھنا مبارک

ہم نے سنی کانفرنس میں آکر دونوں جہاں کے تاجدار آقائے نامدار حضور اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم سے اپنا رشتہ جوڑ لیا ہے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ "سنی کانفرنس میں شرکت

کے بعد کیا آپ نے یہ محسوس کیا کہ آپ کا رشتہ مدینے والے آقا سے جُڑھ گیا یا نہیں

جُڑھ گیا ـــــ جُڑھ گیا (جواب سامعین)

اگر جڑا تو ہمیشہ جُڑا رہے۔ مبارک رہے میری دُعا ہے آپ ایسا عظیم سفر ہمیشہ

Marfat.com

کرتے رہیں اور ایسا سفر نہ کریں جو دین پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے ہو آپ یہاں سے جا کر اپنے مال و متاع اور اپنے اہلِ خانہ اور سب سے زیادہ اپنے دین اور ایمان کی حفاظت کیجئے تاکہ مقامِ مصطفےٰؐ کا تحفظ ہو سکے۔ اپنے گھر میں اپنے محلہ میں اپنی بستی میں نظام مصطفےٰؐ نافذ کر دیجئے اور اس سرزمین پاکستان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نظام کے آراستہ کرنے کا عہد کیجئے اور عہد کیجئے کہ

"اے اللہ! جب تک پاکستان میں اہلِ سنّت زندہ ہیں کملی والے آقا حضور پُرنور محمد رسول اللہ کے دیوانے موجود ہیں یہاں مقامِ مصطفےٰؐ کی کی مخالفت کرنے والا کوئی مائی کا لال پیدا نہیں ہو سکتا جب تک عوام اہلسنت زندہ ہیں انشاء اللہ العزیز پاکستان کی سرزمین پر نظامِ مصطفےٰ نافذ ہو کر رہے گا (نعرہ تکبیر اللہ اکبر) (نعرہ رسالت یا رسول اللہ)

پہلا کام سنی کانفرنس کے بعد اور آج کی تاریخ میں یہ ہے۔

۱۔ آج کی تاریخ سے پنج وقتہ نمازوں میں سے آپ کی کوئی بھی نماز قضا نہیں ہوگی۔

عہد کیجئے ہاتھ اٹھا کر عہد کیجئے۔ کہیئے

"اے اللہ! اے اللہ ہم عہد کرتے ہیں کہ آج کی تاریخ سے پانچوں وقت کی فرض نمازوں کی پابندی کریں گے۔ اے اللہ! آج ہم عہد کرتے ہیں کہ جتنی حرام چیزیں اور حرام کام ہیں سب سے بچیں گے اے اللہ، ہمیں اس عہد کی پابندی کی توفیق دے۔

اگر اس عہد سے ذرہ برابر بھی انحراف کریں گے تو قیامت کے دن آپ سے پوچھا جائے گا۔

عہد پورا کیجئے۔ انشاء اللہ۔

۲۔ دوسرا عہد۔

Marfat.com

باہر جانے کے بعد اگر استطاعت ہو تو اتنی قربانی دیجیے کہ اہلسنت کے جتنے بھی رسائل، ماہنامے، ہفت روزے اور کتابیں اسٹالوں پر موجود ہیں ان میں سے ایک بھی باقی نہیں بچنا چاہیئے۔

(لوگوں نے عہد کیا)

۳۔ تیسرا عہد۔

واپس جانے کے بعد آپ کا ہفتے میں کم از کم ایک دن ضرور علماء اہلسنت کے ساتھ رابطہ رہے گا۔ روز ہو تو سبحان اللہ دوسرے دن ہو تو سبحان اللہ، دن رات ہو تو ماشاء اللہ مگر کم از کم ایک دن رابطہ ضروری ہے۔

اب میں آپ سے تیسری بات ختم کرنے کے بعد یہ کہتا ہوں کہ میں اللہ کے ان ولیوں سے درخواست کرتا ہوں کہ ہم آپ کے دربار میں حاضر ہوئے اب وقت رخصت ہماری التجا ہے کہ آپ اپنے توسط سے مدینے والے آقا سے براہِ راست ہمارا تعلق پیدا کروا دیجیے رسول اللہ کے دربار میں ہماری حاضری کروا دیجیے۔

اللہ دیکھ رہا ہے اور ہمیں یقین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہمیں دیکھ رہے ہیں تو اے آقا، اے مولا! ہماری دعا ہے کہ اسی طرح ہم سب لوگ بھی ایک دن کملی والے آقا کو دیکھ سکیں۔ آمین (حاضرین نے بآواز بلند آمین کہا)۔

Marfat.com

ملتان کانفرنس دیکھ کر

سُنّیوں کا قافلہ

اولیاء کے دل کا حاصل سُنّیوں کا قافلہ
قوم کی کشتی کا ساحل سنیوں کا قافلہ

لرزہ بر اندام باطل کے صنم ہونے لگے
جب ہوا ملتان میں داخل سنیوں کا قافلہ

قوم کی کشتی کو طوفاں سے بچا کر لے چلا
بن گیا رحمت کا ساحل سنّیوں کا قافلہ

روند ڈالے گا ملک میں ہر بری تحریک کو
توڑ دے گا قصرِ باطل سنیوں کا قافلہ

لائے گا اب تو نظامِ مصطفےٰ ہر حال میں
توڑ کر اصنام باطل سنّیوں کا قافلہ

ساتھیو بڑھتے چلو تاریکیاں چھٹنے لگیں
بن چکا ہے ماہِ کامل سنّیوں کا قافلہ

افتخار و ظفر پہ ہے فخر پوری قوم کو
سرفروشی میں ہے کامل سنّیوں کا قافلہ

آج امجد کے رقیب حیراں ہیں کیونکر ہو گیا
غیب کے پردے سے نازل سنّیوں کا قافلہ

——— : حکیم محمد احمد امجد پتوکی :———

Marfat.com

سنی کانفرنس ملتان کے موقع پر انجمن تاجدار حرم کراچی کا بک اسٹال

Marfat.com

اعداد و شمار

۱۰ اسمبلی نمبر

• ـــــ بیرونی حضرات کے قیام کے لئے تقریباً بارہ سو کیمپ لگائے گئے تھے جن میں آٹھ لاکھ افراد کے قیام کی گنجائش تھی پہلے ہی روز یہ جگہ ناکافی ثابت ہوگئی۔ حالانکہ بعض مندوبین نے ٹھہرنے کا اپنا الگ انتظام بھی کیا ہوا تھا۔

• ـــــ شہر ملتان میں تقریباً ۶۰۰ بینرز اور ۲۰ آرائشی دروازے لگائے گئے تھے۔ یہ بینرز اور آرائشی دروازے کوکا کولا۔ جماعت اہل سُنّت انجمن شہریانِ ملتان، سیاسی، مذہبی اور سماجی انجمنوں اور شخصیات نے لگوائے۔

• ـــــ قلعہ قاسم باغ میں ۳۵ کھانے کے ہوٹل، ۵۰ چائے کی کینٹین، ۲۰ بوتلوں کے اسٹال اور ۶۰ کتب و رسائل کے اسٹال تھے۔

(مرسلہ: حافظ معین الدین خالد ملتان)

Marfat.com

ملتان سنّی کانفرنس کے انعقاد پر خیر مقدم کے اشتہارات دینے والے ادارے اور افراد

(۱) میسرز ملتان بیورتج کمپنی لمیٹڈ ملتان، (۲) رشید برادرز لاہور
(۳) قرآن کمپنی لاہور
(۴) نورانی کتب خانہ پشاور
(۴) مکتبہ رضویہ گجرات
(۶) رضا پبلی کیشنز لاہور
(۷) ناصر سیدہاؤس سیالکوٹ
(۸) پیکو سلائی مشین لاہور
(۹) مکتبہ قادریہ لاہور
(۱۰) ایس اے وحید اینڈ کمپنی لاہور
(۱۱) حاجی جان برادرز لاہور
(۱۲) یونیس بک سنٹر لاہور
(۱۳) لکی ٹریڈنگ کمپنی لاہور
(۱۴) انجمن نورالسلام فیصل آباد
(۱۵) فاروق آپٹیکل سروس لاہور
(۱۶) امپریل گلاس ورکس لاہور
(۱۷) ایم ایف آپٹیکل سروس لاہور
(۱۸) دارالعلوم فیض مصطفےٰ لاہور
(۱۹) عظیمی جنرل اسٹور لاہور
(۲۰) دو بھائیوں کی دوکان ملتان
(۲۱) پیراماؤنٹ آپٹیکل کمپنی لاہور
(۲۲) شرکت حنفیہ لاہور
(۲۳) اجمیری کتب خانہ ملتان
(۲۴) سبحان اللہ ہوٹل فیصل آباد
(۲۵) جامعہ مجددیہ رائے ونڈ لاہور
(۲۶) جامعہ قادریہ فیصل آباد
(۲۷) حکیم محمد عبداللہ لاہور
(۲۸) صوفی اینڈ صوفی کراچی
(۲۹) بروک بانڈ کراچی
(۳۰) دارالعلوم امجدیہ کراچی
(۳۱) دارالعلوم نعیمیہ کراچی
(۳۲) دارالعلوم حامدیہ رضویہ کراچی
(۳۳) جنید آٹوز کراچی
(۳۴) دارالعلوم غوثیہ کراچی
(۳۵) ستارہ ہلال گڈس ٹرانسپورٹ کمپنی کراچی

Marfat.com

(۳۶) دارالعلوم فیض نبوی کراچی
(۳۷) چائنا سنٹر کراچی
(۳۸) نثار برادرز کراچی
(۳۹) اظہر پینٹ ہاؤس کراچی
(۴۰) قادری اسٹور کراچی
(۴۱) مدرسہ انوارالعلوم ملتان
(۴۲) فرینڈز آپٹیکل سروس کراچی
(۴۳) مدینہ پبلشنگ کمپنی کراچی
(۴۴) جنید اینڈ کمپنی کراچی
(۴۵) انٹرنیشنل بیرنگز کراچی
(۴۶) یونین انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی
(۴۷) انجمن صوت اسلام ملتان
(۴۸) خواجہ مشتاق احمد ملتان
(۴۹) شیخ ٹریڈنگ کمپنی ملتان
(۵۰) حافظ حبیب الرحمٰن ملتان
(۵۱) شیخ محمد رشید ملتان
(۵۲) شمیم اینڈ کمپنی ملتان
(۵۳) احمد کنکریٹ ملتان
(۵۴) مہران کاٹن فیکٹری شجاع آباد
(۵۵) راؤ میڈیکل ہال شجاع آباد
(۵۶) مکتبہ اویسیہ رضویہ بہاولپور
(۵۷) عبداللطیف سپیئر پارٹس بہاولپور
(۵۸) فیض اینڈ کمپنی شجاع آباد
(۵۹) بابو اصغر علی انجمن آرضیاں ملتان
(۶۰) سلطان سنز رجسٹرڈ ملتان
(۶۱) حاجی خدا بخش ملتان
(۶۲) لیلیٰ چوڑی ہاؤس ملتان
(۶۳) ملک عبدالرزاق بھٹہ کاٹن فیکٹری شجاع آباد
(۶۴) ایم حسن دین اینڈ سنز ملتان
(۶۵) انجمن جشن عید میلاد النبی کراچی
(۶۶) انجمن تاجدار حرم رجسٹرڈ کراچی
(۶۷) انجمن محبان صحابہ کرام کراچی
(۶۸) انجمن سیرت النبی کراچی
(۶۹) انجمن گلشن حبیب کراچی
(۷۰) تحریک نظام مصطفےٰ کمیٹی کراچی
(۷۱) ادارہ تقریباتِ اسلامی کراچی
(۷۲) جمعیت علماء پاکستان حلقہ گلبہار کراچی
(۷۳) پاکستان سنی ایجوکیشن کونسل کراچی
(۷۴) بزم سرکار مدینہ منگو پیر روڈ کراچی
(۷۵) اراکین عمومی جمعیت علماء پاکستان حلقہ گلبہار کراچی
(۷۶) خادمین حلقہ برنس روڈ کراچی

Marfat.com

سُنی کانفرنس نمبر

کُل پاکستان مُلتان سُنّی کانفرنس کے موقع پر درج اخبارات ورسائل و دینی اداروں نے سُنّی کانفرنس نمبر نکالے۔

۱۔ ہفت روزہ "افق" کراچی
۲۔ ماہنامہ "سوادِ اعظم" لاہور
۳۔ ماہنامہ "ترجمان اہلسنت" کراچی
۴۔ ہفت روزہ "الہام" بہاولپور
۵۔ پندرہ روزہ "سوادِ اعظم" لاہور
۶۔ روزنامہ "آفتاب" ملتان
۷۔ روزنامہ "سنگِ میل" ملتان
۸۔ مکتبہ قادریہ لاہور
۹۔ انجمن حزب الرحمٰن ساہیوال
۱۰۔ انجمن "تاجدارِ حرم (رجسٹرڈ) کراچی
۱۱۔ روزنامہ "سوادِ اعظم" لاہور
۱۲۔ روزنامہ "سعادت"

Marfat.com

کُل پاکستان سُنّی کانفرنس مُلتان کیخلاف سازش جو ناکام رہی!!

مُفتی عبدالقیوم ہزاروی لاہور کی انتظامیہ کمیٹی سُنّی کانفرنس

بے نظیر اور ریکارڈ کانفرنس، جس کے لئے بے مثال انتظامات کئی مربع میل میں پھیلے ہوئے تھے کا پلان اور جملہ انتظامات صرف ایک ماہ بلکہ اس سے بھی کم مدت میں کئے گئے اگرچہ کانفرنس کا تصور اور وقت کا تعین جولائی کے آخر میں کر دیا گیا تھا لیکن رمضان المبارک اور عیدالفطر کی وجہ سے وسط ستمبر تک کوئی پیش قدمی نہ ہو سکی۔ وسط ستمبر میں ایک میٹنگ میں مختلف ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے کمیٹیوں کی تشکیل ہوئی اور ۲۱ ستمبر کو جماعت اہلسنت پنجاب کا اجلاس فیصل آباد میں ہوا جس میں تشہیر کمیٹی نے طبع شدہ اشتہار اور رسید بکیں تقسیم کے لئے پیش کیں۔ ۲۰ اکتوبر کے اجلاس ملتان میں جو انتظامی جائزہ کے لئے منعقد ہوا، کمیٹیوں نے اپنے اپنے دائرہ کار سے متعلق پالیسیوں کی منظوری لی جس کا مطلب یہ ہوا کہ طے شدہ امور پر عمل صرف ۲ اکتوبر کو شروع ہوا۔

مورخہ ۱۳ اکتوبر بروز جمعۃ المبارک شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی سے جامعہ مظہر العلوم میں جب ملاقات ہوئی تو ان کے چہرے پر پریشانی کے آثار نظر آئے جب میں نے وجہ پوچھی تو انہوں نے اخبار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ملتان میں موجود مرکزی وزیر افتخار احمد انصاری کے بیان کی طرف متوجہ کیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ کانفرنس پر دو گھنٹے میں پابندی لگائی جا سکتی ہے۔ یہ بیان انہوں نے دیوبندی مکتبہ

Marfat.com

فکر کے ایک مدرسہ میں جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے دیا۔ اسی اخبار میں خواجہ صفدر وغیرہ دوسرے وزراء کی ملتان میں موجودگی کا بھی ذکر تھا۔ شیخ الحدیث صاحب کی بات کا جواب دیتے ہوئے میں نے کہا کہ سنی کانفرنس پر پابندی لگانا اب کسی کے بس کی بات نہیں۔ اگر یہ وزراء ایسا کریں گے تو یہ ان کی موت ہوگی۔ اس پر شیخ الحدیث صاحب نے فرمایا کہ ہاں وہ نادان اپنی موت پر دستخط کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا وہ کیسے تو انہوں نے گذشتہ رات کا واقعہ بیان کیا۔

"رات جب ہم کمشنر کے بلانے پر کمشنر آفس گئے تو اس کے پاس ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ آفیسرز جمع تھے۔ ہم سے تقریباً ایک گھنٹہ تک انتظامی مشکلات اور دشواریوں کا ذکر کرتے رہے۔ آخر ہم نے پوچھا۔" معاملہ کیا ہے؟ اور آپ کیا چاہتے ہیں؟ جو کہہ نہیں پاتے۔" تو ڈی آئی جی نے علیحدگی میں کانفرنس کے لیئے قلعہ کہنہ کی اجازت پر نظر ثانی کی طرف توجہ دلائی۔ جس کے جواب میں ہم نے کہا کہ ہم نے قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے کانفرنس کے لئے قلعہ کی اجازت لے رکھی ہے۔ ہم ایک انچ جگہ کی تبدیلی کے لئے تیار نہیں۔ آخر میں اسی مجلس میں افسران نے اصل معاملہ کی تصریح کرتے ہوئے بتایا کہ اوپر سے قلعہ پر کانفرنس کی اجازت منسوخ کرنے کا آرڈر آیا ہے اس پر میں (مولانا محمد شریف رضوی) نے اور علامہ کاظمی صاحب اور دیگر منتظمین کانفرنس نے متفقہ طور پر کہہ دیا کہ کانفرنس اگر ہوگی تو مقررہ مقام پر ہوگی۔ آپ کو مجبوری ہو تو اجازت منسوخ کر دیں۔ یہ کہہ کر ہم تمام حضرات اٹھ کھڑے ہوئے اور واپس آکر حضرت علامہ شاہ احمد نورانی سے رابطہ قائم کیا۔ علامہ نورانی صاحب نے رات ایک بجے جنرل ضیاء الحق صدر پاکستان سے براہِ راست رابطہ قائم کر کے صورتحال سے آگاہ کیا جس کا جواب جنرل ضیاء صاحب نے جذبۂ تعاون کے اظہار سے دیا اور کہا کہ "مجھے قطعاً اس معاملہ کا علم نہیں میں جنرل سوار خان سے پوچھتا ہوں آپ میرے جواب کا انتظار کریں آپ کو اطلاع مل جائے گی۔"

Marfat.com

چنانچہ میں اور شیخ الحدیث صاحب صبح نو بجے تک بیٹھے رہے تھے کہ ڈی سی آفس سے فون آیا کہ جنرل صاحب نے ہر ممکن تعاون کے لئے انتظامیہ کو ہدایت کی ہے اس لئے آپ حضرات مطمئن رہیں اسی روز جب افتخار احمد انصاری، دیوبندی مکتبۂ فکر کے ایک دوسرے مدرسہ میں خطاب کر کے فارغ ہوئے تو اخباری نمائندوں نے پوچھا کہ آج کانفرنس پہ پابندی کا آپ نے اعلان کرنا ہے تو اس وقت انصاری نے حلف اٹھاتے ہوئے کہا کہ میرے کل کے بیان کا مطلب پابندی لگانا نہیں تھا چنانچہ ذرا جو پابندی کے ردِّ عمل کے مقابلے کے لئے جمع ہوئے تھے جمعہ کی شام کو ملتان سے کوچ کر گئے۔

چونکہ محکمہ ڈویلپمنٹ سے یہ معاہدہ تھا کہ کانفرنس کے موقع پر قلعہ کے تمام ٹیوب ویلوں کو جاری رکھنا ہوگا اور ہر وقت پانی کی سپلائی جاری رہے گی اس معاہدہ پہ عمل درآمد کے لئے ایک ہفتہ قبل تجربہ کے طور پر جب بھی فل پاور پانی چھوڑا جاتا تو قلعہ کی بوسیدہ پرانی پائپ واٹرنگ تین چار مقامات سے روزانہ پھٹ جاتی۔ ۱۶ اکتوبر کی رات دو بجے تک یہ مسئلہ رہا کہ ایک جگہ سے مرمت کی گئی تو دوسری جگہ دو چار لائینوں کا حادثہ پیش آجاتا مگر تعجب ہوا کہ ۱۶ اکتوبر کی صبح سے اختتام کانفرنس تک کسی جگہ سے مجھے پائپ پھٹا ہوا نظر نہیں آیا۔

قلعہ کو بجلی سپلائی کرنے کے لئے جو ٹرانسفارمر پہلے سے موجود تھا وہ کانفرنس کے انتظامات کے لئے نہایت ناکافی تھا اس لئے بجلی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے انتظامیہ نے حبب واپڈا میونسپلٹی اور ڈویلپمنٹ اتھارٹی وغیرہ سے رجوع کیا تو واپڈا والوں نے لائن نہ ہونے کا عذر، ڈویلپمنٹ والوں نے تعاون کا اظہار کرتے ہوئے ٹرانسفارمر کے کمزور ہونے کا عذر، ڈویلپمنٹ والوں نے طاقت ور متبادل ٹرانسفارمر نہ ہونے کا عذر پیش کیا۔ آخر کار شہر کے بعض علاقوں کو بند رکھ کر کچھ وولٹ بڑھانے کا انتظام کیا مگر کانفرنس کے لئے روشنی اور لاؤڈ اسپیکر کے ٹھیکیدار مطمئن نہیں تھے چند جنریٹر جو ٹھیکیدار کے پاس تھے ان کو چلانے کے باوجود روشنی کا مسئلہ حل نہیں ہو رہا تھا۔ ۱۵ اکتوبر سہ پہر پولیس کے

Marfat.com

افسران انتظامات کا جائزہ لینے اور ٹریفک کے مسئلہ پر تبادلۂ خیال کے لئے اچانک تشریف لائے تو اس موقع پر ایس پی صاحب نے انتظامیہ سے مزید کسی تعاون کی ضرورت کا پوچھا تو کانفرنس کی روشنی اور لاؤڈ اسپیکر کے ٹھیکیدار مستری رشید احمد نے کہا کہ بجلی کی کمی کی وجہ سے پریشانی ہے اور ہر دفتر نے اظہار جذبۂ تعاون کے باوجود معذوری کردی ہے اس پر ایس پی صاحب نے فوراً مقامی انتظامیہ کو ہدایت کی کہ پولیس کا ہنگامی ضرورت کا ایک ٹرانسفارمر فوراً نصب کردیا جائے۔ یوں اچانک اور غیر متوقع طور پر بروقت الیکٹرک پاور کا ضروری مسئلہ حل ہوا ٹرانسفارمر کی تبدیلی کا عمل ۱۶ اکتوبر کو جلسہ شروع ہونے سے چند منٹ قبل ہوا۔

کانفرنس کی انتظامیہ نے باہر سے آنے والی بسوں کے لئے قلعہ سے باہر مشرقی علاقہ میں ایک گراؤنڈ مختص کیا تھا کہ بسیں وہاں سواریوں کو اتاریں اور دور دراز سے آئی ہوئی بسوں کو وہیں اسٹینڈ پر ٹھہرایا جائے۔ وہاں سے کانفرنس کے شرکاء پیدل چل کر قلعہ پر پہنچیں۔ اس مقصد کے لئے معینہ گراؤنڈ پر بورڈ لگائے گئے تھے۔ مگر ۱۵ اکتوبر کو جب ٹریفک پولیس کے ایس پی صاحب قلعہ پر تشریف لائے تو تبادلۂ خیال میں انہوں نے فرمایا کہ مجوزہ انتظامات سے مہمانوں کو تکلیف ہوگی اس لئے بسیں قلعہ کے جنوبی دروازہ سے داخل ہوں گی اور قلعہ پر سواریوں کو اتارتے ہوئے مغربی دروازہ سے باہر نکلتی جائیں گی۔ اس منصوبہ پر عمل کرتے ہوئے ہم شہر کی بعض سڑکوں کو ون وے (یکطرفہ ٹریفک) قرار دیں گے چنانچہ ایس پی صاحب کے اس منصوبہ پر نہایت کامیابی سے عمل ہوا اور یوں مسافر پریشانی سے محفوظ رہے۔

۱۶ اکتوبر کی صبح کو میں اور مولانا خدا بخش اظہر گاڑی لے کر ملتان میں داخل ہونے والی شاہراہوں پر قائم کردہ استقبالیہ کیمپوں کا معائنہ کرنے گئے تو یہ دیکھ کر نہایت خوشی ہوئی کہ کیمپوں کے پاس ٹریفک پولیس کا عملہ صبح سات بجے سے متعینہ راستوں کا نقشہ لئے ہوئے موجود تھا اور آنے والے قافلوں کی رہنمائی کر رہے تھے۔ البتہ

Marfat.com

ریلوے اسٹیشن پر سنی رضا کار پورا کنٹرول سنبھالے ہوئے تھے یہاں پولیس کی راہنمائی کی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ اسٹیشن سے مہمانوں کو قلعہ تک پہنچانے والی مقامی بسوں کو راستہ معلوم تھا۔

کئی مربع میل پر پھیلے ہوئے قلعہ کے تمام پلاٹ اور گراؤنڈ مہمانوں کے لئے نصب کردہ ٹینٹوں سے پُر تھے جن کو صوبہ اور پھر ضلع وار تقسیم کیا گیا تھا مگر اس کے باوجود قلعہ کے قرب وجوار میں تمام اسکول و کالج، مقامی انتظامیہ کے تعاون سے ہنگامی طور پر خالی کرانے پڑے کیوں کہ مہمانوں کی کثرت نے تمام اندازے غلط کر دیئے تھے۔

انتظامات کے آخری دنوں میں منتظمین کے اہم افراد مسلسل دن رات مصروفیت کی وجہ سے بیمار پڑ گئے تھے جس کی وجہ سے انتظامات کو عملی شکل دیتے وقت انتظامیہ کے باقی ماندہ افراد کو اپنے اپنے دائرۂ کار میں بھی اور باہر بھی مختلف شعبوں میں ہنگامی طور پر کام کرنا پڑ رہا تھا جب کہ دوسرے شعبوں کے نقشوں سے وہ بے خبر تھے اس لئے آخری ہفتے جس میں انتظامات کو عملی شکل دی جا رہی تھی نہایت مشکلات کا سامنا تھا۔ ہمہ جہتی مصروفیت کی بناء پر انتظامیہ کے موجودہ افراد کو یہ نہیں سوجھ رہا تھا کہ میں نے کیا کیا کرنا ہے اس صورت حال کے پیشِ نظر نہایت پریشانی تھی۔ مختصر وقت میں غیر محدود اور منتشر کام کیسے مکمل ہوگا۔

یہی صورت حال تھی اور کانفرنس کے شروع ہونے میں چار دن تھے کہ انتظامیہ کے ایک فرد نے جو کئی سالوں سے علیل ہیں اور ان کی انتڑیوں اور مثانہ کو کاٹ کر مصنوعی نظام قائم کیا گیا ہے میری مراد مولانا سیّد محمد عبداللہ شاہ مہتمم جامعہ انوار الابرار سے ہے جنہوں نے آگے بڑھ کر قلعہ کے جملہ انتظامات کا کنٹرول خود سنبھال لیا اور چار دن اور رات مسلسل بیدار اور مصروف رہ کر انتظامات کو آخری شکل دینے میں کامیاب ہوگئے۔ ان کے جذبہ کا یہ عالم تھا کہ اس دوران میں نے متعدد بار اصرار کیا کہ "آپ مریض ہیں، صحت کا سخت خطرہ ہے، کچھ آرام کر لیں"۔ مگر یہ مردِ مجاہد کانفرنس

Marfat.com

کے اختتام تک برسرِ کار رہا۔

انہی دنوں میں مجھے انتظامیہ کے ایک دوسرے فرد جمیل الدین صاحب پر بھی ترس آیا کہ وہ ہسپتال سے اُٹھ کر سیدھے قلعے پہنچ گئے اور رات دن شامیانے اوڈیٹ لگوانے میں مصروف رہے جب میں نے ان کے چہرے پر نمایاں کمزوری کے آثار دیکھے اور ان کی نبض پر ہاتھ رکھا تو اس وقت بھی ان کو بخار تھا۔ مختار صاحب کے ذمہ چونکہ قلعے سے باہر دفاتر و شہری امور تھے۔ وہ بھی رات دو بجے رکشا میں تیزی سے گزرتے ہوئے نظر آئے جب کہ ان کے بھائی دن رات، سید محمد عبداللہ شاہ کے ساتھ مصروف عمل رہتے ادھر اکابرین حضرت غزالی زماں، علامہ کاظمی صاحب، حضرت مخدوم العلماء، مولانا حامد علی خاں اور مولانا محمد شریف (شیخ الحدیث) کانفرنس پر مخالف سیاسی دباؤ کا مقابلہ کر رہے تھے۔ اس لئے ان کو اجلاس سے قبل تفصیلی انتظامات دیکھنے کا موقع ہی نہ مل سکا۔

ملک کے کونے کونے سے آئے ہوئے قافلوں میں بڑے بڑے مشائخ و علماء جو عوام کے مرکزِ عقیدت تھے ان کو میں نے قافلوں کے ساتھ کیمپوں میں لیٹے ہوئے دیکھا تو میں نے یہ تاثر لیا کہ آج اپنی امتیازی حیثیت کو قربان کرنے والے یہ لوگ اپنے اس عمل میں بااختیار نہیں ان کو کسی عظیم قدرت نے پابند کر رکھا ہے۔

میرا خیال تھا کہ پہلی رات کا اجتماع ریکارڈ ہوگا کیونکہ ملک کے کونے کونے سے ہر طبقہ کے لوگ پہنچے ہوئے ہیں پہلی رات کی شمولیت کے بعد یہ لوگ روانگی شروع کر دیں گے مگر میرا خیال غلط ثابت ہوا۔ جب میں دوسرے دن دور دراز سے آئی ہوئی بسوں کے اسٹینڈ کے پاس سے گزرا تو اس پر بسوں کی تعداد سے پہلے سے کہیں زیادہ تھی چنانچہ آخری اجلاس اور اس کا اختتام ایک ریکارڈ اجتماع پر ہوا۔

کانفرنس میں شمولیت کے لئے یوں تو قافلے ۱۳ اکتوبر سے ہی آنے شروع ہو گئے تھے مگر مسلسل آمد کا سلسلہ ۱۶ اکتوبر کی صبح ۵ بجے سے شروع ہوا۔ صبح سات بجے جب

Marfat.com

میں اور مولانا خدا بخش اظہر قلعہ کے مغربی گیٹ پر پہونچے تو اس وقت اس سے ملحقہ بازار اور قلعہ کا روڈ بسوں کی کثرت کی وجہ سے بند ہو چکا تھا جس کی بنا پر ہمیں استقبالیہ کیمپوں میں جانا پڑا۔ آٹھ بجے ٹریفک متعینہ روٹ پر پابند ہوگی۔ ۱۶ اکتوبر کو ۵ بجے کے بعد قافلوں کی آمد چھتیس گھنٹے جاری رہی اس کے پہلے چوبیس گھنٹے بلا فصل مسلسل بسیں قلعے سے نکلتی رہیں اور آخری بارہ گھنٹوں میں چند چند منٹوں کے وقفہ پر بسوں کی آمد جاری رہی۔

کسی بھی جلسے یا کانفرنس کی کامیابی، تشہیر اور رابطہ پر ہوتی ہے جس کے لئے سرمایہ بنیادی شرط ہے مگر سنی کانفرنس ان تمام مروجہ اسباب و ذرائع کے بغیر منعقد ہوئی مثلاً پبلسٹی کا یہ عالم تھا کہ کل پاکستان کے لئے پندرہ ہزار پوسٹر ۲۱ ستمبر کو شائع ہوئے روزنامہ "جنگ" کراچی میں تین اشتہار، "نوائے وقت" لاہور ایڈیشن میں ایک اشتہار، امروز لاہور و ملتان ایڈیشن میں تین اشتہارات شائع ہوئے۔

رابطہ کی صورت حال یہ تھی کہ کوئی بھی باقاعدہ دفتر مرکزی یا علاقائی سطح پر رابطہ کے لئے قائم نہیں کیا گیا ماسوائے چند مشائخ عظام سے رابطہ بنانے کے لئے ایک دو عدد عارضی دفتر تشکیل دیئے گئے۔ سرمایہ کا عالم یہ تھا کہ اراکین کو چند رسید بکیں پنجاب میں تقسیم کیں مگر ننانوے رسید بکوں کے زر بیع تن نہیں ہو سکے کیونکہ رسید بکوں میں ایک سو روپے کی پابندی تھی کون سے زر بیع خواہ نے تعاون لیا مگر کرنسی بہت بڑی تعداد میں طبع ہو کر ستمبر کی آخری تاریخوں میں مختلف شہروں کو ارسال کئے گئے تاہم یہ بات یقینی ہے کہ ملک کے گوشے گوشے سے انسانوں کا سیلاب کسی رابطہ پبلسٹی یا سرمایہ کا مرہونِ منت نہیں تھا اطراف ملک سے پندرہ بیس لاکھ انسانوں کو جمع کرنے والے محرکات کیا تھے اسے کوئی مؤرخ ہی بیان کرے گا۔

مذکورہ بالا چند واقعات بیان کرنے سے میرا مقصد قارئین کو یہ بتانا ہے کہ سنی کانفرنس کی مکمل کامیابی کسی پلان منصوبہ اور ظاہری ذرائع کی مرہونِ منت نہیں

Marfat.com

تھی کیونکہ منصوبے تو قدم قدم پر ناکام ہوتے رہتے، لیکن بر وقت غیر متوقع اسباب پیدا ہوتے چلے گئے جو کامیابی پر فتح ہوئے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ سنی کانفرنس ملتان کا حسنِ انتظام محض تائید ایزدی تھی جو رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ عنایت اور اولیائے کرام کے فیض سے حاصل ہوئی۔

اس کرم و فیض کا باعث اکابرین اور کارکنوں کا خلوص اور سوادِ اعظم اہلِ سُنّت و جماعت کا اپنے مسلک سے دلی لگاؤ اور اپنے حقوق کے تحفظ کا احساس و جذبہ تھا۔ میں اس لئے سنی کانفرنس ملتان کی انتظامیہ کا ایک فرد ہونے کی حیثیت سے حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نظرِ کرم اور بزرگانِ دین کے فیض پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالاتا ہوں اور سوادِ اعظم کو مبارک باد دیتا ہوں۔

(ہفت روزہ "افق" کراچی ۱۹ نومبر ۱۹۷۸ء)

*

حضرت شیخ التفسیر والحدیث مولانا الحافظ مفتی فیض احمد اویسی رضوی

کی

تصانیف

ناظم مکتبہ اویسیہ رضویہ (ملتان روڈ) بہاولپور (پاکستان) فون نمبر ۴۴۱۰

Marfat.com

اشتہار

کراچی میں اہلسنّت کی تصانیف کا مرکز

مکتبہ رضویہ

(۱) پاکستان میں سب سے بڑے سائز کا مترجم قرآن شریف

ترجمہ از اعلیٰ حضرت احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

(۲) اعلیٰ حضرت کے ترجمۂ قرآن کا انگریزی ترجمہ (زیر طبع ہے)

از پروفیسر شاہ فرید الحق مدظلہٗ

(۳) بہار شریعت حصہ ہیزدہم (۱۸)

عنقریب چھپنے والا ہے

(۴) مدنی قاعدہ : قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی وارکین جماعت اہلسنت پاکستان کی خصوصی فرمائش پر ترتیب دیا گیا۔ آجتک اس سے بہتر قاعدہ بغدادی کی طرز کا پیش نہیں کیا گیا

(۵) سیرت رسول عربی : زیر طبع ہے۔

(۶) روزانہ تاریخ کا کلینڈر اوقات نماز وسحری وافطار کا دائمی نقشہ نہایت خوبصورت انداز میں پاکستان میں پہلی مرتبہ پیش کیا جا رہا ہے۔

دیگر مطبوعات کے لئے فہرست کتب طلب فرمائیں۔

(مولانا) رضا المصطفےٰ اعظمی مہتمم مکتبہ رضویہ

آرام باغ کراچی فون نمبر ۲۱۶۴۷۶۴ ، ۲۱۷۸۸۹

Marfat.com

لائحہ عمل اور ہدایات

مملکتِ خداداد پاکستان میں مقام مصطفٰے کے تحفظ، نظام مصطفٰے کے نفاظ اور مسلک اہل سنت کے فروغ کے لئے ملتان سُنی کانفرنس (منعقدہ ۱۶، ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء) کے اس تاریخی موقع پر آپ کی خدمت میں چند گزارشات اس توقع کے ساتھ پیش کی جارہی ہیں کہ آپ اس پر خود بھی عمل کریں گے اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کی ترغیب دینگے۔ یوں انشاءاللہ اس کانفرنس کا عطا کردہ جذبہ دینی خدمت کا سبب بنے گا۔ اور ہم سب کی انفرادی اور اجتماعی طور پر دنیاوی فلاح اور اُخروی نجات کا موجب ہوگا۔

★ آپ اپنے علاقے میں سوادِ اعظم کی مذہبی تنظیم جماعت اہل سنت، سیاسی تنظیم "جمعیت علماء پاکستان" اور طلباء تنظیم "انجمن طلباء اسلام" کو منظم کریں خصوصاً علماء کرام اور مشائخ عظام سے یہ درخواست ہے کہ وہ اپنے عقیدت مندوں اور شاگردوں کو عرسوں اور جلسوں کے موقع پر ان تنظیموں سے عملی تعاون کرنے کی ہدایت فرمائیں۔

★ ہر علاقے میں ان تنظیموں کے دفتر کھولے جائیں، جہاں لائبریری اور دارالمطالعہ میں اکابرین اہل سنت کی کتابیں اور مسلک کے ترجمان اخبارات اور رسائل عوام کو پڑھنے کے لئے مہیا کئے جائیں۔ ہر دیہات میں تنظیم کے دفتر کا ہونا ضروری ہے۔

★ ہر محلے، گاؤں اور قصبے میں ہفتہ وار تبلیغی اجتماعات منعقد کئے جائیں اور عوام کو عقائد و اعمال کی درستی اور بجا آوری کی مؤثر طریقے سے تعلیم دی جائے۔

Marfat.com

★ سنّی مسجدوں کے ٹرسٹ بنائے جائیں اور ٹرسٹ میں پاکیزہ کردار اور صحیح عقیدے کے افراد لئے جائیں اس طرح ہماری مسجدیں بدعقیدہ لوگوں کی دخل اندازی سے محفوظ رہیں گی۔

★ ہر مسجد میں کسی نماز کے بعد روزانہ قرآنی تعلیم اور حدیث پاک کا درس دینے کا بندوبست کیا جائے۔ علاوہ ازیں مسجد کے ساتھ حفظ اور ناظرہ کا مکتب بھی ہونا چاہئے۔ تاکہ ہمارے سنّی بھائی اور بچے کسی بدعقیدہ شخص کے پاس تعلیم حاصل کرنے پر مجبور نہ ہوں۔

★ ہر شہر میں اہل سنت کے اکابرین کی کتابوں کا مکتبہ بھی ضرور ہونا چاہیئے ہے۔

★ معیاری دینی درس گاہوں کے قیام کی فوری ضرورت کا احساس کیا جائے ہر بڑے شہر میں دینی مدرسہ قائم کرکے اس میں درس نظامی کے ساتھ ساتھ طلباء کو جدید علوم بھی پڑھائے جائیں۔ دینی درس گاہوں کے طلباء میں اعلیٰ اخلاقی اوصاف پیدا کئے جائیں انہیں ایمان وتقویٰ اور صبر وایثار کا نمونہ بنایا جائے۔ اور انہیں اس قابل بنایا جائے کہ وہ کامیاب مصنف اور خطیب بنیں۔ مروجہ طرز تقریر میں خاطر خواہ تبدیلی کی ضرورت ہے۔ بعض بدعقیدہ مقرر محض اپنے اچھوتے انداز کی وجہ سے عوام میں مقبولیت حاصل کر رہے ہیں۔ تقریر جامع مدلل پرمغز اور موضوع پر حاوی ہونی چاہیئے۔ روزمرّہ کے مشاہدات اور سائنسی ترقی کی روشنی میں تقریر کو عقلی دلائل سے مزین کرکے پیش کیا جائے۔ فن خطابت کے سلسلے میں سُنی عوام کی تربیت کے لئے مجالس مقررین بنائی جائیں۔

★ بزرگانِ دین کے عرسوں کے موقع پر سُنی تنظیمیں عموماً اور مکتبے خصوصاً

Marfat.com

اسٹال لگائیں۔ صاحبِ عرس کی سیرت پر اخباروں اور رسالوں میں مضامین چھپوائیں اور مقام اولیاء کانفرنسیں منعقد کرکے نمایاں مقررین کے ذریعے ان کی تعلیمات کو عام کریں

★ اپنی تنظیم کی خبریں اخباروں اور رسالوں میں اشاعت کے لئے ضرور بھیجی جائیں۔ کارکن اچھے صحافیوں سے صحافت کی تربیت حاصل کریں۔ اور ان سے رابطہ بڑھائیں۔ علاقائی مسائل پر مراسلے اور بیانات اشاعت کے لئے بھیجیں۔ جب بھی کسی مرکزی یا صوبائی رہنما کے پالیسی امور پر بیانات آئیں تو ان کی حمایت میں بیان بھیجے جائیں۔ تاہم پالیسی معاملات میں مرکز کی ہدایت کے بغیر از خود بیان نہ دیں۔

★ ہر علاقائی دفتر میں جس قدر جلد ممکن ہو ٹیلی فون لگوایا جائے اس دوران کسی قریبی سُنّی بھائی کا فون نمبر اپنی تنظیم کے مرکزی، صوبائی اور ضلعی دفاتر میں رابطہ کے لئے دیا جائے۔

★ ہر سطح کے دفتر میں اس علاقے میں موجود تعلیمی اداروں، پولیس تھانوں اور رابطہ کے دیگر اداروں کی فہرست اور جملہ تفصیلات ہونی چاہئیں۔

★ ہر شعبۂ زندگی سے متعلق نمایاں افراد مثلاً وکیلوں، صحافیوں، مزدوروں ڈاکٹروں اور ماہرین تعلیم وغیرہ سے قریبی رابطہ رکھا جائے انہیں اپنی تنظیم میں شامل کیا جائے اور ان کے علم، تجربے اور صلاحیتوں سے فائدہ اٹھایا جائے۔

★ مخیّر حضرات اور آسودہ حال زمینداروں اور تاجروں وغیرہ کو مسجدوں اور دینی مدرسوں کی تنظیمی کمیٹی میں لیا جائے تاکہ وہ اپنی جیب سے یا اپنے اثر و رسوخ سے مالی وسائل مہیا کریں اور ہمارے علماء اور

Marfat.com

شاگرد علمی مصروفیات میں زیادہ توجہ اور وقت دے سکیں، مشائخ عظام کی ذاتی توجہ سے مالی وسائل کی فراہمی کا مسئلہ آسانی کے ساتھ حل کرایا جاسکے۔ دیگر سنّی ادارے بھی مارکیٹوں، منڈیوں اور دفتروں سے فنڈ جمع کرکے مالی پریشانیوں کو دور کرسکتے ہیں۔ کوشش کی جائے کہ ہر سنّی بھائی آپ کی تنظیم کو باقاعدگی سے ہر ماہ چندہ ادا کرے۔ اور ہر عقیدہ تنظیموں سے مالی تعاون کرنے سے باز رہے۔

★ ہر تنظیم برادران اہل سنت سے زکوٰۃ، صدقات اور قربانی کی کھالیں جمع کرکے "شعبۂ خدمتِ خلق" کے ذریعہ غریبوں، یتیموں، بیواؤں اور دوسرے حاجت مندوں کی مدد کرے۔ کسی سنّی کے وسائل غیروں کے کام میں نہیں آنے چاہئیں۔

★ خدانخواستہ کوئی حادثہ ہوجائے یا ناگہانی آفت آجائے تو مقامی قائدین اور کارکنوں کو فوراً وہاں امداد کے لئے پہنچنا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی بالاتر تنظیم کو بھی مطلع کرنا چاہیئے۔

★ اہل سنت کے ترجمان اخباروں اور رسالوں سے تعاون کرنا ضروری ہے۔ انہیں اپنے اشتہارات دینا اور دوسرے کاروباری اداروں سے اشتہارات دلوانا ہمارا اخلاقی فرض ہے۔

★ اپنے مقاصد کی تشہیر کے لئے سنجیدہ کوشش اور توجہ دی جائے بینر اور اور اشتہارات نمایاں مقامات بارونق چوراہوں، مرکزی مسجدوں تعلیمی اداروں، لاری اڈوں، ریلوے اسٹیشنوں، ہسپتالوں اور بڑی سڑکوں بالخصوص ہائی وے پر لگائے جائیں۔

★ اس یقین سے سرشار ہوکر کام کریں کہ آپ کی جدوجہد حق وصداقت کے فروغ کے لئے ہے۔ یقین — جوش وجذبے کا سرچشمہ اور اعتماد کا خزانہ

Marfat.com

ہے ۔ لہٰذا بے یقینی، تذبذب اور پست ہمتی سے دامن چھڑا کر ہی آپ منزل کی جانب قدم بڑھا سکیں گے۔

★ اپنے امیر کی اطاعت کریں۔ تاکہ نظم و ضبط برقرار رہے۔

★ کارکن ایک دوسرے سے برادرانہ محبت اور احترام سے پیش آئیں باہمی تعلق خاطر اپنے نصب العین سے محبت اور وفاداری کا اظہار کرتا ہے۔

★ ہر تحریکی ساتھی دوسروں کے ساتھ خوش اخلاقی اور شیریں کلامی سے پیش آئے۔ آپ کا رویہ دوسرے شخص کے دل میں آپ کی تنظیم سے قرب یا دوری پیدا کرنے میں بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔

★ کارکن کے قول اور فعل میں مطابقت ہونی چاہیئے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ دوسروں کو جس نیک کام کی تلقین کریں وہ خود نہ کرتے ہوں۔

★ ذاتی یا گروہی مفاد پر دینی مفاد کو فوقیت دیں اور ذاتی وقار پر تنظیمی وقار کو ترجیح دیں۔ اس کے لئے اپنے اندر ایثار اور قربانی کا جذبہ پیدا کرنا ضروری ہے۔

★ دینی کام کرتے وقت بعض اوقات لوگوں کی مخالفت، بے جا تنقید اور غلط الزام تراشی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ایسے حالات میں حوصلہ نہ ہاریں بلکہ صبر و استقامت کے ساتھ اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔ یہاں تک کہ حق واضح ہو کر غالب آجائے۔

★ تنظیمی فیصلے باہمی مشورے سے طے کریں۔ عہدے دار کھلے دل سے تنقید برداشت کریں اور اپنے آپ کو احتساب کے لئے پیش کریں۔

★ اختلاف رائے کو بردباری سے سننا چاہیئے اور آپس کے معاملات میں رواداری اور عفو و درگذر سے کام لینا چاہیئے۔ کسی رنجش کی صورت

Marfat.com

میں اوّل تو براہِ راست گفتگو سے غلط فہمیوں کا ازالہ کر لیا جائے ورنہ بصورتِ دیگر اپنے کسی بزرگ سے فیصلہ کرا لیا جائے۔ اس فیصلے کو نہ صرف تسلیم کریں بلکہ اپنے ساتھی کے خلاف دل میں ذرہ بھر کدورت بھی نہ رکھیں۔

★ تمام کارکن آپس میں بھی قریبی رابطہ رکھیں اور اپنے اردگرد رہنے والے عوام سے بھی ان کے دُکھ سُکھ میں ان کے کام آئیں اور ان کے ذاتی یا علاقائی مسائل حل کرنے میں مدد کریں۔

★ کارکن اپنا مطالعہ و مشاہدہ زیادہ سے زیادہ بڑھائیں۔ تاکہ وہ ماحول اور مخاطب کی ذہنی استعداد کے مطابق اپنا پروگرام مثبت انداز سے اور کامیابی کے ساتھ پیش کر سکیں۔

ملتان کی اس عظیم الشان تاریخی کانفرنس کے موقع پر تاریخ ساز اعلامیہ میں جن عزائم کا اظہار کیا گیا ہے۔ اس کی تکمیل کے لئے سرگرم ہو کر میدان میں آیئے۔ انشاء اللہ فتح و کامرانی آپ کے قدم چومے گی۔

فقط والسلام

آپ کی دعاؤں کا طلب گار

محمّد حنیف حاجی طیّب

۲۹۹۔ شرف آباد۔ سوسائٹی۔ کراچی ۵

پاکستان

۱۵، اکتوبر ۱۹۷۸ء

Marfat.com

اشتہار

کپڑے کو چار چاند لگانے والا

کراچی کا مشہور ادارہ

الحبیب ٹیکسٹائل بلیچنگ ملز

ٹیکسٹائل پروسیسرز۔ امپورٹرز اینڈ ایکسپورٹرز

آفس ایڈریس :
۱۷۔ نیو کلاتھ مارکیٹ۔ ایم اے جناح روڈ
کراچی نمبر ۲ پاکستان
فون نمبر : ۲۳۰۰۳۲

ملز ایڈریس :
۱۷۴ - گارڈن ویسٹ
کراچی نمبر ۳ پاکستان
فون نمبر ۷۰۶۵۵ ، ۷۸۰۵۸

Marfat.com

ملتان سُنّی کانفرنس میں

شرکت کرنے والے قافلوں کے امیروں کے اسمائے گرامی

صوبہ پنجاب

۱۔	حضرت مہر محمد خاں ہمدم صاحب	چھانگا مانگا۔	قصور
۲۔	جناب مولانا محمد احمد امجد	پتوکی۔	〃
۳۔	جناب غازی نذیر احمد خاں	چھانگا مانگا۔	〃
۴۔	جناب ملک محمد جاوید اعوان	〃	〃
۵۔	جناب مرزا عباس بیگ	〃	〃
۶۔	جناب محمد ارشاد جاوید	〃	〃
۷۔	جناب صاحبزادے محمد اقبال،	〃	〃
۸۔	جناب محمد افضال خاں	〃	〃
۹۔	جناب حافظ محمد جمیل بیگ	〃	〃
۱۰	جناب ڈاکٹر عبدالمجید اختر	رسول پورہ	〃
۱۱	جناب حافظ محمد یعقوب	〃	〃
۱۲	جناب مولانا منظور احمد صاحب	راجہ جھنگ	〃
۱۳	جناب احمد یار قادری	چونیاں	〃
۱۴	جناب ابوالجمیل محمد اسمٰعیل	کوٹ رادھا کرشن	〃
۱۵	جناب مولانا مختار کوکب	پتوکی	〃
۱۶	جناب ماسٹر محمود انصاری	〃	〃

Marfat.com

۱۷	جناب صوفی محمد لطیف	〃	〃	〃
۱۸	جناب مولانا غلام محی الدین	〃	کوٹ گاما	〃
۱۹	جناب عبدالحفیظ صاحب		چونیاں	〃
۲۰	جناب قاری شیر محمد صاحب	کوٹ مولوی عبدالقادر۔		قصور
۲۱	جناب حاجی غلام محمد	〃	〃	〃
۲۲	جناب سید خلیل احمد شاہ	〃	اچھرہ	لاہور
۲۳	جناب شاہ نزدار شاہ	〃	شالیمار ٹاؤن	〃
۲۴	جناب غازی عبدالشکور	〃	ساؤکن وند	سیالکوٹ
۲۵	جناب محمد انور	〃	کالر والا	〃
۲۶	جناب مولانا عنایت اللہ	〃	بھنگی	〃
۲۷	جناب قاری فقیر محمد مسعودی	〃	رنگپورہ	〃
۲۸	جناب مولانا ضیاء اللہ قادری	〃	〃	〃
۲۹	جناب مولانا غلام مصطفٰے	〃	ڈھلن بھلگن	〃
۳۰	جناب عبدالقیوم شیخ قادری	〃	پنڈی بھٹیاں	گوجرانوالہ
۳۱	جناب محمد حسین رضوی	〃	ٹال گڈھیا	〃
۳۲	جناب صاحبزادہ سید شبیر حسین شاہ	〃	حافظ آباد	〃
۳۳	جناب تاج الدین صاحب		علی پور چھٹہ	〃
۳۴	جناب محمد اقبال صاحب		حافظ آباد	〃
۳۵	جناب مولانا ابوداؤد محمد صادق	〃	اسلام پورہ	〃
۳۶	جناب مولوی غلام حسین	〃	گوجرہ	فیصل آباد
۳۷	جناب محمد شریف طاہر	〃	مدن پورہ	〃
۳۸	جناب میاں محمد سلیم	〃	〃	〃

Marfat.com

۳۹	جناب محمد الیاس	〃	جڑانوالہ 〃
۴۰	جناب حاجی نذیر احمد	〃	دارالسلام 〃
۴۱	جناب سید غلام جعفر	〃	ٹائپ کالونی 〃
۴۲	جناب چوہدری محمد صادق	〃	گوجرہ 〃
۴۳	جناب محمد بخش رضوی صاحب		فرید گنج فیصل آباد
۴۴	جناب قاری غلام رسول	〃	گلبرگ 〃
۴۵	جناب صاحبزادہ محمد انور حسین قادری۔		تاندلیاں والا 〃
۴۶	جناب حاجی فضل کریم صاحب		جھنگ بازار 〃
۴۷	جناب مولوی محمد حسین چشتی	〃	اسلام نگر 〃
۴۸	جناب قاری محمد صدیق	〃	گلبرگ 〃
۴۹	جناب سید حسین الدین شاہ	〃	راولپنڈی
۵۰	جناب محمد افتخار احمد	〃	ساؤتھ افریقہ
۵۱	جناب شاھد علی	〃	〃
۵۲	جناب محمد اسمٰعیل	〃	〃
۵۳	جناب غلام مرتضٰے	〃	〃
۵۴	جناب لیاقت علی	〃	〃
۵۵	جناب محمد سلیم یوسف	〃	〃
۵۶	جناب محمد خلیل	〃	〃
۵۷	جناب محمد ذاکر	〃	〃
۵۸	جناب فیض الفاروق	〃	〃
۵۹	جناب محمد ادریس	〃	سی بلاک اسلام آباد
۶۰	جناب مولانا محمد عبدالخالق مجددی صاحب		〃

Marfat.com

۶۱	جناب مولانا غلام محمد شیخ الحدیث صاحب	چکوال	جہلم
۶۲	جناب صاحبزادہ محمد حبیب اللہ	سرائے عالمگیر	گجرات
۶۳	جناب ڈاکٹر نذیر احمد ضیا	سنال واں	مظفر گڑھ
۶۴	جناب میاں شبیر ایڈووکیٹ	علی پور	〃
۶۵	جناب عبدالرزاق شاہ صاحب	کوٹ اودھ	〃
۶۶	جناب حافظ سید منور شاہ صاحب	لیہ	مظفر گڑھ
۶۷	جناب صاحبزادہ محمد عبدالحق	بندھالوی	سرگودھا
۶۸	جناب حافظ محمد ریاض	قائد آباد	〃
۶۹	جناب حافظ عطا محمد	خوشاب	〃
۷۰	جناب خواجہ محمد اسمٰعیل	ساہیوال	〃
۷۱	جناب حافظ محمد انور	اُترا	〃
۷۲	جناب مولوی عبدالرشید	چک نمبر ۲۳۳	جھنگ
۷۳	جناب سید منظر حسین شاہ	بھوانہ	〃
۷۴	جناب محمد طیب چشتی	سلائیٹ ٹاؤن	〃
۷۵	جناب مولانا شبیر احمد ہاشمی	داؤد آباد	وہاڑی
۷۶	جناب الحاج علی محمد	وہاڑی	〃
۷۷	جناب سید محفوظ الحق	بورے والا	〃
۷۸	جناب مولانا خان محمد	چک نمبر ۴۹۳	〃
۷۹	جناب قاری مشتاق احمد	بورے والا	〃
۸۰	جناب حافظ نذیر احمد صاحب	〃	〃
۸۱	جناب پیر سید ریحان شاہ	لڈن پورا	〃
۸۲	جناب مولانا منظور احمد فیضی	احمد پور شرقیہ	بہاولپور

Marfat.com

۸۳	جناب مولانا خلیل اشرف رضوی	ڈونگا بھونگا	〃
۸۴	جناب میاں محمد خالد لالے کا	ہارون آباد	〃
۸۵	جناب مولانا سید مسعود الحسن صاحب	غرف چن پیر	〃
۸۶	جناب مولانا محمد اللہ یار اشرفی صاحب		〃
۸۷	جناب فیض احمد	توگیرہ	〃
۸۸	جناب احمد محمود ظفر صاحب	منچن آباد	〃
۸۹	جناب مولانا محمد صدیق صاحب	میکلوروڈ گنج	بھاولنگر
۹۰	جناب حاجی نور محمد	چشتیاں	〃
۹۱	جناب نور محمد	〃	〃
۹۲	جناب سردار محمد	〃	〃
۹۳	جناب مولانا غلام رسول	فورٹ عباس	〃
۹۴	جناب سید فیض الحسن تنویر	فقیر والی	〃
۹۵	جناب مولانا محمد اشرف	چک نمبر ۱۰۸	〃
۹۶	جناب مولانا حبیب احمد سعیدی صاحب	فیروزہ	رحیم یار خاں
۹۷	جناب مولانا عبدالکریم آفریدی	ترنڈہ سوائے خاں	〃
۹۸	جناب حاجی اللہ جوایا صاحب	〃	〃
۹۹	جناب محمد شمس الدین اویسی	فتح پور	〃
۱۰۰	جناب سید عبدالرزاق	نواں کوٹ	〃
۱۰۱	جناب مولانا علاؤالدین	صادق آباد	〃
۱۰۲	جناب حافظ عبدالکریم	〃	〃
۱۰۳	جناب مولانا خدا بخش رضوی	〃	〃
۱۰۴	جناب الحاج مولانا مختار احمد	خانپور	〃

Marfat.com

۱۰۵	جناب مولانا خورشید احمد	〃	ظاہر پیر	〃
۱۰۶	جناب سید محمد انوار شاہ ہاشمی	〃	لیاقت پور	〃
۱۰۷	جناب مولانا گل محمد اویسی	〃	ترنڈہ پناہ	〃
۱۰۸	جناب مولانا محمد شفیع سعیدی	〃	چن پور	〃
۱۰۹	جناب مولانا عبدالکریم فیضی	〃	آمین آباد	〃
۱۱۰	جناب مولانا غلام قطب الدین فریدی	〃	گڑھی افتخار خاں	〃
۱۱۱	جناب انور حسن قریشی ایڈووکیٹ	〃	ضلع کچہری	ڈیرہ غازی خاں
۱۱۲	جناب مولانا غلام رسول صاحب		غلہ منڈی	شیخوپورہ
۱۱۳	جناب میاں نور شاہ	〃	ڈوگراں	〃
۱۱۴	جناب فیض عالم صاحبزادہ	〃	چوڑھ کانہ	〃
۱۱۵	جناب صاحبزادہ میاں خلیل احمد	〃	شرقپور شریف	〃
۱۱۶	جناب مولانا محمد عارف نوری	〃	مریدکے	〃
۱۱۷	جناب مولانا نور محمد	〃	داربرٹن	〃
۱۱۸	جناب مولانا ذوالفقار علی	〃	سانگلہ ہل	〃
۱۱۹	جناب میاں محمد ایاز	〃	ننکانہ	〃
۱۲۰	جناب ابوظفر مولانا منظور احمد	〃	کوٹ خادم علی	ساہیوال
۱۲۱	جناب مولانا الحاج غلام حسین	〃	غلہ منڈی	〃
۱۲۲	جناب چوہدری محمد یوسف	〃	عارف والا	〃
۱۲۳	جناب مولانا خلیق الرحمٰن	〃	〃	〃
۱۲۴	جناب عبدالوحید	〃	〃	〃
۱۲۵	جناب سجادہ نشین محمد صدیق	〃	بھور شریف	میانوالی
۱۲۶	جناب صاحبزادہ جمال الدین کاظمی	〃	خواجہ آباد شریف	〃

Marfat.com

۱۲۷	جناب صاحبزادہ عبدالمالک صاحب	〃	〃
۱۲۸	جناب صاحبزادہ میاں غلام یٰسین نقشبندی	کندیاں	〃
۱۲۹	جناب قاری شان محمد قادری صاحب	کبیر والا	ملتان
۱۳۰	جناب ڈاکٹر محمد عثمان	〃 جہانیاں	〃
۱۳۱	جناب محمد اسلم جاوید	〃 〃	〃
۱۳۲	جناب مولانا زاہد احمد نوری	〃 میاں چنوں	〃
۱۳۳	جناب منشی عبداللطیف	〃 سبزی منڈی خانیوال	〃
۱۳۴	جناب مولانا حافظ عبدالستار	〃 بھیڑہ بازار کبیر والا	〃
۱۳۵	حضرت پیر کرم شاہ صاحب	سرگودھا	
۱۳۶	جناب ابوالفتح صاحب	رحیم یار خاں	
۱۳۷	جناب محمد انور ہاشمی صاحب	〃	
۱۳۸	جناب مفتی محمد عبداللہ صاحب	قصور	
۱۳۹	جناب مولانا منظور احمد صاحب	بہاولپور	
۱۴۰	جناب شیخ عبدالشفیع	〃 رحیم یار خاں	
۱۴۱	جناب عابد انصاری	〃 چنیوٹ	
۱۴۲	جناب غوث محمد فریدی	〃 چیچہ وطنی	
۱۴۳	جناب ملک محمد یار	〃 مظفر گڑھ	
۱۴۴	جناب پیر محمد اسد خاں	〃 کوٹ ادھو	
۱۴۵	جناب سید خورشید احمد شاہ	〃 جگی شریف	
۱۴۶	جناب پیر طریقت محمد عبداللہ بارو صاحب	مظفر گڑھ	
۱۴۷	جناب خواجہ محمد حسن صاحب	سواگ شریف	
۱۴۸	جناب پیر سید حسن منور	〃 لیہ	

Marfat.com

۱۴۹ جناب مولانا محمد احسن ؍؍ فیصل آباد
۱۵۰ حضرت خواجہ سرفراز ؍؍ تونسہ شریف
۱۵۱ حاجی غلام مرتضےٰ ؍؍ ؍؍
۱۵۲ جناب خواجہ فقیر محمد ؍؍ سواگ شریف
۱۵۳ جناب مولانا فیض محمد نقشبندی ؍؍ وہاڑی
۱۵۴ جناب سید محمد اشرف شاہ بخاری لیہ
۱۵۵۔ مولانا غلام محی الدین صاحب چونیاں
۱۵۶۔ مولانا محمد سردار احمد شاہ ؍؍ پتوکی
۱۵۷۔ ڈاکٹر عبدالمجید اختر ؍؍ ؍؍
۱۵۸۔ ابوالبدر محمد شمس الزماں قادری ؍؍ لاہور
۱۵۹۔ مولانا عبدالحکیم اشرف قادری ؍؍ ؍؍
۱۶۰۔ علامہ ابوسعید غلام سرور صاحب گاندھی پارک لاہور
۱۶۱۔ مفتی غلام قطب الدین نعیمی ؍؍ ؍؍ ؍؍
۱۶۲۔ مولانا خادم حسین ؍؍ چراغ پارک ؍؍
۱۶۳۔ مولانا عبدالغفور ؍؍ باغبان پورہ ؍؍
۱۶۴۔ مولانا خادم حسین شرقپوری ؍؍ شاہدرہ ؍؍
۱۶۵۔ سید فصیح احمد جعفری ؍؍ ؍؍ ؍؍
۱۶۶۔ صوفی محمد علی نقشبندی ؍؍ سیالکوٹ
۱۶۷۔ مفتی مختار احمد گجراتی ؍؍ ؍؍
۱۶۸۔ مولانا حافظ محمد عالم ؍؍ ؍؍ ؍؍
۱۶۹۔ مولانا منظور احمد ؍؍ ڈسکہ ؍؍
۱۷۰۔ پیر صاحبزادہ سید ظہور الحسنین ؍؍ ؍؍ ؍؍

Marfat.com

۱۷۱-	محمد شفیع مغل	〃	〃 〃
۱۷۲-	سید مراتب علی شاہ	〃	گھکڑ منڈی گوجرانوالہ
۱۷۳-	مولانا حاکم علی	〃	راہوالی 〃
۱۷۴-	حافظ محمد سعید	〃	علی پور چھٹہ 〃
۱۷۵-	صوفی محمد اکرم رضوی	〃	کامونکی 〃
۱۷۶-	چودھری محمد صدیق رندھاوا	〃	فیصل آباد
۱۷۷-	مولانا محمد عارف	〃	سمندری
۱۷۸-	علامہ محمد اکبر صاحب		پیر محل
۱۷۹-	سید اسرار حسین شاہ	〃	اڈہ سندھلیانوالی
۱۸۰-	محمد انور حسین	〃	تاندلیانوالہ
۱۸۱-	حافظ محمد رمضان رضا	〃	دارالسلام
۱۸۲-	مولانا غلام سرور نورانی	〃	جہلم
۱۸۳-	قاری محمد یوسف	〃	〃
۱۸۴-	حاجی لال حسین	〃	〃
۱۸۵-	راؤ غلام سرور نسیم	〃	جہانیاں
۱۸۶-	عبدالسلام صدیقی	〃	〃
۱۸۷-	شیخ محمد ذوالفقار	〃	〃
۱۸۸-	چودھری فیض محمد	〃	〃
۱۸۹-	حاجی عبدالرشید	〃	〃
۱۹۰-	حاجی احمد یار	〃	〃
۱۹۱-	حافظ ملک دلیل خاں	〃	〃
۱۹۲-	چوہدری عطا محمد	〃	〃

Marfat.com

۱۹۳-	چوہدری لیاقت علی	〃	〃
۱۹۴-	شیخ محمد اسلام	〃	〃
۱۹۵-	حافظ شاہ محمد	〃	میاں چنوں
۱۹۶-	الحاج سید منظور احمد شاہ	〃	〃
۱۹۷-	پیر سوبارے شاہ	〃	〃
۱۹۸-	مولانا عبدالرحیم شاکر	〃	〃
۱۹۹-	ڈاکٹر کیپٹن ملک بیگ	〃	〃
۲۰۰-	سردار مختار علی خاں بلوچ صاحب	〃	〃
۲۰۱-	محمد طارق صاحب		میاں چنوں
۲۰۲-	ملک غلام سرور اعوان ایڈووکیٹ صاحب		ساہیوال
۲۰۳-	ڈاکٹر محمد صادق بھٹہ صاحب		〃
۲۰۴-	ڈاکٹر محمد امین	〃	〃
۲۰۵-	مولانا محمد ایوب الرحمان	〃	〃
۲۰۶-	عبدالرشید ارشد	〃	〃
۲۰۷-	سید محمد نواز	〃	کہروڑ پکا
۲۰۸-	ماسٹر انوار اللہ خاں	〃	شجاع آباد
۲۰۹-	مشتاق احمد اظہری	〃	〃
۲۱۰-	حاجی محمد طاہر سعیدی	〃	جلال پور پیر والا
۲۱۱-	پیر نصیر الدین شاہ	〃	لودھراں
۲۱۲-	ڈاکٹر امیر محمد	〃	〃
۲۱۳-	ڈاکٹر ملک شیر محمد	〃	〃
۲۱۴-	مولانا عبدالعزیز چشتی	〃	〃

Marfat.com

۲۱۵-	مولانا محمد ظریف	〃	اُوچ شریف
۲۱۶-	حافظ غلام قادر	〃	〃 〃
۲۱۷-	مولانا محمد سلیم	〃	〃 〃
۲۱۸-	حضرت شہباز	〃	〃 〃
۲۱۹-	مولانا محمد بخش	〃	ڈیرہ نواب
۲۲۰-	مولانا محبت علی	〃	〃 〃
۲۲۱-	پیر صالح محمد	〃	〃 〃
۲۲۲-	مولانا محمد اکرم	〃	خان پور
۲۲۳-	پیرزادہ سعید احمد	〃	〃 〃
۲۲۴-	مولانا احمد دین صاحب		خان پور
۲۲۵	مولانا منیر احمد	〃	〃
۲۲۶	شہزادہ سعید الرشید عباسی صاحب		بہاولپور
۲۲۷	مخدوم شمس الدین	〃	〃
۲۲۸	مخدوم زادہ محمد غوث	〃	〃
۲۲۹	مولانا فیض محمد اویسی	〃	حاصل پور
۲۳۰	مولانا حضور محمد	〃	〃
۲۳۱	دیوان حاجی محمد حسین	〃	〃
۲۳۲	پیر محمد اسلم اویسی	〃	علی پور چھٹہ
۲۳۳	صاحبزادہ نور سلطان	〃	بھکر میانوالی
۲۳۴	سید عارف حسین قدوسی	〃	〃 〃
۲۳۵	صاحبزادہ قاری غلام یٰسین بھوروی	〃	کنڈیاں ڈھنگ
۲۳۶	پیر میاں محمد صدیق	صاحب	عیسیٰ خیل

Marfat.com

۲۳۷	مولانا عبدالکریم ابدالوی	〃	شیخوپورہ	
۲۳۸	مولانا بشیر احمد سعیدی	〃	خانپور	رحیم یار خاں
۲۳۹	مولانا مختار احمد	〃	〃	〃
۲۴۰	ابوعابد شفیع محمد	〃	〃	〃
۲۴۱	الحاج مستقیم الدین	〃	〃	〃
۲۴۲	ابوالنور بشیر احمد	〃	〃	〃
۲۴۳	حافظ عبدالکریم	〃	〃	〃
۲۴۴	عطا محمد قریشی	〃	〃	〃
۲۴۵	عبدالصمد	〃	〃	〃
۲۴۶	بشیر احمد	〃	〃	〃
۲۴۷-	چوہدری کلیم اللہ	صاحب	خانپور	رحیم یار خاں
۲۴۸-	ملک امیر محمد	〃	〃	〃
۲۴۹-	پیر صالح محمد اویسی	〃	صادق آباد	〃
۲۵۰-	پیر غلام نصیر الدین محمود	〃	〃	〃
۲۵۱-	چوہدری محمد تقی	〃	〃	〃
۲۵۲-	صوفی محمد یوسف	〃	〃	〃
۲۵۳-	محمد خاں لغاری	〃	ڈیرہ غازی خاں	
۲۵۴-	نور محمد نقشبندی	〃	مظفر گڑھ	
۲۵۵-	خواجہ فقیر محمد	〃	سواگ شریف	
۲۵۶-	مولانا گلزار احمد	〃	جیب کالونی	وہاڑی
۲۵۷-	حافظ محمد عبداللہ	〃	〃	〃
۲۵۸-	صوفی عبدالرزاق	〃	مرضی پور	〃

Marfat.com

۲۵۹-	صوفی محمد سرور	〃	〃 〃
۲۶۰-	مولانا عتیق الرحمان	〃	یعقوب آباد 〃
۲۶۱-	قاری برکت علی	〃	〃 〃
۲۶۲-	مولانا مہر علی خاں	〃	عزیز آباد 〃
۲۶۳-	طالب صاحب	〃	〃 〃
۲۶۴-	حافظ محمد نذیر فریدی	〃	نیلی کاٹن فیکٹری
۲۶۵-	حاجی رحمت اللہ	〃	چنیوٹ جھنگ
۲۶۶-	مولانا محمد انور علی	〃	〃 〃
۲۶۷-	محمد اسمٰعیل راجپوت	〃	〃 〃
۲۶۸-	میاں محمد خالد	〃	بہاول نگر
۲۶۹-	مولانا محمد اللہ یار اشرفی	〃	〃
۲۷۰-	ڈاکٹر ایم ایچ چوہدری صاحب		ہارون آباد بہاولنگر
۲۷۱-	مولانا غلام رسول	〃	فورٹ عباس 〃
۲۷۲-	مولانا عبدالقادر اشرفی	〃	گجرات
۲۷۳-	حافظ غلام حسین سیالوی	〃	〃
۲۷۴-	صاحبزادہ ضیاء الحسن اشرفی	〃	〃
۲۷۵-	صاحبزادہ حفیظ الرحمان معصومی صاحب		〃
۲۷۶-	پیر سید منیر حسین شاہ صاحب		〃
۲۷۷-	پیر محمد جلال الدین شاہ	〃	ڈنگہ منڈی گجرات
۲۷۸-	مولانا محمد اشرف سیالیہ	〃	〃 〃
۲۷۹-	مولانا محمد عبید اللہ	〃	〃 〃
۲۸۰-	سید خضر حسین شاہ	〃	〃 〃

Marfat.com

۲۸۱-	عبدالمالک	〃	〃	〃
۲۸۲-	میاں محمد شریف	〃	〃	〃
۲۸۳-	ملک خان محمد	〃	سرگودھا	
۲۸۴-	صاحبزادہ محمد امین الحسنات شاہ	〃	بھیرہ شریف	سرگودھا
۲۸۵-	مولانا غلام علی قمر	صاحب	بھلوال	〃
۲۸۶-	محمد رفیق اطہر	〃	〃	〃
۲۸۷-	محمد عبداللہ نیازی	〃	〃	〃
۲۸۸-	ملک محمد نواز	〃	حافظ آباد	〃
۲۸۹-	مولانا ظفر اقبال	〃	ساہیوال	
۲۹۰-	مولانا مفتی غلام نبی	〃	عارف والا	ساہیوال
۲۹۱-	قاری محمد حسین حیدری	〃	چیچہ وطنی	〃
۲۹۲-	غوث محمد فریدی	〃	〃	〃
۲۹۳-	صاحبزادہ محب اللہ	صاحب	بصیر پور	ساہیوال
۲۹۴-	مولانا محمد نور اللہ	〃	〃	〃
۲۹۵-	صاحبزادہ سید اصغر علی شاہ	〃	ہڑپہ	〃
۲۹۶-	ڈاکٹر علی محمد	〃		لاہور
۲۹۷-	محمد ظفر قادری	〃		〃
۲۹۸-	ماسٹر کرم دین	〃		〃
۲۹۹-	چوہدری قدرت اللہ	〃	پتوکی	قصور
۳۰۰-		〃		
۳۰۱-	خان حمید اللہ خاں نیازی ایڈووکیٹ	صاحب		فیصل آباد
۳۰۲-	صاحبزادہ عبدالحق	صاحب		سرگودھا

Marfat.com

۳۰۳- رانا ولی محمد	〃		〃
۳۰۴- قاضی شفیق احمد	〃		〃
۳۰۵- مولانا عبدالقدوس	〃		〃
۳۰۶- ملک خان محمد بندیال	〃	قائدآباد	〃
۳۰۷- سردار خالق داد	〃		〃
۳۰۸- محمد علاؤالدین	〃	صادق آباد	رحیم یار خاں
۳۰۹- قاری عبدالعزیز فریدی	〃		رائے ونڈ
۳۱۰- مولانا حاجی نواب دین شرقپوری صاحب			〃
۳۱۱- حفیظ احمد صاحب			〃
۳۱۲- شیخ محمد اقبال	〃		〃
۳۱۳- حاجی مہر دین انصاری	〃	حافظ آباد	گوجرانوالہ
۳۱۴- حاجی محمد رمضان	〃	〃	〃
۳۱۵- مہر غلام نبی	〃	〃	〃
۳۱۶- ڈاکٹر محمد عثمان قریشی صاحب		جہانیاں	ملتان
۳۱۷- محمد اسلم جاوید سیالوی	〃	〃	〃
۳۱۸- بابو محمد یونس چشتی فریدی	〃	〃	〃
۳۱۹- چوہدری محمد شفیق چشتی فریدی	〃	〃	〃
۳۲۰- سید طالب حسین شاہ صاحب		〃	〃
۳۲۱- شیخ فضل کریم	〃	〃	〃
۳۲۲- مولانا اللہ نواز	〃	〃	〃
۳۲۳- محمد شفیع سیالوی	〃	〃	〃
۳۲۴- ڈاکٹر تاج الدین	〃	〃	〃
۳۲۵- رانا خلیل احمد نقشبندی	〃	〃	〃

Marfat.com

دیدہ زیب زیورات کا

بہترین مرکز

چاند جیولرز

پیارا نام عمدہ کام

سونے کی کوالٹی کی گارنٹی

آپ کا اطمینان ہمارا فرض

چاند سی دلہن کے لئے
چاند سے کہنے،

آج ہی خرید کے لئے
تشریف لائیے

ہمارا پتہ: چاند جیولرز

لیاقت صراف مارکیٹ کمرشل ایریا

لیاقت آباد۔ کراچی

فون نمبر ۷۷۳۷۲ ۴۱

۱ ستمبر

Marfat.com

صوبہ سندھ

۱	ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف جیلانی صاحب	کراچی
۲	جناب مولانا وزیر القادری صاحب	〃
۳	جناب صوفی ایاز خاں نیازی 〃	〃
۴	جناب محمد احمد صدیقی 〃	〃
۵	جناب مفتی سید شجاعت علی قادری 〃	〃
۶	جناب حافظ محمد تقی 〃	〃
۷	جناب حاجی محمد رفیع 〃	〃
۸	جناب علامہ محمد حسن حقانی 〃	〃
۹	جناب علامہ شاہ تراب الحق قادری 〃	〃
۱۰	جناب علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری 〃	〃
۱۱	جناب علامہ ابوطاہر محمد رمضان 〃	〃
۱۲	جناب مولانا محمد منظور الحق	〃
۱۳	جناب مولانا محمد انوار المصطفیٰ قادری صاحب	〃
۱۴	جناب حاجی حنیف طیّب صاحب	〃
۱۵	جناب پروفیسر شاہ فرید الحق 〃	〃
۱۶	جناب عبدالرشید قادری 〃	〃
۱۷	مولانا ابرار احمد حقانی صاحب	〃
۱۸	جناب مولانا جمیل احمد نعیمی 〃	〃
۱۹	جناب جمیل احمد صدیقی صاحب	〃
۲۰	جناب شمیم الدین 〃	〃

Marfat.com

۲۱	جناب سید عالم	″	″
۲۲	جناب حاجی محمد افضل	صاحب	کراچی
۲۳	جناب غلام محمد انصاری	″	″
۲۴	جناب عبدالعزیز	″	″
۲۵	جناب اسمٰعیل	″	″
۲۶	جناب سید برکت علی	″	″
۲۷	جناب شوکت خاں	″	″
۲۸	جناب ڈاکٹر اے جے انجم	″	″
۲۹	جناب دلدار خاں	″	″
۳۰	جناب سید ارشاد علی	″	″
۳۱	جناب نعیم الدین نیازی	″	لیاقت آباد
۳۲	جناب محبوب سلطان بھٹی	″	ڈرگ کالونی
۳۳	جناب عبدالحئی	″	جمشید کوارٹرز ″
۳۴	جناب حافظ محمد سمیع	″	کھوکھراپار ″
۳۵	جناب یعقوب احمد	″	سعود آباد ″
۳۶	جناب الحاج شریف الدین	″	اسلم روڈ ″
۳۷	جناب عنایت اللہ انصاری	″	کورنگی ″
۳۸	جناب قاری نثار الحق قادری	″	ولایت آباد ″
۳۹	جناب یوسف بدایونی	″	کورنگی ″
۴۰	جناب نواب علی	″	لانڈھی ″
۴۱	جناب حافظ محمد بخش	″	ملیر کالونی ″
۴۲	جناب غلام حسین پیرزادہ	″	جیکب لائن ″

Marfat.com

۴۳	جناب نیشے خاں	〃	لیاقت آباد	〃
۴۴	جناب عابد	〃	فیڈرل ایریا	〃
۴۵	جناب محمد ضمیر صدیقی	صاحب	نیو کراچی	کراچی
۴۶	جناب مرزا فخرالدین بیگ	〃	پاپوش نگر	〃
۴۷	جناب حاجی مشکور احمد خاں	〃	گلبہار	〃
۴۸	جناب غلام کبریا مفتی	〃	اورنگی ٹاؤن	〃
۴۹	جناب مولانا محمد اللہ دسایا الخطیب		بکرا پیڑی	〃
۵۰	جناب مولانا غلام نبی	صاحب	نیازی کالونی	〃
۵۱	جناب حاجی محمد حسین جمالی	〃	پیر کالونی	〃
۵۲	جناب محمد الیاس صدیقی	〃	رنچھوڑ لائن	〃
۵۳	جناب زکریہ موسیٰ کاپڑیہ	〃	میٹھادر	〃
۵۴	جناب محمد الیاس قادری	〃	کھارادر	〃
۵۵	جناب صوفی خادم حسین	〃	کیماڑی	〃
۵۶	جناب عبدالمجید کھتانی	〃	صدر	〃
۵۷	جناب ملک احمد خاں	〃	محمود آباد	〃
۵۸	جناب ملک محمد اسحاق	〃	برنس روڈ	〃
۵۹	جناب گل محمد قادری	〃	مارٹن کوارٹرز	〃
۶۰	جناب عبدالشکور طاہری	〃	خاموش کالونی	〃
۶۱	جناب محمد اسمٰعیل	〃	ریکسر لائن	〃
۶۲	جناب محمد یٰسین جبلپوری	〃	گجر نالہ	〃
۶۳	جناب عبدالعزیز چشتی	〃	بلدیہ ٹاؤن	〃
۶۴	جناب ذوالفقار احمد	〃	پاک کالونی	〃

Marfat.com

۶۵	جناب عبدالرحمٰن	〃	نیا آباد	〃
۶۶	جناب علی احمد	〃	الفریڈ اسٹریٹ	〃
۶۷	جناب خلیل احمد	〃	آصف کالونی	〃
۶۸	جناب سہیل احمد صدیقی صاحب		گورنر ہاؤس	کراچی
۶۹	جناب حاجی حبیب احمد	〃	عثمان آباد	〃
۷۰	جناب قاری غلام رسول	〃	قصبہ کالونی	〃
۷۱	جناب محمد لیاقت	〃	ہجرت کالونی	〃
۷۲	جناب سید نثار علی	〃	لیاقت چوک	〃
۷۳	جناب شفیق احمد	〃	جٹ لائن	〃
۷۴	جناب مختار اللہ راہی	〃	نیو کراچی	〃
۷۵	جناب محمد ہاشم	〃	جیکب لائن	〃
۷۶	جناب لئیق احمد	〃	بذشہ لائن	〃
۷۷	جناب محمد فاروق	〃	جیکب لائن	〃
۷۸	جناب مشتاق احمد شعیبؑ		محمد آباد	〃
۷۹	جناب عبدالغفار کھتری	〃	دودھا وریج	〃
۸۰	جناب محمد مبین بیگ	〃	وحید آباد	〃
۸۱	جناب کرامت حسین چوہان	〃	کشمیری محلہ	〃
۸۲	جناب اسلام الدین	〃	گولیمار	〃
۸۳	جناب عقیل احمد ہاشمی	〃	نشتر کالونی	〃
۸۴	جناب پیر طریقت سید محمد اشرف شاہ جیلانی،		فردوس کالونی	〃
۸۵	جناب عبدالقادر خاں عرف گارڈ صاحب		گولی مار	〃
۸۶	جناب عبدالغفور		علامہ اقبال کالونی	〃

Marfat.com

۸۷	جناب چوہدری محمد حسین	،	فیڈرل بی ایریا ″
۸۸	جناب خان محمد پراچہ	،	پیر کالونی ″
۸۹	جناب پیر طریقت صوفی عبدالعزیز شاہ جمالی		جہانگیر روڈ ″
۹۰	جناب شیخ المشائخ صوفی عبدالغنی شاہ ابوالعلائی نقشبندی		لیاقت آباد ″
۹۱	جمیل احمد صدیقی جمالی صاحب		ولیکا محل کراچی
۹۲	حاجی غلام نبی صاحب		فیڈرل ایریا ″
۹۳	محمد ارشاد انصاری صاحب		لانڈھی ″
۹۴	نعمانی میاں	″	صدر ″
۹۵	جناب مولانا عبدالمنعم ہزاروی	،	لیاقت آباد ″
۹۶	جناب مولانا غلام دستگیر نقشبندی		آگرہ تاج کالونی ″
۹۷	جناب شاہ حسین گرویزی صاحب		برنس گارڈن ″
۹۸	جناب خواجہ رضی حیدر	″	ناظم آباد ″
۹۹	جناب مولانا غلام رسول سعیدی		فیڈرل بی ایریا ″
۱۰۰	جناب سید نور عالم بخاری صاحب		لیاقت آباد ″
۱۰۱	جناب محمد صدیق راٹھور	″	″ ″
۱۰۲	جناب پیر سید ارشاد علی	″	حیدرآباد
۱۰۳	جناب انتظار احمد	″	″
۱۰۴	جناب محمد رمضان آرائیں ایڈووکیٹ		″
۱۰۵	جناب عبدالسلام ایڈووکیٹ صاحب		″
۱۰۶	جناب سید محمد ہاشم شمسی	،	″
۱۰۷	جناب سید احمد یوسف ایڈووکیٹ	،	″

Marfat.com

۱۰۸	جناب مولانا احمد میاں برکاتی	؍؍	؍؍
۱۰۹	جناب سید اسلام علی نقشبندی صاحب	؍؍	؍؍
۱۱۰	جناب میر رحمان	؍	صدر حیدر آباد
۱۱۱	جناب مولانا محمد یعقوب قادری ایڈووکیٹ	؍	نواب شاہ
۱۱۲	جناب مفتی عبدالستار چشتی صاحب		
۱۱۳	جناب مفتی محمد حسین قادری صاحب		سکھر
۱۱۴	جناب پیر عبدالخالق بھرچونڈی صاحب		؍؍
۱۱۵	جناب پیر طریقت حضرت محمد قاسم مشوری صاحب		لاڑکانہ
۱۱۶	جناب مولانا محمد نلے سٹے صاحب		نواب شاہ
۱۱۷	جناب مفتی نور محمد	؍	؍؍
۱۱۸	جناب مفتی تقدس علی خاں	؍؍	خیرپور
۱۱۹	جناب مفتی محمد رحیم	؍	؍؍
۱۲۰	جناب حافظ عبدالمجید	؍؍	میرپور
۱۲۱	ڈاکٹر محمد صدیق چوہان	؍؍	؍؍
۱۲۲	جناب انور جمال ایڈووکیٹ	؍؍	؍؍
۱۲۳	جناب حافظ غلام فرید سعیدی	؍؍	؍؍
۱۲۴	جناب مفتی در محمد	؍	سانگھڑ
۱۲۵	جناب مفتی عبدالرحیم	؍؍	؍؍
۱۲۶	جناب قاری عبدالمجید	؍	؍؍
۱۲۷	جناب مولانا علی بخش	؍	دادو
۱۲۸	جناب پیر عبدالخالق	؍	ڈہرکی
۱۲۹	جناب مولانا عبدالرحیم	؍	سکندری

Marfat.com

۱۳۰	جناب میاں عبدالحیٔ	〃	بھرچونڈی شریف
۱۳۱	جناب قاری عبدالرزاق	〃	حیدرآباد
۱۳۲	جناب افسر علی شاہ	〃	〃
۱۳۳	جناب مولانا محمد سعید قادری	〃	〃
۱۳۴	جناب پیر ثناءُ اللہ جاں سرہندی	〃	میرپور
۱۳۵	جناب پیر ابراہیم جان سرہندی	〃	〃
۱۳۶-	فقیر محبت علی خاں صاحب	دادو	سندھ
۱۳۷-	سید محمد حسین شاہ قاسمی	نواب شاہ	〃
۱۳۸-	حاجی مشتاق احمد	میرپور	〃
۱۳۹-	مولانا شاکر علی	〃	〃
۱۴۰-	مولانا محمد رمضان ابوالحسن،	بھنبھور	〃
۱۴۱-	مفتی عبدالطیف	ٹھٹھہ	〃
۱۴۲-	مولانا محمد قادری	پٹ عیدن	〃
۱۴۳-	مولانا نور حسین	ٹنڈو محمد خان	〃
۱۴۴-	محمد اویس	ٹنڈو جام	〃
۱۴۵-	حافظ عبدالغنی	شہداد پور	〃
۱۴۶-	مولانا محمد قاسم	شکار پور	〃
۱۴۷-	مولانا غلام عباس قادری صاحب	حیدرآباد	〃
	جناب پیرزادہ سلطان احمد انصاری صاحب		میرپور

Marfat.com

صوبہ سرحد

۱	جناب صاحبزادہ طیب الرحمٰن صاحب	ہری پور
۲	جناب مولانا عبدالمالک صاحب	ہزارہ
۳	جناب مولانا نظام الدین صاحب	ہزارہ
۴	جناب صاحبزادہ محب الرحمٰن صاحب	〃
۵	جناب مولانا محمود شاہ رضوی 〃	مانسہرہ
۶	جناب صاحبزادہ عبدالشکور 〃	〃
۷	جناب مولانا پیر محمد چشتی 〃	پشاور
۸	جناب مولانا محمد قاسم 〃	〃
۹	جناب حاجی محمد سہیل 〃	〃
۱۰	جناب مولانا جمال الدین 〃	〃
۱۱	جناب ظفر اقبال 〃	〃
۱۲	جناب مولانا سمیع اللہ 〃	〃
۱۳	جناب صاحبزادہ سید آل سیدی 〃	〃
۱۴	جناب صاحبزادہ سید آل مجتبیٰ 〃	〃
۱۵	جناب مولانا سرگند خاں 〃	ہشتنگر
۱۶	جناب قاضی عبدالمطلب 〃	سوات
۱۷	جناب مولانا شاہ طاہر شاہ میاں قادری صاحب	〃
۱۸	جناب مولانا عبدالطیف صاحب	ایبٹ آباد
۱۹	جناب پیر سید محمد انور شاہ 〃	ڈیرہ اسمٰعیل خاں
۲۰	جناب مولانا عزیز الرحمٰن 〃	〃
۲۱	جناب پیر سید سعادت شاہ 〃	بنوں

Marfat.com

۲۲-	سید احمد شاہ صاحب	تربیلہ
۲۳-	صاحبزادہ فیاض الحسن شاہ	ڈیرہ اسمٰعیل خاں
۲۴-	منیر حیدر صاحب	حیدر آباد
۲۵-	حافظ ظاہر شاہ صاحب	〃 〃
۲۶-	پیر سرگند خاں 〃	چارسدہ
۲۷-	پیر سید انور شاہ قادری صاحب	صدرہ شریف
۲۸-	اجمل خاں صاحب	سوات

صوبہ بلوچستان

۱	جناب مولانا شفیع الحق	سُوئی
۲	جناب مولانا عبدالقیوم جمالی	〃
۳	جناب مولانا فتح محمد باروزئی	سبّی
۴	جناب مولانا دائم الدین	〃
۵	جناب پیر نور اللہ جان رئیسانی	〃
۶	جناب مولانا حبیب احمد خارانی	خاران
۷	جناب قاری عبدالرحمٰن	خضردار
۸	جناب مولانا غلام محمد قاسمی	کوئٹہ
۹	جناب پیر سید حبیب سلطان	〃
۱۰	جناب مولانا سیف الرحمٰن	〃
۱۱	جناب مولانا محمد وزیر القادری	کچھ
۱۲	جناب مولانا پیر بخش بنگل زئی	بھاٹھر
۱۳	جناب مولانا محمد حیات جاموٹ	نصیر آباد

Marfat.com

۱۴	جناب مولانا محمد حسن نقشبندی		ٹیمپل ڈہرہ
۱۵	جناب سلطان غلام میراں		اُستا محمد
۱۶	جناب مولانا دُر محمد		〃
۱۷-	مولوی جمال دین	کوئٹہ	بلوچستان
۱۸-	مولوی سیف الرحمٰن	〃	〃
۱۹-	صاحبزادہ محمد عمر جان	〃	〃
۲۰-	مولانا نبی بخش نقشبندی	سبّی	〃
۲۱-	صوفی عنایت اللہ	〃	〃
۲۲-	رئیس حاجی نبی بخش	〃	〃
۲۳-	مولانا رضا محمد	〃	〃
۲۴-	صوفی سلیمان	〃	〃
۲۵-	محمد عمر کتھری	〃	〃
۲۶-	صوفی قادر بخش	مستونگ	〃
۲۷	عبداللہ جان نقشبندی	〃	〃
۲۸-	مولانا وزیر	ڈھاڈر	〃
۲۹-	مولانا عبدالغفور مینگل	اُوستو محمد	〃
۳۰-	مولانا محمد عالم	〃	〃
۳۱	مولانا شمیم القادری	ڈیرہ بگٹی	〃

Marfat.com

آزاد کشمیر

۱	جناب صاحبزادہ عتیق الرحمٰن صاحب	میرپور	آزاد کشمیر
۲	جناب مولانا محمد بشیر	〃	〃
۳۔	جناب مولانا محمد حیات	〃	شاہ ہمیرہ 〃
۴	جناب مولانا بشیر احمد	〃	میرپور 〃
۵	جناب مولانا عبداللہ شاہ	〃	مظفر آباد 〃
۶	جناب مولانا سید غلام یٰسین شاہ		دھیر کوٹ 〃
۷۔	مولانا محمد امین الدین صاحب		بھمبر آزاد کشمیر
۸۔	مولانا محمد ابراہیم	〃	راول کوٹ 〃
۹۔	سردار محمد	〃	〃 〃
۱۰۔	محمد اسحاق خاں قادری	〃	〃 〃
۱۱۔	صدر مدرس صاحب		کھڑی شریف 〃

نوٹ: کانفرنس میں شرکت کرنے والے قافلوں کے امیروں کی خدمت میں نہایت ادب سے درخواست ہے کہ ملتان میں موجودگی کے دوران انجمن کے کارکن جو معلومات جمع کر سکے۔ وہ اس کتاب میں درج کر دی گئی ہے۔ کافی امیروں کے نام جو ہمیں موصول نہ ہو سکے وہ درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔ چنانچہ ازراہ کرم جو نام اس کتاب میں درج نہیں ہو سکے۔ وہ آپ انجمن کے پتے پر بذریعہ ڈاک ارسال فرما دیں۔ تاکہ دوسرے ایڈیشن میں شائع کئے جا سکیں۔ نوازش ہو گی۔

آپ کا خادم
سید عالم

Marfat.com

ہاضمین رجسٹرڈ

ہاضمہ کی خرابی

ہاضمین سے شفایابی

ہر جگہ دستیاب

ملنے کا پتہ:

محسن دواخانہ رجسٹرڈ

۵/۱۸۳ - لیاقت آباد - کراچی نمبر ۱۹

Marfat.com

روزنامہ آفتاب ملتان

اداریہ

مدینۃ الاولیاء، ملتان میں سوادِ اعظم اہل سنت کی دو روزہ کل پاکستان سنی کانفرنس کا آغاز ہو چکا ہے۔ برصغیر کی تاریخ اس عظیم ترین روح پرور اور ایمان افروز اجتماع کو دیکھ کر اس امر کا یقین ہوتا ہے کہ دو قومی نظریہ پر حاصل ہونے والی مملکت خداداد میں شمع رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانے آج بھی اپنے دلوں میں وہی جوش وجذبہ اور تڑپ رکھتے ہیں جو تحریک پاکستان کے آغاز میں بنارس سُنّی کانفرنس کے وقت کارفرما تھا اور جس کے نتیجے میں دنیائے اسلام کی سب سے بڑی اور اسلام کے نام پر وجود میں آنے والی پہلی مملکت قائم ہوئی۔ ذاتِ الٰہی سے محبت اور عشقِ رسول صلعم کا یہ جنون تحریک ختم نبوت اور تحریک نظام مصطفےٰ میں بھی اپنے جوبن پر نظر آیا۔ یہ دونوں تحریکیں اپنے نیک مقاصد اور تائید ایزدی کی وجہ سے کامیابی سے ہمکنار ہوئیں۔ قوم کو نظام مصطفےٰ کا نعرہ بلاشبہ سوادِ اعظم ہی نے دیا۔ تاہم آج دوسری تمام جماعتوں نے بیک زبان نظام مصطفےٰ کے نعرہ کو اپنا کر سوادِ اعظم کی غالب اکثریت اور اہمیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ یہ اس امر کا ثبوت ہے کہ سوادِ اعظم متحد اور منظم ہو کر ہر جائز بات منوانے کی طاقت رکھتے ہیں جب کہ مرکزی جماعت اہل سنت پاکستان کی ایڈہاک کمیٹی کے چیئرمین اور کانفرنس کے مہتمم اعلےٰ علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی نے خطبہ استقبالیہ میں واضح کہا کہ یہ کانفرنس اس پرآشوب دور میں اسلام کی سربلندی مسلک اہل سنت کے تحفظ، پاکستان کے استحکام اور نظام مصطفےٰ کے نفاذ کے مقاصد کے لئے بلائی گئی ہے۔ علامہ کاظمی نے

Marfat.com

اس تشویش کا اظہار بھی کیا ہے کہ جماعت اہل سنت اور مسلک پاکستان کے خلاف منصوبے سازشیں کی جارہی ہیں بلکہ پورے ملک پاکستان کے خلاف منصوبے بنائے جارہے ہیں انہوں نے اس امر پہ بھی زور دیا کہ وقت کا اہم ترین تقاضا ہے کہ سارے ملک کے سنی حضرات اپنے اسلاف کی سابقہ روایات کے مطابق اپنے دین ومذہب اور ملک وملت کے تحفظ و سلامتی اور نظام مصطفٰے کی ترویج کے لئے پوری طرح منظم اور مستحکم ہوکر ان تمام فتنوں کو ناکام بنادیں انہوں نے یہ وضاحت بھی کر دی ہے کہ یہ خالصتاً مذہبی کانفرنس ہے۔ سیاست سے اس کا تو تعلق نہیں اور نہ اس کی بنیاد فرقہ واریت پر ہے

ہمارے خیال میں علامہ سیّد احمد سعید کاظمی جیسی جلیل القدر اور بزرگ ہستی کی یقین دہانی کے بعد ان شک وشبہات کی قطعاً کوئی گنجائش باقی نہیں رہی کہ اس کانفرنس کے کوئی سیاسی اغراض بھی ہوسکتے ہیں البتہ اس کانفرنس کے انعقاد سے جن اقلیتی جماعتوں کی "دوکانداری" اور بلند بانگ دعووں پر براہِ راست زد پڑے گا ان کا واویلا قدرتی امر ہے۔ البتہ اس نازک دور میں جب کمیونزم، سوشلزم اور لادینی فتنوں کا ایک سیلاب امنڈتا چلا آرہا ہے۔ ہر فرقہ کو اپنے تحفظ اور اپنے مسلک کی تبلیغ کا حق حاصل ہے بشرطیکہ اس کی سرگرمیاں اسلام کے بنیادی اصولوں کے منافی نہ ہوں۔ مثبت دینی سرگرمیوں کا اثر لادینی اور دیگر ازموں کی موت کا پیغام ثابت ہوسکتا ہے۔ ہم صدر مملکت جنرل ضیاء الحق کے اس دانش مندانہ اعلان کا خیر مقدم کرتے ہیں جس کے ذریعے انہوں نے ملتان سنّی کانفرنس کے انعقاد میں روڑے اٹکانے کی کوششوں کو ناکام بنادیا ورنہ امن وآشتی کی موجودہ فضا ہرگز برقرار نہ رہتی۔ ہمیں یقین ہے کہ سنی کانفرنس کے لاکھوں شرکاء جو مقام مصطفٰے کی عظمت

Marfat.com

اور نظام مصطفٰے کے نفاذ کا عزم لے کر چلے ہیں۔ اپنے قول و فعل کی کسی لغزش سے اس عظیم مشن کو نقصان نہیں پہنچنے دیں گے۔ سواد اعظم اہلسنّت یقیناً ملک کی غالب اکثریت ہیں۔ اکثریت اصولی طور پر اپنی جائز بات منوانے کا حق رکھتی ہے اس لئے صرف منظم اور متحد ہونے کی ضرورت ہے نہ آپ کا کوئی حق مار سکتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی آپ کی بات کو ٹال سکتا ہے۔ البتہ اغیار کی سازشوں کا شکار ہو کر آپ اگر ٹکڑوں میں بٹے رہے اور تنظیم کے فقدان کے سبب منظم احتیاطی گروپ اپنا کام دکھا گئے تو پھر قصور اپنا ہوگا۔ دوسروں کا نہیں!

پاکستان کے موجودہ نازک حالات اس امر کے متقاضی ہیں کہ آج پھر تحریکِ پاکستان کے جذبۂ ایمان کو بروئے کار لایا جائے اور سوادِ اعظم اہل سنت اپنے اکابرین کی روش پر چل کر پاکستان کو اسلام کا مضبوط قلعہ بنانے اور مقامِ مصطفٰے کے تحفظ اور نظام مصطفٰے کے نفاذ کے لئے اپنا ٹھوس کردار ادا کریں۔

روزنامہ "آفتاب" ملتان
۱۷ اکتوبر بروز منگل ۱۹۷۸ء

❁

۹۔ نورانی میاں جب اسٹیج پر آئے تو "جیوے جیوے نورانی" کے نعرے۔
۹۔ شمع رسالت کے پروانوں، سواد اعظم اہلسنت کا تاریخی کنونشن آج بعد نماز ظہر قلعہ کہنہ قاسم باغ اسٹیڈیم میں شروع ہوا۔ جماعت اہلسنت کے کنونشن کے موقع پر آزاد کشمیر اور چاروں صوبوں کے تقریباً ۱۵ لاکھ مندوبین اور عوام ملتان آئے ہوئے ہیں۔

Marfat.com

۸ــــ کانفرنس میں شرکت کے لئے گوشے گوشے سے آنے والوں کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔ اندرون پنجاب سے کئی قافلے پیدل ملتان پہنچے، جبکہ بسوں، کاروں اور ٹرکوں کے ذریعے کئی قافلے ملتان پہنچے۔ کراچی سے ایک قافلہ خصوصی ٹرین کے ذریعے آج صبح ملتان پہنچا۔ قافلہ میں شامل افراد نے نمائندہ "آفتاب" کو بتایا کہ ٹرین میں جگہ نہ ہونے کے باوجود کئی قافلے مختلف اسٹیشنوں سے شامل ہوئے جبکہ راستے میں انہیں کسی قسم کی مشکلات پیش نہیں آئی ہیں۔

۹ــــ کانفرنس کی وجہ سے آج شہر میں ٹریفک کے خصوصی انتظامات کئے گئے اور کانفرنس میں شرکت کے لئے آنے والے مندوبین کی بسیں، ٹرک اور کاروں کے لئے جن راستوں سے گزرے ان پر دوسری ٹریفک کو گزرنے کی اجازت نہیں تھی۔

۹ــــ سنی کانفرنس میں شرکت کے لئے آنے والی بسوں، کاروں اور ٹرکوں پر سبز پرچم لہرا رہے تھے۔ جبکہ ان پر چلو چلو ملتان چلو کے بڑے بڑے بینر بھی لگے ہوئے تھے۔

۹ــــ اس موقع پر شہر کی مختلف سڑکوں پر کئی محرابیں بنائی گئیں۔ اور بڑے بڑے بینر لگائے گئے۔ جن پر "سُنّی کانفرنس کے مندوبین کو مبارک باد، ہم سُنّی کانفرنس کے مندوبین کو سلام کرتے ہیں اور سنّی کانفرنس کے مندوبین کا خیر مقدم کے نعرے درج تھے۔

۹ــــ قلعہ کہنہ قاسم باغ کے مین گیٹ اور سڑک کے اردگرد جھنڈیاں اور بینر لگائے گئے تھے۔ مین گیٹ پر رنگ برنگ اینٹیں نصب تھیں۔

۹ــــ کانفرنس میں ملک بھر کے آٹھ ہزار علماء و مشائخ اکابرین اور بزرگان دین نے شرکت کی۔ ان میں سے جو اکابرین اسٹیج پر موجود رہے ان میں مولانا

Marfat.com

عبدالستار خاں نیازی ، پیر کرم شاہ ، دربار حضرت بہاؤالدین ذکریا ملتانی کے سجادہ نشین مخدوم کار حسین قریشی ، ظہورالحسن بھوپالی ، حضرت مفتی محمد حسین قاری (سکھر) حاجی حنیف طیب کراچی ، شاہ فرید الحق ، پیر بڑی پیونڈ شریف۔ اکبر ساقی (لاہور) دربار حضرت موسیٰ پاک شہید ملتان کے سجادہ نشین مخدوم شوکت حسین گیلانی ، مفتی محمد حسین سابق ایم پی اے سندھ ، صاحبزادہ غلام علی اکاڑوی ، مخدوم محمد سرفراز ، سجادہ نشین دربار تونسہ شریف ، پیر سید مظاہر اشرف (سندھ) سید عبدالقادر جیلانی (پنڈی) صاحبزادہ "خواجہ قمرالدین سیال شریف کے علاوہ چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر کے اکابرین اسٹیج پر موجود تھے۔

۹ــــ اسٹیج پر کراچی کے ایک کارکن حاجی قادر حبیب خاں عرف گارڈ عربی لباس میں موجود تھے۔ جنہوں نے کانفرنس کے دوران " اسلام کا جھنڈا بلند رہے گا" کے نعرے لگائے۔

۹ــــ کانفرنس میں شرکت کے لئے یوں تو بہت سے قافلے ملتان پہنچے۔ ان میں چند قافلوں کی تفصیلات اور ان کی قیادت کرنے والوں میں انتظار احمد (حیدرآباد ۲۶ ہزار) مختیار اللہ راہی (نیو کراچی ۲۲ ہزار) ایم اے جناح روڈ کراچی ۵۱ ہزار) مولانا منظور احمد (بہاولپور ۲۲۰۰) شیخ عبدالشفیع شاہ (رحیم یار خاں ۱۵۰۰) حضرت عبدالخالق (بھرچونڈی شریف ۱۵۰۰) میاں عبدالحئی (پیر جوگھی شریف) ۳ ہزار) عابد انصاری (جیوٹ ۷ ہزار) غوث محمد فریدی (چیچہ وطنی ۵۴۰) ملک محمد یار (مظفر گڑھ ۲۲۵۰) پیر محمد اسد خاں (کوٹ ادو ۲ ہزار) سید خورشید احمد شاہ ، (پیر جگی شریف ۳ ہزار) پیر طریقت حضرت محمد عبداللہ بارو (ضلع مظفر گڑھ ۱۰۱۳) خواجہ محمد حسن (سواگ شریف) ۱۳۶۵۵) پیر سید حسن منور (لیہ ۸۳۹۵) مولانا محمد احسن (فیصل آباد ۱۵۶۰) مولانا محمد قاسم (مشوری شریف ۲۷۰۵)

Marfat.com

مولانا محمد عرف نالے مٹھو (سکھر ۸۹۵) پیر عبدالخالق درگاہ بھرچونڈی شریف (ڈہرکی ۲۰۱۵) پیر ارشاد علی (حیدر آباد ۵۳۲۸) مولانا عبدالرحیم سکندری (۴۵۱) مفتی محمد حسین قادری (سکھر ۸۵۲) حضرت خواجہ سرفراز تونسہ شریف وحاجی غلام مرتضیٰ تونسہ شریف۔ (دو قافلے ۵۸۹۵) سید محمد خورشید احمد بخاری سجادہ نشین دربار (پیر جگی ۱۵۶۷۰) خواجہ فقیر محمد پیر سواگ شریف (مظفر گڑھ ۵۱۸) پیدل قافلہ مولانا فیض محمد نقشبندی (وہاڑی ۲۳۳۲) سید محمد اشرف شاہ بخاری (لیہ ۱۵۰۰) کے علاوہ ہزاروں مندوبین اور شرکاء شامل ہیں۔

٭ــــ کانفرنس کے اختتام پر مولانا حامد علی خاں نے جب دعا کی تو ہزاروں افراد نے آنسو بہائے۔

٭ــــ قلعہ کہنہ قاسم باغ پر مختلف ہوٹل بنائے گئے ہیں۔ ایک ہوٹل کا نام "نورانی پلاؤ" اور "فریدی زردہ" ہے۔ جبکہ ایک ہوٹل "اتحادی سری پائے" اور ایک ہوٹل "سستی کھانا ایک روپیہ" کے نام سے قائم ہے۔

٭ــــ کانفرنس میں شرکت کے آنے والے مندوبین اور شرکاء کے لئے قلعہ کہنہ قاسم باغ پر ۷۰۰ کیمپ لگائے گئے جب کہ ۵۰ ہوٹل کھولے گئے۔ انجمن طلباء اسلام نشتر میڈیکل کالج کے طلبا نے ہسپتال قائم کیا ہے جس میں مریضوں کا مفت علاج کیا جاتا ہے۔ عوام کی سہولت کے لئے۔ ٹیلی فون آفس بھی قائم کیا گیا ہے

٭ــــ کانفرنس کے اجلاس کی کارروائی سننے کے لئے آج قبل دوپہر سے ہی لوگ سخت دھوپ کے باوجود سٹیڈیم میں آنا شروع ہو گئے۔ پونے دو بجے شمع رسالت کے پروانوں نے نماز ظہر ادا کی۔

٭ــــ کانفرنس کے آغاز سے قبل ایک کارکن نے ہم عظمتِ رسولؐ کے پاسباں پاسباں، چھا گئے چھا گئے، سیدی مرشدی یا نبیؐ یا نبیؐ، اولیاء اللہ کا ہے پیغام،

Marfat.com

پاکستان پاکستان ، اسلام زندہ باد ، نظام مصطفےٰ زندہ باد اور غلام ہیں غلام ہیں رسولؐ کے غلام ہیں کے فلک شگاف نعرے لگائے۔

و ــــ سٹیڈیم کے چاروں طرف دیواروں پر سبز رنگ کے پرچم لگائے گئے تھے جن پر مدینہ پاک کے گنبد اور کلمۂ مبارک لکھا ہوا تھا جبکہ اسٹیج اور دیواروں پر رنگ برنگی لائٹیں بھی لگائی گئی تھیں۔

و ــــ سنی کانفرنس میں شمع رسالت کے ۱۵ لاکھ پروانوں نے شرکت کی۔

و ــــ "چھاگئے، چھاگئے"۔ "اہلسنّت چھاگئے"۔ "سیدی مرشدی یا نبیؐ یا نبیؐ کے فلک شگاف نعرے۔

و ــــ پیر طریقت مولانا حامد علی خان نے جب دعا کی تو ہزاروں آنکھیں اشکبار ہوگئیں۔

و ــــ آٹھ ہزار علماء و مشائخ کرام، اکابرین اور بزرگان دین نے شرکت کی۔

(روزنامہ "آفتاب" ملتان ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

دس ہزار اکابرین علماء اور مشائخ نے سنّی کانفرنس میں شرکت کی:

ملتان ۱۷ اکتوبر (اسٹاف رپورٹر)

کل پاکستان سنّی کانفرنس میں علامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی نے اعلان کیا کہ سنّی کانفرنس کی دوسری نشست میں ملک کے چاروں صوبوں اور آزاد کشمیر سے آئے ہوئے تقریباً ۱۰ ہزار علماء اور مشائخ اور اکابرین شریک ہیں۔ تاہم اسٹیج پر جو اکابرین موجود تھے ان میں حضرت مولانا شاہ احمد نورانی، مولانا عبدالستّار خاں نیازی، علامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی (ملتان) پیر محمد

Marfat.com

کرم شاہ (سرگودھا) مولانا عبداللہ شاہ، علامہ سید محمود احمد رضوی (لاہور) مفتی محمد حسین نعیمی (لاہور) علامہ سید محمد ہاشم فاضل شمسی (حیدرآباد) مفتی شجاعت علی قادری (کراچی) مولانا سلیم اللہ (لاہور) مولانا اکبر خاں ساقی (سرگودھا) مولانا محفوظ الحق شاہ (بورے والا) شیخ الحدیث مولانا غلام رسول (فیصل آباد) مولانا فیض احمد قادری (لاہور) مولانا غلام علی اوکاڑوی (اوکاڑہ) مفتی مختار احمد گجراتی (گجرات) حاجی فضل کریم (فیصل آباد)، مولانا شمس الزماں (لاہور) مولانا حسین الدین (پنڈی) مولانا نور احمد، شیخ الاسلام خواجہ عمر الدین سیالوی. پیر سید محمد اشرف جیلانی (کراچی) سید مظاہر اشرف جیلانی (کراچی) خواجہ سرفراز تونسوی خواجہ غلام مرتضیٰ تونسوی سید معین الدین شاہ (پنڈی) اقبال حسین نعیمی (کراچی) سید غلام محی الدین شاہ (پنڈی) سید عبدالرحمٰن علی پور عبدالجبار نیازی (کراچی) شاہ فرید الحق مولانا محمد شفیع اوکاڑوی اور مولانا زید بن قادری کے علاوہ کئی اکابرین موجود تھے.

"آفتاب" ملتان ۱۸ اکتوبر ۷۸ء

❁

● آج کے پہلے اجلاس میں جمعیت علما پاکستان کے رہنما مسٹر ظہور الحسن بھوپالی نے جو اسٹیج سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہے تھے ایک مقامی اخبار کے سنی کانفرنس کے خلاف معاندانہ رویہ پر سخت احتجاج کیا اور اسٹیج سے اعلان کیا کہ یہ اخبار ۱۲ گھنٹے کے اندر اندر اپنے اخبار کے صفحۂ اوّل پر معذرت شائع کرے، بصورت دیگر پورے ملک میں سوادِ اعظم اہل سنت اس اخبار کا بائیکاٹ کرینگے

● جب مقامی اخبار کے خلاف اسٹیج سے احتجاج کیا جا رہا تھا تو پنڈال میں موجود انسانوں کا ایک جم غفیر مشتعل ہو کر کھڑا ہو گیا اور اخبار کے خلاف

Marfat.com

نعرے لگانے لگا اس موقع پر لوگوں نے اخبار کی کاپیاں جلائیں اس دوران کانفرنس کی پریس گیلری میں موجود اخبار نویسوں سے مخاطب ہوتے ہوئے اسٹیج سے کہا گیا کہ اخبار نویس خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں کہ پنڈال میں ٹھاٹھیں مارتا ہوا کا سمندر ہے یا یہ ایک چھوٹا سا اجتماع ہے۔

۹۔۔۔ مولانا عبدالستار خان نیازی نے آج کے پہلے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سنی کانفرنس سات کروڑ سواد اعظم اہل سنت کا نمائندہ اجتماع ہے

۹۔۔۔ مولانا عبدالستار خان نیازی نے تقریر کرتے ہوئے اہلِ سنت پر زور دیا کہ وہ خود کو سنی کہلانے میں حجاب نہ کریں "سنی"، "دبڑ گھسنی" والا طرزِ عمل درست نہیں، انہوں نے ایک مثال دیتے ہوئے کہا کہ ایک شخص کا گدھا گم ہو گیا تھا لیکن اس نے کسی دوسرے کی گدھی کو اپنا گدھا ظاہر کر کے حاصل کرنا چاہا۔ جب اس سے کہا گیا کہ تمہارا تو گدھا گم ہوا تھا مگر یہ تو گدھی ہے اس پر اس نے جواب دیا کہ "میرا بھی زیادہ گدھا نہیں تھا"۔

۹۔۔۔ آج کے اجتماع میں بھی اسٹیج سے ریڈیو اور ٹی وی پر اہلسنت کی خبریں نہ دینے پر احتجاج کیا گیا اور بڑے غصے سے اعلان کیا گیا کہ اگر سواد اعظم کے علماء کو ریڈیو، ٹی وی پر نظر انداز کیا گیا تو اس کے خطرناک نتائج برآمد ہوں گے۔

۹۔۔۔ مفتی محمد حسین نعیمی نے کہا کہ برسر اقتدار طبقے کے بعض افراد کا کہنا ہے کہ "اسلام ہمیں دارا نہیں کھاتا"۔ مگر ہم اس طبقے پر یہ بات واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اسلام پوری قوم کو دارا کھاتا ہے اسے نافذ کیا جائے۔

۹۔۔۔ مفتی محمد حسین نعیمی نے اپنی تقریر میں حکومت کو "علی بابا" کے نام سے تعبیر کیا اور کہا کہ حکومت میں شامل ایک جماعت جو پچاس سال سے اسلام کا نعرہ لگا رہی ہے اور اپنی جماعت کا نام بھی "اسلامی" رکھے ہوئے ہے اقتدار

Marfat.com

حاصل کرنے کے بعد اسلام کے بارے میں سوچ رہی ہے کہ اسے کیسے اور کس طرح نافذ کیا جائے۔ انہوں نے قومی اتحاد کے سربراہ مولانا مفتی محمود کو علی بابا کا ساتھی قرار دیا اور کہا کہ اسلام کے نفاذ کا مسئلہ ان کی بھی سمجھ میں نہیں آتا۔

و۔۔۔ کانفرنس کے اختتام پر ایک دعا مانگی گئی جسے روحانی دعا کا نام دیا گیا اور کہا گیا کہ بزرگان دین کے اس شہر، شہر ملتان میں نظام مصطفےٰ کی تکمیل کی دعا ضرور رنگ لائے گی۔

و۔۔۔ کانفرنس کے تمام اجلاسوں میں جب بھی ملتان کا نام لیا گیا تو ملتان کو مدینۃ الاولیاء کے نام سے یاد کیا گیا۔

و۔۔۔ آج سنی کانفرنس کا آخری اور چوتھا اجلاس انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا قاسم اسٹیڈیم میں حدِ نگاہ تک آدم ہی آدم دکھائی دیتا تھا۔

و۔۔۔ آج رات آخری اجلاس میں آل پاکستان سنی رائٹرز گلڈ کے قیام کا اعلان کیا گیا۔

و۔۔۔ کانفرنس کے اسٹیج کے ایک کونے پر ایک ۸۰ سالہ بوڑھا عربی لباس میں رائفل اٹھائے وقفے وقفے کے بعد صرف ایک نعرہ لگاتا تھا "نبیؐ کا جھنڈا" اور پنڈال سے آواز آتی تھی "اونچا رہے گا" یہ بزرگ کانفرنس کے چاروں اجلاسوں میں شروع سے آخر تک اسٹیج کے کونے پر مسلسل کھڑا رہا۔

و۔۔۔ کل پاکستان سنی کانفرنس کی دوسری نشست کے موقعہ پر گذشتہ شب جب مولانا محمد اکبر ساقی تقریر کر رہے تھے تو کمشنر ملتان ڈویژن مسٹر جی ایم پراچہ کانفرنس کی کارروائی سننے کے لئے اسٹیج پر آئے اور کچھ دیر تک موجود رہے اس دوران فوٹو گرافروں نے ان کی تصویریں اتارنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے فوٹو گرافروں کو تصویریں اتارنے سے منع کر دیا۔

و۔۔۔ علامہ کاظمی صاحب نے تمام شرکاء سے اپیل کی کہ وہ احتجاج کے بعد

Marfat.com

ایک روپیہ جماعت اہلسنت کو چندہ دیں اس دوران ایک اکابر نے تجویز پیش کی کہ اسٹیج پر موجود اکابرین ۵، روپے چندہ دیں تو فوری طور پر اسٹیج سے ۱۳۲۵، روپے جمع ہوئے جبکہ ایک نامعلوم شخص نے ۲، ہزار روپے کا نقد عطیہ دیا۔

٭ــــ شاہ فرید الحق نے کہا کہ ہم نے کرسی پڑوسیوں کو دیدی ہے جس پر وہ ناچ رہے ہیں۔

٭ــــ سنی کانفرنس میں شرکت کے لئے دور دراز علاقوں سے آنے والے قافلوں کی آمد کا سلسلہ ابھی جاری ہے گذشتہ شب بھی متعدد قافلے اندرون سندھ، آزاد کشمیر اور قبائلی علاقوں سے ملتان پہنچے۔

٭ــــ سٹیج کے باہر ایک رنگ برنگی روشنیوں سے مزین ایک خوشنما بورڈ لگایا گیا ہے جس میں یا اللہ، یا محمد، پاکستان پائندہ باد، اسلام زندہ باد، السلام علیکم یا نبیؐ یا نبیؐ کے الفاظ ایک ترتیب سے باری باری روشن ہوتے ہیں۔ یہ بورڈ خاص طور پر لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔

٭ــــ کانفرنس کی انتظامیہ نے بڑی منظم طریقہ سے کارکنوں کی مدد سے نظم و نسق سنبھال رکھا تھا اور کہیں کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔

٭ــــ نصف شب گذرنے کے بعد درود و سلام کی گونج نے ایک سماں باندھ دیا تھا۔ اس وقت کائنات کا ہر ذرہ ایک عجیب کیفیت میں ڈوبا ہوا تھا جسے دیکھ کر ایمان تازہ ہو جاتا۔

٭ــــ دوسری نشست رات تقریباً ۲، بجے ختم ہوئی اور شرکاء کی واپسی کا سلسلہ صبح ۴، بجے تک جاری رہا جبکہ دوسرے شہروں سے آئے ہوئے لوگوں کے مختلف کیمپوں میں فجر کی اذان تک درود و سلام کا ورد جاری رہا۔

(روزنامہ "آفتاب" ۱۸، اکتوبر ۷۸ء)

Marfat.com

ٹی وی کی مذمت

ملتان ۱۶، اکتوبر (چیف رپورٹر)

ملتان میں تاریخی کل پاکستان سُنّی کانفرنس میں آج ٹی وی کی مذمت کی گئی۔ سٹیج سیکریٹری امجد علی چشتی نے کہا کہ مقامِ افسوس ہے کہ ٹی وی والوں کو اطلاع کے باوجود انہوں نے ملتان میں منعقد ہونے والی عظیم تاریخ ساز کل پاکستان سنی کانفرنس کو اہمیت نہیں دی حالانکہ ٹی وی ملک بھر میں ہونے والی معمولی تقریبات کو ٹیلی کاسٹ کرتا ہے۔ لیکن لاکھوں کے آج کے اجتماع میں سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ٹی وی نے شرکت نہیں کی۔ اس اعلان پر شمعِ رسالت کے پروانوں نے ٹی وی کے عملہ کی مذمت کی۔

"آفتاب" ملتان ۱۷، اکتوبر ۷۸ء

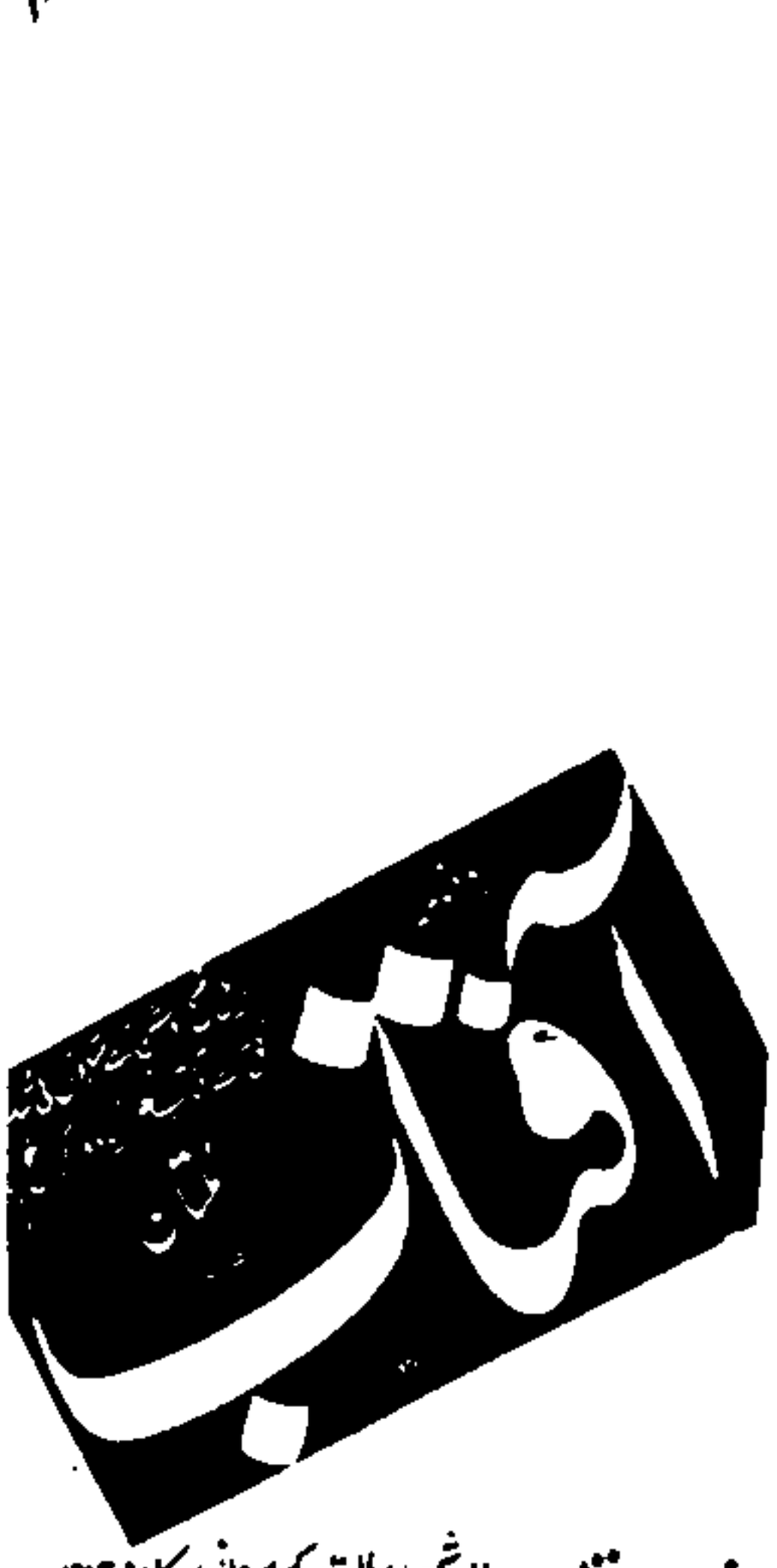

تعدادِ اجتماع:- "شمعِ رسالت کے پروانوں کا مدح خواں تاریخی اجتماع • سُنّی کانفرنس میں شمعِ رسالت کے لاکھ پروانوں نے شرکت کی • کانفرنس میں لاکھ کے آخر دس ہزار علماء و مشائخ اور بزرگانِ دین نے شرکت کی • جو منظر دیکھا ہے میں نے زندگی ملتان میں

آگئی تاریخ کی زرّیں گھڑی ملتان میں
جب شریعت کے نفاذ معتبر نے دی صدا
آگئے لاکھوں غلامانِ نبی ملتان میں
ہم نے دیکھے ہیں خلوص و آگہی کے قافلے
کس طرف سے آگئے ملتان میں سوچا نہیں
جو مقام مصطفےٰ کے عشق کے باعث ہوا،
ہم نے ایسا اجتماع اکثر کبھی دیکھا نہیں!

(روزنامہ آفتاب ملتان ۱۷، ۱۸، ۱۹ اکتوبر ۷۸ء)

Marfat.com

سندھ میں سینکڑوں قافلے ملتان پہنچ گئے۔

ملتان ۱۶ اکتوبر (اسٹاف رپورٹر)

جماعت اہلسنت پاکستان صوبہ سندھ کے نائب ناظم مولانا احمد میاں برکاتی کی قیادت میں گذشتہ روز ایک قافلہ حیدرآباد سے سنی کانفرنس میں شرکت کے لئے ملتان پہنچ گیا۔ ملتان پہنچنے کے فوراً بعد مولانا برکاتی نے جلسہ گاہ قاسم باغ کا معائنہ کیا اور کانفرنس کے انتظامات پر اطمینان کا اظہار کیا بعد میں انہوں نے حیدرآباد کے ممتاز صحافی اقبال جیلانی کے ہمراہ ملتان شہر کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا اور مختلف طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والوں سے ملاقات کی اور کانفرنس کے ساتھ تعاون کرنے پر ان کا شکریہ ادا کیا بعد ازاں حیدرآباد سے مزید تین قافلے مولانا سید پیر ارشاد حسین مولانا رضا محمد عباسی اور مولانا سید محمد میاں بھوپالی کی قیادت میں ٹرین بسوں اور پکاپ کے ذریعہ ملتان پہنچنے والے ہیں۔

Marfat.com

ہزاروں افراد پر مشتمل سینکڑوں قافلے سندھ سے آج پہنچیں گے

سنّی کانفرنس کے انتظامات کو آخری شکل دیدی گئی

ملتان ۱۵، اکتوبر (چیف رپورٹر) ملتان میں کل پاکستان سنی کانفرنس میں شرکت کے لیئے ملک کے طول و عرض سے لاکھوں افراد ملتان پہنچ چکے ہیں ابھی ہزاروں افراد پر مشتمل سینکڑوں قافلے ملک کے مختلف علاقوں سے ملتان پہنچیں گے کل پاکستان سنی کانفرنس ۱۶، اکتوبر سے ملتان میں شروع ہو رہی ہے کے انتظامات کو آخری شکل دے دی گئی ہے ایک اندازے کے مطابق سنّی کانفرنس میں ۲۵، لاکھ سے زائد افراد شرکت کریں گے اور اب تک ۱۰، لاکھ سے زائد مندوبین اور شرکاء ملتان پہنچ چکے ہیں معلوم ہوا ہے کہ سندھ سے ہزاروں افراد پر مشتمل قافلے روانہ ہو چکے ہیں جو آج کسی وقت ملتان پہنچ جائیں گے کانفرنس کے انتظامات کو آخری شکل دینے کے لیئے گذشتہ روز ممتاز عالم دین علامہ سعید احمد کاظمی کی صدارت میں خصوصی کمیٹی کا ایک اجلاس ہوا جس میں کانفرنس کے انتظامی اور دیگر اہم امور پر غور کیا گیا سنی کانفرنس کے رابطہ افسر جمعیت علمائے پاکستان کے ممتاز لیڈر جناب ظہور الحسن بھوپالی نے بتایا ہے کہ مندوبین اور شرکاء کی رہائش کے لیئے قاسم باغ حسین آگاہی اور لوہاری گیٹ کے نزدیک متعدد عمارتیں خالی کرائی گئی ہیں اور ان کے طعام کے لیئے پچاس ہوٹلوں کو ٹھیکہ دیا گیا ہے کانفرنس میں شرکت کے لیئے ایک قافلہ آزاد کشمیر سے بھی ملتان پہنچ گیا ہے ایک قافلہ شاہ فرید الحق کی قیادت میں تیز گام کے ذریعے ملتان پہنچا جب کہ ایک اور قافلہ حاجی محمد رفیع کی قیادت میں چناب ایکسپریس کے ذریعے ملتان

Marfat.com

تیسرے قافلے کی قیادت مولانا محمد حسن حقانی کر رہے ہیں ایک اور قافلہ مفتی شجاعت علی قادری کی قیادت میں پہنچ رہا ہے جمعیت علماء پاکستان کے متحد و مقتدر رہنما جن میں مفتی عبدالقیوم حاجی حنیف طیب، ابرار احمد رحمانی دوست محمد فیضی، مولانا خدا بخش اظہر شامل ہیں پہلے ہی ملتان پہنچ چکے ہیں سنی کانفرنس کے سلسلے میں اعلان ملتان تیار کیا جا رہا ہے جس کی منظوری جماعت اہل سنت پاکستان کے خصوصی اجلاس میں دی جائے گی نشتر کالج کے طلباء قاسم باغ میں ڈسپنسری قائم کریں گے اس کے علاوہ ٹیلی گراف، پوسٹ آفس بھی قائم کیا جا رہا ہے مسٹر ظہور الحسن بھوپالی نے بتایا کہ کراچی کے صحافیوں کا ایک گروپ ۱۶ اکتوبر کو ملتان پہنچ رہا ہے اس کے علاوہ بجا طور پر یہ توقع کی جا رہی ہے کہ سنی کانفرنس کا اجتماع برصغیر کی تاریخ کا سب سے بڑا اجتماع ہوگا اور لوگ جوق در جوق ملتان پہنچ رہے ہیں انہوں نے بتایا کہ لودھراں کا ایک قافلہ جو چالیس بسوں، چھ ٹرکوں اور دس کاروں پر مشتمل ہے ملتان پہنچا ہے انہوں نے بتایا کہ ۱۶ اکتوبر کو سنی کانفرنس کے دو سیشن ہوں گے پہلا سیشن بعد نماز ظہر شروع ہوگا جس کی صدارت مولانا حامد علی خان کریں گے جب کہ پیر محمد قاسم مشہدی مہمان خصوصی ہوں گے۔

"سنگ میل" ملتان ۱۶ اکتوبر ۷۸ء

روزنامہ امروز ملتان

سُنّی کانفرنس کے موقع پر پولیس نے شہر میں ٹریفک کا خصوصی نظام قائم کر دیا

ملتان ۱۵ اکتوبر (اسٹاف رپورٹر)

ملتان میں ۱۶، ۱۷ اکتوبر کو منعقد ہونے

Marfat.com

وائی ٹی کانفرنس کے سلسلہ میں پولیس
نے شہر میں ابن قاسم باغ تک پہنچنے کے
لئے ٹریفک کے خصوصی انتظامات کیے گئے
ہیں اور کانفرنس میں شرکت کرنے والوں
کی سہولت کے لئے ٹریفک کا باقاعدہ
نظام مرتب کیا ہے جن کے مطابق قلعہ
کہنہ قاسم باغ پہنچنے کے لئے تمام بسوں
کو عیدگاہ خانیوال اڈہ دولت گیٹ،
حسین آگاہی روڈ قلعہ کہنہ کا روٹ استعمال
ہوگا جب کہ سٹیڈیم سے روانہ ہونے
والی بسیں قلعہ کہنہ کے دروازے سے
دائیں جانب مڑ کر وائر ورکس خیام سینما
اور چونگی نمبر ۹ سے گذریں گی کانفرنس
میں شرکت کرنے والوں کو اسٹیڈیم
سے روانہ ہونے والی بسیں سڑک پر چلنا
ہوگا سنی کانفرنس کے شرکاء کے لئے
جانے والی بسوں کو خانیوال روڈ کے
دونوں طرف عیدگاہ روڈ اور چونگی میں
کے درمیان خالی پلاٹوں میں ٹھہرانا ہوگا
سائیکل اور موٹر سائیکل لے سائڈ اسٹینڈ
کے اندر ہی ہوں گے خصوصی بسوں کے
لئے یک طرفہ ٹریفک چلائی جائے گی جو
یں خانیوال اڈہ سے روانہ ہوں یا
وہاں پہنچیں گی وہ وائر ورکس روڈ اور
خیام سینما کو چونگی نمبر ۹ کو ملانے والی سڑک
کو استعمال نہیں کریں گی ان بسوں کے
لئے خانیوال اڈہ چوک سے علی چوک کا
راستہ استعمال کیا جائے گا کسی بھی طرف
سے دولت گیٹ میں بسوں کو داخل
نہیں ہونے دیا جائے گا اور بہاول پور
سے آنے والی یا وہاں جانے والی بسوں
کو عام خاص باغ سے علی چوک کی طرف
موڑ دیا جائے گا اور وہاں سے وہ خانیوال
اڈہ کو روانہ ہوگا گی قلعہ کہنہ قاسم باغ
کے سامنے گھنٹہ گھر سے لوہاری گیٹ کی
طرف جانے والی ٹریفک کو براہِ راست
حسین آگاہی کی طرف موڑ دیا جائے گا
اور کسی کو بھی گھنٹہ گھر کی طرف سے وائر
ورکس روڈ پر داخل ہونے کی اجازت
نہیں ہوگی چوک حسین آگاہی سے گھنٹہ
گھر کی طرف موٹر گاڑیوں کے علاوہ
دوسری ٹریفک کو النگ روڈ کی
طرف موڑ دیا جائے گا جو بوہڑ گیٹ
کو لوہاری گیٹ سے ملاتی ہے۔

Marfat.com

ہاں مری چشمِ گنہگار نے یہ بھی دیکھا

(اقبال ساغر صدیقی)

مدینۃ الاولیاء ملتان میں آج کل تاریخ کا سب سے بڑا اجتماع ہو رہا ہے۔ دینِ حق کے متوالے اور محمدؐ مصطفےٰؐ کے شیدائی جوق در جوق، قافلہ در قافلہ ملک کے گوشے گوشے سے چلے آ رہے ہیں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کی ہر سڑک ملتان کے قاسم باغ کی طرف رواں دواں ہے حمد و ثنا اور درود و سلام کے زمزموں سے سارا شہر گونج رہا ہے ذکر و مشغل اور سوز و گداز کی گرم بازاری ہے اور نیکی اور بھلائی کی تلقین ہو رہی ہے۔ "نالہ نیم شبی ہے آہِ سحر گاہی ہے" سنی کانفرنس کا یہ اجتماع ملتان میں ملتِ اسلامیہ کا سب سے بڑا اجتماع ہے قاسم باغ میں ایک نیا شہر آباد ہے پورے شہر ملتان میں جشن کا سا سماں ہے جگہ جگہ آرائشی محرابیں ہیں قاسم باغ بقعۂ نور بنا ہوا ہے کانفرنس کے شرکاء کا جوش و خروش اسلام سے ان کی دلی وابستگی کا مظہر ہے نعرہ تکبیر کی گونج ایمان کو تازہ کر رہی ہے محمدؐ عربی کے لاکھوں غلاموں کا یہ اجتماع یقیناً ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی منزل کو قریب تر کر دے گا قلب و روح کے بے ساختہ مناظر دیکھ کر تحریکِ پاکستان کا جذبہ و جوش دوبارہ زندہ نظر آتا ہے چنانچہ وہاڑی سے دو ہزار منڈوبین کا قافلہ پیدل چل کر ملتان پہنچا ہے یہاں آنے والا ہر شخص خود آیا ہے لایا نہیں گیا اور ہر آنے والا اس یقین کے ساتھ آیا ہے کہ رسول کریم کے دکھائے ہوئے راستے پر چل کر ہی ہم مسلمان اللہ کی نصرت اور رحمت کے حق دار بن سکتے ہیں۔

روزنامہ "امروز" ملتان ۱۷ اکتوبر ۷۸ء

۹ــــ کانفرنس میں یہ نعرے لگ رہے تھے "جاگ اٹھا ہے اہلسنت" سنیوں کا یہ نعرہ ہے پاکستان ہمارا ہے۔

Marfat.com

۹۔۔۔ مفتی محمد حسین نعیمی نے اپنی تقریر میں کہا کہ پاکستان سب فرقوں کا ہے مگر سب سے زیادہ حصہ سنیوں کا ہے کیونکہ سنیوں نے پاکستان بنانے میں سب سے زیادہ قربانیاں دی میں انہوں نے اپنی تقریر میں چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر جنرل صدر ضیاء الحق کو مردِ مومن اور مردِ مجاہد کے نام سے پکارا اور کہا کہ اس مردِ مومن اور مردِ مجاہد میں جرأت اور حوصلے کا فقدان ہے یہ مجاہد ردعمل سے ڈرتا ہے اور اس میں قوت فیصلہ نہیں ہے۔

سُنّی کانفرنس درود و سلام اور دعا پر ختم ہوئی!

ملتان ۱۰ اکتوبر (اسٹاف رپورٹر) قلعہ کہنہ قاسم باغ میں دو روزہ سنی کانفرنس آج شب تقریباً سوا ایک بجے درود و سلام اور دعا پر ختم ہوئی۔ مولانا شاہ احمد نورانی کے ساتھ مل کر اہل سنت والجماعت کے لاکھوں افراد نے درود پڑھا۔ سلام بھیجا اور آخر میں ہاتھ اٹھا کر دعا کی یہ ایک روح پرور نظارہ تھا اس لئے اسٹیڈیم سے باہر قلعہ کہنہ کے مختلف حصّوں میں پھیلے ہوئے ہزاروں افراد جہاں بھی کھڑے تھے ہاتھ اٹھا کر دُعا میں شامل ہو گئے۔

(روزنامہ "امروز" ملتان ۱۸ اکتوبر ۷۸ء)

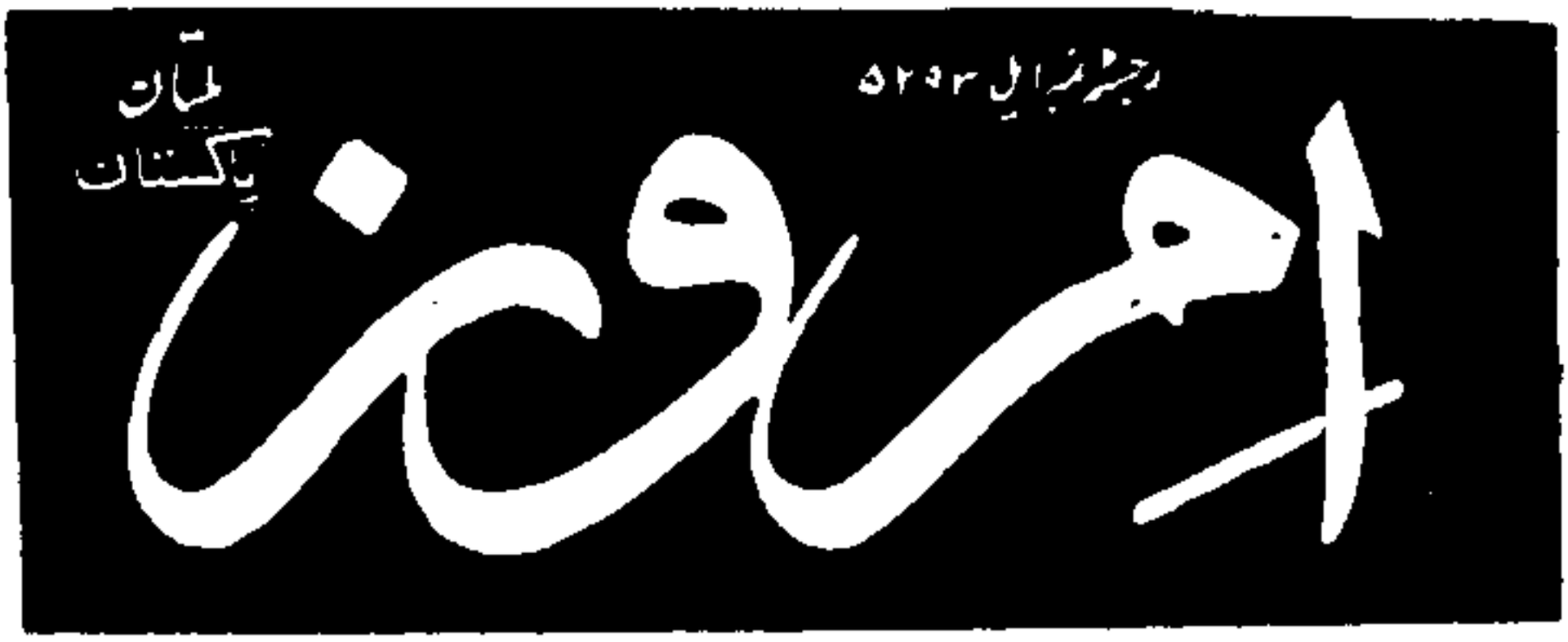
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۹۳

ملتان
پاکستان

امروز

"ملک کی تاریخی سنی کانفرنس کا افتتاحی اجلاس روزنامہ امروز بعد دوپہر قاسم باغ کے وسیع و عریض سٹیڈیم میں منعقد ہوا جو ملک بھر کے کونے کونے سے آئے ہوئے اہل سنت کے

اجلاس انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا قاسم اسٹیڈیم میں جہاں تک نگاہ تک آدم ہی آدم دکھائی دیتا تھا۔ پہلے روز سنی کانفرنس کی دوسری نشست میں انکشاف ہوا کہ ملک بھر کے دس ہزار علماء و مشائخ اور پندرہ لاکھ افراد کا اجتماع تھا۔ قلعہ پر جشن کا سماں ہے۔ ہر طرف

سمندر میں بدلا ہوا تھا۔ سنی کانفرنس کا آخری اور حوصلہ

Marfat.com

سبز پرچم اور اہل سنت کے بینر اور بیج دکھائی دیتے ہیں۔ قلعہ پر ایک نئے شہر کا منظر ہے۔ کانفرنس کے پنڈال میں لوگوں کی جتنی تعداد موجود تھی اُس سے کہیں زیادہ لوگ پنڈال سے باہر مختلف جلسوں پہ کھڑے ہو کر کانفرنس کی کارروائی سُن رہے تھے ● پہلی رات کو دوسرے اجلاس میں پورا اسٹیڈیم عوام سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور یہاں تل دھرنے کی جگہ نہیں تھی۔ اتنے ہی عوام باہر قلعہ کے مختلف مقامات پہ لاؤڈ سپیکروں سے اجلاس کی کارروائی سُن رہے تھے۔

خصوصی رپورٹ۔ ● مدینۃ الاولیاء ملتان میں آج کی تاریخ کا سب سے بڑا اجتماع ہو رہا ہے دین حق کے متوالے اور محمد مصطفےٰ کے شیدائی جوق در جوق قافلہ در قافلہ ملک کے گوشے گوشے سے چلے آئے ہیں مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کی ہر سڑک شہر ملتان میں جشن کا سا سماں ہے جگہ جگہ آرائشی محرابیں ہیں قاسم باغ بقعہ نور بنا ہوا ہے کانفرنس کے شرکاء کا جوش و خروش سلام ملتان کی دلی وابستگی کا مظہر ہے نعرہ تکبیر کی گونج ایوان کو تازہ کر رہی ہے ● محمد عربی کے لاکھوں غلاموں کا یہ اجتماع یقیناً ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کی منزل کو قریب تر کر دے گا قلب و روح کے پیاسے مناظر دیکھ کر تحریک پاکستان کا جذبہ و جوش دوبارہ زندہ نظر آتا ہے

پیدل قافلہ ۔ چل کر ملتان پہنچا ہے یہاں آنے والا ہر شخص ڈھائی سے دو ہزار مندوبین کا قافلہ پیدل

ملتان کے قاسم باغ کی طرف رواں دواں ہے ● محمد ثنا اور صلوٰۃ و سلام کے زمزموں سے سارا شہر گونج رہا ہے ذکر و شغل اور سوز و گداز کی گرم بازاری ہے اور نیکی اور بھلائی کی تلقین ہو رہی ہے نالۂ نیم شبی و آہ سحرگاہی ہے ● سُنّی کانفرنس کا یہ اجتماع ملتان میں ملت اسلامیہ کا سب سے بڑا اجتماع ہے۔ قاسم باغ میں ایک نیا شہر آباد ہے پورے

چاروں صوبوں کے علاوہ آزاد کشمیر کے باشندوں کی خاصی تعداد بھی سُنّی کانفرنس میں شرکت کے لئے آئی ہوئی ہے (نمائندہ خصوصی روزنامہ نوائے وقت ملتان ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۵ء)

روزنامہ "نوائے وقت" ملتان

انتظامیہ کی جانب سے طبی امداد، صفائی اور ٹریفک کے

خصوصی انتظامات۔ ملتان میں شمع رسالت کے پروانوں کی آمد کا تانتا بندھا ہوا ہے۔ ابن قاسم باغ کی تزئین و آرائش، کانفرنس کی پہلی نشست سہ پہر کو ہو گی:

ملتان ۱۵ اکتوبر (چیف رپورٹر) پاکستان کی تاریخ کی عظیم سنی کانفرنس کل پیر سے یہاں ابن قاسم باغ قلعہ کہنہ پر شروع ہو رہی ہے اس کانفرنس نے ۱۹۲۵ء میں مراد آباد میں ہونے والی سنی کانفرنس اور ۱۹۶۴ء میں بنارس کی سنی کانفرنس کی یادیں تازہ کر دی ہیں۔ سرکاری انتظامیہ نے بھی سنی کانفرنس کے انعقاد کے لئے وسیع انتظامات کئے ہیں۔

کارپوریشن نے اپنا ایک ہسپتال قائم کیا ہے۔ صفائی کے لئے خاکروبوں اور صفائی کے عملہ کی بڑی تعداد ابن قاسم باغ قلعہ کہنہ پر موجود ہے اسی طرح پولیس

Marfat.com

نے شہر میں ٹریفک کے لئے خصوصی
انتظامات کئے ہیں پولیس کے مقرر کردہ
انتظام کے مطابق تمام بسوں کو عیدگاہ
خانیوال روڈ، دولت گیٹ، حسین
آگاہی روڈ سے گزر کر قلعہ تک پہنچنا
ہوگا۔ اسٹیڈیم سے روانہ ہونے والے
بسیں قلعہ کہنہ کے دروازے سے دائیں
جانب مڑ کر وائر ورکس روڈ سے چنگی
نمبر ۹ سے گذریں گی۔ کانفرنس میں شرکت
کرنے والوں کو اسٹیڈیم کے سامنے سے
کی طرف موٹر گاڑیوں کے علاوہ دوسری
ٹریفک کو النگ روڈ کی طرف موڑ دیا

گزرنے والی سڑک پر گذرنا ہوگا سائیکل
اور موٹر سائیکل سٹینڈ اسٹیڈیم کے اندر
ہوں گے خصوصی بسوں کے لئے یک
طرفہ ٹریفک چلائی جائے گی قاسم باغ
کے سامنے گھنٹہ گھر سے لوہاری گیٹ
کی طرف جانے والی ٹریفک کو براہ است
حسین آگاہی کی طرف موڑ دیا جائے گا۔
اور کسی کو بھی گھنٹہ گھر کی طرف سے وائر
ورکس روڈ پر داخل ہونے کی اجازت
نہیں ہوگی چوک حسین آگاہی سے گھنٹہ گھر
جائیگا جو بوہڑ گیٹ کو لوہاری گیٹ سے ملاتی
ہے۔ "نوائے وقت" ملتان ۱۶ اکتوبر ۶۷ء

Marfat.com

بانی: حمید نظامی مرحوم
ایڈیٹر: مجید نظامی
روزنامہ
نوائے وقت
ملتان

ص، ۱۶ ذیقعد ۱۳۹۸ھ، ۲۰ اکتوبر ۱۹۷۸ء

• ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بجائے دارالسلام

ملتان میں منعقد ہونے والی سنی کانفرنس میں ایک قرارداد منظور کی گئی ہے، جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ضلع فیصل آباد کے مشہور تجارتی قصبے اور تحصیل صدر مقام ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام تبدیل کر دیا جائے۔ اور اسے دارالسلام سے موسوم کیا جائے۔

یہ مطالبہ بہت پرانا ہے اور اس کے لیے پہلی مرتبہ آواز ۱۹۷۰ء میں اس وقت اٹھائی گئی تھی، جب اس قصبے میں مولانا بھاشانی نے اپنے ہم سفر کیمونسٹوں، سوشلسٹوں وغیرہ کی ایک کانفرنس بلا کر "ایشیا سرخ ہے" کے نعرے لگوائے تھے، اور "خلاؤ، گھیراؤ" کا پروگرام مرتب کیا تھا، اور اس کے جواب میں اسی جگہ ایک کل پاکستان اسلامی کانفرنس منعقد کی گئی تھی، اور بھاشانی کی پھیلائی ہوئی گمراہی کا بر سر موقع بڑا مؤثر اور طاشکاف توڑ کرنے کا اہتمام کیا تھا۔ اسی تاریخی کانفرنس میں ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام دارالسلام میں تبدیل کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا، اور بعد ازاں کہا جاتا رہا ہے اس کا پُرزور اعادہ کیا جاتا رہا ہے۔ اس دوران میں عوامی مطالبے پر لائل پور کو فیصل آباد سے موسوم کرکے ایک بڑا مستحسن اقدام بھی کیا جا چکا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا نام تبدیل کرنے کی رسمی سرکاری کارروائی میں اب مزید تاخیر نہیں کی جائے گی۔

روزنامہ نوائے وقت: "ملک کی تاریخ میں عظیم سنی کانفرنس پہلے دن کل پاکستان سنی کانفرنس کی وجہ سے نہ صرف قلعہ کہنہ قاسم باغ میں لاکھوں کا ہجوم تھا۔ لوگ بڑی خوش خلقی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ مصافحہ کر رہے تھے۔ جیسے عرصہ بعد دوست اور رشتہ دار ایک دوسرے سے مل رہے ہوں۔ مولانا عبدالستار خاں نیازی قاسم باغ قلعہ کہنہ کے وسیع و عریض سٹیڈیم اور پورے قلعہ پر پھیلے ہوئے لاکھوں افراد کے بہت بڑے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔

ڈیلی ٹیلیگراف: کے چیئرمین مخدوم جمیل الدین قریشی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ سنی کانفرنس میں قلعہ کی تمام کچی پکی جگہوں پر بارہ سو کیمپ لگائے گئے ہیں جن میں ۸ لاکھ افراد کے قیام کی گنجائش ہونے کے باوجود مہمان مندوبین کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ قیام کے سلسلے میں فراخدلی اور استقامت کی ضرورت ہے (نوائے وقت، ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

Marfat.com

روزنامہ "نوائے ملتان" ملتان

نوائے ملتان

بتاریخ ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء

سُنی کانفرنس کا پہلا روز

ملتان میں کل سے تاریخی سنی کانفرنس شروع ہوگئی ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ فوجی حکومت تک تک بھر میں غالباً یہ پہلی مذہبی کانفرنس ہے جسمیں نظام مصطفےٰ کے قیام کے لئے مثبت کوششیں تک کے کرنے کے لئے اتنی بھاری تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ کراچی سے لے کر پشاور اور آزاد پتن تک شوق ہوا ہے کہ اتنی بڑی کانفرنس کو ٹیلی ویژن کشمیر سے لے کر کوئٹہ تک شیعہ رسالت کے لاکھوں پر نہیں دکھایا گیا اور ٹیلی ویژن کا کوئی نمائندہ پروانے گزشتہ روز ملتان کے تاریخی قلعہ پر موجود یہاں نہیں پہنچا اس کے برعکس ملتان میں ہر نیارے پاک بھارت تھے اس بھاری تعداد میں لوگوں کا مجمع قبل ازیں کرکٹ میچ کے لئے ٹیلی ویژن کے لوگوں نے ابھی قلعہ کہنہ پر دیکھنے میں نہیں آیا تھا سے تیاریاں شروع کر رکھی ہیں

جلسے سے خطاب کرتے ہوئے علماء کرام نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ ملک میں نظام مصطفےٰ اور فقہ حنفی رائج کیا جائے۔ پاکستان کے صدر اور وزیراعظم کیلئے یہ لازمی قرار دیا جائے کہ وہ حنفی ہو۔ اس ضمن میں مولانا احمد سعید کاظمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انگریزی حکومت کے قیام کے بعد بھی برصغیر پاک و ہند میں فقہ حنفی رائج رہی ہے ماضی میں بھی اسلامی سلطنتیں فقہ حنفی کی پابند رہیں۔ اسی طرح پاکستان میں جو کہ فقہ حنفی سے رکھنے والے مسلمان قطعی اکثریت میں ہیں لہٰذا یہاں فقہ حنفی کو رائج کیا جائے اور دیگر مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کے لئے ان کی فقہ کے مطابق الگ قاضی رکھے جائیں

سُنی کانفرنس کا یہ مطالبہ بڑی حد تک جائز ہے کیونکہ کسی بھی ملک یا علاقے میں قانون وہاں کے اکثریتی باشندوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے بنائے جاتے ہیں۔ پاکستان میں فقہ حنفی سے متعلق مسلمانوں کی بھاری اکثریت ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے ہمیں یقین ہے کہ حکومت ملک میں نظام مصطفےٰ کے نفاذ کے وقت مسلمانوں کے ان جذبات اور احساسات کا خاص خیال رکھے گی۔

کانفرنس ابھی شروع ہے، جس کا اختتامی اجلاس آج رات ہوگا۔ اس موقعہ پر مولانا احمد شاہ نورانی تقریر کریں گے۔

رازدان

ہفت روزہ

نظام مصطفےٰ کے قیام کے بارے میں ابھی حکومت اور پاکستان قومی اتحاد کی جماعتیں غور ہی کر رہی تھیں کہ شاہ احمد نورانی نے سنی کانفرنس کر کے سب کو پیچھے چھوڑ دیا۔ جماعت اسلامی بغلیں جھانک رہی ہے کہ یہ کیا ہوگیا؟۔ انہوں نے بڑی مشکل سے شاہ احمد نورانی کے نظام مصطفےٰ کے نعرے کو قبول کیا تھا کہ ملتان میں سنی کانفرنس نے جماعت اسلامی کی ساری "عوامی قوت" اور "مذہبی قوت" کی قلعی کھول دی۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ یہ پاکستان نہ تو جماعت اسلامی کا ہے نہ ہی مسلم لیگ کا بلکہ خالصتاً سنیوں کا ہے جنہوں نے ملتان کانفرنس میں شرکت کر کے اپنی مذہبی یک جہتی کا ثبوت دیا ہے۔

Marfat.com

روزنامہ "حریت" کراچی

کل ملتان میں سُنّی کانفرنس کا آغاز ہوگا، پانچ سے دس لاکھ افراد شریک ہونگے، بھوپالی

ملتان ۱۴، اکتوبر (پی پی آئی) جماعت اہلسنّت کے زیر اہتمام پیر کو یہاں ایک دو روزہ کل پاکستان سُنّی کانفرنس کا آغاز ہوگا۔ اس کانفرنس میں کل ۴ اجلاس ہوں گے کانفرنس میں شرکت کے لئے سارے ملک سے وفود کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے اور کانفرنس کے آغاز تک جاری رہے گا جمعیت العلمائے پاکستان کے سیکریٹری اطلاعات جناب ظہور الحسن بھوپالی نے اخبار نویسوں کو بتایا کہ کانفرنس کے ۲، لاکھ شرکاء کے قیام کے لئے ملتان میں ۷۰۰ کیمپ قائم کر دیے گئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سنی کانفرنس کے اختتام پر ۱۷، اکتوبر کو ایک اعلان جاری کیا جائے گا جسے "اعلان ملتان" کہا جائے گا۔ وفود کے لئے ضروری سہولتوں مثلاً ہسپتالوں، ٹیلیگراف اور ٹیلی فون کا انتظام کر دیا گیا ہے اختتامی اجلاس کی صدارت مولانا حامد علی خان کریں گے اور پیر صاحب مشوری شریف مہمانِ خصوصی ہوں گے۔ دوسرے اجلاس کی صدارت شیخ الحدیث مولانا غلام رسول کریں گے۔ تیسرے اجلاس کی صدارت بلوچستان کے پیر علاؤ الدین کریں گے جب کہ اختتامی اجلاس اہل سنّت جماعت کے نومنتخب صدر کی صدارت میں ہوگا۔ مولانا شاہ احمد نورانی اس اجلاس میں مہمانِ خصوصی ہوں گے جناب بھوپالی نے بتایا کہ اس کانفرنس میں ملک بھر سے ۵ سے ۱۰ لاکھ افراد شرکت کریں گے۔

"حریت" کراچی ۱۵، اکتوبر ۷۸ء

Marfat.com

سُنّی کانفرنس سے مُلک و مِلّت کو استحکام حاصل ہوگا

متعدد وفود کی روانگی، آج خصوصی ٹرین مُلتان روانہ ہوگی.

کراچی ۱۴، اکتوبر (پ ر) بزم جمالی کراچی کا ایک وفد صوفی عبدالعزیز شاہ جمالی نظامی قادری کی سربراہی میں صوفیاء کرام و مشائخ مظاہرؒ شعراء، قراء، حفاظ و نعت خوان پر مشتمل ملتان کے لئے بذریعہ جناب روانہ ہوگیا۔ صوفی عبدالعزیز شاہ جمالی نے تمام حضرات سے درخواست کی ہے کہ اس سنی کانفرنس میں شرکت فرمائیں۔ دریں اثناء بزم جمالی کراچی نے مطالبہ کیا ہے کہ اس عظیم اشان سنی کانفرنس کی کارروائی ریڈیو اور ٹی وی پر پیش کی جائیں۔ سنی حضرات کا یہ اجتماع ملک و ملّت کے لئے نیک فال ہے جس سے ملک و ملّت میں اسلامی اقدار اجاگر ہوں گی۔ جمعیت علمائے پاکستان کے مرکزی رہنما پروفیسر شاہ فرید الحق کی قیادت میں جمعیت کا ایک وفد ملتان سنی کانفرنس میں شرکت کے لئے کراچی سے ملتان روانہ ہوگیا۔

علاوہ ازیں جمعیت کا ایک اور وفد جناب محمد حنیف حاجی طیب کی قیادت میں علیحدہ روانہ ہوا ہے۔ یہ وفود سنی کانفرنس میں شرکت کے علاوہ ۱۸، اکتوبر کو ملتان میں منعقدہ جمعیت علماء پاکستان کی مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں بھی شرکت کریں گے دریں اثناء جماعت کے ایک پریس ریلیز کے مطابق سنی کانفرنس ملتان میں شرکت کے لئے ایک اسپیشل ٹرین ۱۵، اکتوبر کو ۱۲½ بجے دوپہر کینٹ اسٹیشن کراچی سے روانہ ہوگی۔

بزم صابری کے صدر غلام محمد پہلوانی اور جنرل سیکرٹری جناب احمد نور نے

★★★★★

Marfat.com

ملتان کی تاریخی سنّی کانفرنس منعقد کرنے پر مولانا احمد سعید کاظمی و علماء اہلسنت کو مبارک باد پیش کی ہے۔

حلقہ رحمانی پاکستان کے سربراہ نے ایک بیان میں کہا ہے کہ علّامہ سیّد احمد سعید کاظمی دامت برکاتہ العالیہ کو نظریۂ پاکستان کے تحفظ اور نفاذ نظام مصطفیٰؐ کے مقصد عظیم کے حصول کے لئے عظیم الشان سنی کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق بخشی۔ حضرت علّامہ موصوف کا اقدام ملک و ملّت کے استحکام کے بروقت اور نہایت مبارک ہے حضرت شاہ محمد فاروق رحمانی نے سنّی کانفرنس کے دعوت نامے کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ اس سے قبل حرمین شریفین سے دعوت نامہ مل چکا ہے اور اب معہ رفقا سفر اسی کے انتظامات میں مصروف ہیں اس لئے سنی کانفرنس کے مبارک اجتماع میں ذاتی طور پر حاضر ہونے سے معذور ہیں لیکن روحانی طور حاضری ہوگی۔

مسلم اسٹوڈنٹس یونین پاکستان کے وفاقی صدر محمد اسحٰق مرنی جوائنٹ سیکریٹری معین و پنجاب کے صدر خالد نفیس فیبریکل کالج کے صدر خواجہ ظفرالدین ایجوکیشن کالج کے صدر حمید منصوری و سکریٹری حنیف سومرو نے ایک مشترکہ بیان میں سنی کانفرنس منعقد کرنے پر علماء کرام کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اسے وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا اور امید ظاہر کی کہ سنی کانفرنس ایک تاریخ سنگ میل ثابت ہوگی اور ملک میں نظام مصطفیٰؐ کے نفاذ کی تحریک میں ایک اہم کردار ادا کرے گی۔

"حریت" کراچی ۱۵ اکتوبر ۱۹۷۸ء

Marfat.com

آج سے سنّی کانفرنس کا آغاز ہو رہا ہے، مندوبین ملتان پہنچ گئے

مرکز اطلاعات دن رات کام کرے گا۔ شرکاء کی رہائش کیلئے سات سو خیمے لگا دیئے گئے

ملتان ۱۵ اکتوبر (پی پی آئی) ملتان میں دو روزہ سنّی کانفرنس کے انعقاد کے سلسلے میں تمام انتظامات مکمل کر لئے گئے ہیں اور سندھ پنجاب اور ملک کے دیگر حصّوں سے کانفرنس کے شرکاء ملتان پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ جمعیت علمائے پاکستان کے ممتاز رہنما اور سنّی کانفرنس کے رابطہ افسر جناب ظہور الحسن بھوپالی نے آج یہاں پی پی آئی کو بتایا کہ کانفرنس کے اسٹیج کے نزدیک قائم کیا جانے والا مرکز اطلاعات دو روزہ کانفرنس کے دوران دن رات کام کریگا انہوں نے کل رات ضلع وہاڑی سے دو سو مندوبین کا ایک قافلہ پیدل یہاں پہنچا ہے جب کہ اسی قسم کے گروپ سندھ سے بھی یہاں پہنچ رہے ہیں۔

جناب بھوپالی نے کہا کہ ابن قاسم باغ کے وسیع و عریض میدان میں سات سو خیمے نصب کئے گئے ہیں جب کہ مندوبین کو ٹھہرانے کے لئے متعدد مکانات بھی حاصل کئے گئے ہیں انہوں نے کہا کہ نشتر میڈیکل کالج کے طلباء نے کانفرنس کی جگہ طبّی امداد کے مراکز قائم کئے ہیں۔

* * *

روزنامہ "حریت" کراچی
۱۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء

Marfat.com

روزنامہ "مشرق" کراچی

سُنّی کانفرنسوں کی روداد کی اشاعت:

کراچی ۱۳، اکتوبر (پ ر) انجمن تاجران حرم پاکستان کے ناظم نشر و اشاعت و صدر اسٹوڈنٹس اسلامک مشن ممتاز علی خان حنفی نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ سنی کانفرنسوں کی مکمل روداد ایک کتابی شکل میں شائع ہوگئی ہے جس میں پٹنہ (۱۸۵۷ء) مراد آباد (۱۹۲۵ء) بمبئی (۱۹۴۶ء) بنارس (۱۹۴۶ء) کراچی (۱۹۴۶ء) دارالسلام پنجاب (۱۹۷۰ء) اور کراچی ۷۰ء میں منعقدہ سنی کانفرنسوں کی مکمل روداد شامل ہے۔ یہ کتاب ملتان کانفرنس کے پُرمسرت موقع پر سوادِ اعظم اہلِ سنّت کی خدمت میں پیش کی جائے گی جو ملتان میں ۱۶، ۱۷، اکتوبر کو منعقد ہو رہی ہے۔

روزنامہ "مشرق" کراچی
۱۴، اکتوبر ۱۹۷۸ء

روزنامہ "جنگ" کراچی

سُنّی کانفرنس کے لئے خصوصی ٹرین چلے گی:

کراچی ۷، اکتوبر (پ ر) جماعت اہلسنّت کراچی کے ناظم اعلیٰ مولانا منظور الحق نے اعلان کیا ہے کہ ملتان میں سُنّی کانفرنس کے لئے خصوصی ٹرین کی منظوری مل گئی ہے اور یہ ٹرین ۱۵، اکتوبر کو ساڑھے ۱۲ بجے دوپہر کراچی سے روانہ ہوگی اور صبح پانچ بجے ملتان پہنچے گی۔

روزنامہ "جنگ" کراچی

۸، اکتوبر ۷۸ء

Marfat.com

اشتہار

صوفی اینڈ صوفی

امپورٹرز ایکسپورٹرز

مالسوین میجک ڈائیز

برائے اسپیک پرنٹنگ

رابطے کے لئے ہمارے سول ایجنٹ

صوفی اینڈ صوفی

سے رابطہ کیجیے

ہیڈ آفس : پوسٹ بکس نمبر ۴۶۴۸ - ایم اے جناح روڈ کراچی

فون نمبر ۲۲۸۹۳۵ ، ۲۲۰۳۴۹

برانچیں : ۱- پوسٹ بکس نمبر ۱۳۳ - شاہی بازار حیدرآباد (سندھ)

فون نمبر ۳۰۹۸ ، ۵۸۳۵

۲- کارخانہ بازار فیصل آباد فون نمبر ۴۴۷۷

Marfat.com

آج ملتان میں دو روزہ سنّی کانفرنس شروع ہو رہی ہے

پانچ ہزار رضا کاروں نے سنی کانفرنس کا انتظام سنبھال لیا۔ قافلوں کی آمد جاری ہے۔

ملتان ۱۵، اکتوبر (نمائندہ جنگ) ملک بھر سے کل پاکستان سنی کانفرنس میں شرکت کے لئے قافلوں کی آمد کا سلسلہ جاری ہے اندرون سندھ سے بسوں کے ذریعہ ہزاروں لوگ ملتان پہنچے جب کہ صوبہ سرحد پنجاب اور بلوچستان سے بھی بسوں اور ٹرینوں کے ذریعے مندوبین کی آمد جاری رہی۔ کراچی سے آج صبح سب سے پہلا قافلہ تیز گام کے ذریعہ ملتان پہنچا پروفیسر شاہ فرید الحق صوفی ایاز خاں نیازی، مولانا جمیل احمد نعیمی اور مفتی شجاعت علی قادری بھی اس قافلے میں شامل تھے اب تک جو اہم شخصیات ملتان پہنچی ہیں ان میں پیر کرم شاہ الازہری، طاہر اشرف گیلانی پیر ابوالفتح مولانا غلام رسول صدر جملوت اہلسنت پنجاب مولانا عبدالحکیم شرف قادری، مولانا غلام محمد، مولانا فتح محمد بارزوئی قاری غلام رسول اور مفتی محمد حسین شامل ہیں پچاس سے زائد مشائخ ملتان پہنچ چکے ہیں۔ انجمن طلباء اسلام کے ڈیڑھ سو کے قریب وفود شرکت کر رہے ہیں آج سہ پہر سنّی کانفرنس کے پانچ ہزار رضا کاروں نے کانفرنس کا نظم و نسق سنبھال لیا سات سو کے قریب کیمپوں کی نگرانی بھی یہی رضا کار کر رہے ہیں دریں اثنا کانفرنس کے داعی سید احمد سعید کاظمی نے کانفرنس میں شرکت کے لئے آنے والے تمام مندوبین سے اپیل کی ہے کہ وہ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مکمل نظم و ضبط کا مظاہرہ کریں۔ شاہ فرید الحق نے ملتان پہنچ کر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے کے لئے کہ سنّی کانفرنس سوادِ اعظم کا مذہبی اور تبلیغی اجتماع ہے اور یہ امر افسوس ناک ہے کہ سول کا بینہ کے بعض وزراء اس کے خلاف بیان

Marfat.com

بازی میں مصروف ہیں معلوم نہیں وہ
اس تبلیغی اجتماع سے خائف کیوں ہیں
انہوں نے کہا کہ جو لوگ اس کانفرنس کو
سیاسی لیبل دینا چاہتے ہیں وہ دراصل
اس کانفرنس کی متوقع کامیابی سے پریشان
ہیں دریں اثنا پی پی آئی کی اطلاع کے
مطابق جمعیت علمائے پاکستان کے رہنما
قائم کئے ہیں۔

اور سنی کانفرنس کے رابطہ افسر ظہور الحسن
بھوپالی نے پی پی آئی کو بتایا کہ کانفرنس
کے اسٹیج کے نزدیک قائم کیا جانے والا
مرکز معلومات دو روزہ سنی کانفرنس
کے دوران ۲۴ گھنٹے کھلا رہے گا۔
انہوں نے کہا کہ نشتر میڈیکل کالج کے
طلباء نے کانفرنس میں طبی امداد کے مراکز

روزنامہ "جنگ" کراچی ۱۶ اکتوبر ۷۸ء

سُنّی کانفرنس کے عظیم اجتماع نے ثابت کر دیا ہے کہ عوام نظامِ مصطفیٰ چاہتے ہیں، کانفرنس میں ۲۵ لاکھ افراد نے شرکت کی، ظہور الحسن بھوپالی

کراچی ۱۹ اکتوبر (پ پ ا۔ اسٹاف رپورٹر) جمعیت علماء پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی جمعیت صوبہ سندھ کے صدر علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری پروفیسر شاہ فرید الحق اور جمعیت علماء پاکستان کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات ظہور الحسن بھوپالی، سُنّی کانفرنس ملتان میں شرکت کے لئے آج کراچی واپس پہنچ گئے کراچی پہونچنے کے بعد ایک بیان میں جمعیت کے مرکزی سیکریٹری اطلاعات ظہور الحسن بھوپالی نے کہا ہے کہ سنی کانفرنس کے موقع پر عظیم اجتماع نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ پاکستان کے عوام نظام مصطفیٰؐ کا نفاذ چاہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ مجموعی طور پر اس کانفرنس میں کوئی ۲۵ لاکھ افراد نے شرکت کی۔ ملتان اسٹیڈیم کے علاوہ قاسم باغ کا کونہ کونہ۔ بزرگوں کے مزارات کے احاطے، مساجد اور قلعہ کو جانے والے چاروں راستوں

Marfat.com

پر ہر طرف سرہی سرد کھائی دیے رہے ہے
تھے اور بیرونی مہمانوں کے لئے ایک
ہزار کیمپ لگائے گئے تھے اور پوری
کانفرنس ڈسپلن کا مظاہرہ تھی لیکن
یہ امر افسوس ناک ہے کہ ٹیلی ویژن اور
سرکاری ذرائع ابلاغ عامہ نے جان
بوجھ کر اس کانفرنس کو نظر انداز کیا
حالانکہ یہ اجتماع پاکستان کی تاریخ کا
سب سے بڑا اجتماع تھا۔ انہوں نے
کہا کہ سنّی کانفرنس کی کامیابی سے
حکومت میں شامل ایک اقلیتی مذہبی
فرقہ کی گھبراہٹ قابلِ دید ہے اور اس
نے مولانا شاہ احمد نورانی کے خلاف
بہتان طرازی کی مہم شروع کر دی اور
مولانا نورانی کے فیصل آباد میں ایک
جلسہ اور بعد ازاں سنّی کانفرنس
میں ان کی تقریر کو توڑ مروڑ کر پیش
کیا جا رہا ہے انہوں نے کہا کہ جو لوگ
محض بے بنیاد الزام کی روشنی میں
سنی سنائی پر مولانا نورانی پر الزام
تراشی کر کے دل کو "خون خون" کر رہے
ہیں کاش وہ لاہور ہی کے ایک اور
ہفت روزہ جریدہ کا نوٹس بھی لیتے جس
میں جماعت اسلامی کے بانی کو تحریر ا
تحریک اسلامی کا بانی قرار دیا گیا ہے
اور اگرچہ کہ دستور میں "ختم نبوت"
کے عقیدہ کو تحفظ دیا گیا ہے مگر اس
کے باوجود اس قدر عظیم گستاخی کا کوئی
نوٹس نہیں لیا گیا۔ دریں اثنا جمعیت
کے رہنما محمد حنیف حاجی طیب دوست
محمد فیضی۔ محمد احمد صدیقی اور معین الدین
چشتی بھی کراچی پہونچ گئے ہیں۔

"جنگ" کراچی ۲۰ اکتوبر ۷۸ء

اخبارِ جہاں

کراچی

ملتان نامہ

خان خیرانی

جلد: ۱۲ شمارہ: ۴۵

تاریخ: ۳۰ اکتوبر تا ۵ نومبر ۱۹۸۵ء

ملتان کے میں گزشتہ ہفتے ال پاکستان سنی کانفرنس
خیر خیر شروع کیا منعقد ہوئی کہ اپنوں بیگانوں سب کی زبانوں

Marfat.com

سیاسی کے تذکرے ہیں۔ مرکزی جماعت اہل سنت کے صدر علامہ سید احمد کاظمی ہیں جمعیت العلمائے پاکستان کے سربراہ مولانا شاہ احمد نورانی ہیں اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ان کی دعوت اور اپیل پر ملک بھر سے لاکھوں افراد تشریف لائے ہوئے تھے۔ اگرچہ دعوت نہ ہی بنیادوں پر تھی لیکن لاکھوں افراد کے اس اجتماع کی سیاسی اہمیت کو نظر انداز کرنا مشکل ہے اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ اس سنی کانفرنس کے ذریعے جمعیت العلمائے پاکستان نے اپنی بھرپور سیاسی قوت کا مظاہرہ کیا ہے اور سیاسی نقطۂ نظر سے یہ مظاہرہ بے حد کامیاب رہا ہے۔ اس کانفرنس کے بعد مولانا شاہ احمد نورانی کا سیاسی قد اور اونچا ہو گیا ہے۔ اور اس وقت وہ ایک قد آور قائد کی حیثیت سے ابھر کر سامنے آچکے ہیں مکمل نظم و ضبط کے ساتھ کل پاکستان سنی کانفرنس کا کامیاب انعقاد اگر ایک طرف حکومت اور قومی اتحاد کے لئے قابل توجہ ہے۔ وہاں پیپلز پارٹی کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کے راستے میں بھی ایک رکاوٹ ہے۔ قومی اتحاد سے مایوس ہو کر جو لوگ ادھر ادھر دیکھتے پھر رہے تھے کل پاکستان سنی کانفرنس کے انعقاد کے بعد ان کے لئے جمعیت العلمائے پاکستان کے پلیٹ فارم میں زیادہ کشش

سوس ہو رہی ہے اور اس طرح سنی کانفرنس نے ایک سیاسی خلا بھی پُر کیا ہے۔ اس خلا سے فائدہ اٹھانے کے لئے بعض عناصر نے امیدیں وابستہ کر رکھی تھیں جو انتہا پسندانہ نظریات سے تعلق رکھتے ہیں۔ پاکستان کی نظریاتی اور اسلامی اساس سے وابستگی کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے۔ وہ محسوس کر رہے تھے کہ پاکستان قومی اتحاد کی ناکامی کے بعد عوام میں مایوسی پھیلی تو عوام پر سے مذہب کی گرفت کمزور پڑ جائے گی اسلامی اور مذہبی نعرہ لگانے والی جماعتوں اور رہنماؤں سے بدگمانی کے پیش نظر یہ لوگ لادینی پروگرام رکھنے والی جماعتوں کا رخ کریں گے۔ اور اس طرح سوشلسٹ نظریات رکھنے والی جماعتوں کا مستقبل تابناک ہو جائے گا۔

لیکن پاکستان سنی کانفرنس نے اپنا پلیٹ فارم پیش کر کے ان عناصر کی توقعات کو خاک میں ملا دیا ہے اور یہ بھی ثابت کر دیا ہے کہ عوام نظام مصطفیٰ کا نفاذ چاہتے ہیں اگر قومی اتحاد کا بنیاد اسلامی نظام کے نفاذ میں ناکام رہتی ہے تو لوگ سوشلسٹ جماعتوں کے دامن میں پناہ نہیں لیں گے۔ بلکہ وہ جمعیت العلمائے پاکستان کو موقع دیں گے کہ وہ اپنا پروگرام لے کر آگے بڑھے

روزنامہ مشرق لاہور

و ـــــ دو روزہ سنی کانفرنس کل قاسم باغ سٹیڈیم میں شروع ہوئی ملتان کی تاریخ میں یہ پہلا مذہبی اجتماع ہے جس میں ملک کے ہر حصہ کے لوگوں نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ سٹیڈیم کے باہر گھاس کے پلاٹوں میں مختلف اضلاع کے نام سے خیمے نصب ہیں جن میں ان اضلاع کے لوگوں کو ٹھہرایا گیا ہے۔ باغ کے نشیب میں قطار در قطار بسیں کھڑی ہیں جو شرکاء کو لے کر آئی ہیں کانفرنس کے باہر انواع و اقسام کے کھانے اور دیگر اشیائے فروخت کی دکانیں اور مذہبی کتابوں کے اسٹال لگے ہوئے ہیں۔ کانفرنس میں شرکت کے لئے آنے

Marfat.com

والوں کا سلسلہ جو گذشتہ دو دن سے جاری ہے آج اپنے عروج پر پہنچ گیا شرکت کے لئے آنے والے لوگوں نے ہاتھوں میں بینر اٹھائے ہوئے تھے جن پر کلمہ طیبہ اور درود پاک لکھا تھا۔ استقبال کے لئے جگہ جگہ محراب لگائے گئے ہیں جن پر استقبالیہ نعرے لکھے ہوئے ہیں۔ کانفرنس کے باہر نمائندہ مشرق کی ملاقات ایک سقے سے ہوئی جو اپنا مشکیزہ لے کر جھنگ سے ملتان آیا ہے۔ تاکہ شرکاء کو پانی پلا کر اپنی بخشش کرا سکے۔ کانفرنس میں سجادہ نشین حضرات اور ان کے مریدوں کی بھی بہت بڑی تعداد شریک ہے جو اپنے مخصوص لباس اور وضع قطع کی وجہ سے پہچانے جاتے ہیں۔ سنی کانفرنس کا خصوصی اجلاس کل صبح نو بجے ہوگا جس میں تنظیم کے مرکزی عہدے داروں کا انتخاب عمل میں لایا جائے گا۔ نماز ظہر کے بعد ہونے والے اجلاس میں ملتان ڈیکلریشن پیش کیا جائے گا۔

(روزنامہ "مشرق" لاہور ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

۹۔۔۔ سنی کانفرنس کے موقع پر قاسم باغ قلعہ کہنہ کا وسیع و عریض علاقہ ملک بھر سے آئے ہوئے جماعت اہل سنت کے ارکان سے اٹا پڑا ہے۔ لوگوں کی آمد کا سلسلہ رات گئے تک جاری رہا۔

۹۔۔۔ سنی کانفرنس کے شرکاء میں چاروں صوبوں کے علاوہ آزاد کشمیر کے باشندوں کی خاصی تعداد بھی دیکھنے میں آئی۔

۹۔۔۔ آج کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں پاکستان ٹیلیویژن کے نمائندے کی عدم موجودگی پر سخت احتجاج کیا گیا اور اسٹیج سے اعلان کیا گیا کہ پاکستان چھوٹے چھوٹے اجتماعات کی کارروائی ٹیلی کاسٹ کرتا ہے لیکن اتنے بڑے اجتماع کو "خاص اشارے" پر نظر انداز کیا گیا ہے۔

Marfat.com

٭ــــ سنی کانفرنس میں لاؤڈ اسپیکروں کی تنصیب کا اس قدر شاندار انتظام ہے کہ پورے قلعہ پر جہاں کہیں بھی کوئی شخص کھڑا ہو بڑی آسانی سے پنڈال میں ہونے والی کارروائی سن سکتا ہے اس مقصد کے لئے پورے قلعہ پر سینکڑوں لاؤڈ اسپیکر بڑے ماہرانہ انداز میں نصب کئے گئے ہیں کہ کہیں بھی آواز نہیں گونجتی۔

٭ــــ کانفرنس کے افتتاحی اجلاس کے پنڈال میں شامیانے نہ لگانے کی وجہ سے تیز دھوپ اور گرمی سے لوگوں کا برا حال ہو گیا اس کے باوجود ایک جم غفیر نے آخر تک بڑے تحمل جذبے اور خشوع وخضوع سے علماء کی تقاریر سنیں۔

٭ــــ سنی کانفرنس کے موقع پر قلعہ پر اشیاء خورد ونوش کے جو اسٹال لگائے گئے تھے ان کے نام بھی کانفرنس اور جمعیت علماء پاکستان کے قائدین کے ناموں کی نسبت سے رکھے گئے ہیں مثلاً بعض اسٹالوں کے نام اس نوع کے بڑے دلچسپ ہیں۔ "نیازی حلوہ"، "نورانی پلاؤ"، "فریدی زردہ"، "سنی ہوٹل" "نورانی سری پائے"، "نورانی ناشتہ ۸ روپے فی کلو"۔

٭ــــ قلعہ پر جشن کا سماں ہے۔ ہر طرف سبز پرچم اور اہل سنت کے بینر اور بیج دکھائی دیتے ہیں۔ قلعہ پر ایک نئے شہر کا منظر ہے۔

٭ــــ کانفرنس میں شرکت کے لئے ملک بھر کے معروف پیر اور مشائخ عظام اپنے مریدوں اور عقیدت مندوں کے ساتھ آئے ہوئے ہیں۔

٭ــــ کانفرنس کے پنڈال میں لوگوں کی جتنی تعداد موجود تھی اس سے کہیں زیادہ لوگ پنڈال سے باہر مختلف جگہوں پر کھڑے ہو کر کانفرنس کی کارروائی سن رہے تھے۔

٭ــــ آج کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں داخل ہونے کے لئے دو چھوٹے چھوٹے راستے بنائے گئے تھے۔ ان راستوں سے ہزارہا لوگ قطار بنائے گزر

Marfat.com

رہے تھے جس کے نتیجے میں کانفرنس کے اختتام تک پنڈال میں آنے کے لئے لوگوں کی قطار بندھی رہی۔

۹ــــ کانفرنس کے انتظامات میں نظم وضبط کا شاندار مظاہرہ دیکھنے میں آیا کہیں بھی کسی قسم کی کوئی بدانتظامی دیکھنے میں نہیں آئی اور شرکاء کانفرنس بھی نظم وضبط برقرار رکھنے کے لئے پورا تعاون کر رہے ہیں۔

۹ــــ علامہ احمد سعید کاظمی نے رات گئے کانفرنس کی دوسری نشست سے خطاب کرتے ہوئے انکشاف کیا کہ اس وقت اس اجتماع میں ملک بھر کے دس ہزار علماء اور مشائخ موجود ہیں۔

۹ــــ علامہ احمد سعید کاظمی نے رات گئے کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت سنی کانفرنس میں پندرہ لاکھ افراد کا اجتماع ہے۔

۹ــــ پنڈال کے اسٹیج سے یہ نعرہ بھی لگایا جا رہا تھا کہ "جاگ اٹھا ہے اہلسنت"

۹ــــ آج رات کو دوسرے اجلاس میں پورا اسٹیڈیم عوام سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا اور یہاں تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔ اتنے ہی عوام باہر قلعہ کے مختلف مقامات پر لاؤڈ اسپیکروں سے اجلاس کی کارروائی سن رہے تھے۔

(روزنامہ "مشرق" لاہور ۱۷ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

Marfat.com

سوادِ اعظم

ملتان کانفرنس کے انعقاد پر جو لوگ کھلاہٹ طاری ہوئی ہے اُس نے تمام اخلاقی حدود و قیود کو توڑ کر رکھ دیا ہے۔ گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ و انگریز کی پیداوار اور ہندو کی ذریت ہیں پاگل پن کا مظاہرہ شروع کر رکھا ہے حالانکہ ملتان کانفرنس سے پیشتر پورے پاکستان میں اس کانگریسی ٹولہ کے اجتماعات ہوتے رہے ہیں کہیں جمعیت کانفرنس۔ کہیں اولیائے اُمت کانفرنس کہیں توحید و سُنّت کانفرنس اور حال ہی میں بستر بند وہابیوں کا جو تبلیغ کے پردے میں وہابیت اور نجدیت پھیلاتے پھرتے ہیں۔ نعرۂ رسالت لگانے والوں کو رائے ونڈ کے بھرے اجتماع میں موت کے گھاٹ اُتار دیتے ہیں جس کے ہزاروں کے اجتماع کو لاکھوں کا اجتماع ظاہر کیا جاتا ہے اس پر گستاخانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور عظمتِ رسولؐ کے ڈاکوؤں نے کوئی شور نہیں مچایا۔ ملتان کانفرنس ان کانگریسیوں کے عزائم پر بجلی بن کر گری جنہوں نے ابتک پاکستان کو شرح صدر کے ساتھ قبول نہیں کیا جو اَب بھی دارالعلوم دیوبند بھارت کے اشارہ پر پاکستان کے خلاف زہر اُگلتے رہتے ہیں۔ نجی محفلوں اور اجلاسوں میں پاکستان کی سالمیت پر ضرب لگاتے رہتے ہیں۔ پاکستان بنانے کے گناہ میں عدم شرکت کا اظہار کرتے ہیں۔

Marfat.com

ملتان سُنّی کانفرنس کے لئے کمیٹیاں

کل پاکستان سُنّی کانفرنس کے انتظامات کے لئے مختلف کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ ابتداءً کمیٹیوں کی تعدادِ نفری کم تھی لیکن مرکزی ایڈہاک کمیٹی کے چیرمین علامہ سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی کو اختیار دیا گیا کہ وہ مناسب تعداد میں اضافہ فرما سکتے ہیں چنانچہ آخری اور حتمی تفصیل درج ذیل ہے :۔

استقبالیہ کمیٹی اس کمیٹی کے ذمّہ کانفرنس کے ابتدائی امور انجام دینا تھے اور اس کے سربراہ علامہ کاظمی صاحب قبلہ تھے اس کمیٹی میں درج ذیل حضرات شامل تھے۔ پیر طریقت مولانا حامد علی خاں (ملتان) مولانا محمد حسین نعیمی مفتی۔ (لاہور) علامہ عبدالمصطفٰے ازہری (کراچی) مولانا منظور احمد صاحب فیضی (احمد پور شرقیہ) میاں جمیل احمد (شرق پوری) پروفیسر شاہ فرید الحق (کراچی) مولانا حسین الدین (راولپنڈی) مولانا محمد طفیل صاحب (مرحوم) کراچی۔ مولانا وزیر القادری (بلوچستان) مولانا حبیب احمد صاحب (بلوچستان) مولانا محمد حیات قادری (بلوچستان) خواجہ افتخار احمد (سرحد) مولانا غلام رسول نوری رضوی (ملتان) مولانا ہدایت اللہ لسروری (ملتان) مولانا صاحبزادہ فیض الحسن شاہ تنویر (فقیر والی) مولانا سید عبداللہ شاہ (ملتان) مولانا علی بخش قاسمی (دادو) مولانا احمد میاں برکاتی (حیدر آباد) مولانا ابرار احمد رحمانی (کراچی) مولانا ایوب الرحمٰن حامدی، (خانیوال) مولانا مختار الحق صدیقی (دارالسلام) ڈاکٹر محمد بدر قریشی (ملتان) شیخ امجد علی چشتی (کاموکی) صوفی مختار علی مظہری (ملتان) پروفیسر نثار علی نقشبندی (بہاولنگر) ڈاکٹر عبدالغفور (ہارون آباد) ڈاکٹر محمد امیر (لودھراں) صوفی عبدالحق (خانیوال) وسیم ممتاز (ملتان) مولانا مشتاق احمد چشتی (ملتان) مولانا عبداللطیف (خانیوال) مولانا محمد افضل اعظمی (لودھراں) مولانا علی محمد نوری (دھازی) مولانا پیر محمد صاحب چشتی (پشاور)

Marfat.com

پیر کرم شاہ۔ ازہری۔ (سرگودھا)۔

مجلس منتظمہ اس کمیٹی کے ذمہ کانفرنس کے جملہ انتظامات کی دیکھ بھال اور نگرانی تھی۔ درجِ ذیل حضرات شامل تھے:۔

علامہ سید احمد سعید کاظمی (صدر) پیرِ طریقت مولانا حامد علی خاں (ملتان) صاحبزادہ حاجی محمد فضل کریم (فیصل آباد) مولانا غلام رسول شیخ الحدیث (فیصل آباد) مولانا ابوالنصر منظور احمد شاہ (ساہیوال) مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی (لاہور) علامہ محمود احمد رضوی (لاہور) مفتی تقدس علی خاں صاحب (پیر کوٹ) مولانا احمد طفیل (کراچی) مولانا سرگند خلیفہ (سرحد) مولانا عبدالعزیز (کوئٹہ) مولانا عبدالحق (بندیال) مولانا عبدالمالک (میانوالی) صاحبزادہ سید عبدالرحمٰن شاہ (سرگودھا) مولانا علی بخش قاسمی (دادو) مولانا شالستہ گل (مردان) خواجہ افتخار احمد (پشاور) پیر عبدالخالق (بھرچونڈی شریف) مفتی لطف علی لقمانی (شیخوپورہ) صاحبزادہ سلطان نورحسین (کوئٹہ) مولانا محمد حسن حقانی (کراچی) مولانا سیف الرحمان صاحب (کوئٹہ) مولانا عبدالغفور صاحب آلوری (رائے ونڈ) جناب ظہور احسن بھوپالی (کراچی) صوفی مختار علی (ملتان) عبدالرشید قادری (ملتان) عبدالصمد حامدی (ملتان) منشی محمد حنیف قریشی (ملتان) محمد بوٹا رضوی (ملتان) انعام الٰہی قریشی (ملتان) محمد ایوب قریشی (ملتان) مخدوم جمیل الدین قریشی (ملتان) احسان الٰہی قریشی (ملتان) مخدوم محمد اشفاق (ملتان) مولانا محمد یعقوب رضوی (ملتان) چوہدری محمد اسلم صاحب (کبیر والہ) مولانا دائم الدین قادری (سبی) پروفیسر حافظ اشفاق احمد خاں (ملتان) مولانا فخر الدین گانگوی۔ پروفیسر حافظ الٰہیار فریدی (ملتان) صاحبزادہ نور سلطان بھکر میاں علی محمد سائیں (لاڑکانہ) صاحبزادہ محمد طیب الرحمٰن (ہزارہ) مولانا عبدالقیوم قریشی (شجاع آبادی) مولانا غلام مصطفےٰ رضوی (ملتان) مولانا ممتاز احمد چشتی (ملتان) مولانا محمد مراد صاحب (خانیوال) مولانا عبدالحکیم صاحب (ملتان) میاں حافظ فتح محمد قادری (جلال پور پیروالہ) پیرزادہ سردار احمد (ملتان) قاری مشتاق احمد (بورے والہ) مولانا عبدالتواب (لاہور) مولانا عنایت اللہ

Marfat.com

(سانگلہ ہل)۔ شیخ عبدالمجید پٹیاریہ (فیصل آباد) محمد خاں لغاری (ڈیرہ غازی خان) مولانا محمد یعقوب قادری (نواب شاہ) صاحبزادہ سید محفوظ الحق بورے والہ۔

تشہیر کمیٹی اس کمیٹی کے فرائض میں کانفرنس کی مکمل تشہیر کا کام تھا اس میں درج ذیل حضرات شامل تھے۔ علامہ محمد حفیظ اللہ نقشبندی (ملتان) صاحبزادہ محمد اقبال اظہری (شجاع آباد) جناب عزیز انجم (ملتان) قاری اختر علی نقشبندی (ملتان) صوفی مختار علی مظہری (ملتان) جناب احسان الٰہی (ملتان) قاری اشتیاق علی جعفری (ملتان)

طباعت کمیٹی اس کمیٹی کے فرائض میں کانفرنس کی طباعت کا کام تھا اس میں درج ذیل حضرات شامل تھے: ۔ مولانا خدا بخش اظہر۔ (شجاع آباد) مولانا انوار الاسلام (لاہور) مولانا مظفر اقبال رضوی (لاہور) مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی (لاہور) مولانا مفتی ہدایت اللہ لیہ وری (ملتان) مولانا محمد حفیظ اللہ نقشبندی (ملتان) حافظ محمد فاروق خاں سعیدی صوفی مختار علی مظہری۔ جناب عبدالصمد حامدی۔

رابطہ کمیٹی اس کمیٹی کے ذمہ مقتدر علماء و مشائخ سے رابطہ قائم کرنا اور انہیں کانفرنس کی دعوت دینا شامل تھا۔ اس میں درج ذیل حضرات شریک تھے۔ علامہ کاظمی صاحب نبلہ (ملتان) شیخ الحدیث مولانا غلام رسول (فیصل آباد) مولانا ابوالنصر منظور احمد صاحب (ساہیوال) مولانا محمد طفیل (کراچی) مولانا محمد شریف رضوی (ملتان) مولانا خدا بخش اظہر (شجاع آباد) مولانا عطاء اللہ صاحب (بندیال)۔

مرکزی رابطہ سیکریٹری ان حضرات کے ذمہ جملہ خط و کتابت اور کانفرنس کی مکمل دفتری کارروائی کا کام سپرد ہوا۔ اس کے لئے درج ذیل حضرات شریک ہوئے: ۔ مولانا محمد حفیظ اللہ نقشبندی
مولانا محمد اقبال اظہری ایم اے

اکاؤنٹ کمیٹی اس کمیٹی کے ذمہ حسابات آمد و خرچ کا جائزہ لینا اور اپنے دستخطوں سے چیک جاری کرنا تھا اس کمیٹی میں درج ذیل حضرات

Marfat.com

شریک تھے۔ علامہ کاظمی صاحب قبلہ ۔ مولانا محمد حفیظ اللہ نقشبندی صوفی مختار علی مظہری۔

انتخابی کمیٹی اس کمیٹی کے فرائض میں جماعت اہل سنّت پاکستان کے مرکزی انتخابات کے لئے طریقہ کار طے کرنا اور انتخابات کرانا تھا۔ اس میں تین حضرات شامل تھے۔ شیخ الحدیث مولانا غلام رسول (فیصل آباد) مولانا عطاء الرحمٰن (بندیال) چوہدری محمد حسین ورک (کراچی)۔

ابتدا میں طے ہوا تھا کہ مندوبین کو کھانا کانفرنس کی طرف سے دیا جائے گا اور کم از کم پچاس ہزار مندوبین کا انتظام کرنا تھا۔ چنانچہ اسی سلسلے میں درج ذیل کمیٹیاں تشکیل کی گئیں بعد ازاں ہوٹل میں انتظام منظور ہو جانے کی وجہ سے یہ کمیٹیاں معطل ہو گئیں۔

جانور خرید کمیٹی اس کمیٹی کے ذمہ جانوروں کی خرید اور ذبح اور گوشت تیار کرانا تھا اس میں شیخ اکبر علی اور شیخ عاشق علی تھے۔

طعام کمیٹی اس کمیٹی کے ذمہ پچاس ہزار مندوبین کے لئے کھانا تیار کرانا تھا۔ اس میں منشی محمد شریف قریشی۔ صوفی محمد حنیف رحمانی۔ چوہدری ملا محمد شفیع۔ شیخ انور علی شامل تھے۔ نوٹ:۔ دونوں کمیٹیاں معطل ہو گئیں۔

جلسہ گاہ۔ قیام گاہ اور تزئین کا انتظام شہری جماعت اہل سنّت کے سپرد ہوا۔ شہری جماعت نے انتظامات کے لئے درج ذیل کمیٹیاں تشکیل دیں۔

برتن خرید کمیٹی اس کمیٹی کے سربراہ مخدوم محمد اشفاق تھے جب ان کے معاونین محمد عالم قریشی۔ محمد اقبال عادل اور ہاشم علی تھے۔

ان کے ذمہ درج ذیل کام تھے:۔ مٹی کے پیالے۔ مٹکے۔ کونڈے۔ لوٹیاں اور وضو کے لئے لوٹے خرید کرنے تھے۔

Marfat.com

پانی کمیٹی | اس کمیٹی کے سربراہ ماسٹر افتخار حسین صاحب تھے اور معاون قاضی محمود الحسن صاحب تھے ان کے ذمہ پائپ خریدنا اور اس میں ٹوٹیاں فٹ کرانا تھا۔

ٹینٹ کمیٹی | اس کمیٹی کے سربراہ مخدوم جمیل الدین حامدی تھے۔ان کے معاونین میں احسان الہٰی۔قاضی غلام مصطفےٰ۔صفدر علی۔ اور انعام الہٰی تھے۔ان کے ذمہ ٹینٹ کی تنصیب اور مکمل انتظامات تھے۔

جلسہ گاہ کے متعدد شعبہ جات قائم کئے گئے۔اور ہر ایک کے لئے الگ الگ کمیٹی بنائی گئی۔

اسٹیج کمیٹی | اس کمیٹی کے سربراہ مولانا عبداللہ شاہ اور عبدالصمد حامدی تھے۔معاونین میں عبدالرشید قادری۔محمد ایوب قریشی۔مختار علی منظری شامل تھے۔ان کے ذمہ اسٹیج کی مرمت اور کشادگی اور دونوں طرف کرسیوں اور صوفوں کی تنصیب تھی۔

سنی رضاکار کمیٹی | اس کے سربراہ انعام الہٰی قریشی تھے۔ان کے ذمہ رضاکاروں کی تیاری اور اسٹیج کا کنٹرول شامل تھا۔

گیٹ کمیٹی | اس کے سربراہ محمد ایوب قریشی تھے۔ان کے ذمہ قلعہ کہنہ پر مختلف مقامات پر آرائشی گیٹ بنانا تھا۔

بینر کمیٹی | اس کمیٹی کے سربراہ جناب سجاد علی صاحب تھے۔ان کے معاونین عبدالحکیم انتظار علی مخدوم نثار احمد۔شبیر احمد نورانی۔عبدالحمید۔نواب علی اور غلام مرتضےٰ تھے۔ان کے ذمے شہر کے اہم چوکوں اور چوراہوں پر عمدہ قسم کے بینر لگانا تھا۔

طہارت کمیٹی | اس کے سربراہ انعام الہٰی قریشی تھے ان کے ذمہ بیت الخلاء اور طہارت خانوں کی تعمیر کا کام سپرد ہوا۔

Marfat.com

ہوٹل تنصیب کمیٹی اس کے سربراہ محمد ایوب قریشی معاونین میں احسان الٰہی اور جمیل الدین حامدی تھے۔ **سُنّی ھسپتال** : اس کے سربراہ جناب ڈاکٹر محمد بدر صاحب قریشی ایم بی بی ایس تھے ان کے معاونین میں نشتر کالج کے پروفیسر حضرات تھے۔ انکے ذمّے مندوبین کو طبی سہولتیں فراہم کرنا تھیں **دَفترِ مَعلُومَات** : اس کے انچارج مولانا سید محمد عبداللہ شاہ صاحب تھے۔ **تزئین کمیٹی** : اس کمیٹی کے سربراہ محمد سعید صاحب تھے ان کے ذمہ اسٹیج و جلسہ گاہ کی مکمل تزئین تھی۔

مولانا محمد حفیظ اللہ نقشبندی
ناظم اعلیٰ
جماعت اہلسنت۔ ضلع ملتان

فون ۲۶۶۳۴ ۲۶۸۸۹

قرآن مجید عکسی

ہر جگہ دستیاب ہے

پاکستان میں سب سے بڑے سائز کا مترجم قرآن شریف

ترجمہ: اعلیحضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر: صدر الافاضل مولانا سید نعیم الدین علیہ الرحمہ

● برصغیر کے اردو تراجم قرآن میں معیاری ترجمہ ● علماء و فقہاء کیلئے معنویت سے لبریز ● محبتِ رسول سے بھرپور تفسیر ● اختلافی مسائل پر آیاتِ قرآنی کی فہرست ● ضعیفوں اور کمزور نگاہ والے حضرات کیلئے ایک نایاب تحفہ!●

ملنے کے پتے: ● مولانا مطیع الرضا خاں صاحب خطیب جامع مسجد لال کرتی ۔ راولپنڈی ● تاج کمپنی لمیٹڈ، ریلوے روڈ، لاہور ● مکتبہ رضوان گنج بخش لاہور ● مکتبہ نبویہ لاہور ● نوری بک ڈپو چوک جادہ، جہلم ● کتب خانہ حاجی مشتاق احمد بوہڑ گیٹ ملتان ● مکتبہ فریدیہ جنرل روڈ ساہیوال ● کتب خانہ حاجی نیاز احمد بوہڑ گیٹ ملتان ● مکتبہ نوریہ رضویہ جامع مسجد گلبرگ اے (مولانا سید ابدعلی صاحب) لائلپور ● مکتبہ نوریہ رضویہ وکٹوریہ روڈ سکھر ●

شائع کردہ: دارالعلوم امجدیہ، المجدد احمد رضا اکیڈمی۔ مکتبہ رضویہ، آرام باغ روڈ کراچی

عطیۂ اشتہار بشکریہ ساب کوس لمیٹڈ۔ منگھا پیر روڈ پلاٹ ۱۲، اے، ایس، آئی، ٹی، ای کراچی

Marfat.com

پیر طریقت حضرت محمد قاسم مشوری

کا

پیغام

ممتاز علماء کرام ومشائخ عظام اور عوام اہلسنت کو میں سنی کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میں اس مقدس اجتماع میں ضرور شریک ہوتا مگر طبیعت ناساز ہے۔ بہرحال میری اور میرے تمام مریدین کی ہمدردیاں، آپ کے ساتھ ہیں۔ میری دعا ہے کہ جماعت اہلسنت پوری دنیا میں پھلے پھولے۔ آخر میں میں اپنے تمام مریدوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ جماعت اہلسنّت میں شمولیت اختیار کریں۔ اسے متحد ومنظم کریں تاکہ یہ بہتر طریقے سے مسلک حقہ اہلسنت کی خدمت کرسکیں۔

پیش کردہ

مولانا علی بخش قاسمی

Marfat.com

پاکستان میں اشاعت تبلیغ اہلسنّت کا مرکزی ادارہ

جَامعہ فیاض العُلوم رائے ونڈ

زیرِ سرپرستی :۔ حضرت علّامہ سیّد احمد سعید شاہ کاظمی حضرت علّامہ مفتی محمد محمود صاحب الوری حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری۔

زیرِ نگرانی :۔ حضرت علّامہ محمد عبدالغفور صاحب الوری۔

تعدادِ طلباء :۔ تقریباً چار سو طلباء اسوقت زیرِ تعلیم ہیں۔

اپیل :۔ احبابِ اہلسنّت سے اپیل ہے کہ وہ اس ادارے سے تعاون فرمائیں تاکہ یہ ادارہ مِلّت کی بہتر خدمت کر سکے

منجانب : اَراکین جَامعہ فیاض العلوم

غلہ منڈی رائے ونڈ۔ ضلع لاہور

Marfat.com

سُنّی کانفرنس۔ اور۔ رائے ونڈ

(رپورٹ قاری عبدالعزیز فریدی رائے ونڈ)

ماہ اکتوبر کے آغاز ہی سے پورے رائے ونڈ شہر میں چلو چلو ملتان چلو، کا نعرہ گونج رہا تھا۔ ہر چھوٹے بڑے کی زبان پر کل پاکستان سُنّی کانفرنس کا چرچا تھا۔ بچے بوڑھے اور جوان سب ایک ہی جذبے سے سرشار تھے۔ اس شہر میں سُنّی کانفرنس میں شمولیت کے لئے کئی روز قبل تیاریاں شروع کر دی گئی تھیں۔ دیگر احباب اہلِ سنّت کے علاوہ انجمن غلامانِ مصطفٰے کے جیالے اراکین نے خاصے جوش و جذبہ کا اظہار کیا۔ جوں جوں سُنّی کانفرنس کے انعقاد کی تاریخ قریب آتی گئی لوگوں کے جوش و خروش میں اضافہ ہوتا گیا ۱۵۔ اکتوبر تک تمام تیاریاں مکمل ہو گئیں اور جملہ انتظامات کو آخری شکل دیدی گئی۔ اسی رات عشاء کے بعد تقریباً گیارہ بجے شب احبابِ اہلِ سنّت کا ایک قافلہ بس کے ذریعہ روانہ ہوا۔ اس قافلے کی قیادت کے لئے مولانا حاجی نواب دین صاحب شرقپوری نے گنہگار راقم الحروف کی تجویز کی سب نے تائید کی۔ چنانچہ اس قافلہ کی قیادت راقم الحروف نے کی۔ سارے راستے میں نعرہ ہائے تکبیر و رسالت گونجتے رہے۔ جب یہ قافلہ کبیر والا اور قادر پور راواں کے درمیان پہنچا تو صبح کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ چنانچہ غلامانِ مصطفٰے اور عشاقِ رسولؐ وہیں سڑک کے کنارے واقع ایک عیدگاہ میں بارگاہِ ایزدی میں سجدہ ریز ہو گئے۔ نماز کے بعد آگے سفر شروع ہوا۔ کلمہ طیبہ کا ذکر، نعت خوانی اور درود و سلام کے نغمے مزید بلند ہو گئے اور یہ سلسلہ قلعہ کہنہ کے پہنچنے تک جاری رہا۔ اگرچہ ملتان سُنّی کانفرنس کے منتظمین کا انتظام ہر لحاظ سے مکمل اور مثالی تھا لیکن رائے ونڈ کے قافلے کا جملہ انتظام اپنی مدد آپ کے تحت خود کیا گیا تھا۔ یہاں کے احباب ٹینٹ، دریاں، قناتیں اور اشیائے خورد و نوش کا پورا انتظام ساتھ کر کے آئے تھے۔ انجمن غلامانِ مصطفٰے

Marfat.com

رائے ونڈ کا قافلہ انجمن کے صدر حفیظ احمد صاحب اور سیکریٹری جنرل شیخ محمد اقبال صاحب کی قیادت میں ملتان پہنچا اور انہوں نے دوران کانفرنس رضا کارانہ طور پر بے مثال خدمات سرانجام دیں۔ جماعت اہلسنت رائے ونڈ کی طرف سے کل پاکستان سنی کانفرنس کا بینر اور انجمن غلامانِ مصطفیٰ کا بورڈ سنی کانفرنس میں لوگوں کی توجہ کا خاص مرکز بنا رہا اور لوگ انہیں دیکھ کے بطورِ اظہارِ تعجب کہتے کہ رائے ونڈ سے بھی لوگ آئے ہوئے ہیں۔" ۱۱ اکتوبر کو رائے ونڈ کے احباب نے اپنی دلی جذبات کو اپنے قائدین تک پہنچانے کے لئے قلعہ کہنہ پر ایک جلوس نکالا جس میں رائے ونڈ کے احباب کے علاوہ لودھران، خانیوال، ملتان، دیگر اضلاع سے آئے ہوئے مندوبین نے بھی شرکت کی اور مطالبہ کیا کہ رائے ونڈ میں سنی کانفرنس کرائی جائے۔ جلوس کے شرکاء بار بار ایک ہی نعرہ لگا رہے تھے کہ رائے ونڈ میں سنی کانفرنس ہو کے رہے گی، ہو کے رہے گی۔" ۱۲ اکتوبر کو ظہر کی نشست میں راقم الحروف تحریری طور پر مجاہد اہلسنت جناب ملک محمد اکبر صاحب ساقی سیکریٹری جنرل جمعیت علماء پاکستان صوبہ پنجاب کی معرفت غزالیٔ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی اور قائد اہل سنت مولانا شاہ احمد نورانی مرکزی صدر جمعیت علماء پاکستان سے درخواست کی کہ رائے ونڈ میں جماعت اہلِ سنت پاکستان کے زیر اہتمام کل پاکستان سنی کانفرنس بانظام مصطفیٰ کانفرنس مورخہ ۲۵۔ ۲۶۔ مارچ ۱۹۷۹ء کو منعقد کرانے کا اعلان کیا جائے چنانچہ جمعیت علمائے پاکستان کی جانب سے مذکورہ بالا تاریخوں کو رائے ونڈ میں نظام مصطفیٰ کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا۔ اور اخبارات میں فوری طور پر اس کا اعلان کر دیا گیا۔ اس طرح احباب رائے ونڈ اپنی قسمت پر ناز کرتے ہوئے اور خوشی و مسرت کا اظہار کرتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس لوٹے امید واثق ہے کہ انشاء اللہ العزیز رائے ونڈ کی کل پاکستان نظام مصطفیٰ کانفرنس اپنی مثال آپ ہوگی اور بفضلہ تعالےٰ عدیم المثال کامیابی سے ہمکنار ہوگی۔

Marfat.com

جناب صاحبزادہ حاجی فضل کریم صاحب مرکزی ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت پاکستان کراچی کے دورے پر لی گئی ایک یادگار تصویر۔ انکے ساتھ مرکزی نائب صدر علامہ محمد حسن حقانی۔ علامہ محمد رمضان صدر کراچی۔ مولانا غلی بخش قاسمی ناظم اعلیٰ سندھ۔ مولانا غلام عباس قادری مرکزی نائب ناظم اعلیٰ۔ مولانا محمد انوار المصطفیٰ قادری نائب صدر صوبہ سندھ، مولانا محمد منظور الحق ناظم اعلیٰ کراچی ان کے پیچھے اراکین عاملہ کراچی مسوتی محمد خان۔ سید عالم۔ سید ارشاد علی۔ حافظ شیر خان اور سعادت علی تاری فیض احمد چشتی۔ محمد لیین حبلپوری اور ان کے ساتھی۔

Marfat.com

جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن کے عہدیداران

۱۔	حضرت علامہ ابوطاہر محمد رمضان شیخ الحدیث	صدر
۲۔	حضرت مولانا محمد یونس کشمیری صاحب	نائب صدر اوّل
۳۔	حضرت مولانا محمد یوسف نعیمی 〃	نائب صدر دوم
۴۔	حضرت مولانا محمد منظور الحق 〃	ناظم اعلیٰ
۵۔	جناب مولانا ابرار احمد رحمانی 〃	نائب ناظم اعلیٰ اوّل
۶۔	جناب مولانا غلام عباس قادری 〃	نائب ناظم اعلیٰ دوم
۷۔	جناب سید عالم 〃	ناظم نشر و اشاعت
۸۔	جناب صوفی خادم حسین 〃	خزانچی
۹۔	جناب مولانا محمد انوار المصطفیٰ قادری 〃	رکن عاملہ
۱۰۔	جناب مولانا محمد اللہ وسایا الخطیب 〃	〃 〃
۱۱۔	جناب حافظ شیر خان 〃	〃 〃
۱۲۔	جناب چوہدری محمد حسین 〃	〃 〃
۱۳۔	جناب صوفی محمد خاں 〃	〃 〃
۱۴۔	جناب ملک احمد خاں 〃	〃 〃
۱۵۔	جناب قاری محمد نواز 〃	〃 〃
۱۶۔	جناب پروفیسر ربانی خاں 〃	〃 〃
۱۷۔	جناب مولانا غلام نبی 〃	〃 〃
۱۸	جناب عبدالستار اسمٰعیل 〃	〃 〃
۱۹۔	جناب محمد امتیاز خاں 〃	〃 〃

Marfat.com

سُنی کانفرنس کی ابتدائی تجویز

پاکستان میں جب رابطہ اسلامی کے زیر اہتمام اسلامی کانفرنس ہوئی تو مدعوین نے پاکستان کی سب سے بڑی (اہلسنت وجماعت) کو نظر انداز کر دیا۔ مجھے انتہائی افسوس ہوا کہ ہمیں ایسی ابن الوقت جماعتیں نظر انداز کر رہی ہیں جو سرے سے پاکستان کے وجود کی قائل نہیں۔ اپنی اکثریت کا عملی ثبوت پیش کرنے کی غرض سے جماعت اہلسنت کے دفتر میں میں نے عہدیداروں اور اراکین کی میٹنگ میں یہ تجویز پیش کی کہ ملکی سطح پر ہمیں (اہلسنت وجماعت) کو ایک کل پاکستان سنی کانفرنس منعقد کرنی چاہیئے۔ چنانچہ دارالعلوم امجدیہ میں ایک ممتاز علماء کا اجلاس بلایا گیا جس میں قائد اہلسنت علامہ مولانا الشاہ احمد نورانی میاں کی صدارت اور دوسرے سرکردہ علماء کی موجودگی میں متفقہ طور پر طے پایا کہ سُنی کانفرنس از حد ضروری ہے۔ چاروں صوبوں کے ممتاز علماء کا انتخاب ہوا جنہوں نے ملتان شریف میں کانفرنس کے اجتماع کا فیصلہ کیا۔ جب یہ کل پاکستان سُنی کانفرنس اکتوبر میں منعقد ہوئی جس میں ملک کے گوشہ گوشہ سے لاکھوں کی تعداد میں بے شمار سُنی حضرات نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ عروس البلاد (کراچی) سے بھی سُنی حضرات علماء وعوام مختلف ذرائع سے ملتان شریف پہنچے۔ اس کے علاوہ جماعت اہلسنت نے ایک ٹرین کا بھی اہتمام کیا۔ جس میں ایک خاص

Marfat.com

علامہ ابو طاہر محمد رمضان صاحب
صدر جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن ،

Marfat.com

تعداد سوار ہوئی۔ احباب اہلسنت نے فقیر (ابو الطاہر محمد رمضان) کو قافلے کی قیادت کی سعادت کا اعزاز دیا۔ ملتان تشریف پہنچنے پر ملتان کی استقبالیہ نے پرشکوہ طریقہ سے مندوبین کو کیمپوں میں پہنچایا۔ اس دوزہ اجتماع میں جو برکات دیکھنے میں آئیں ان کی نظیر شاذ و نادر ہے۔ انسانوں کی اتنی بہتات اور کثرت میں نظم و نسق سکون طمانیت ایک مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ ملتان شریف کے دکانداران اور دوسرے مقامی حضرات نے ہر قسم کے مخلصانہ تعاون کا مظاہرہ کیا۔ اس بابرکت موقع پر جماعت کے کئی شعبے تشکیلِ نو کے اعتبار سے قائم کئے گئے۔ خصوصاً جماعت اہلسنت کے تمام افراد نے نظامِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ اور مقام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے تحفظ کا حتماً حلفی عہد دوہرایا اور جنرل محمد ضیاء الحق صاحب کی توجہ اس بات پر مبذول کرائی گئی کہ وہ اہلسنت وجماعت کے حقوق کا تحفظ کریں اور نظام مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ میں ہمارا تعاون حاصل کریں۔

از قلم

ابو طاہر محمد رمضان

صدر جماعت اہلسنت کراچی ڈویژن

Marfat.com

ملتان کانفرنس کے لئے جماعت اہل سنت کراچی کی خدمات

کمیٹیوں کا قیام :

بتاریخ ۳ راگست ۱۹۷۸ء بمقام دارالعلوم امجدیہ زیر صدارت حضرت شیخ الحدیث علامہ عبدالمصطفےٰ الازہری ایک اجلاس ہوا جس میں ملتان سنی کانفرنس کی تشہیر۔ رابطہ اور فنڈ کے لئے کمیٹیاں بنائی گئیں۔ اس اجلاس کے شرکاء علمائے کرام :۔

جناب مولانا علی بخش قاسمی صاحب ۔ جناب قاری رضا المصطفےٰ اعظمی صاحب جناب علامہ ابو طاہر محمد رمضان صاحب۔ جناب مولانا محمد طفیل (مرحوم) جناب مولانا محمد منظور الحق صاحب ۔ جناب مولانا غلام دستگیر نقشبندی صاحب جناب پیر عزیز اللہ حقانی صاحب ۔ جناب مولانا غلام قادر کشمیری صاحب جناب مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب۔ جناب مولانا عبدالسبحان صاحب جناب مولانا غلام نبی صاحب ۔ جناب مولانا ابرار احمد رحمانی صاحب جناب حاجی خان محمد پراچہ صاحب ۔ جناب چوہدری محمد حسین ورک صاحب جناب ملک سعید اختر صاحب ۔اس کے علاوہ جماعت اہلِ سنّت کراچی کے علاقائی صدور و ناظمین اور آئمہ خطبا بھی شریک ہوئے۔

ا۔ رابطہ کمیٹی :

جناب علامہ ابو طاہر محمد رمضان صاحب صدر جماعت اہل سنّت کراچی
جناب مولانا محمد منظور الحق صاحب ناظم اعلیٰ کراچی
جناب علامہ علی بخش قاسمی صاحب ناظم اعلیٰ سندھ
جناب مولانا سید شاہ تراب الحق قادری۔ جناب مولانا محمد طفیل صاحب (مرحوم)

Marfat.com

جناب مولانا ابرار احمد صاحب رحمانی ۔ جناب مولانا عبدالسبحان صاحب

۲ ۔ مالیاتی کمیٹی :

جناب قاری رضاالمصطفےٰ اعظمی صاحب ۔ جناب حاجی خان محمد پراچہ صاحب
جناب چوہدری محمد حسین ورک صاحب ۔ جناب حاجی محمد رفیع صاحب
جناب حاجی غلام نبی صاحب ۔ جناب ملک احمد خاں صاحب ۔ جناب ملک سعید اختر صاحب ۔

ان کے علاوہ دیگر معاونین :

جناب پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب ۔ جناب ظہور احسن بھوپالی صاحب
جناب محمد احمد صدیقی صاحب ۔ جناب محمد حنیف حاجی طیب صاحب

۳ ۔ تشہیر کمیٹی :

جناب مولانا جمیل احمد لعیمی صاحب ۔ جناب مولانا سید شاہ تراب الحق قادری صاحب ۔ جناب مولانا غلام دستگیر نقشبندی صاحب ۔
جناب مولانا عبدالمنعم ہزاروی صاحب ۔

Marfat.com

مولانا محمد منظور الحق کی پریس کانفرنس

مولانا محمد منظور الحق نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جب بھی مسلمانوں پر آزمائش کا وقت آیا تو علمائے اہلِ سنّت نے سنّی کانفرنس کے ذریعہ عوام کی رہنمائی کی۔ تحریک پاکستان کے وقت علمائے دیوبند نے جمعیت العلمائے ہند کے نام سے کانگریس کا صرف ساتھ ہی نہیں دیا بلکہ دینی تعظیم کی صورت میں کانگریس کے شانہ بشانہ قیامِ پاکستان کی مخالفت بھی کی۔ تو علمائے اہلسُنّت نے آل انڈیا کانفرنس بنارس میں منعقد کر کے مسلمانوں کے سامنے دو قومی نظریہ کی کی توثیق کرتے ہوئے قیام پاکستان کی تحریک کا آغاز کیا۔ اور قیامِ پاکستان کے لئے بے مثال قربانیاں دے کر پاکستان حاصل کیا۔ اس کے بعد ۱۹۷۰ میں پاکستان

میں سوشلزم کو مسلّط کرنے کی کوشش کو ناکام بنانے کے لئے دیگر لوگوں نے سوشلزم کی حمایت کر کے اس ملک میں نظریاتی بحران پیدا کیا تو علمائے اہل سنّت نے دارالسلام

Marfat.com

(ٹوبہ ٹیک سنگھ) میں عظیم سنّی کانفرنس کے ذریعہ عوام کی صحیح رہنمائی کرتے ہوئے مقامِ مصطفیٰ کا تحفظ اور نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کا پیغام دیا اور اس مقدّس تحریک کا آغاز کیا اس پیغام کو اتنی مقبولیت حاصل ہوئی جو مخالفین بھی اس پیغام کو ماننے پر مجبور ہو گئے اور ۱۹۷۷ء میں اس مقدّس پیغام کے نفاذ کے لئے قوم نے جانی و مالی قربانیاں دے کر ثابت کر دیا کہ اس نظریاتی ملک کے مسلمان صرف اور صرف نظامِ مصطفیٰ چاہتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے بعض لیڈروں نے نظامِ مصطفیٰ کے لئے دی ہوئی قربانیوں کو ذاتی وقار اور اقتدار کی بھینٹ چڑھا دیا۔ اور قوم کو روحانی ذہنی فکری انتشار میں مبتلا کر دیا۔ اور اس تحریک میں بہنے والے خون کے دھبّے ابھی سڑکوں پر موجود ہیں اور زخمیوں کے زخم ابھی تک بھرے بھی نہیں اور کئی مجاہد قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں اور کچھ لوگ مقدمات میں ملوّث ہیں ہم علمائے اہلسنّت نظامِ مصطفیٰ کے لئے دی جانے والی قربانیوں کو رائیگاں نہیں ہونے دیں گے۔ یہ پیغام علمائے اہلِ سنّت نے ہی قوم کو دیا اور علمائے اہلِ سنّت ہی اس کے امین ہیں۔ اس مقصد کے پیشِ نظر اور اپنی مدد آپ کرتے ہوئے سولہ سترہ اکتوبر کو ملتان میں مرکزی جماعت اہلسنّت کے زیرِ اہتمام سنّی کانفرنس منعقد ہو گی۔ مشائخ علمائے اہلِ سنّت کی قیادت میں کراچی سے خیبر تک لاکھوں سنّی اس کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ مشہور شہروں سے آمدہ اطلاعات کے مطابق جماعت اہلِ سنت کی ہر سطح کی تنظیم نے کانفرنس کے انتظامات کے لئے کام شروع کر دیا ہے کراچی کے مختلف علاقوں میں جماعت اہلسنّت علماء مشائخ اور کارکنوں کے اجلاس سنّی کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے منعقد کر رہی ہے۔ دیگر اخبارات اور ہفت روزہ افق کے ذریعہ تفصیلی پروگرام پیش کیا جائے گا۔ جناب منظور الحق ناظم جماعت اہلسنّت نے مزید کہا کہ ملتان میں ۱۶۔۱۷ اکتوبر کو ہونے والی کانفرنس اس صدی کی عظیم کانفرنس ہو گی۔

Marfat.com

ہدایات برائے مندوبین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکرمی جناب _____ السلام علیکم ورحمۃ اللہ

آپ اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ آپ عاشقانِ رسول کے اس عظیم قافلہ میں شریک ہیں جس کی منزل نظامِ مصطفیٰ کا نفاذ اور مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا تحفظ ہے اور ہم اس منزل سے ہمکنار ہونے کے لئے اکتوبر ۱۹۷۸ء کو اولیار کے مسکن ملتان شریف کی جانب رواں دواں ہونے والے ہیں آپ یقیناً اس بات سے آگاہ ہیں کہ جو راہ حق پر گامزن ہوتا ہے اسے راستوں کی مشکلات کی پرواہ نہیں ہوتی چنانچہ آپ کی نمائندہ تنظیم جماعت اہل سنت آپ سے یہ توقع رکھتی ہے کہ آپ اپنے آقا و مولیٰ کے بتائے ہوئے اصولوں کو مدِنظر رکھتے ہوئے سفر کے دوران ابتدا سے انتہا تک مثالی نظم وضبط کا مظاہرہ کرینگے۔

آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ آپ جس قافلے میں شریک ہیں اس میں آپ کے راہنما علمار کرام و صوفیائے کرام بھی آپ کے رفیق سفر ہیں۔ اسلامی تقاضوں کے مطابق آپ پر یہ لازم ہے کہ آپ اپنے امیر قافلہ کی اطاعت کریں۔ دوران سفر آپ کے ہاتھ۔ زبان اور ذاتی رویہ سے کسی رفیق سفر کو تکلیف نہ پہنچے۔

آپ سے درخواست ہے کہ دورانِ سفر مندرجہ ذیل چیزیں اپنے ساتھ لائیں کہ آپ کو بنیادی ضروریات کے لئے تکلیف نہ ہو۔

(۱) جانماز (۲) لوٹا (۳) گلاس (۴) تولیہ (۵) پلیٹ (۶) تکیہ (۷) چادر۔

احقر محمد منظور الحق ناظم اعلےٰ جماعت اہلِ سنّت۔ کراچی

Marfat.com

سُنّی ایکسپریس

کراچی مجلس عاملہ کی منظوری کے بعد جناب ظہور الحسن بھوپالی صاحب جناب چوہدری محمد حسین صاحب۔ جناب حاجی خان محمد پراچہ صاحب۔ جناب مولانا محمد منظور الحق صاحب۔ جناب صوفی خادم حسین صاحب نے کراچی سے ملتان اور ملتان سے کراچی کے لئے گاڑی بک کرائی۔

سُنّی ایکسپریس ملتان روانگی سے قبل کراچی کینٹ پر جماعت اہلسُنّت کے کارکنوں کے ساتھ کھڑی ہے ؛

۱۵ اکتوبر کو صبح ۴ بجے سُنّی ایکسپریس کو سجانے کے لئے محمد لیین قریشی جلپوری اور ان کے ساتھیوں نے دن کے گیارہ بجے تک سجاوٹ کا کام

Marfat.com

مکمل کیا اس طرح گاڑی کو دُلہن بنا کر ملتان لے جایا گیا۔

روانگی :-

مورخہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۷۸ء بوقت ۱۰ بجے صبح بمقام کینٹ اسٹیشن۔ راستے میں حیدرآباد۔ نواب شاہ۔ خانیوال اور ملتان کے اسٹیشنوں پر عوام نے استقبال کیا اس طرح یہ قافلہ ۱۶۔ اکتوبر کو ملتان پہنچ گیا۔

واپسی :-

مورخہ ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۸ء بوقت صبح ۹ بجے بمقام ملتان اسٹیشن کراچی۔

سُنّی ایکسپریس ملتان روانگی سے قبل کراچی کینٹ پر تیار کھڑی ہے۔

Marfat.com

جناب مولانا محمد منظور الحق ناظم اعلیٰ جماعت اہلسنت کراچی ملتان سنی کانفرنس میں شرکت کے لئے سفر کے دوران ایک ریلوے اسٹیشن پر نماز پڑھا کر آ رہے ہیں

ملتان سنی کانفرنس کے موقع پر سنی ایکسپریس کے مسافر مولانا اقبال حسین نعیمی کی امامت میں ایک ریلوے اسٹیشن پر نماز ادا کر رہے ہیں،

Marfat.com

جناب چودہری محمد حسین ۔ جناب مولانا غلام عباس قادری ۔ جناب مولانا محمد منظور الحق
مُلتان سُنّی کانفرنس کے موقع پر کراچی کیمپ میں

مقبول احمد خاں
خزانچی انجمن ہذا

Marfat.com

جناب حاجی خان محمّد پراچہ۔ جناب مولانا محمّد منظور الحق
جناب سیّد ارشاد علی۔ جناب محمد لیٰسین جبلپوری۔ کراچی کیمپ میں

جناب مولانا محمّد منظور الحق اور جناب مشتاق احمد یامن ایڈوکیٹ
جماعت اہلسنّت کے کارکنوں کے ھمراہ

Marfat.com

جناب سیّد عالم۔ ناظم نشرواشاعت کراچی ڈویژن کی ایک یادگار تصویر جو تحریک نظام مصطفےٰ کے دوران گرفتاری کے 'رہائی' کے موقع پر لی گئی،

Marfat.com

Marfat.com

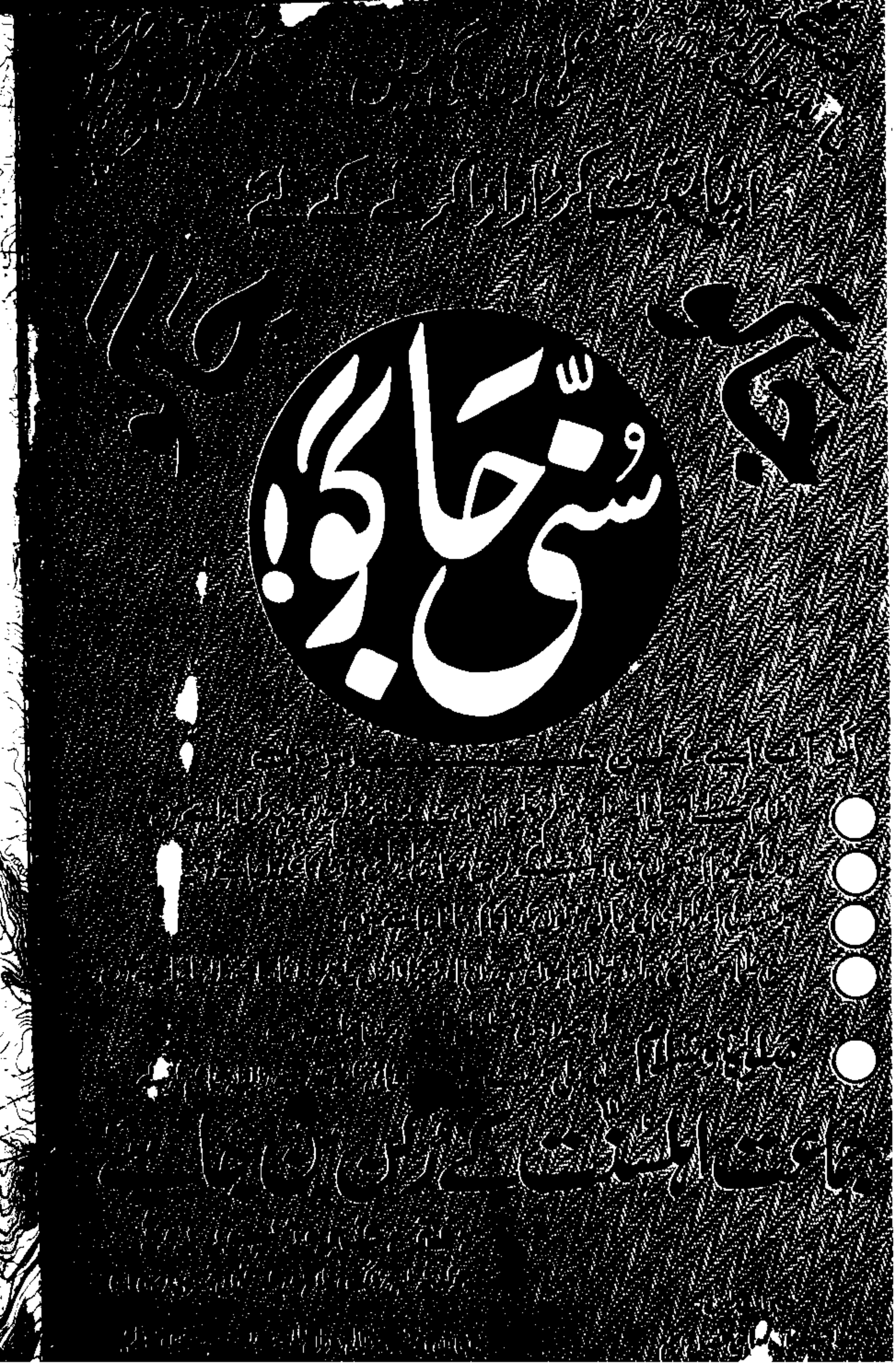

Marfat.com

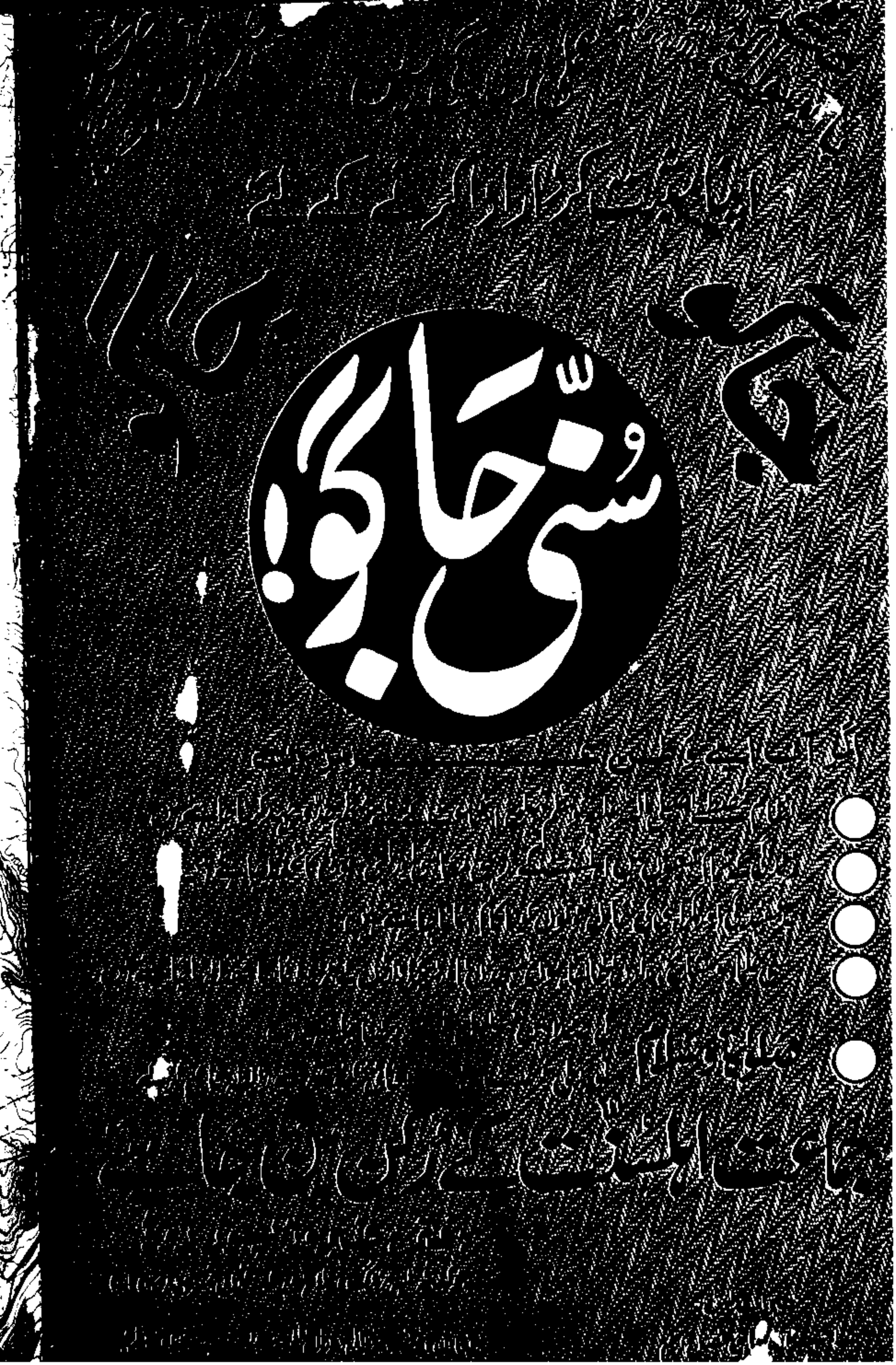

Marfat.com